

وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ

کتاب ستار

حلالی العزیز

لستوف

وہم

سے شاہ مراد اللہ انصار سی قادری نقشبندی غفر اللہ ذنوبہ نے تالیف فرمایا ہے  
اسے احقر العباد قاضی احمد رضا بنوری نور محمد صاحب پلہندری نے اور نور الدین  
بن جیوا خواجہ صاحب ۱۳۸۱ھ بمطبع حیدر سی مین زبور  
طبع سے تاریخ ۱۱ ربیع الاول کو فرین کیا





شروع کرتا ہوں اللہ کے نام جو بہت مہربان ہی نہایت رحم والا اس سورہ فاطر  
 کے نازل ہونیکا سبب مولانا یعقوب چرخئی نے حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ  
 اور عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یوں بیان کیا ہے کہ یہ سورہ کے پہلے  
 نازل ہوا اور اسکی حقیقت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب میں  
 میدان میں جاتا تھا ایک آواز سنتا تھا کہ یا محمدؐ اور ایک شخص نورانی کو دیکھتا تھا  
 کہ سونیکے تخت پر آسمان وزمین کے درمیان معلق کھڑا ہے میں اس آواز سے ڈرتا  
 بھاگتا تھا جب ایسا معاملہ کئی بار ہوا ورقہ بن نوفل جو چچر بھائی بی بی خدیجہ علیہا  
 السلام کا تھا اس سے یہ بات کہی وہ انجیل اور تورات کے علم سے خوب واقف  
 تھا اور اپنے نصارا کے عالموں سے بہت علم حاصل کیا تھا کہا کہ جب وہ آواز سنو  
 بھاگو اور کان لگا کر سنو کہ کیا کہتا ہے وہ یہ کہ میں نے کیا جب پھر آواز آئی کہ  
 یا محمدؐ میں نے کہا لبیک اُسے کہا میں جبریل ہوں اور تو اس امت کا نبی پھر کہا  
 أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ پھر کہا کہ الحمد للہ تا آخر  
 یہ فائدہ دوسری کتاب سے ہے بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الحمد لله رب العالمین  
 سب تعریف اللہ کو ہی جو صاحب سائر جہان کا الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ بہت مہربان نہایت



رحم والامالک يوم الدين مالک انصاف کے دن کا ایاک نعبد و ایاک نستعین بھی  
 کو ہم بندگی کریں اور تجھی سے ہم مدد چاہیں اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ چلا ہم کو راہ سیدھی  
 صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ راہ انہی جن پر تو نے فضل  
 کیا نہ جن پر غصہ ہوا اور نہ ہمکنیوگے اور یہ فائدہ اصل قرآن شریف مترجم ہندی کا ہی  
 اور یہ سورہ اللہ صاحب نے بندگی کی زبان سے فرمایا ہے کہ اس طرح کہا کریں جن پر تو نے  
 فضل کیا ان سے چار فرقے مراد ہیں نبیین و صدیقین و شہداء و صالحین اور جن پر غصہ  
 ہوا ان سے یہود اور گمراہوں سے نصاریٰ مراد ہیں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ شروع کرنا ہو  
 عم سپاہ کی تفسیر اللہ کے نام کی برکت سے جسے ہم کو دنیا میں پیدا کیا اور روزی دی  
 اور سب طرح کی نعمت بخشی ~~اور اللہ ہی ہر مومن اور مسلمان کو آخرت میں اور~~  
 بہشت میں لیجاں دے گا لا ہی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے عم سپاہ میں  
 پہلی سورت عم ہی مکہ میں نازل ہوئی اُمین چالیس آیتیں اور ایک سو تہتر کلمے اور سات سو  
 حرف ہیں جب حضرت نبی اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغمبری کی خلعت پہنی پیغمبر ہوئے اور حکم  
 سے حق تعالیٰ کے مکہ کے سارے آدمیوں کو اپنی پیغمبری کی خبر دی اور ایمان لائے اور فرمایا  
 اور بت پوجنے سے منع کیا اللہ تعالیٰ کی بندگی بجا لائے واسطے حکم فرمایا اور شرک  
 سے توحید کی طرف بلایا اور آیتیں قرآن شریف کی سنائیں آخرت کی حقیقت  
 بیان کر دی اور فرمایا کہ یہ کلام اللہ کا ہی اس وقت کے اچھے لوگ ان باتوں کو  
 سن کر ایمان لائے مسلمان ہوئے اور بہت لوگ جو گمبخت اور بد بخت تھے یہ بات سن کر  
 تعجب کرنے لگے اور بہت لوگوں نے نئی باتیں قیاس کر کے انکار کیا اور اہل  
 بیٹھ کر ان باتوں کا چرچا کرنے لگے ایک دوسرے کہنے لگا کہ یہ کیسی بات ہے جو  
 محمد کہتے ہیں اور کس طرح دے پیغمبر ہوئے خدا کا کلام آسمان سے اُن پر کیونکر  
 اترتا ہے سب ایک خدا کی بندگی کیونکر کریں اور آخرت کیونکر ہو دیگی اور مرد سب

سپاہِ عم



تو نکر زندے ہو و نیکی قیامت کس طرح ہو و یکی ایسی ایسی نادانی کی باین آپس  
 کہنے لگے ان باتوں کو سچا نیکی واسطے جو کہ حضرت فرماتے تھے کہ یہ سورہ اللہ تعالیٰ  
 کی طرف سے نازل ہوا اس سورہ میں اللہ تعالیٰ نے مومن مسلمانوں کی اور کافر مشرکوں کی  
 حقیقت اور دنیا آخرت کا احوال اور بہت سا بیان فرمایا چھپے ہوئے بھید کو  
 ظاہر کر دیا جو کوئی اسکو بوجھے تو بہت سی دولت پاوے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے  
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ عَمَّ یَتَّسِعُ کَوْنٌ کیا بات پوچھتے ہیں لوگ آپس میں اپنے آپس میں  
 بیٹھ کر ایک دوسرے کو پوچھتے ہیں سوال کرتے ہیں اس بات پر اشارت ہی کہ مکے کے رہنے  
 والے قریش سب کئی برس سے جاہل ہو گئے تھے وے لوگ حضرت ابراہیم اور اسماعیل  
 کی اولاد نہیں تھے پہلے دنیا میں مسلمان تھے پھر آخر کو نادانی آتی گئی جاہل ہو گئے  
 باب داد کی راہ و رسم دین آئین طور طریق سب بھول گئے تھے مسلمانوں کی بات  
 بگڑ گئی تھی تو انکو پھروں کو درختوں کو پوچھتے تھے اور دنیا ہی کی بہتری کو بہتری  
 جانتے تھے آخرت کی بھلائی بُرائی کی کچھ خبر نہ رکھتے تھے اور یہ سمجھتے تھے کہ دنیا  
 کی برکت اور زیادتی مال و اولاد کی اور سب کام کی انھیں تو نیکی پونجے سے حاصل  
 ہوتی ہی اس خیال میں بہت سا مال تو نیکی واسطے خرچ کرتے تھے اونٹ گائے  
 بکریاں ذبح کرتے اور حیوانوں کی طرح کھاتے تھے اگر دنیا کی خوبی اُنکے ہاتھ نہ  
 لگتی تو برا جانتے اور آخرت کا عذاب و ثواب درد دکھ سخت آگ میں جلنا اور  
 ہمیشہ کے آرام راحت آبر و عزت میں پہنچنا اور دوزخ بہشت کی خبر کبھی کسی سے  
 نہیں سنی تھی نادانی کے کوئے میں گمراہی کے بند بچانے میں پڑے تھے نافرمانی  
 کرتے تھے کہ اس درمیان میں اللہ نے اپنے فضل و کرم سے مہربانی فرما کر اور  
 اپنے بندوں کو بڑے عذاب سے چھڑا کر آرام و راحت کی دولت میں پہنچانے کیلئے  
 ایک اپنے بڑے پیار بندے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سارے بندوں میں



چکر پسند کر اور سب طرح کی خوبیاں بحال بخش کر اور سب طرح کی برائیوں کو مٹا کر اور سب طرح کے علم اور ہدایت دیکر اپنا رسول کیا آخر زمانیکا پیغمبر کر بھیجا اور سب پیغمبروں کی ہدایت اور اسکے کارخانیکو اس سے پہلے بند کر کے اپنے محبوب کے اوپر تمام کر دیا اور دروازہ پیغمبری کا قیامت تک سوا آنکے تمام جہان پر بند کر دیا تو کوئی قیامت تک دعویٰ پیغمبری کا نہ کر سکے اور ہدایت کی راہوں کے دروازوں کو سب پر سوا آنکے قفل لگا دئے اگر کوئی چاہے کہ اللہ کی قرب کی دولت میں پہنچے ہمیشہ کی خوبی حاصل کرے تو وہ سوا اس ایک راہ کے کہیں نہ پاویگا جس کو یہ خوبی ملی ہی ہے سوا بھی ایک راہ سے ملی ہی ہے پس جب اللہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کا پیغمبر دی اور بحالیت بخشی اور سب دولتوں کے لائق کیا تب حکم فرمایا کہ تم خلق کو ہدایت گمراہوں کو راہ بتاؤ جاہلوں کو عالم کرو اور ناخبرداروں کو خبردار کرو غافلوں کو ہوشیار کرو سو تو انکو جگاؤ اندھوں کو سیدھی راہ بتاؤ کیونکہ لوگ سب جہالت کے اندھیار میں گمراہی کے کوئے میں پھنسے ہیں انکو علم کی روشنی اور ہدایت کے نور میں لے آؤ اور کفر سے ایمان میں اور شرک سے توحید میں بمعرفتی سے معرفت میں غفلت سے ہوشیاری میں بلاؤ ہمیشہ کی خرابی سے چھٹنے کا طور بتا کر ہمیشہ کی خوشی اور آرام راحت کی راہ بتاؤ پھر اس خاوند نے حضرت پیغمبر کے اوپر حضرت جبریلؑ کی معرفت جو بڑے مقرب فرشتے ہیں کتاب بھیجی قرآن مجید نازل کیا سب طرح کی ہدایتیں اور بہتر طریقے اس کتاب میں نیدونکے واسطے فرما کر بیان کر کر چھپے ہو بھیدوں کو ظاہر کر دیا جب حضرت نے اس دولت پائی تب حکم سے اللہ تعالیٰ کے ہر کسی کو ہدایت کرنے لگے اور لوگوں کی طرف جا کے فرمانے لگے کہ میں خدا کا رسول ہوں اللہ مجھے کو تمھاری راہ بتانے کے واسطے پیغمبر کر بھیجا وہ خاوند سبکا پیدا کر نیوالا اور پانے مارا اور آسمان زمین کا بادشاہ و مالک ہے اور جو کچھ اُسکے چچ ہی سبک پالنیوالا



روزی دینے مارا اور مارنیوالا اور جلا نیوالا وہی ایک اللہ ہی دنیا اور آخرت  
 سب ہی کے اختیار میں ہے وہ سارے جہان کا بادشاہ مالک ہے کوئی اس کا شریک نہیں  
 اور کوئی اس کے برابر نہیں ہمیشہ دیکھتے ہو جس کو جو چاہے بخشے اور جس کو نہ چاہے نہ بخشے اور اول  
 آخر کا بھیدا اس کو معلوم ہے کسی کی کچھ بات اس کے آگے پوشیدہ نہیں ہر طرح کی قدرت اس کو  
 ہے اور وہ خاوند سب طرح کے نقصان اور عیب سے پاک ہے اس خاوند پر ایمان لاؤ سب کام  
 اس کا اچھا ہے اور وہ عادل ہے اس کا حکم قبول کرو اس کی بندگی بجالاؤ اس کو یاد کرو اور  
 اس کی بندگی میں دوسرے کو شریک نہ کرو اور بت پرستی سے توبہ کرو اور کسی کے پوجنے سے  
 کچھ فائدہ نہیں دنیا آخرت کا فائدہ اس کی بندگی سے ہی سمجھو جو جھکے دیکھو گمراہی سے  
 راہ میں آؤ اور راہ میں مت بہکو اور میرا پر ایمان لاؤ اور مجھ کو سچا پیغمبر جاناؤ اور  
 میرا کہا مانو اور ہر کام میں ہر بات میں میرے تابع ہو رہو اور میں جو کہوں سو کرو  
 اور جو منع کروں وہ سرگزنہ کرو اور قرآن کے اوپر ایمان لاؤ اور یقین جاناؤ کہ یہ  
 اللہ کا کلام ہے جبریلؑ کی معرفت میرے اوپر نازل ہوا ہے اس کو پڑھو خوب سمجھو  
 اس کے مطابق عمل کرو تو تمہارا دنیا و آخرت میں بھلا ہوگا اور آخرت کے اوپر  
 ایمان لاؤ یقین کرو کہ مرنے کے بعد اللہ ساری خلق کو زندہ کرے گا ایک روز حکم سے  
 پروردگار کے صور پھونکا جائیگا اس کی آواز سے زمین و آسمان سب پھٹ جائیں گے  
 سب خلق مرجاویگی سوئے ذات پاک پروردگار کے کچھ چیز باقی نہ رہیں گی پھر جب وہ خاوند  
 چاہیگا تو آسمان زمین پیدا کرے گا اول آخر کے مردے سب زندے ہو جائیں گے قیامت  
 قائم ہو جائیگی اللہ تعالیٰ اپنے کو ظاہر کرے گا اور ساری خلقت کا حساب کتاب  
 ہو جائیگا اور ہر بندے سے اللہ تعالیٰ سوال کرے گا پوچھے گا کہ دنیا میں تم کو پیدا کر کے جان  
 دل تن بدن ہاتھ پاؤں آنکھ کان عقل شعور کھانا پینا اور نہار و نہار کی نعمتیں بخشیں  
 تھیں ان نعمتوں کا کیا کیا شکر بجالایا اور کیا احسان مانگے ان باتوں کو جہانیکے واسطے



اٹھارہ طرف بنی بھیجا کتابین بھیجیں ہر چیز و نکی خبر دے گی اور اچھی راہ بری راہ  
 بتا دے اور دوزخ بہشت کی خبر دے کھول کھول کر کہہ دیا تھا کہ جو کوئی اللہ پر اور اس کے  
 رسول پر اور کتاب پر ایمان لاویگا آخرت کو سچ جائیگا اور حکم کے مطابق عمل کرے گا تو  
 اسکو بہشت میں داخل کرونگا بہشت میں سب طرح کا آرام راحت عیش ہی کھانا پینا لذت  
 فراہم ہمیشہ ہمیشہ اس آرام کے مقام میں رہے گا کبھی ہاں مرنا نہیں اور جو کوئی ایمان  
 نہیں لاویگا اور اس کے رسول کو سچا برحق نہ جانے گا امر و نہی کو قبول نہیں کرے گا حکم کے مطابق  
 کام نہ کرے گا نافرمانی کرتا رہے گا اور اسکی کتاب پر ایمان نہیں لاویگا قرآن کو خدا کا کلام نہیں  
 جانے گا آخرت کے اوپر ایمان نہیں لاویگا اور دوزخ ترار و بلصراط حساب کتاب جو جس  
 کو شر عذاب ثواب اور جو کچھ کہ اللہ نے اس جہان کی واسطے پیدا کر مقرر کر رکھا ہے ۔  
 اور خبر بھی دے گی جھوٹے سمجھے گا اسکو دوزخ میں ڈالوگا دوزخ کے نیچے آگ ہے بلا ہی اور  
 ہزاروں طرح کے عذاب ہیں کافر مشرک منافق کس دوزخ کی آگ میں جلتے جلتے عذاب  
 میں خواری میں خرابی میں ہمیشہ خراب رہیں گے کبھی وہاں نجات پانیکا حکم نہیں ہووے گا  
 اور جو لوگ کہ مومن مسلمان ہیں اور متقی سچے پرہیزگار خدا اور رسول کے حکم پر قائم ہیں  
 محکم ہیں انکے اوپر اللہ تعالیٰ فضل و کرم فرما کر نجات بخشے گا سب طرح کے غم فکر اور درد سے  
 چھوٹ جائیں گے عزت حرمت سے بہشت کے اندر داخل ہووینگے ہمیشہ کے آرام میں رہیں گے اور کافر  
 مشرک کو کوفرت سے سب اللہ کے حکم سے بڑھی سختی اور عذاب کے ساتھ بڑے حال خواری خرابی  
 سے طہیٹ کر دوزخ میں ڈالینگے اور ساعت بساعت سختی عذاب کی اپیز زیادہ ہوتی جاوے گی  
 اور دوزخ میں سب دوزخ میں روینگے پٹینگے آہ و نالہ وادیا کرینگے اور دم بدم اپنی موت مانگینگے  
 میرنکی خواہش کرینگے لیکن کچھ فائدہ نہ ہووے گا ان پر رحم نہیں کرے گا بھوکھ پیاس درد  
 دکھ میں اور خواری خرابی میں سانس بچھو اور ہزاروں طرح کی بلا میں ہمیشہ بڑے رہیں گے  
 ایسی سلیمانو سمجھو تو آخرت میں ایمان آرونگے واسطے کیا فائدہ ہے اور ایمان کافر و نکی



کیا خرابی حضرت پیغمبرؐ نے بائیں بھٹا کر پھر فرمانے لگے کہ میں تم سب کو خدا کی بندگی کی طرف  
 بلاتا ہوں اور دنیا آخرت کی خیر خواہی کی دعوت کرتا ہوں کہ تم لوگ ایمان لاؤ مسلمان ہو جاؤ  
 میرا حکم قبول کرو تو تمہارا دونوں جہان میں بھلا ہو گا اور بے ایمانی و کفر و شرک سے دونوں جہان میں  
 برائی ہی ہے جب حضرتؐ نے یہ پیغام اللہ کی طرف سے کھول کھول کے کہہ دئے ظاہر کر دئے تب جن لوگوں کو  
 ہمیشہ کی دولت نصیب تھی ایمان لائے اور ان باتوں کو غور کر کے سمجھے یقین لائے اور حکم کے  
 تابع ہو گئے سچے مسلمان ہو دنیا اور آخرت کی اور ہزاروں طرح کی بزرگی بڑائی پائی اللہ و رسول کی  
 رضامندی حاصل کی اور جو لوگ کمبخت تھے سردار کہلاتے تھے اپنے مال دولت اور اولاد میں  
 خوش تھے مغرور تھے غیر کے تابع ہونے سے عار کرتے تھے اور بہت سے لوگ اپنی جھٹی اور  
 نادانی سے اور جہالت کے سبب ان باتوں سے تعجب کرنے لگے اور آپس میں بیٹھ کر ان  
 باتوں کا چرچا کرنے لگے ایک دوسرے کو کہنے لگا کہ محمدؐ جو دعویٰ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ  
 میں پیغمبر ہوں اللہ نے مجھ کو خلق کی ہدایت کیواسطے بھیجا یہ کیسی بات ہے ساری عمر  
 ہم میں رہے وہ عبد اللہ کے بیٹے اور عبد المطلب کے پوتے ہیں یہ کس طرح پیغمبر ہوئے اور کوئی  
 کہتا تھا کہ ہم نے تو کبھی محمدؐ سے جھوٹے بات نہیں سنی یہ بات بھی جھوٹے ہوگی پھر شک میں  
 پڑتے اور دل اسکا نادانی کے سبب سچی بات کو جھوٹے مقرر کر کر قبول نہیں کرتا تھا اور بھی  
 کہتا تھا کہ محمدؐ جو کہتے ہیں یہ کلام خدا کا ہے بھلا پوچھو تو خدا کا کلام آدمی کے اوپر کیونکر  
 آوے گا ہم میں بہت لوگ بڑے بڑے برہانا عقلمند ہیں ان پر کیوں نہیں آیا جو ایک انھیں پر  
 آیا ہے اس میں معلوم ہوتا ہے کہ یہ بائیں محمدؐ آپ بنا بنا کر لاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ کلام  
 خدا کی طرف سے اتر آیا ہے پھر جب قرآن کی آیتوں پر نظر کرتا تو حیران ہو کر کہتا یہ آدمی کا بنا  
 کلام نہیں شک میں رہتے نہ تو سچ کہہ سکتے نہ جھوٹے پھر کبھی کہتے محمدؐ کہتے ہیں جو اس ایک  
 خدا کی بندگی کرو بھلا یہ کیونکر ہو گا ہم سب اتنے بتوں کو پوچھتے ہیں تیر بھی کام مقصد  
 ہمارے نہیں آتے ہیں تو ایک خدا کے پوچھنے سے مقصد ہمارا کیونکر حاصل ہو گا اپنی



یہ قومی سے یہ نہیں جانتے کہ وہ ایک اللہ ایسا ہی جو دونوں جہان کے مقصد کے  
 حکم سے ایک پل میں حاصل ہو جاتے ہیں سوائے اسکے دوسرے کچھ نہیں ہو سکتا ہی  
 اور کبھی کہتے محمد جو کہتے ہیں قیامت ہو و گئی آدمی سب مرے ہو خاک مٹی ہوئے پھر کے  
 زندے ہو و نیلے حساب کتاب ہو و یگا اور دوزخ ہی بہشت ہے عذاب ہی ثواب ہی ہے سب  
 باتیں بڑے تعجب کی باتیں ہیں کبھی ہم سمجھوں نے ایسی بات اپنے باپ دادا سے بھی سنی تھی  
 جو مر کر پھر زندے ہو و نیلے یہ بات کب یقین ہو و ایسی ایسی باتیں آپس میں کہتے ہنستے  
 اور تعجب کرتے تھے نادانی کے کوشمیں اور جہالت کے بند بچا نہیں بھنسے تھے اور  
 ناواقفیت کے سبب یہ تقریر آپس میں کرتے تھے ان سوالوں کے مذکور میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے  
 عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ كَيْفَ يَحْيِيهِمْ يَوْمَئِذٍ أَلَيْسَ لِنَا عِلْمٌ النبا العظیم اس بڑی خبر سے  
 الذی ہم فیہ یختلفون جس میں و کسی طرف ہو رہے ہیں یعنی اختلاف کرتے ہیں شک  
 شبہ میں اور حیرت میں ڈوبے ہوئے ہیں کبھی کچھ کہتے ہیں کبھی کچھ کہتے ہیں جب نبی صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے اپنی پیغمبری کی خبر دی اور فرمایا کہ میں پیغمبر ہوں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے  
 پیغام لایا ہوں یہ پیغام بڑی چیز ہے اسکے اوپر ایمان لانیسے ہزاروں لاکھوں فائدے  
 تمکو آخرت میں ملینگے سب خرابیوں سے چھوٹ جاؤ گے اس بات پر و نادان سب اختلاف  
 کرتے تھے کوئی کہتا کہ محمد کے دشمن دیوانے ہوئے ہیں جن کا اثر ہوا ہی اور کوئی  
 کہتا کہ اس بہانے سے لوگوں کے اوپر اپنی سرداری جتاتے ہیں اور لوگوں پر اپنے حکم  
 چلائیں گی خواہش رکھتے ہیں اور معجز و نکو دیکھ کر کہتے کہ وے ساحر ہوئے جادو گر ہیں  
 اور قرآن کی آیتوں کو منکر کہتے کہ وے شاعر ہوئے ہیں طرح طرح کی باتیں بنانا کہ  
 لوگوں کو سناتے ہیں اور لوگوں کو یہ باتیں کہہ کر اپنا تابع کر کر مال دولت لیا چاہتے  
 ہیں اور بعض کہتے تھے کہ کبھی ہم نے ایسی باتیں نہیں سنین ان باتوں کو کس طرح  
 مانوں اور کوئی کہتا تھا کہ یہ بڑی مشکل کی بات ہے ہزاروں برس کے مرد مرے



گلے خاک ہوئے کس طرح زندے ہووینگے اسی طرح سے و احمق نادان سب اپنی  
 اپنی نادانی کے سبب ایسی باتیں آپس میں کہتے تھے اختلاف کرتے تھے کچھ کا کچھ  
 کہتے تھے ان باتوں کے جواب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کَلَّا سَيَعْلَمُونَ یون نہیں اب  
 جان لینگے یعنی شتاب سے تھوڑے دن کے بعد یہ کفار اختلاف کر نیوالے سچی خبر دینے  
 بیشک جانینگے جب مرنے لگینگے عذاب کے فرشتے اُن کی جانوں کو سختی سے نکالینگے اور کہینگے  
 کہ اسی کمبخت تو کافر کیوں رہا تھا خدا تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان کیوں نہ لایا تھا اور  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا پیغمبر کیوں نہ جانا تھا اور قرآن مجید کو کیوں نہ مانا تھا اور قیامت  
 کو کیوں جھوٹھا جانا تب معلوم کرینگے پھر اُسکے پیچھے جب قبر میں داخل ہووینگے منکر نکیر دو  
 فرشتے آکے بڑی ڈرائی شکل سے ہیبت دکھا کر سوال کرینگے پوچھینگے کہ تو کون ہے  
 اور پروردگار تیرا کون ہے تو کسکے حکم پر چلتا تھا اور کیا تیرا دین و مذہب کس دین میں  
 عمل کرتا تھا اور کس کتاب کے موافق چلتا تھا اور کسکی حمایت میں کافر اُن سوالوں کا کچھ  
 جواب دے نہ سکیگا مائے مائے کرنے لگیگا اور عذاب ہوتا جائیگا قبر آگ ہو جاوے گی اور  
 فرشتے سب آگ کے گرز سے مارینگے اسوقت اُن خبر و نکو سچ جانینگے اور اپنی بے ایمانی  
 پر حسرت کرینگے افسوس کھاوینگے لیکن اسوقت افسوس اُنکا کچھ فائدہ نہ کرے گا  
 اَمَّ کَلَّا سَيَعْلَمُونَ پھر بھی یون نہیں اب جان لینگے یعنی تحقیق مقرر ہے بیشک ان جاننے  
 کے سچے شتاب جانینگے جب حشر یا ہوگا مردے سب زمین سے زندہ اٹھینگے اور ہزاروں  
 بلا میں گرفتار ہوینگے تب اُن حقیقت کو معلوم کرینگے جو کہ پیغمبروں نے خبریں دی تھیں اپنی  
 اپنی آنکھوں سے دیکھنے پاوینگے اور سخت عذاب میں پھنسیں گے اسوقت آپ معلوم کرینگے  
 سچ جانینگے جو بتوں کو پوچھا جھوٹھا تھا بندگی کرنی سوائے اللہ کے دوسرے کو سزاوار نہ تھا  
 اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو فرماتے تھے وہ سب است تھا اور قرآن مجید سچ اللہ ہی کا کلام تھا  
 اور قیامت کا ہونا اور مرنے کے بعد زندہ ہونا راست ہی اور حساب کتاب دوزخ بہشت



عذاب ثواب برحق پھر اپنی بے ایمانی اور بد چہی کے اوپر ہزاروں طرح کے افسوس کرنے کے  
 روونیکے اور آنکھوں نے انکی آنسوؤں کی ندیاں بہہ چلیں گی اور ہائے کرتے کرتے اور  
 کہیں گے کہ ہم لوگ ایمان لائے یقین کئے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچ کہتے تھے وہ سب ہم لوگوں  
 نے دیکھا معلوم کیا اب ہم سبھو نہر بہرانی کرو نجات بخشو لیکن کوئی ان پر رحم نہ کریگا اس وقت کا جانا  
 اور ایمان لانا کیا فائدہ کریگا کچھ نہوگا ان باتوں کے پیچھے اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کا بیان  
 فرماتا ہے بخیر و نکو اپنے کمالوں کی خبر دیتا ہے قدرت کاملہ جو سب کے اوپر ظاہر ہے ہر کوئی  
 ان کمالوں کو رات دن دیکھتے ہیں اس میں لازم ہے ہر کسی کے سینے میں کہ اپنے دلیں خوب سوچیں غور کریں  
 کہ جسکو یہ قدرت ہے وہ جو چاہے سو کرے اپنا کلام جس بند پر بھیجے چاہے بھیجے جسکو چاہے اسکو  
 پیغمبر کرے اور زندہ کرے اور مر دیکر جلاد اور جہنم چاہے عذاب کرے اور جسکو چاہے ثواب  
 بخشے جو ایسا قادر قدرت والا اور رحم کرنے والا ہے اسکی بندگی بجا لانا سزاوار ہے لائق ہے  
 اسکی بندگی میں سراپنا زمین پر لگا دے اسکا شریک کسیکو بنانے اور آگے اسکے عاجزی کرے  
 اور اپنی حاجتیں اس سے مانگے وہ ایک ہی کوئی اسکا شریک نہیں کہ لَمْ يَجْعَلِ الْاَرْضَ مَهًا  
 کیا ہم نے نہیں بنایا زمین کو بھوننا واسطے آرام کے تمہارے تم سب اس زمین پر چلتے پھرتے  
 ہو سفر کرتے ہو کھیتی سوداگری کرتے ہو محل عمارت بناتے ہو اور مرنا جینا تمہارا اسی  
 زمین پر ہے کسیکو قدرت ہے جو ایسی چیز بنا سکے و انجبال آوٹا دے اور پہاڑ میخین جو  
 زمین جنبش نہ کر سکے تفسیر میں مذکور ہے کہ اللہ نے جب زمین کو پانی کے اوپر بچھایا کشتہ  
 کیا تو زمین جنبش کرنے لگی تب اللہ نے پھر اپنی قدرت سے زمین کے اوپر پہاڑوں کی  
 میخیں بنا دی تو زمین اسکے بوجھ سے قرار پکڑی ملنے سے موقوف رہی یہ بھی ایک  
 بڑی قدرت ہے اور بڑا فضل ہے بندوں کے اوپر اگر زمین ہمیشہ جنبش کرتی تو کوئی  
 اسپر آرام کرنے نہیں سکتا اور چلنا پھرنا بھی نہ سکتا کرنی کام کاج کرنا بھی موقوف ہو جاتا  
 اور دنیا کا کار بار بند ہو جاتا اس قدرت کے فضل سے سارا کار بار عالم کا بن گیا سب



سب طرح سے امن چین حاصل ہو گیا وخلقنا کراؤ و آجائے اور پیدا کیا ہم نے مکو جوڑے جوڑے  
نرمادہ بھانت بھانت کے یہ بھی ایک بڑی قدرت ہے حکمت ہے بڑا فائدہ ہے  
اگر سب کے سب مرد ہوتے یا سب عورتیں ہوتیں تو کچھ خوبی نہ ہوتی لذت مزا نہ ملتا اور نسل  
جاری نہ ہوتی اور اگر سب کے سب ایک ہی شکل پر ہوتے تو پہچان نہ ہوتی آپس میں خراب  
ہونے لگتے بھلی بڑی صورتوں میں تفاوت نہ سمجھا جاتا خوب صورتوں کی کچھ قدر نہ ہوتی  
اس واسطے اللہ تعالیٰ جوڑا جوڑا طرح طرح کی خوبصورت بد صورت قوی ضعیف زور آور  
ناتوان بھاری ہلکے موٹے غنی فقیر پیدا کئے بنائے اور ہر چیز کی پہچان ہر چیز سے  
معلوم کروا دی یہ بھی ایک بڑی قدرت ہے اور بڑی مہربانی ہے بندے پر  
وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا اور بنایا تمہاری نیند کو دفع ماندگی یعنی واسطے آرام کے  
تمہارے اگر کسی کو نیند نہ ہوتی ہمیشہ جاگتے رہتے تو جاگتے جاگتے تھک جاتے  
بیچین رہتے نیند سے سب خلق کو بڑی راحت ہے بڑا آرام ہے جب کوئی آدمی نیند سے  
اٹھتا ہے تو گویا نئے سر سے تازہ ہوش ہوتا ہے نئی قوت پاتا ہے یہ بھی ایک بڑا احسان  
ہے پروردگار کا بندوں پر اب بند و نکول لازم ہے کہ اس احسان کے اور پر شکر گزاری کریں  
اور کہیں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَا نَفْسِیْ پھر اٹھ کر اسکی بندگی میں خدمت میں قائم ہو دیں  
اور جو جو کام اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ان کا مو نہیں چستی کریں چالاکی کریں اور اس  
نئی تازہ قوت کو بے فرمانی کی راہ میں کھو نہ دیں اور فرمایا وَجَعَلْنَا اللَّیْلَ لِبَاسًا  
اور کیا ہم نے رات کپڑے لباس تمہارا ستر تمہارا رات کی اندھیاری سب چیز کو پوشیدہ  
کر لیتی ہے اڈھانپ لیتی ہے رات کے لباس میں آدمی سب کام سے فارغ رہ کر آرام پاتے  
میں راحت لیتے ہیں وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا اور کیا ہم نے دن کے کپڑے معاش کا زندگانی  
کا تمہارے سب کام دنیا کے دن میں ہوتے ہیں کھیتی تجارت نوکری کسب آنا جانا ملنا  
بیٹھنا خرید و فروخت سیرو سفر اور ہر ایک کام کا چ اور یہ رات اور دن دونوں بڑی



نشانیاں ہیں اللہ تعالیٰ کی قدرت کی لکھو طاقت ہی جو دن سے رات کرے اور رات سے دن  
 کرے سو اس قادر کریم کے اور یہ دونوں بڑی رحمتیں ہیں بندوں کے اور جو ہمیشہ رات ہی  
 رہتی دن نہوتا تو دنیا کی زندگی کے سب کاروبار بند ہو جاتے معاش کے کارخانے بکرجاتے  
 ٹھکانے رہتے تعلق کو جیسا زندگی کرنی مشکل ہو جاتی تمام دنیا ویران ہو جاتی دیکھو پیداکر کے  
 زندگی گانی کی قوت پیدا کرے بے ارون لاکھوں طرح کی نعمتیں پیدا کر دین کر ورون احسان کرے  
 اس پاک پروردگار کے کر ورون شکر بندوں پر لازم ہیں جس خاوند نے مفت اُن سب  
 اوپر ایسے بڑے احسان کئے ہیں بے نہایت بخششیں کیں اور جو ہمیشہ دن ہی رہتا کبھی  
 رات نہوتی آدمی کام کرتے کرتے تھک جاتے آرام نہ پاتے وقت کو نہ پہچان سکتے جینے  
 برس نہوتے حساب کی راہ نہا سکتے ہزاروں کارخانے چل بھل ہو جاتے اور سورج کی گرمی سے  
 کھیتیاں جل جاتیں آدمی جلنے لگتے جیسا مشکل ہو پڑتا ایسے فائدوں کو واسطے اُن حکمتوں کے  
 ظاہر کرنے کے لئے رات اور دیکھو پیداکر کبھی رات کو بڑھایا دن کو گھٹایا کبھی دیکھو بڑھایا  
 رات کو گھٹایا جاڑا گرمی فصلیں برس جینے ساعت دن کی رات کی مقرر کردی ایسی حکمتیں  
 سو ایسے قادر خاوند کے کون کر سکتا ہیں بتینا فوقکم سبعاً شداً اور بنایا کیا تیار کیا  
 ہم نے تمہارے سروں کے اوپر سات آسمان محکم مضبوط جو کبھی پرانے نہیں ہوتے سست  
 نہیں ہوتے جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا ہی تو ٹھوٹا پھوٹا اُن میں نہیں آسکتا ہی سوراخ  
 شگاف ڈراڑ کچھ نہیں ہوتا معلق بغیر ستون کے حکم پر بندھے کھڑے ہیں موجود ہیں ایسی  
 بڑی محکم بنا ایسا بڑا محکم گھر محل ایسی بڑی شان کے ساتوں آسمان سو اللہ تعالیٰ کے  
 لکھو قدرت ہی جو بنا سکے اور بغیر ستون کے قائم رکھ سکے ان آسمانوں کا پیدا کرنا ایسی  
 بڑی شان کے ساتھ بڑی تحمل سے بڑی علامت ہی اللہ تعالیٰ کی قدرت کی جو کوئی آسمان  
 کو دیکھ کر تامل کرے غور کرے بوجھے سمجھے یقین لاو اور خوب جانے کہ جس قادر کو ایسی  
 بڑی قدرت ہے وہ قادر خاوند جو کچھ چاہے سو کر سکے جو وعدہ کرے سو کر سکے



کوئی کام اسکے پاس اسکی قدرت کے آگے بھاری نہیں مشکل نہیں وجعلنا سراجا وهاجا  
اور کیا بنا یا ہننے آفتاب کو ایک بڑی خوبی کا چراغ روشن تمام عالم کا روشن کرنیوالا جو وقت  
نکلتا ہے اندھیری رات کی سارے عالم سے دور ہوتی ہے مشرق سے مغرب تک جہاں روشن  
ہو جاتا ہے اگر سورج کو اللہ تعالیٰ پیدا نہ کرتا اور چاند نہ ہوتا تو ہمیشہ اندھیرا رہتا ہزاروں  
لاکھوں کا رخانے دنیا کے بند ہو جاتے اور کوئی جاندار اندھیرا کیسے سبب اور جاڑے سے  
اور برف کے گریبے دنیا میں جیتا نہ رہتا سورج کا پیدا کرنا ساری مخلیق کے واسطے بڑی  
رحمت ہے بڑی قدرت ہے بڑا فضل ہے جو کوئی پروردگار کے ایسے بڑے جیسے ان کی طرف  
نظر نہیں کرتا غور نہیں کرتا شکر نہیں کرتا ایسے خاوند کی بندگی نہیں کرتا اسکے حکم کو  
فرمانوں کو اپنے دل و جان اپنے سر اور آنکھوں پر نہیں رکھتا وہ نادانی کی تاریکی میں  
جہالت کی اندھیری میں پھنس رہا ہے اندھا ہو رہا ہے اسکو کچھ نہیں سوچتا رات دن ایسی  
ایسی بڑی قدریں نعمتیں پروردگار کی دیکھتا ہے اور کچھ نہیں دیکھتا اچھے بندوں کے دلوں  
ایمان کا آفتاب چمکتا ہے آنکھیں انکی کھل گئی ہیں دل روشن ہو گیا ہے ہر ہر ذریعے اللہ تعالیٰ  
کی قدرت کا تماشا دیکھتے ہیں اور نظر کرتے ہیں اس خاوند کی فضل و کرم کی نعمتوں کے  
دم بدم ہزاروں لاکھوں دریابہتے ہوئے دیکھتے ہیں اور شکر کرتے ہیں بندگی کرتے ہیں  
ہر بات پر ہر وعدہ پر آخرت کے اللہ تعالیٰ کے یقین کرتے ہیں سمجھتے ہیں ہر رات کو سارے  
عالم مشرق سے مغرب تک سو جاتے ہیں تمام عالم کے رہنے والے زندہ ہیں آتے ہیں مردوں  
کی طرح گرتے ہیں بخیر ہو جاتے ہیں وہ خاوند جو ہر رات کو سارے عالم کو اس حال میں  
لاتا ہے کیا تعجب ہے کیا بڑی بات ہے جو ایک حکم سے ایک صورت میں کر نہیں تمام خلق کو نیست  
ناپود کر دے اور ہر دن ہر صبح کو دیکھتے ہیں کہ تمام خلق آدمی چرند پرند جاگتے ہیں خواب  
سے سراٹھاتے ہیں جان خوش ہوتی ہے حواسون میں قوت آتی ہے تن بدن کی قوت  
تازی ہوتی ہے ہر کوئی اپنے اپنے کام میں لگتا ہے بوجھنے والے بوجھتے ہیں ہر دن صبح کو



سب کیونید سے اٹھاتا ہی کام میں لگاتا ہی اس خاوند کو کیا مشکل ہے جو ایک دن ایک حکم  
 سے سب مرد و نکور زندہ کر دیوے قبروں سے اٹھا کر کھڑا کر دیوے سب کو ایک جگہ کر دیوے کیا بڑی  
 بات ہے اور یقین کے نور سے دیکھتے ہیں دیکھنے والے بوجھتے ہیں جس خاوند نے دنیا میں  
 ایک سورج کا چراغ روشن کر دیا ہے کہ تمام عالم پر اس کا غلبہ ہو گیا ہے جس کے نور کے  
 گردانی تین سو ساٹھ حصے دنیا کی زمین سے بڑی ہے جو خاوند دنیا میں ایسی چیز پیدا  
 کر سکتا ہے وہ خاوند قادر ہے جو آخرت میں بہشت میں جو دنیا سے لاکھوں کڑور و نوحید  
 بے نہایت درجوں میں بڑی ہے مومنوں کو اس میں لاکھوں گھر کڑور و نوحید محل لعل یا قوت کے  
 نور کے تیار کر دیوے نئے بخش دیوے تو کیا تعجب ہے کیا مشکل ہے اس قادر خاوند کی قدرت  
 کے آگے کچھ چیز نہیں بہت آسان ہے وَإِنزِلْنَا مِنَ الْمَعِصَرِ مَاءً اور بھیجا ہم نے  
 باؤ کے ساتھ باد لون سے ابر پانی بِشَجَا بہت گرتا ہوا بِرِسَالٍ تونکا لہن  
 ہم اس پانی کے سبب جگا و بنا گا دانے بوئے گھاسین ان بولی ظاہر کرین گیہون جو چاول  
 مونگ ماش اور حبس جو آدمیوں کے کھانہ ہیں آتا ہے اور کھاس پالابل بو باجوب جانوروں  
 چرند کے مثل گھوڑا اونٹ گائے بیل بکری کے کھانہ ہیں آتے ہیں اور ہر طرح کی ترکاریاں  
 اور بوٹیاں دو اشیان جو بیماریوں کے علاج میں لگتی ہیں ہزاروں کام آتی ہیں وَجَنَاتٍ أَلْفَافٍ  
 اور باغ آپس میں ملے ہوئے ان مینہوں کے برسے میں زمینوں کو پانی کے ہنچے میں بڑے درخت  
 ہر طرح کے پیدا کرین لاکھوں کڑور و نوحید باغ تیار کر دیوے ہزارین ظاہر ہو جاوے درخت شاخ  
 در شاخ برہم درہم لپٹے ہوئے ہر سبز ہو جاوے رنگ برنگ کے گل پھول میوے درختوں میں  
 لگ جاوے دیکھنے والوں کو تماشے نظر آوے کھانپنے والے لذت پاوے درختوں کے سارے آرام  
 پاوے خوشیاں کرین راحت پاوے مینہوں کا برسنے پانی کا آسمان سے آنا بڑی قدرت ہے  
 پروردگار کی اور بہت بڑی رحمت ہے تمام عالم کی واسطے رزق کا اور روزی نے کا اسکا  
 عالم میں دنیا میں یہہ ایک سبب کر دیا ہے ایک ہر بھی ہے یہہ خاوند کی حکمت کے کارخانے



ہیں جو مینہ نہ برسے تو دنیا میں کچھ چیز پیدا ہووے سب جانور آدمی چرند پرند تھو کھ سے  
 مر جاوےن ہلاک ہو جاوےن جب اس خاوند روزی مٹنے والے کا حکم ہوتا ہے دریا سے بخار  
 اٹھتا ہے ابر بادل ہوا میں تیار ہوتے ہیں باد کو جہاں کہیں کا جس شہر کے  
 اوپر جس گائوں میں کھیتوں میں باغوں میں جس جگہ حکم ہوتا ہے باو باد لون کو لیجاتی ہے  
 حکم سے باد لون کو پھوڑتی ہے چلنی کی طرح باد لون میں سوراخ ہو کر پانی برسے لگتا ہے جتنا  
 حکم ہوتا ہے اتنا ہی برستا ہے زمین میں آتا ہے اور دریا بخار کا اٹھتا ہوا میں باد لون  
 کا تیار ہونا اور اس پانی کا گرنا ظاہر کا اسباب ہے اور چھپے ہوئے خلق کی نظروں سے  
 اور بھید میں انھیں ہر کوئی نہیں پاسکتا ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ان بھید و کو جانتے ہیں  
 حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے جو عرش کے نیچے ایک دریا ہے بحر الحیات اسکا نام  
 ہے اس دریا میں سے فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم سے پانی لاتے ہیں باد لون میں رکھتے ہیں  
 جہاں کا حکم ہوتا ہے وہاں لیجاتے ہیں برساتے ہیں پھر ہزاروں لاکھوں طرح کے فائدے  
 خلق کے واسطے دریا سے زمین میں سے پیدا ہوتے ہیں دریا سے موتی نکلتے ہیں بوندیں  
 سیسپو نہیں پڑتی ہیں قدرت سے موتی ہو جاتے ہیں زمین سے سب طرح کے اناج غلے گیہوں  
 جو چاول جو آدمیوں کی غذا ہے پیدا ہوتے ہیں اور گھاس جو حیوانوں کی غذا ہے اور  
 ہزاروں لاکھوں طرح کے درخت باغ بہار میوے گل پھول دوائیاں پھریاں بوٹیاں ہزاروں  
 چیزیں پیدا ہوتی ہیں کڑوڑوں فائدے دنیا میں پیدا ہوتے ہیں جو کوئی ان سے قدر نہیں  
 کے اوپر اس خاوند قادر کریم کی نظر کرے دیکھے اور جس کی آنکھیں کھلیں ہیں ان  
 سب قدرت کی نشانیوں کے اوپر جو خداوند نے بیان فرمائیں اور کہیں زمین پہاڑ  
 جوڑا جوڑا پیدا کرنا سونا جانگنا رات دن چاند سورج بادل مینہ باغ بہار میوے کھانا پینا اور  
 ہزاروں لاکھوں کارخانے حکمت کے قدرت کے جو ظاہر میں پیدا ہیں ہر سیکو نظر آتے ہیں  
 معلوم کیے اور ہزاروں لاکھوں کڑوڑوں فائدوں نعمتوں میں سے کچھ تھوڑے سے



تھے فائدے نعمتیں بھی آپ میں عالم اپنے ظاہر میں باطن میں پاک تو بوجھے سمجھے یقین کر لے ایمان  
 لاوے کہ سوائے ایک پاک پروردگار کے دوسرا کوئی نہیں جسکو پوچھے بندگی کرے معبود  
 برحق ہی ایک خاوند ہی جسکا ایسا بڑا حکم ہے ایسی بڑی قدرت ہے جو چاہا سو کیا جو چاہے سو کرے  
 اور یقین جلتے کہ جو کچھ پاک پروردگار نے قرآن میں اپنے کلام میں خبر دی ہے سچ ہی  
 مقرر ہے جس خاوند کو ایسی بڑی قدرت ہے جو دنیا میں ایسے بڑے فائدوں کی ایسی  
 بڑی بڑی چیزیں پیدا کیں ظاہر میں بنائیں وہ خاوند مرد و نکو پھر کر اٹھاوے اور جسے  
 ایک بار پیدا کیا ہے پھر دوسری بار مار کر سب کو جلاوے زندہ کرے تو کیا بڑا تعجب ہے  
 کیا ہی بھاری بات ہے اور جو کچھ اس خاوند نے خبر دی ہے آخرت کے کارخانے کی اس  
 جہان کے کاروبار کے حساب کتاب ترازو پلصراط و وزخ بہشت کی سب سچ ہی مقرر ہے  
 اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کی نشانیوں کو جو دنیا میں ظاہر میں بیان فرما کر آخرت کی باتوں کا  
 بیان فرماتا ہے قیامت کا دن کس طرح ہو و یگا خلق پر کیا گزرے گی مومنوں مسلمانوں  
 متقیوں کشتیں کیا خوش حالیان ملجاو نیکی اور کافروں مشرکوں کے ساتھ کیا معاملہ ہو و یگا فرمایا  
 اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيقَاتًا تحقیق مقرر قیامت کا دن جدائی کا دن وعدے کا وقت  
 ہے اللہ تعالیٰ نے اس دن کے تین یوم لفصل فرمایا جدائی کا دن کہا قیامت کے دن میں  
 ہر چیز جدا ہو و یگی دنیا میں ہر کوئی مومن کافر مخلص منافق جھوٹے سچے ملے ہیں ہم  
 برہم ہو رہے ہیں بھلے بڑے کو کوئی آپس میں جدا نہیں کر سکتا مخلصون منافقون میں کوئی  
 تفاوت نہیں جان سکتا قیامت میں یہ برہمی درہمی ہووے گی اللہ تعالیٰ کے حکم سے  
 فرشتے مومنوں کو کافروں سے موحدون کو مشرکوں سے مخلصون کو منافقون سے سچے کو جھوٹے  
 سے بندگی طاعت کرنیوالوں کو گنہگاروں بدکاروں یاد کرنیوالوں کو غافلون سے عالمون کو  
 جاہلون سے خبردار و نکو بخبرون سے عارفون کو منکرون سے جدا کر دینگے ہر کوئی اپنی  
 اپنی گروہ سے جا ملیگا ایک گروہ کے لوگ دوسری گروہ سے مل نہ سکیں گے گروہ گروہ جدا



ہو جاوینگے بھلا بُرا دوست دشمن حق باطل جدا ہو و یگا ہر کوئی اپنے اپنے درجہ میں مز  
 میں رہے گا ہر چیز کا تفاوت ظاہر ہو جاوے گا سب جھگڑے قضیے جو دنیا میں ہر طرح  
 کے لوگوں میں ہوتے ہیں سچ جھوٹ اور دین کے مذہب کے جھگڑے ہو رہے ہیں اُس دن  
 کل فیصل ہو جاوینگے سب انفصال پاوینگے کوئی بات لگی نہ رہے گی اور وہ دن سب خلق  
 کے جمع ہونیکے وعدہ کا ہی آخر اول کے آدمی اُس دن میں جمع ہووینگے اس روز میں سب  
 کے جمع ہونیکا اکٹھا کرے گا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے **يَوْمَ نَبْطِئُ فِي الصُّورِ قِيَامَتِ**  
 دن جدا ہو نیکا وہ دن ہی اُس دن میں صور دم ہووے گا **نَسْجَا قُدْرَتِ** کے حکم سے  
 چھونیکا صور ایک سنگے کی صورت ہی حضرت اسرافیل علیہ السلام جو بہت بڑے مقرب  
 فرشتے ہیں ساتویں آسمان کے اوپر ان کا سر ہے ساتویں زمین کے نیچے انکے پاؤں  
 ہیں اس صور کو اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے کھڑے ہیں اللہ تعالیٰ کے حکم کے انتظار میں  
 ہیں کس وقت حکم ہووے جس ساعت حکم ہووے گا اسی ساعت چھونینگے دم کرینگے ایسا  
 بڑا وہ صور ہے جو پانچ سو برس کی راہ میں اسکے سر سے کی گردانی ہے ایسے بڑے صور میں  
 جب اپنی قوت سے آواز کرینگے آسمان زمین میں ہول پڑ جاوے گا آسمان ٹوٹ جاوے گا  
 پہاڑ اڑنے لگیں اور آدمی جانور تمام عالم کے بڑا ہول بیت کھا کر مر جاوے گا تمام عالم  
 اور تمام عالم کے رہنے والے میت نابود ہو جاوے گا کئی چیزیں اللہ کے حکم سے باقی رہیں گی  
 عرش کرسی لوح قلم دوزخ بہشت اور چار فرشتے حامل عرش کے اور چار فرشتے حضرت  
 اسرافیل جبریل میکائیل عزرائیل علیہم السلام یہ آٹھوں فرشتے بہت بڑے مقرب فرشتے  
 ہیں یہ چیزیں موجود رہیں گی پھر ایک وقت ایسا ہووے گا جو ایک دن ایک ساعت پہلے بھی  
 فانی ہو جاوے گا سوائے ذات پاک پروردگار کے اور کچھ نہ رہے گا پھر چالیس برس  
 کے بعد حضرت اسرافیل علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا حکم ہووے گا کہ پھر صور دم کریں  
 چھونکین بہت اچھی خوبی کی آواز نرم آواز سے صور دم کرینگے سب آدمی اول آخر



کے جی اٹھنے کے زندہ ہو جاوینگے پہلے صور کے دم ہوتے وقت سے اس وقت تک بہت  
 معا ملے گذرینگے قرآن میں حدیثوں میں بہت جسکا بیان ہے اس سورہ میں اتنا ہی  
 فرمایا ہے پھر حکم ہو یگا حشر کے میدان میں گوروں اٹھ کر آوین حساب کے واسطے  
 سب کوئی جمع ہووین فتاتون افواجا پھر اُدگے تم گوروں اٹھ کر قیامت کے میدان  
 میں فوج فوج گروہ گروہ حدیث شریف میں بیان اُن فوجوں کا گروہوں کا فرمایا ہے  
 تفسیر میں لکھا ہے حشر کے میدان میں کتنی گروہیں آوینگی ہر ایک گروہ کے لوگ جدی  
 جدی صورتوں میں ہووینگے ایک گروہ کے ہزاروں لاکھوں آدمی بندروں کی صورت میں  
 آوینگے بری بری صورتوں میں ہو کر حساب گاہ میں چلے جاوینگے لوگ دیکھنے والے فرشتوں  
 سے پوچھینگے یہ کون لوگ ہیں فرشتے کہینگے یہ لوگ سخن چیں ہیں جو دنیا میں مسلمانوں کی  
 مجلسوں میں بیٹھ بیٹھ کر ایک کی باتیں چن لیتے تھے یہاں کی بات وہاں لیجاتے تھے  
 وہاں کی بات یہاں لے آتے تھے اسکی بات اُس سے لگاتے تھے اسکی بات اس سے  
 لگاتے تھے آپس دشمنی ڈالتے تھے لڑائیاں کرواتے تھے آجکے دن اس صورت  
 میں یہ لوگ دوزخ میں جانیکے لائق ہوئے ہیں اور ایک گروہ کے ہزاروں لاکھوں  
 آدمی بری صورتوں میں سر نیچے پاؤں اوپر اور اپنے مونہوں پر اپنے ہاتھوں سے  
 طمانچے مارتے ہوئے جاوینگے عذاب کے فرشتے انکے ساتھ ہووینگے کہتے جاوینگے  
 پکارتے جاوینگے یہ لوگ سود کھانہ والے ہیں بیاج لینے والے ہیں اور ایک گروہ میں  
 ہزاروں لاکھوں اندھے ہووینگے کہینگے یہ قاضی مفتی ہیں دنیا میں رشوتیں بیکر  
 جھوٹے کو سچ سچ کو جھوٹہ کرتے تھے اور ایک گروہ کے لوگ ہووینگے جو زبانیں بھری  
 انکے منہ سے نکل کر باہر پھری ہوئی ہووینگی اور اپنے دانتوں سے اپنی زبان کو چاٹتا  
 ہوئے جاوینگے فرشتے کہینگے یہ لوگ ہیں جو دنیا میں عالم فاضل کہلاتے تھے  
 اور واعظ کہلاتے تھے علم پڑھاتے تھے خلق کو نصیحت کرتے تھے اور آپ اپنے



علم کے موافق عمل نہ کرتے تھے بلکہ اور و نکو برے کام سے منع کرتے تھے اور آپ ہی  
 بر کام کرتے تھے اور ایک گروہ کے ہزاروں لاکھوں آدمی ہاتھ پانوں ان کے  
 کٹے ہوئے ہونگے برے حال میں آونگے کہیں گے فرشتے یہ لوگ ہیں جو اپنے  
 ہمسایوں کو دکھاتے تھے آزار پہنچاتے تھے اور ایک گروہ میں ہزاروں ہونگے  
 آگ کی جلتی ہوئی سولیوں پر انکو چڑھا کر لیجاونگے سولیاں فرشتوں کے ہاتھوں میں  
 ہوونگی کہیں گے یہ لوگ ہیں جو غمازی کرتے تھے چل خور تھے پادشاہوں حاکموں  
 لوگوں کی جا کر خلیاں کھاتے تھے ظلم کروا کر لوگوں کے مال چھواتے تھے جھوٹے کو سچ کو  
 جھوٹہ کرتے تھے اور ایک گروہ کے ہزاروں لاکھوں آدمی آونگے تن بدن میں  
 گندے سڑمدار کی سی بد بوئی فرشتے کہیں گے یہ لوگ ہیں جو لوگ دنیا میں حرام لذتیں  
 لیتے تھے حرام لذتیں کرتے تھے حرام کام میں ڈوبے رہتے تھے اور ایک گروہ کے  
 لوگ آونگے قطران کے سیاہ کپڑے پہنے ہوئے رال گندھک کی بد بو سے بھر  
 چپکے رہنے والے جو کبھی بدن سے چھوٹ نہ سکیں کہیں گے یہ لوگ ہیں جو اپنے کپڑوں  
 پر لباس پر تکبری کرتے تھے اپنے مال پر اور جاہ پر فخر کرتے تھے اپنی زیب زینت  
 کے اوپر اترتے تھے اور ایک گروہ آوے گی سوروں کی صورت میں برے ہاتھ  
 پانوں برے منہ کہیں گے یہ لوگ ہیں جو حرام کھاتے تھے حرام پیتے تھے اور  
 ایک گروہ آوگی انکے پیٹوں کے اندر سے آگ جلتی ہوئی نظر آوے گی مونیہوں  
 دھوان نکلتا ہوا جاوگا کہیں گے یہ لوگ ہیں جو پیہونکا مال ناحق کھاتے تھے اور  
 اس طرح گنہگاروں بد بختوں کی بہت گروہیں بھانت بھانت کی خواہ خراب صورتوں میں  
 آونگے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو گناہوں سے برکاموں اپنی پناہ میں رکھے اور مومن  
 مسلمان اچھے کام کرنیوالے صالح متقی برے کاموں سے پرہیز رکھنے والے اچھی اچھی  
 صورتوں میں خوبصورت بہت عزت حرمت سے شان و شوکت سے آونگے بعض مونیہوں



گروہ کی صورتیں ایسی روشن نورانی ہوونگی جیسے ستارے روشن ہیں بعضے گروہ کی صورتیں  
چودھویں رات کے چاند سی ہوونگی اور ستیمبرون و لیون کی صورتیں آفتاب سے زیادہ روشن  
ہوونگی اور بڑے تخیل سے آونیکے ہر ایک کے عمل کے موافق معاملہ ہوونگا برون کے  
ساتھ بڑے معاملے ہوونگے اچھون کے ساتھ اچھے معاملے درپیش ہوون گے  
وَفُتِحَتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ أَبْوَابًا اور کھولے جاونگے آسمان پھر ہو جاونگے دروازے  
دروازے پہلا صو جب دم ہوونگا پھونکیگا آسمان پارہ پارہ ذرہ ذرہ ہو جاونگے اور  
مینت نابود ہو جاونگے کچھ نہ رہیگا پھر دوسری بار جب حکم ہوونگا دوسرا صو پھونکیگا  
قدرت سے سب کچھ پیدا ہو جاونگا ساتواں آسمان زمین پیدا ہوونگے تمام آدمی جی  
اٹھینگے سب حشر کے میدان میں جمع ہوونگے پھر حکم ہوونگا آسمانوں کے دروازے کھلیں گے  
ہر ایک آسمان کے فرشتے اتر کر درجہ بدرجہ تمام خلق کو گھر کر کھڑے ہوونگے اول  
پہلے آسمان کے فرشتے تمام اتر کر سب آدمیوں کے گرد اگر درگزر ہاتھوں میں لے کر کھڑے  
ہو جاونگے پھر دوسرا آسمان کھلے گا دوسرا آسمان کے فرشتے اتر کر آونگے انکے سچھے  
کھڑے ہوونگے اس طرح ساتواں آسمان کے فرشتے اترینگے ادب سے صف در صف  
کھڑے ہوونگے حکم کے منتظر رہینگے سارے بادشاہوں کے بادشاہ کا تمام عالم کے پیدا  
کرنیوالیگا دربار بڑی شان بڑی شوکت بڑے بڑے ترک بڑے تخیل سے قائم ہوونگا  
عدالت کے دیوانگی ایسی بہار جاہ و جلال کا بندوبست ہوونگا کسی کی آنکھوں نے نہیں  
دیکھا کسیے کانوں نے ویسی شان کا بندوبست نہیں سنا کسی کے دل میں ایسی ہیبت کا  
خطرہ نہیں گذرا و سب اچھا لگے گا کانت سرکا با اور حلائے جاونگے بہار پھر ہو جاونگے  
بہار دھوکھے ہم پہلے صو کے پھکنے میں اسکی آواز کی سختی سے بہار زمین سے اترنے  
لگینگے ناچیر ہو جاونگے دھوکھے سے ہو جاونگے جیسے دور بیت کو آدمی دیکھنے والا  
دھوپ کی تابش میں چمکنے سے پانی جانتا ہی پایا سا ہو کر اسکی طرف دوڑتا ہی



جب اسکے پاس پہنچا ہی دیکھتا ہی پانی نہیں پانی کا دھوکھا تھا سیطرہ بند پہاڑ دیکھنے میں  
 آونگے اور پہاڑ نہونگے دھوان سا ہو کر اڑ جاوینگے قیامت کا دن پیدا ہووے گا  
 کافروں کو واسطے دوزخ ظاہر ہووے گی دوزخ کی بات اللہ تعالیٰ فرماتا ہی ان جہنم کا پتہ  
 میرصادا تحقیق مقرر دوزخ راہ ہی گذرگاہ ہی تمام خلق کے عالم کے لوگوں کی مومن  
 کافر بھلے برے سب کوئی اس راہ میں چلینگے دوزخ کے اوپر ہو کر گذرینگے مومن مسلمان  
 جو بہشت کو جاوینگے صراط کے اوپر ہو کر جاوینگے صراط ایک پل ہی دوزخ کے اوپر  
 پیشیں ہزار برس کی راہ ہی اور بال سے باریک ہی اور تلوار سے تیز ہی بعضے مومن  
 مسلمان پیغمبر اولیا نظر کی طرح ایک آن میں اس پر سے پار ہو جاوینگے بعضے مومن بجلی کی طرح  
 بعضے باؤ کی طرح بعضے پرند جانور کی طرح بعضے دوڑتے ہوئے بعضے قدم آہستہ آہستہ  
 جاوینگے اپنے اپنے عملوں کے موافق ثواب و آہستہ اس پل کے اوپر سے پار ہو جاوینگے  
 بعضے اپنے قدم سے چل نہ سکیں گے تو سینے سے چلینگے بعضے اپنے آہستہ چلینگے پورے پیشیں  
 ہزار برس میں پار ہووینگے بعضے جب صراط کے اوپر پاؤں رکھینگے پاؤں کٹ جاوینگے  
 تو ہاتھ سے پکڑینگے ہاتھ بھی کٹ جاوینگے دوزخ میں گرینگے آگ میں غوطہ کھاوینگے پھر ہاتھ  
 پاؤں درست ہو جاوینگے پھر قدم رکھینگے تو پھر کٹ جاوینگے وہی حال ہووے گا جو پہلے ہوا  
 تھا سیطرہ اس خواری سے وہ راہ ہزاروں برس میں کاٹینگے اور کافر سب پہلے  
 ہی قدم میں کٹ کر دوزخ میں گر پڑینگے پھر کبھی اٹھ نہ سکیں گے آگ میں عذاب میں جلتے  
 رہینگے پھر وہ پل صراط کی راہ بہت اندھیا رہی ہی لاگا لاگا ہاتھ سے ہاتھ اس میں نظر  
 نہیں آتا مومنوں کو ہر ایک کو اپنے اپنے عمل کے موافق اس راہ میں نور ملیگا بہت یا  
 قصور کم یا زیادہ کیلئے کم کیلئے زیادہ برے لوگوں کے پہاڑ برابر نور آگے آگے  
 چلاوے گا بعضوں کو برے درختوں کے برابر سیطرہ کم ہوتے ہوئے قشع کی مثال  
 چراغوں کے برابر ہوگا ہر کوئی اپنے ہی نور میں چل سکیگا اور کافروں کے کام نہ آوے گا



پھر بہت کم سے کم بعضوں کو پاؤں کے انگوٹھوں کے ناخنوں کے سرے برابر نور ملیگا کبھی وہ روشنی آگے آوے گی چلنے والا قدم آگے کو رکھیگا کبھی وہ نور پیچھے جاوے گا تو کھڑا ہو کر سیکھا انداز میں چل نہ سکیگا جیسا جیسا ایمان ہو ویکھا ویسا ہی ویسا نور اس راہ میں ملیگا ایمان ہی کی قوت سے شباب پورا تر جاوے گا ایمان ہی کی سستی سے وہاں سستی چلیگا اور کافروں کو کچھ نور نہ ملیگا اور دوزخ بھی بے نور ہے اور اندھیا راہی کافرا بھی بے نور ہے اندھیا راہی اندھیا ریکو وہی لایق ہے اس واسطے کافر دوزخ کے لایق ہیں دوزخ میں جاوے گیے باہر نہ نکل سکیں گے اس واسطے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لِلطَّائِفِ مَا بَا دُوزَخِ طَائِفُونَ كَيْفَ يَمَانُ بے ایمان کافروں کے رہنے کی جگہ ہی وہ ہمیشہ اسی میں پڑے رہیں گے نکلنے کا انکو کبھی حکم نہ ہو ویکھا لَا يَتَّبِعُ فِيهَا أَحَدٌ بَارِئٌ بے ہیں کافر دوزخ میں مدتوں تک ایک مدت گزرنے کی پھر دوسرے عذاب کی مدت آوے گی اسی طرح کافر ہمیشہ عذاب میں جلتے رہیں گے احقاب جمع حقے کی ہے حقہ ہر برس کا نام ہے آخرت میں حقہ کا حساب ہے ایک ایک حقہ وہاں اسی برس کا ہو ویکھا اور ایک ایک برس آخرت کا تین سو ساٹھ دن کا ہو ویکھا اور ایک دن وہاں کا دنیا کے برسوں کا پچاس ہزار برس کے برابر ہو ویکھا اس حساب میں ایک حقہ کروڑوں برس کا ہے اسی حساب میں کافر دوزخ میں حقے بعد بے شمار برسوں تک جلتے چلے جاوے گیے وہ حقے تمام نہ ہو وے گیے ہر حقے میں طرح طرح کے عذاب پاتے رہیں گے ایک حقہ حساب میں ایک سو چالیس کروڑ برس کا ہوتا ہے اسی طرح بے نہایت حقے چلے جاوے گیے تمام کبھی نہ ہو وے گیے لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا نہ چکھیں گے وہ کافر بے ایمان دوزخ کے اندر کچھ مزہ سردی کا اور نہ ملیگا کچھ شربت ٹھنڈا پانی اس آگ میں جلتے ہیں انکو کبھی سردی نہ ٹھنڈائی نہ ملیگی جو راحت پاوے آرام پاوے ٹھنڈا پانی یا کچھ سرد کبھی نصیب نہ ہو ویکھا جو پیاس بجھے إِلَّا حِمِيمًا وَغَسَاقًا سوائے گرم پانی کے اور پیپ



کے دوزخ کے درمیان دوزخیوں کو کبھی سردی آرام راحت سرد پانی شربت کا نام نشان بھی  
 نہیں دیا دوزخ میں ان کو پیاس لگی فریاد کرتے پکارنے لگے کہ پیاس لگی ہے پانی  
 پلاؤ کوئی انکی فریاد نہ سنیگا ہزار برس تک پکارنے رہیں گے پانی پانی کرتے رہیں گے ہزار برس  
 کے پیچھے مالک دوزخ کا داروغہ فرستو نکو حکم کرے گا انکو حمیم اور غساق پلاؤ حمیم ایک پانی ہے  
 جو دوزخ کی آگ میں جب سے دوزخ پیدا ہوئی ہے وہ پانی جوش کھاتا ہے گرم ہوتا ہے  
 اور غساق لہو اور پیپ کی ندیاں ہیں دوزخیوں کے تن بدن کے زخموں سے بہ چلی ہیں  
 فرشتوں کے ہاتھوں سے گرزوں کی چوٹیں لگتے لگتے زخم پڑ گئے ہیں لہو اور پیپ کے  
 نالے بہہ چلے ہیں اور دوزخ کی آگ میں گرم ہوتے ہیں اور وہ گرم پانی اور وہ لہو پیپ  
 انکے پلانے کے واسطے انکے پاس لا دینگے جب وہ پانی ان کے منہ کے پاس پہنچا سکے  
 گرمی سے تمام گوشت پوست انکے منہ کا گل کر اس پانی میں جا پڑے گا ایسے گرم پانی کو چاہے  
 نہ ہو میں فرشتے دوزخ کے زور سے سختی سے انکے حلق میں ڈالینگے جب انکے پیٹ میں پہنچا  
 سکے گرمی سے پیٹ کی آتین رو د اور جو لچھ انکے پیٹ میں ہی گل کر سب کچھ نیچے کی راہ  
 سے بہہ جاوینگے یہ پانی بھی اس طرح کا ایسا گرم پلا نا ایک بڑا عذاب ہے دوزخ میں  
 بے ایمانوں کے اوپر جزاء وفاقا بدلادیتا ہے موافق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ سب  
 عذاب دوزخیوں کے اوپر جو کچھ بیان میں آئے ہے سزا ہے انکی دنیا میں جو کچھ یہ سب فرمائی  
 کے کام کرتے تھے عمل کرتے تھے ان عملوں کے موافق ہے کفر اور شرک اور نفاق کے  
 برابر کوئی بڑا کام نہیں دوزخ سے بدتر کوئی بڑا عذاب نہیں ایسے پڑے کام کے لائق  
 ایسا ہی بڑا عذاب ہے اور ان کافر و نکو دنیا میں ہمیشہ کفر شرک ہی میں رہنے کی نیت  
 تھی کبھی اپنے اس کفر کی بلا سے نکلنے کی نیت نہ کرتے تھے شرک نفاق کے بند بچانے  
 سے کبھی چھوٹنے کا قصد نہ کیا تھا اس خرابی سے نکلا نکالتے تھے اس واسطے آخرت  
 میں بھی ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں عذاب پاتے رہیں گے کبھی اس سے نکلنے کے نہیں



اور ایمان دار اور مسلمان کے لئے اللہ تعالیٰ اور رسول کے حکم میں چلنے سے کوئی بہتر کام نہیں اور بہشت اور بہشت کی خوبیوں سے کوئی بہتر ثواب نہیں ایسے بہتر کام کے لائق ایسا ہی بہتر بدلہ ہی اور ہمیشہ ایمان اور مسلمان ہی میں رہنے کی نیت رکھتے تھے اسلام کے گھر سے مسلمان کے دولٹ جانے سے باہر نکلنے کا بھی قصد نہ کرتے تھے اس سبب سے اس نیت کے بد لیمن ہمیشہ ہمیشہ بہشت کے راحت خانوں میں آرام کرتے رہینگے پھر اس بات کے سمجھے اللہ تعالیٰ ان بے ایمانوں کا فرون کی حقیقت فرماتا ہے دنیا میں یہ کس طرح کیے کیا سمجھتے کیا کہتے تھے کیا کرتے تھے انہم کانوا لایرجون حساباً تحقیق یہ دوزخیان دنیا میں اس حال میں تھے قیامت کے حساب کتاب کی کچھ امید نہ رکھتے تھے قیامت کے دن پر انکو ایمان نہ تھا اس سبب سے انکو اپنے حساب کی آسانی کی امید واری نہ تھی پھر بے ایمانی کے جبب سی امید واری تھی کچھ حساب کتاب کا ڈر بھی نہ تھا پھر کسی بات میں آخرت کی کچھ فکر بھی نہ تھی کچھ پروا بھی نہ کرتے تھے جس کمبخت کو قیامت کے ہونے کی اوپر حساب کتاب کے اوپر ایمان نہیں اور اللہ تعالیٰ کے غضب سے ڈرنا نہیں خدا کے رسول کی خوشی کی پروا نہ نہیں ایسے آدمی کو خلق کی بھی کچھ شرم حیا نہیں ہوتی ایسا آدمی کیسا ہی ہو وہ کہیں کا ہو وہ بے بہت بُرا آدمی ہے سوائے بُرے کام کے اس کا اچھا کام نہیں ہو سکتا بُرے کاموں کا بُرا ہی بدلا ہی یہ بات جو اللہ تعالیٰ نے ان دوزخیوں کے حق میں فرمائی یہ دوزخی دنیا میں حساب کے دن کی کچھ امید واری نہ رکھتے تھے اس بات میں اشارت ہی جو یہ بہت بُرے آدمی تھے سوائے بُرے کام کے اور کچھ نہ کرتے تھے اسی واسطے ایسے سخت عذاب میں پڑنے کے لائق تھے یہی سزا ان کے مناسب تھی اور بہت بُرا کام اٹھا جو سب بہت بُرے کاموں کی اصل ہی جڑ ہی یہی دگڈ بوا یا یا تینا کڈا با اور جھٹلانی جھوٹی کہی ہماری آیتوں کو قرآن کو نما نا خدا کا کلام بخانا حکم مانا ہے ہدایت



رہے گمراہی کی راہ میں چلے گئے اچھے کام نہ کر سکے برے کاموں میں سے گمراہی کے  
 آیتوں کے چھٹنے کی شامت بدبختی اُنکے آگے آئی بڑی خوار سی میں بڑے بڑے عذاب  
 میں دوزخ کے گرفتار ہوئے وکل شیء اخصینا کما باگا اور ہر ایک چیز کو جانا ہی سمنے  
 ہر چیز کو شمار کیا ہی سمنے لوح محفوظ میں لکھ لکھ لیا ہی دنیا میں جو کوئی مومن ہوا ہی اور ہو گیا  
 اور کافر رہا ہی اور رہ گیا اور جو کوئی جو کچھ اچھی بات بری بات کہیگا بھلا کام برا کام کرے گا  
 ہم نے شمار کر لیا ہی جان رکھا ہی لکھ لیا ہی جیسا کو تپسا بدلا مقرر ہو چکا ہی اچھے  
 کام کر نیوالے مومنوں مسلمانوں کو اچھا بدلا ملیگا برے کام کر نیوالے کافروں مشرکوں کو  
 برا بدلا ملیگا اس مقررہ حکم میں پھر کچھ تفاوت نہیں اور دوسری بات نہیں اس سبب  
 جب کافر مشرک دوزخ کے عذاب میں پڑے اور گرم پانی پیپ ہو پیوینگے کہیں گے ایسے برے  
 عذاب سے کبھی بھی ہم کو چھوٹنا نصیب ہو و یگاتب حکم ہو و یگا عذاب کے فرشتے اُن سے  
 کہیں گے فذوقوا اینے کئے کا بدلا دوزخ کا عذاب آگ کھاتے رہو لیتے رہو فذلذذیکم  
 الاخذ اباً پھر گز زیادہ کرینگے ہم تمہارے اوپر ہمیشہ عذاب کے اب جو دن آوینگے تمہارے اوپر ہمیشہ عذاب پر  
 ہی بڑھتا رہے گا درد پر درد ہی زیادہ ہوتا رہے گا تنبیہ الغافلین ایک کتاب ہی اس  
 میں لکھا ہی دوزخ دوزخ میں دنیا کے بادل مینہ یاد کر کر بادل مینہ مانگینگے کیا  
 کالا بادل پیدا ہو و یگا اس بادل سے سانپ کالے کالے موٹے موٹے زہر ملے رہے  
 ایسا برا زہر ہو و یگا ان میں جو ایک بار کے کاٹنے سے ہزار برس تک درد کم نہ ہو و یگا  
 وے سب سانپ ان سب دوزخیوں کو کاٹتے رہینگے اس طرح عذاب پر عذاب ہوتا  
 رہے گا یہ آیت بڑی سخت آیت ہی دوزخیوں کے حق میں اللہ تعالیٰ مومنوں مسلمانوں کو  
 دنیا میں بے ایمانی نامسلمانی بے فرمانی سے اپنی پناہ میں رکھے اور آخرت میں  
 اپنے غضب سے پناہ دیوے نجات بخشے اوپر اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں مومنوں کی  
 کافروں کی حقیقت کو بیان فرمایا آخرت کے عذاب کا حالت اُن کا اپنے بند و نکو



سنایا اب مومنو متقیوں کی بات اپنے دوستوں کی خوبیوں کا اور ان کی عزت خوشی  
 آرام کا بیان فرماتا ہے اِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَاذًا حَقِيقًا مَّتَّعَ الْمُتَّقِينَ وَاسْطے رستگاری  
 ہے چھٹان ہی عذاب سے خلاصی ہے اپنے مقصد و نگو پہنچنے کی جاگہ ہے لوگ جو  
 مومن ہیں متقی ہیں کفر سے شرک سے پرہیز کر نیوالے ہیں بری باتوں سے بری نیتوں  
 سے برے کاموں سے گناہوں سے دور بھاگنے والے ہیں ان کو آخرت میں ہر  
 طرح سے چھٹان ہی خلاصی ہے کہیں بند نہ رہیں گے ان کا کام بند نہ رہیگا جو کچھ چاہیں گے  
 سو پاؤں گے جہاں کہیں چاہیں گے وہاں پہنچ جائیں گے سب مطلب مقصود ان کے حاصل ہوتے  
 رہیں گے حکم اِیق باغ میں ان کے واسطے بہشت میں بڑی خوبیوں کے میوؤں سے نعمتوں سے  
 بھرے ہوئے سب طرح کی بہار و خوبیاں ان باغوں میں موجود ہوں گی وَاَعْنَابًا وَاَوْ  
 اَنگور ہیں طرح ب طرح کے بھانت بھانت کے مزون کے خرمین آیا ہے کہ بہشت کے باغوں کے  
 درخت میوؤں سے سرپاؤں سے لدے ہیں اور بہشتی جتنا ان سے چاہیں گے میوہ توڑیں گے  
 کھاں گے ایک میوہ بھی کم نہ ہو وِیگا اور ہر ایک میوہ میں جس میوہ کا فرا چاہیں گے میوہ  
 وَاَوْ اَعْنَابًا وَاَوْ اَنگور ہیں بہشتیوں کے واسطے لڑکیاں ہیں دلہنیں بنی سنواری نوچیاں  
 جو ان سونے موتی لعل جو اہر میں ڈوبی ہوئی خوبصورت باکرہ کنواری ہم عمر کبھی بوری  
 نہ ہو وِیگی ایسا حسن و جمال ہو وِیگا اُنکا جو چاند سورج ان کے حسن کے آگے شرمندہ  
 ہو رہیں گے تفسیر زائد سی میں لکھا ہے کہ سب جو روئیں بی بیان بہشت کی سولہ برس کی  
 عمر میں ہو وِیگی کوئی کم زیادہ نہ ہو وِیگی اور مرد سب تیس تیس برس کی عمر پاؤں گے  
 جمال جوانی میں ہو وِیگی اور اکثر تفسیر و ن میں ہے جو عورتیں اور مرد بہشت کے سب  
 تیس تیس برس کی عمر پاؤں گے اور ہمیشہ ہمیشہ ایسے ہی جو ان رہیں گے قوت زور حسن  
 جمال اُنکا ہمیشہ زیادہ ہوتا رہیگا وَاَوْ اَعْنَابًا وَاَوْ اَنگور ہیں بہشتیوں کی واسطے پیالے  
 ہیں شراب کے پی در پی پیالہ بہشت کی شراب کا ہزاروں طرح کے مزون میں پھرا ہوا



ہو ویکا ہر پیالے میں بہت سے بہت مرے ہو وینگے اور اس شراب کے پینے سے  
 خوشی قوت لذت مزا ہر چیز کا بڑھتا رہیگا حسن جمال باغ بہار کے دیکھنے کا مزا اور  
 راگ رنگ کا مزا زیادہ ہوتا رہیگا غلمان یعنی لڑکے خوبصورت ہشتیوں کی بہت  
 کرنے کے واسطے حاضر رہینگے شیشے اور پیالے شراب کے ان کے ہاتھوں میں ہو وینگے  
 اپنے صاحبوں کو فی ہون کو شراب پلاتے رہینگے اور میوؤں کے نعمتوں کے خوان سونے  
 روپے کے چڑاؤ انکے ہاتھوں میں ہو وینگے اور جو کچھ دل چاہیگا حاضر کریں گے  
 یہ خوبیاں نعمتیں مومنوں مسلمانوں کے واسطے بہت ہیں ہو وینگے لایسمعون  
 فہنا لغوا ولا کذا بازہ سینگے دے بہشتی مستی بہشت میں کچھ یہود ہے فائدہ  
 بات اور نہ جھوٹی بات یہہ ایک اور بڑی سی نعمت ہی بہشتیوں کے واسطے دنیا  
 میں جو شراب پینے والے آپس میں بیٹھتے ہیں شراب پیتے ہیں مجلس کرتے ہیں شراب  
 کے نشے میں جب کیف چڑھتا ہی یہود ہ باتیں اول قول بکتے ہیں جھوٹی باتیں کہتے  
 ہیں گالی گلوچ آپس میں کرتے ہیں مجلسوں کا مزا جاتا رہتا ہی بہشت میں متقیوں  
 ایسی باتیں نہ ہو وینگے بہشت کی شراب کے نشوں میں جو کچھ باتیں کریں گے آپس میں سب  
 اچھی اچھی باتیں کریں گے فائدہ خوبی محبت خوشی خوشحالی ان باتوں سے زیادہ ہوتی  
 رہینگے اور دنیا کی مجلسوں میں آپس میں بیٹھ کر اپنے مقصود کی مطلبوں کی باتیں کرتے  
 ہیں کہتے ہیں ہمکو دولت ہوتی مال ہوتا بادشاہت ہوتی ایسا گھر ہوتا ایسا باغ  
 ہوتا یہہ ہوتا وہ ہوتا تو خوب ہوتا ہے سب باتیں بیفائدہ ہوتی ہیں جھوٹے ہوتی  
 ہیں بہشتی آپس میں بیٹھ کر جو باتیں کریں گے ہر ایک بات میں ان کو اور سننے والوں کو  
 فائدہ اور خوشوقتیان حاصل ہوتی رہینگے اور جو کچھ مطلب مقصود کی بات کہیں گے اسی  
 وقت وہ مطلب مقصود حاصل ہوئیگا ان کی باتیں جھوٹے نہو وینگے جو کہیں گے اس وقت  
 وہ ہوگا ایسی بہار ہوتی اس جگہ میں ہوتی کا محل ہوتا زمر کے دروازے ہوتے



یہم ہوتا وہ ہوتا جو کچھ کہیں گے چاہیں گے اسی ساعت وہ ہو جاوے گا اللہ تعالیٰ نے  
 فضل سے انکو جھوٹا نہ کرے گا پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو ایسی ایسی بڑی نعمتیں انکو  
 بہشت میں ملینگی اسکا کیا سبب ہے کسو اسطے ملے گی جزاء من ربک عطا عطا بجا بدلا  
 ہے جزا دینا ہی تیرے پروردگار کی طرف سے یا محمد بخشش ہے حساب کے موافق  
 مومن مسلمان سچے دنیا میں یقین رکھتے تھے اخلاص سے محبت سے اللہ تعالیٰ کی بندگی  
 بجالاتے تھے اپنے رسول کے حکم پر فرمانے پر عمل کرتے تھے اچھے کام کرتے تھے  
 برے کاموں سے دور بھاگتے تھے اس سبب ان اچھے کاموں کا ان کو اچھا  
 بدلہ پہنچنے والا ہے اچھی جزا اچھی مزدوری ملنے والی ہے تیرے پروردگار کی طرف  
 سے یا محمد اور یہ عطا ہے بخشش ہے ان متقیوں کے اوپر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم  
 کی یہ ایک مہربانی کا حساب ہے حسابی بات ہے بحساب نہیں انھوں نے اپنے مقصد و  
 کی طاقت کے موافق جان فشانی سے اچھے کام کئے تھے اچھی نیتیں رکھیں تھیں  
 اللہ و رسول کو راضی رکھا تھا اللہ تعالیٰ بھی اپنے کرم کے لائق اپنے فضل کے موافق  
 ان کو جزا بخشے گا انکو راضی کر دے گا ایسا کچھ انکے تئیں بخشے گا جو خواہشیں ان کی تمام  
 ہو جائیں گی اتنی نعمتیں انکے تئیں دیوے گا کہیں گے کفایت ہے بس ہے یا پروردگار  
 اور کچھ نہ کہو نہیں چاہتا بہت تو نے بخشی ہمارے مقصود تمام ہو گئے مطلب پورے  
 ہوئے سب طرح کی نعمتیں خوبیاں ہم نے پائیں پھر اللہ تعالیٰ من ربک کا بیان فرماتا ہے  
 تیرا پروردگار کون ہے کیسا ہے رب السموات والارض پیدا کر نیوالا ہے آسمانوں  
 اور زمینوں کا وما یبدئہما اور پیدا کر نیوالا ہے پالنے والا ہے روزی دینے والا ہے  
 ہر چیز کا جو چیز آسمانوں اور زمینوں کے درمیان میں ہے جان رکھنے والا جن پر ہی قرآن  
 آدمی حیوان درند چرند پرند کا الرحمن رحمت کر نیوالا مہربان بندوں کے اوپر  
 بڑی بخشش کرنے والا ہے ہر کسی کے اوپر دنیا کے درمیان میں مومن کا فر اچھے



بھلا برا اس عالم رحمت میں ہزاروں طرح کی نعمتوں میں دوب سے ہیں ہر کوئی  
 اس رحمت کے سبب جو کچھ چاہتا ہے سو کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے سو کہتا ہے اور آخرت  
 میں جب پروردگار اپنی عظمت اور بڑائی اور شان ظاہر کرے گا لا یملکون منه خطاباً  
 مالک نہ ہو نیگے آسمان زمین کے رہنے والے پروردگار سے بات کہنے کے قدرت نہ ہوگی  
 کسی کو دم مار نیکی طاقت نہ رہے گی کہ کوئی بغیر حکم کچھ پروردگار سے بات کہہ سکے بے اذن  
 بول سکے کسی کی کوئی شفاعت کر سکے سب کو شی اپنی اپنی جگہ میں ادب سے کھڑے رہیں گے  
 کسی کو کسی بات کی کچھ مجال نہ ہوگی یَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا جَدْنِ مِین کھڑا ہوگا  
 روح فرشتہ اور سب فرشتے صف باندھ کر ادب سے کھڑے ہوو نیگے روح ایک فرشتہ  
 ہی تمام ارواح کا موکل ہے خبر میں آیا ہے کہ کوئی چیز پیدائش میں اس فرشتے سے بڑی  
 نہیں ہے قیامت کے دن میں وہ روح فرشتہ ایک صف میں کھڑا ہووے گا اور سب فرشتے  
 لاکھوں کروڑوں سجدے نہایت صف میں کھڑے ہوو نیگے وہ اکیلا سب کے برابر ہووے گا  
 عین المعانی میں آیا ہے عبد اللہ حضرت عباسؓ کے بیٹے کہتے ہیں روح کا مقام \*  
 چوتھے آسمان میں ہے ہر روز ہزار بار نیت اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا ہے سبحان اللہ  
 کہتا ہے ہر ایک تسبیح کے کہنے میں ایک فرشتہ اُسدن و مان پیدا ہوتا ہے لا یتکلون  
 الا من اذن له الرحمن بات نہ کہہ سکیں کسی کو قدرت نہ ہووے گی پروردگار کے آگے  
 بات کہنے کی کسی کی کوئی ہیکر عرض کر کر شفاعت کر کر رہائی نہ کروا سکیں عذاب سے چھٹا  
 نہ سکیں سوائے اس کسی کے جس کو پروردگار کہیں شفاعت کر نیکا حکم فرماوے گا  
 وہی آدمی وہی بندہ بات کہیں عرض کرے گا پروردگار کے حکم سے شفاعت کروا دیں گا  
 وقال صواباً اور کہا اس نے اچھا جس آدمی نے دنیا میں اچھی بات کہی ہوگی اچھا کلمہ  
 مسلمانی کا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ دل سے زبان سے صدق سے پڑھا  
 گھا دین کی ایمان کی بات مسلمانی کی ہدایت کی بات کہتا رہا ہووے گا کفر کی



بات سے شرک کی بات سے بیفایدہ یہود وہ بے ہدایتی کی بات سے پرہیز کرتا رہا  
 ہو و یگا ایسے ہی بندہ یگو بات کہنے کا حکم ہو و یگا وہی شفاعت کرنے کا اذن پاو یگا  
 اس سبب کا فراس دولت سے محروم ہیں انکو بات کہنے کا شفاعت کا حکم نہ ہو و یگا  
 اور مومنو نکو کلے کے کہنے والو نکو بات کہنے کا عرض کر یگا حکم ہو و یگا اس دن قیامت کے  
 روز شفاعت گنہگاروں کی برحق ہی پیغمبروں ولیوں نیک بندوں سے پہلے حضرت  
 محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو شفاعت کا حکم ہو و یگا سب بندوں میں ایک حضرت نبی  
 صاحب ہی ایسے بندے ہیں جو دنیا میں انھوں نے کبھی جھوٹی بات نہ کہی تمام عمر اچھی  
 ہی بات سچی ہی بات ہدایت ہی کی بات کہتے رہے بے فائدہ یہود وہ بات کہنے سے  
 امت کو منع کرتے رہے اس واسطے سب سے پہلے اس دن حضرت نبی صاحب کو پہنچے  
 اللہ تعالیٰ بخشے گا انکی شفاعت کے تیجے اور سب پیغمبر شفاعت کریں گے اور سب پیغمبر  
 کے تیجے حضرت نبی صاحب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں جو کوئی ان کی پیروی میں  
 قدم پر قدم چلنے میں سب امت کے لوگوں میں بہت سے بہت قائم تھا سب سے پہلے  
 ایمان لایا تھا دین کے قائم کرنے میں کمرباندھی تھی وہ بندہ شفاعت کریگا  
 پھر درجہ بدرجہ مومن و مومن کی شفاعت کریں گے جس کے دل میں ایک ذرہ برابر بھی ایمان  
 ہو و یگا شفاعت کے سبب عذاب سے دوزخ کے آخر کو خلاص ہو و یگا اور کافر ایمان  
 ہمیشہ ہمیشہ دوزخ کی آگ میں جلتے رہیں گے اللہ تعالیٰ نبی صاحب کے طفیل سے مومنوں  
 مسلمانوں کو دنیا میں ایمان پر مسلمان کی راہ پر قائم رکھے اور بری راہ بری  
 بات برے کام سے دور رکھے آخرت میں نجات بخشے پیغمبر کی شفاعت اور اپنا  
 ویدار نصیب کرے آمین آمین آمین ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ وہ دن قیامت کا آخرت  
 کا دن برحق ہی ہونے والا ہے البتہ ہو و یگا شک شبہ کچھ نہیں قیامت کے انہیں  
 جب مومن مسلمان کو یہ بات اللہ تعالیٰ کے فرمائے معلوم ہوئی اور قیامت کے ہونے پر



یقین محکم ہوا تو اب لازم ہے جو ایسی راہ لیوے وہ کام کرے جس راہ سے جس کام سے  
خاوند کی قبولیت کے درجہ کو پہنچے پروردگار کی رحمت سے بہشت میں جگہ پاوے اس بات کو  
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَنْ شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ مَا بَاغَىٰ كُفْرًا وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ لَمَّ يَسِرْ  
اپنے پروردگار کی طرف اپنے رہنے کی جگہ جس کی خواہش ہووے اور چاہے صل  
کرنے پروردگار کی رحمت میں اپنے آرام کا ٹھکانا چاہے کہ دنیا میں پھوڑ سی  
عمر پھوڑ سی زندگانی میں وے کام کرے جن کاموں سے اللہ تعالیٰ راضی ہووے  
اور بہشت میں اسکو جگہ دیوے اور ہمیشہ کی خوشوقتی بخشے اور جو کوئی اس دولت کو  
پہنچانہ چاہئے وہ جانے اور اسکا کام جانے آخر کو عذاب میں روزخ میں پہنچ رہیگا  
اسواسطے بخبرون کے خبر دینے کو غافلون کے جہانیکو اللہ سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے  
إِنَّا أَنْذَرْنَاكَ عَذَابًا قَرِيبًا يُخْلِقُ دُرًّا يَأْخُذُ بِهِ بَنِي آدَمَ الْبُزْءُ الْبَرِّ عَذَابُ الْبَارِئِ  
عذاب جو آنا اسکا نزدیک ہے ایک بات ڈر کی کہی تم سے خبر دی ہم نے تمکو ای غافل  
بخبر و خبر عذاب کی جو شتاب حساب ہووے یگا آخر کے دن میں قیامت کے دن کو شتاب  
اسواسطے فرمایا ہے جو چیز مقرر ہوئی ہے وہ شتاب ہے نزدیک ہے یَوْمَ يُنْفَخُ  
الْمَرْءُ مِمَّا قَدَّمَتْ يَدَاہُ اسدن میں جس دن میں نظر کر یگا آدمی اس چیز کو جو چیز آگے  
بھیجی ہے اسکے دونوں ہاتھوں نے ہر آدمی کے عمل اسدن آگے آونگے اچھے عمل ہوں  
یا بُرے حسبِ ظرف نظر کر یگا اسدن اپنے ہاتھ عملوں کو دیکھیگا اور کچھ نظر نہ آوے گا  
اچھے عمل ہوونگے تو اچھی اچھی خوشی کی صورتیں نظر آونگی خوشوقت ہووے یگا بُرے  
عمل ہوونگے تو بُری بُری خوار کی صورتیں نظر میں آونگی عمر زیادہ ہوتا جائے گا  
افسوس بڑھتا رہیگا وَيَقُولُ الْكَافِرُ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ ثَرِيًّا اَوْ كُنْتُ مِمَّنْ كَفَرَ كَاشَفَ بَيْنَ  
خاک ہو جاتا جب کافر بے ایمان اپنے عملوں کی صورتوں پر نظر کرے گی اور خواریاں  
اپنی دیکھنے آگ میں جلنے حقیقت پوچھے لگینگے ہمیشہ کا عذاب یقین ہو جاوے گا آرزو



کرینگے اپنے دہن کہینگے کیا اچھی بات ہوتی جو ہم پیدا ہوتے اور جو پیدا ہوتے تھے  
مرگئے ہوتے پھر جی نہ اٹھتے خاک ہوئے پڑے رہتے اور جواب جئے ہیں پھر مر جاویں  
تو بہتر ہووے خاک ہو جاویں ناپید ہو جاویں اور ایک روایت میں ہے اللہ تعالیٰ  
قیامت کے دن میں سب جان رکھنے والے کو زندہ کریگا آدمی حیوان درند پرند  
چرند سب جینگے اول عدل انصاف کے ظاہر کریں گے واسطے حیوانات سے ان کے  
آپس میں بدلا دیا جاوے گا سینگے اگر بکری نے دنیا میں بغیر سینگ والی بکری کو مارا  
تھا اس بغیر سینگ کی بکری کو قیامت کے دن سینگ دے جاوینگے اور اس  
سینگ والی کے سینگ دور کئے جاوینگے وہ اپنا بدلا اس سے لے لیوگی  
اسکو اپنے سینگوں سے مار لیوگی اسی طرح سب جانور حیوانوں زبردستوں سے ضعیفین  
نا توان کا بدلا دیا جاوے گا جب سب جانوروں کے اوپر عدل انصاف ہو چکیگا  
اور آدمی اس انصاف کو عدل کو دیکھینگے سب کوئی دیکھ کر اپنے دنوں میں دینگے  
کانینگے مومنوں کو شفاعت کی امید واری ہووے گی کچھ اپنے دل کی تسلی کریں گے  
اور کافر نا امید ہووینگے اور جب ان جانوروں کا انصاف ہو چکیگا اللہ تعالیٰ  
جانوروں سے سوال کریگا میں تم کو ان آدمیوں کیواسطے پیدا کیا تھا آدمیوں نے  
تم سے کیا سلوک کیا کہینگے پروردگار اچھی نعمتیں انھوں نے آپ کھائیں اور  
ہمو سوائے کھاس چون پھوس کے اور کچھ نہ دیا اور جو کچھ آدمیوں کے ہاتھ  
سے تصدیع پائی ہوگی سو بھی تمام عرض کریں گے کہینگے پھر اس بات کا بھی انصاف  
جس طرح اللہ تعالیٰ چاہیگا پاویں گے پھر جب کافروں کو عذاب خواری میں گرفتار  
دیکھینگے جانور سب عرض کریں گے پروردگار ہم راہنی ہیں حکم ہووے جو ہم خاک  
ہو جاویں پھر سوائے ان جانوروں کے جو آدمیوں کو مومنوں کو ان سے  
السن تھا پالتے تھے طوطا مینا کبوتر مور اور سب جانور خاک ہو جاوینگے جب



کافر جانور و مکو خاک ہوتے دیکھنے کے اس وقت پہرہ آرزو کرنے کے کہنے کیا خوب ہوتا کیا  
 بھلی بات ہوتی جو ہم بھی اُن جانور و مکو کی طرح خاک ہو جاتے اور یہ عذاب دوزخ کا  
 نیا ہے اور اس دن شیطان بھی خاک ہو نیکی آرزو کرے گا حضرت آدم علیہ السلام  
 کو جب اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اور علم بخشا بزرگی بخشی سب فرشتوں کو حکم ہوا کہ آدم کو سجدہ  
 کرو سب فرشتوں نے سجدہ کیا شیطان سب کا سردار تھا اس نے سجدہ نہ کیا حکم ہوا  
 کہ تو نے کیوں سجدہ نہ کیا شیطان نے کہا میری ذات آدم کی ذات سے بڑی ہے  
 میں آگ سے پیدا ہوا ہوں اور آدم خاک سے پیدا ہوا ہے آگ خاک سے اوپر  
 ہے خاک سب سے نیچے ہے میرا درجہ آدم کے درجے سے بڑا ہے بڑا چھوٹیکو کس طرح  
 سے سجدہ کرے شیطان نے غرور سے کیا تکبر ہی کیا اللہ تعالیٰ کے حکم کو نمانا حکم کے  
 اوپر اپنی عقل کی بات زیادہ جانی اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں یہ بات اس کی رد پری  
 اسکو اپنی رحمت سے دور کیا مردود کیا آسمانوں سے گرا دیا اور آدم کو آدم کی اولاد  
 کو بڑا کر دیا بڑائی بخشی مقبول کیا جب قیامت میں حضرت آدم کی بڑائی اور آدمیوں  
 میں خاص بندوں کی بڑائیاں سمیرون و لیون کی مومنوں متقیوں کی بڑائیاں جو بیان  
 انکے بڑے درجہ کو دیکھیں گے دیکھیں گے حسرت کریں گے غم کھا دیں گے آرزو کریں گے جو میں بھی آگ کا  
 نہ ہوتا خاک سے پیدا ہوا ہوتا تو کیا خوب ہوتا جو ایسے درجے پاتا جو آدم کو اور آدم  
 کی اولاد کو ملے اللہ تعالیٰ اس عاجز فقیر بندے محتاج امیدوار کو اور سب مسلمانوں کو  
 اپنے فضل و کرم سے دنیا میں ایمان میں سلما فی میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم کی پیروی میں قائم رکھے اس دنیا سے ایمان کے ساتھ لیجاوے اور آخرت میں حضرت  
 محمد کی شفاعت نصیب کرے اور دوزخ سے پناہ میں رکھے بہشت میں داخل کرے  
 اپنے دیدار کی دولت سے ہمیشہ آنکھوں کو روشن رکھے خوشحال رکھے آمین آمین آمین

سُورَةُ النَّازِعَاتِ



ملی ہے مکہ میں حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر نازل ہوئی چالیس آیتیں  
ایک سو اناسی کلمہ سات سو تیرپن حرف ہیں اس میں قیامت کے احوال ہیں اور وحدانیت کی  
دلیلین ہیں اور بہت فائدے ہیں اس سورۃ میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالنَّازِعَاتِ غَرْقًا سُو گندہی قسم ہے اُن فرشتوں کی جو گھسنے والے ہیں نکالتے ہیں  
کافروں کی جانوں کو سختی سے وَالنَّاشِطَاتِ نَشْطًا اور قسم ہے اُن فرشتوں کی جو ہنگامہ  
مومنوں کی ارواح کو بدن نرمی کر آسانی کر وَالسَّابِّحَاتِ سَبْحًا اور قسم ہے ان فرشتوں کی  
جو شبابی کرتے ہیں دوڑتے ہیں اللہ تعالیٰ کا حکم بجالاتے ہیں شبابی کر دوڑ کر فالتسبیح  
سبقاً پھر قسم ہے اُن فرشتوں کی جو سبقت کرتے ہیں آگے بڑھتے ہیں ایک دوسرے پر فرمان  
برداری میں حکم کے تابع ہیں جو حکم ہوتا ہے اس حکم کے کرنیکے واسطے ایک دوسرے شبابی  
کرتا ہے فَاَلْمَدَائِكِ اَمْرًا پھر سو گندہی اُن فرشتوں کی جو تدبیر کر نیوالے ہیں کام کی پروردگار  
کے حکم سے اُس عالم کے کاروبار کی تدبیر کرتے ہیں جس فرشتے کو جو کام کرنا دینا کا اور دنیا  
کے لوگوں کا فرمایا ہے اس کام کے سنوار نہیں بنائیں رہتا ہے جس طرح حکم ہوتا ہے  
ہر ایک کام میں اسی طرح کرتا ہے ایک ذرہ تفاوت نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کی قدرت کے کارخانہ  
میں لاکھوں کروڑوں قسم کے فرشتے ہیں ہر قسم کو ایک طرح کا کام چالے ہی اپنے اپنے  
کام میں ہر ایک فرشتہ تیار ہے حاضر ہے اور سب فرشتوں میں چار فرشتے بہت بڑے فرشتے  
ہیں پروردگار کے حضور میں اُن چار فرشتوں کا بہت بڑا مرتبہ ہے قرب کے درجوں  
میں ہیں ایک اُن فرشتوں میں حضرت اسرافیلؑ ہیں بہت بڑے فرشتے ہیں خبر میں آیا ہے  
ساتویں آسمان کے اوپر اُن کا سر ہے لوح محفوظ جو ایک تختی ہے نور کی پانسو برس کی  
راہ میں اسکی چوڑائی ہے سب علم سب احوال خلق کے ہر ایک بندے کی حقیقت  
اول سے آخر تک اس لوح میں قدرت سے لکھی ہوئی وہ لوح حضرت اسرافیلؑ کی اٹھو



سامنے رہتی ہے سب کچھ لوہے کے حضرت اسرافیل کو معلوم ہیں سب فرشتوں کو انھیں سے خبر لوح کے حکم  
 کی ملتی ہے جو فرشتہ جس علم کے لائق ہے اس علم کی بات اسے پاتا ہے لیتا ہے وہ لوح ساتویں  
 آسمان کے اوپر ہے اور پانچوں انکے ساتویں زمین کے نیچے ہیں اور اُس بڑائی اور بزرگی  
 کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی نعمت اور شان اور بزرگی اور بڑائی کو دیکھ کر اور اپنی عاجزی اور  
 اپنی بندگی کے اوپر نظر کر کر شرم سے خوف سے ڈر سے پاک پروردگار کی بڑائی بزرگی  
 کی ہیبت کے آگے ہر روز پچاس بار چڑھے کے برابر ہو جاتے ہیں حکم احکام قضا و قدر کے  
 سب فرشتوں کو پہنچاتے ہیں اور جو قیامت کے دن دم ہوگا اور اسکی آواز پھونکنے  
 سے آسمان زمین ٹوٹنے لگیں گی حضرت اسرافیل ہی کے ہاتھ میں ہے اسکے پھونکنے کی  
 انھیں کو خدمت ہے اور وہ صور ایسا بڑا ہے جو اسکے منہ کا گرد آجہاں سے آواز نکلتی ہے پانچویں  
 برس کی راہ میں ہے اس صور کو اس زنگ کے کو لئے ہوئے ہاتھ میں تیار کھڑے رہتے ہیں  
 حکم کے انتظار میں راہ دیکھتے ہیں جس ساعت حکم ہو یگا اسی ساعت صور پھونکنے کی قیامت  
 ہو جاوے گی ہول ہیبت سارے عالم میں پڑ جاوے گا اور آگ کے اوپر بھی حضرت اسرافیل  
 علیہ السلام مائل ہیں انکے حکم میں آگ رہتی ہے نہکلتی ہے بڑھتی ہے گھٹتی ہے اور دوسرے  
 فرشتے حضرت جبریل علیہ السلام ہیں بہت بڑے فرشتے ہیں سدرۃ المنتہی جو ایک درخت  
 ہے ساتویں آسمان کے اوپر وہاں ان کا مقام ہے ہدایت کے علم کا کارخانہ انکے  
 حوالے ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغمبروں کے اوپر وحی لاتے ہیں پیغام کلام پہنچاتے ہیں  
 کتاب لاتے ہیں قرآن مجید حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر انھیں کی  
 وساطت سے اُتر ہے اللہ تعالیٰ کے کلام کے امانت دار ہیں اور باؤ کے اوپر بھی  
 وہی موکل ہیں جس طرح کی باؤ حتنی باؤ جہاں کہیں حکم ہوتا ہے وہی بھیجتے ہیں باؤ کو  
 چلاتے ہیں اور کافروں کے اوپر پہلے پیغمبروں کے وقت جو عذاب آیا تھا حضرت  
 جبریل کو حکم ہوا تھا عذاب کرنے کا اور جس پیغمبر کی امت میں جو لوگ بے فرمانی کرتے تھے



بُرے کام کرتے تھے حضرت جبریلؑ ہی کو حکم ہوتا تھا ان کے عذاب کر نیکا چھ سو ہیں  
 حضرت جبریلؑ علیہ السلام کے انھوں نے ایک اپنے چھوٹے پر کو زمین میں گڑا کر  
 سات شہر کا فرون کے ایک اس پر کے اوپر اٹھا کر آسمان کے پاس تک لیجا کر  
 وہاں سے اُلٹ دئے تھے زمین میں پلٹ مارے تھے اور تیسرے فرشتے  
 حضرت میکائیلؑ علیہ السلام ہیں مینہ کے اوپر پانیوں کے اوپر بادل کے اوپر کھیتوں کے  
 اوپر اور جو کچھ زمین سے گھاس درخت پیدا ہوتا ہے اور تمام خلق کے رزق پہنچانے  
 کے کام کے اوپر دار و غم ہیں جس طرح حکم ہوتا ہے اس طرح کام کرتے ہیں کھیتیاں  
 آباد ہوتی ہیں رزق بند نکا پہنچاتے ہیں لاکھوں کڑوڑوں فرشتے اُنکے تابع  
 ہیں ہر ایک درخت کے پات بنائیں ہر ایک گھاس کے پیدا کر نہیں کتنے فرشتے  
 کام کرتے ہیں موکل رہتے ہیں تب سب کی قوت آدمیوں کی جانوروں کی پیدا ہوتی  
 ہے اور چوتھے فرشتے حضرت عزرائیلؑ علیہ السلام ہیں ٹھاک اور زمین اُنکے حکم میں  
 ہے اور خلق کی جان نکالنے کے اوپر موکل ہیں جس وقت جسکی جان نکالنے کا حکم ہوتا ہے  
 اسی وقت نکالتے ہیں اور اُنکے بھی لاکھوں کڑوڑوں فرشتے تابع ہیں کافروں  
 کی جان نکالنے کی واسطے عذاب کے فرشتے بُری بُری صورتوں سے ڈرائی شکلوں  
 میں آتے ہیں سختی سے عذاب سے جان نکالتے ہیں اور مومنوں کی جان نکالنے  
 کی واسطے رحمت کے فرشتے اچھی اچھی صورتوں میں نورانی شکلوں میں آکر آسانی  
 سے نرمی سے جان نکالتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کے جو فرمانبردار ہیں  
 ہیں نور کے بنے ہوئے ہیں قسم کھاتا ہے جو اب قسم کا یہ بھی اس واسطے اس بات پر  
 قسم کھائی جو تم سب مرنیکے پیچھے زندے ہوؤ گے سب کو ہم پھر جلاؤینگے قبروں  
 اٹھاؤینگے تمہارا سب کا حساب ہووے گا ہر ایک مومن و کافر کو جزا سزا ملے گی البتہ  
 مقرر بھی یہ بات قسم ہے اس بات کی اوپر اللہ تعالیٰ قسم کھا کر فرماتا ہے تو بندے



اپنے دل میں بوجھیں سمجھیں سب بات پر پروردگار قسم کھاتا ہے وہ بات خواہ خواہ ہو دینی  
 اللہ تعالیٰ کا فرمانا جھوٹہ نہیں پھر قسم کھا کر فرمایا قیامت کا ہونا مردوں کا جلا ناعذا  
 ثواب برحق ہے سچ ہی پھر جو کوئی عقل رکھتا ہے اور اس بات کو اسنے سنا سمجھا بوجھا  
 اسکو لازم ہے جو اس دنیا کی زندگانی میں جو چلی جاتی ہے اس جہان کے واسطے  
 آخرت کی زندگانی کے واسطے جو ہمیشہ قائم رہے گی کچھ اچھی خوب کمائی کر لیں  
 بہت کچھ اپنے ساتھ ذخیرہ باندھ کر لے چلے ہمیشہ خوشی کرتا رہے اور فرشتوں کی  
 قسم کھائیں یہ فائدہ ہے جو بے بندے خاک سے پیدا کئے ہوئے اور جن  
 پر ہی سب کوئی جانیں جو پروردگار کی بڑی بادشاہی بڑا حکم ہے اس کے دربار میں  
 ایسے بڑے بڑے بندے ہیں جو ان کے آگے ان خاکی بندوں کا کیا رتبہ ہے کیا مرتبہ  
 ہے کیا قوت ہے کیا زور ہے یہ ضعیف ہیں ناتوان ہیں اپنی نگہری چھوڑیں اپنے  
 غرور دور کریں اپنی عاجزی پر نظر کریں اور یہ فائدہ ہے جو ان فرشتوں کے  
 مذکور کو سن کر جانیں جو پروردگار ان خاکی بندوں کی بندگی کا محتاج نہیں کی  
 بندگی کی اسکو پرواہ نہیں اس کے دربار میں کڑوڑوں بے حد بے نہایت بندے  
 پاک صاف بندگی میں حاضر ہیں حکم کے فرمانبردار ہیں ان خاکی بندوں کو جو بندگی  
 کا حکم کیا ہے انھیں کے بھلے کیواسطے ہے کہ یہ اپنی عاجزی کے اوپر نظر کر کر  
 غرور تکبر کو چھوڑ کر اپنے سچے صاحب کا حکم بجالا دیں اس کے فرمان کو اپنے سر اور  
 آنکھوں پر رکھیں اس کے فرمان کے موافق چلیں وہ خاوند قادر ہے مہربان ہو کر  
 رحم کر ان کے سینے میں ایسے بڑے مرتبے میں پہنچا دے جو مقرب فرشتے سے بھی انکا  
 درجہ زیادہ ہو جاوے قبولیت کے درجوں میں پہنچ جا دیں اور جو اپنی جھوٹی نگہری کو  
 لئے رہیں غرور کو نہ چھوڑیں ایک تو ضعیف ناتوان عاجز در ماندے ہیں اور خواری  
 خرابی میں گرین گدھوں کٹوں کے ٹھکانے سے بھی نیچے گرجا دیں کہیں کے نہوں



پھر اللہ تعالیٰ قیامت کے ہوئے پر قسم کھا کر فرماتا ہے یَوْمَ تَدْجُفُ الْأُجُفَةُ يَادْ كُرُو  
 بُجُوهَ سَاجِدٍ عَاجِزٍ نَبْدُ اسدن کی بات معلوم کرو جسدن مین کانیکا لرزیکا کا  
 لرزنیوالا جب حکم ہووگا پہلا صور دم ہوئے لگیکا آسمان زمین مین ہول ہیت پڑجاوگا  
 آدمی جن پری ہول کھا کھا کر مرنے لگینگے پیٹ والیون کے پیٹ گر جاوینگے آسمان و  
 زمین سب ملنے لگینگے پہاڑ اڑنے لگینگے کچھ ذرہ ذرہ ہو کر نیست نابود ہو جاوگا سو اسے  
 ذات پروردگار کے اور کچھ نہ رہیگا تَبْعُهَا الرَّادِفَةُ اس کے پیچھے آوے گی تھیجے آئیوا  
 جب پہلا صور پھونک چکیگا اور سب کچھ نیست و نابود ہو جاوگا چالیس برس کے  
 پیچھے اللہ تعالیٰ اپنے حکم سے حضرت اسرافیلؑ کو زندہ کرے گا صور پیدا ہووے گا  
 حکم ہووگا جو صور کو ہاتھ مین لیکر پھر پھونکو اسکو دم کرو حکم سے دوسری بار صور پھونکے  
 آسمان و زمین تیار ہو جاوینگے مردون کے تن بدن ذرہ ذرہ جمع ہو کر موجود ہووینگے  
 سب جاندارون کی ارواح سب کی جان صور مین ہووے گی جانون کو خطاب کریں گے آواز  
 کریں گے تم سب اپنے اپنے بدن مین جاؤ داخل ہوو پھر سب مردے درجہ بدرجہ جینے لگینگے  
 زندہ ہو جاوینگے اپنی اپنی قبرون کے پاس بکھڑے ہووینگے عالم کا رنگ اور طرح  
 دیکھینگے زمین صاف ہووے گی اونچا نیچا درخت حویلی کچھ ہووگا سارا عالم ایک برابر  
 میدان ہووگا تمام خلق اس حال کو دیکھ کر حیران ہووے گی کسی پہ پہ کیا ہو کیا ہو گیا  
 پھر یاد کریں گے کہ یہ وہی دن ہی جسدن کی پیغمبرون نے خبر دی تھی کتابون  
 مین لکھا تھا یہ قیامت کا دن ہے یہ حساب کتاب کا دن ہے ہر کسی کو ہول ڈر رہا  
 ہووگا نیک کار بدکار کے اوپر ڈر غالب ہو جاوگا ہر کوئی اپنے دل مین کسیگا  
 آج دیکھئے میرے اوپر کسی بیشکی میرا کیا حال ہووے گا نجات پاؤنگا یا عذاب  
 ہووے گا اس بات کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قُلُوبٌ يَوْمَئِذٍ وَاجِعَةٌ آيُضَارُّهَا  
 خَاشَعَةٌ دُلَّ سَبْ كُنْهَ خَلْقٍ كَ اسدن خوف سے ڈرے گا نپنے والے دھڑکنے والے



ہونگے آنکھیں ان کی خوف سے شرم سے چھپے ہوونگی اسدن کا ہول ڈر سب کے  
 دلون میں ایسا پریگا جو سب کے دل ٹپنے لگیں گے کانپنے لگیں گے ہر کوئی اپنے لہا ہونکے  
 اوپر نظر کر کر سر اٹھانہ سکے گا آنکھیں نیچے ہو جاوے گی شرم سے عرق تن بدن سے  
 بہہ چلیگا ہر کسی کو یہی فکر پڑ جاوے گی جواب ہمارا کیا حال ہووے گا کیسی بات ہووے گی  
 کیا جواب دینگے جب یہ باتیں یہ سب حقیقت قیامت کے دن کی کافروں نے اُن  
 آیتوں سے معلوم کیں یہ آیتیں سنیں تعجب سے کہنے لگے کبھی قیامت کی بات سنی  
 نہ تھی کچھ ہو قوفی سے کہیں گے اُن کی بات فرماتا ہے پروردگار تعالیٰ یَقُولُونَ وَلَآئِذَا  
 لَمَرَدُوْهُنَّ فِی الْكَافِرَةِ کہتے ہیں یہ کافراں دنیا میں انکار سے تعجب کر کر کیا ہم پھر  
 پھر نیگے پھر جیئیں گے جسے حال میں اب میں ہم دوسری بار بھی ایسے حال میں ہو جاوے گے  
 کیا جس طرح اب جیتے ہیں مگر پھر یہ طرح جو نیگے ؕ اِذَا كُنَّا عِطَآ مَآخِزَةً کیا جس وقت  
 ہووینگے ہم بڑی پرانی گلی ہوئی پھر جو نیگے تن بدن خاک ہو جاوے گا فانی ہو جاوے گا  
 بڑی بھی گل کر خاک ہو جاوے گی کیونکر دوسری بار پھر کر ہی اٹھیں گے قَالُوا اِلَآئِكَ  
 اِذَا كُنَّا عِطَآ مَآخِزَةً کہا ان کافروں نے یہ جہنم اس وقت دوسری بار کا بُرا جہنم  
 زیان کا جہنم کافروں نے دوسری بار یہ جہنم کی حقیقت کو نہ سمجھ کر اپنے  
 دلی میں بوجھا جو یہ دوسری بار کے جہنم میں پھر اس طرح تن بدن میں گشت  
 محکم استخوان کے ساتھ نہ ہو سکن گے صورت شکل پھر نہ ہو سکے گی آدمی مرنے کا حال  
 گڑتا ہی صورت شکل بگڑ جاتی ہے بدن خاک ہوتا ہے بڑی گل جاتی ہے پھر جو نیگے  
 تو بھی بڑی گلی مٹی ساتھ ہووے گی خاک مٹی لپٹی ہوئی ہووے گی صورت کچھ بگڑی ہوئی  
 ہووے گی تو اب جہنم کچھ اچھا نہیں خوار جہنم ہی بُرا جہنم ہی زیان ہی نقصان  
 ہی اس بات کو نہ سمجھے جو پروردگار ایسا قادر ہے جو ایک حکم کرنے میں اسکے اول  
 آخر کے مردے سب جی اٹھیں گے پیدا ہو جاوے گے ہر ایک اپنی اپنی صورت میں تن بدن



میں ہو جاوے گا کچھ بار نہ لگے گا اس واسطے اللہ تعالیٰ ان کا فروغ دے گا جب کہ قیامت کے دن سے منکر ہونے کا جواب فرماتا ہے **فَانْمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ** پھر تحقیق نہیں ہی یہ زندہ کرنا جلانا ان سب خلق کا سوائے ایک ہانک مارنے کے دوسری بار کا جلانا پیدا کرنا کچھ مشکل بات بھاری کام نہیں ہی اسرافیلؑ کو حکم ہو دے گا **صُورُ مِ** کر ایک آواز کر سب کی ارواح سے کہہ اپنے اپنے بدن میں آ جاؤ جی اٹھو ہمارے ایک بندے کی ایک آواز کرنے میں تباہی اٹھنے کے تن بدن گوشت پوست پیدا ہو کر قبر و لے اٹھ کھڑے ہووینگے **فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ** پھر اس وقت تک ایک یہ سب خلق قیامت کی زمین میں آ جاوے گی زمین کے نیچے سے اوپر ہو جاوے گی ساہرے میں اٹھ کھڑی ہووے گی ساہرہ قیامت کے شر کی زمین کا نام ہی وہ زمین سفید ہووے گی برابر ہووے گی ہموار ہووے گی برابر صاف او پچا نیچا اس میں ایک ذرہ نہ ہووے گا روایت میں ہی ساہرہ زمین کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنی قدرت سے پیدا کرے گا اور وہ پے کی ہووے گی طول عرض لہذا چوڑا اس زمین کا دنیا کی زمین سے چار برابر زیادہ ہووے گا اور اس زمین کا نام ساہرہ ہی سہر عربی میں بیداری کو جاگنے کو کہتے ہیں اس دن میں تمام خلق کی نیند جاتی رہے گی شور مہنگا مہ دھوم فکرا لہذا حساب کتاب قصہ قضیہ ایسا کچھ ہووے گا جو نیند کا نام و نشان بھی کچھ نہ رہے گا پچاس ہزار برس کا ایک دن ہی وہ قیامت کا دن کسی کو اپنے اپنے حال سے چھوٹ نہوے گی جو سونے کے واسطے پلک سے پلک مار سکے اس سب قیامت کی زمین کا ساہرہ نام ہو اسی اللہ تعالیٰ نے قیامت کا بیان کر کے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ بیان کیا ان کو فرعون کی طرف بھیجا تھا ہدایت کرنے کے واسطے فرعون نے حضرت موسیٰ کی بات نہ مانی اپنی دولت کی مغروری میں رہا مگر کرتار ہا منکر ہا آخر کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نجات پائی اسکے ہاتھ سے چھوٹے اور فرعون اپنے



سب شکر و ج کے ساتھ دریا میں ڈوبا نہ دنیا ہاتھ میں آئی اسکے نہ دین ہاتھ آیا اس  
 قصے میں بہت فائدے ہیں ایک فائدہ یہ ہے جو اس قصے سے حضرت محمد صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے پاک دل کو لشکین آرام آوے تسلی ہووے جو اکہلا مجھی کو ان کافروں  
 نے انکار نہ کیا اور بھی پیغمبروں کی پیغمبری کے اوپر ان کے وقت کے کافروں نے  
 انکار کیا تھا انکے منکر ہوئے تھے جیسے فرعون نے حضرت موسیٰ کا انکار کیا حکم نہ مانا  
 یہ کافروں کی عادت ہے پیغمبروں کی باتیں نہ مانیں حکم نہ سنیں اور فائدہ یہ ہے جو  
 ہر کوئی سنے سمجھے معلوم کرے جو کسی نے اپنے پیغمبر کو مانا آخر کو وہ خواب ہوا عاقبت اسکی خراب ہو چکی  
 فرعون کی عاقبت خراب ہوئی ہر کوئی عبرت پاوے اپنے بھلے کی نصیحت لیوے اور فائدہ یہ ہے جو ہر  
 کوئی جانے جسکو اللہ تعالیٰ نے عزیز کیا اس کی حمایت کی پھر اسکو کوئی ذلیل نہیں کر سکتا  
 کیسا ہی بڑا دشمن ہووے اسکی دشمنی سے کچھ نقصان نہیں ہوتا اور جسکو خوار کیا اسکی حمایت  
 نہ کی پھر وہ کیسے ہی بڑے مرتبے میں ہووے کیسی ہی دولت دنیا رکھتا ہووے آخر کو  
 ایسا نیچے گرتا ہے جو پھر کبھی اٹھ نہ سکے کوئی اسکا ہاتھ پکڑ نہ پوے اٹھا نہ ملے  
 جیسی فرعون کی حقیقت ہوئی اور بھی بہت فائدے ہیں اس قصے میں فرماتا ہے  
 پروردگار ہل اَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَىٰ تَكَوِيَّا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْبِي بَاتِ مُوسَىٰ كِي  
 اِذْ نَاثًا رَبُّهُ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى جَبَّ أَوَارِ لَمُوسَىٰ كِي تَبِينُ مُوسَىٰ كِي بِرُورِدِ گَارِ  
 نِي وَادِی مُقَدَّسِ پَاک جَلْبَہ میں جسکا طوانا نام ہے کہا پروردگار نے اِذْ هَبَّ اِلٰی  
 فِرْعَوْنَ جَا اِی مُوسٰی فِرْعَوْنَ کِی طَرَفِ اسکو ہدایت کرندگی کی طرف بِلَا اِنَّہ طَغٰی  
 تحقیق فرعون حد درگزر ہے اپنی عاجزی کی ٹھکانے ندگی کی حد میں نہیں رہا خدائی  
 کے دعوے کرتا ہے کہتا ہے میں ہی خدا ہوں فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰی اَنْ تَرْکٰی پھر کہہ  
 اے کچھ رعبت ہے تجھے اس بات کی طرف جو کفر کی ناپاکی سے پاک ہو جاوے گناہ  
 چھوٹ جاوے خدا تعالیٰ کے اوپر ایمان لاو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ کہے تو دنیا آخرت میں



نجات پاوے وَاَهْدِيكَ إِلَىٰ رَبِّكَ فَخَشِيَ اور راہ دکھاؤ نہیں میرے سمن میرے  
 پروردگار کی طرف پھر ڈرے تو میں اسد تعالیٰ کی عظمت بزرگی بڑائی کی باتیں کہوں  
 تجھے جو تجھ میں معرفت پہچان اپنے پیدا کرنے والے کی پیدا ہوو ایمان آوے تجھ کو  
 پروردگار کا خوف پیدا ہووے تجھ میں اس ڈر کے سبب کفر سے گناہ سے دور  
 بھاگے تو اچھے کام کرنے لگے برے کام تجھ میں نہ رہیں اس جہان اس جہان میں  
 بھلائی پاوے خوبی پاوے فَارَاهُ الْآيَةَ الْكُبْرَىٰ پھر دکھایا موسیٰ نے فرعون کو  
 بڑی نشانی قدرت کی اپنا معجزہ دکھایا جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو بخشا تھا  
 عصا اور ید بیضا اس میں ہزار معجزے تھے اور جب عصا و سمنوں کے واسطے زمین  
 میں ڈال دیتے ایک بڑی ہیئت کا ڈرائی صورت کا اڑدیا ہو جاتا اور حضرت موسیٰ  
 علیہ السلام اسکو جسکو کھا جانے کا اشارہ کرتے کہتے اسکو کھا جاؤ وہ کھا جاتا اور  
 ید بیضا یہ تھا جو حضرت موسیٰ جو وقت اپنے دامن ہاتھ کو اپنے گریبان میں ڈال کر  
 دل کے اوپر پھیر کر باہر نکال کر ہاتھ کو دکھاتے آفتاب کی طرح روشن ہو جاتا چمکنے  
 لگتا اندھیری رات میں دکھاتے تو رات سے دن ہو جاتا کسی کی آنکھوں کو تاب  
 نہ آسکتی جو اسکی طرف دیکھ سکے ایسے ایسے بڑے معجزے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے  
 فرعون کو دکھائے لیکن اُن بد بختوں نے ہدایت قبول نہ کی فَكَذَّبَ وَعَصَىٰ پھر دروغ  
 گو کہا فرعون نے موسیٰ کو اور بھاگا ہٹ گیا پیٹھ دی اس کے ڈر میں اور عاصی ہوا جھوٹا  
 کہا فرعون نے موسیٰ کو اُن کی پیغمبری کو نمانا اُن کے اوپر ایمان نہ لایا خدا کا گنہ گار  
 ہوا کافر مانتا نہ ہو کیسی پھر پیچھے پھر گیا ایمان قبول کرنے سے ایمان نہ لا کر کفر میں  
 چلا گیا اور کوشش کی سعی کی شرارت پر کمر باندھی فساد کرنے چاہا دسمشی کرنے کی طرف  
 دوڑا فتنہ پھر جمع کیا فرعون نے اپنی قوم کو شکر کو جادو گرو نکو فساد ہی پھر بکا را  
 فرعون نے آواز دی اپنے سب لوگوں کو جمع کر کہ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰی پھر کہا فرعون نے



اپنی سب گروہ سے مین مین ہودگا تھا راجھا تھا اور سب چھوٹے خدا مین تمھارے مین  
 بڑا خدا ہون جب اس بد بخت نے ایسی بے ادبی کی اور ایسی بے ادبی کے کلمے کہے  
 فَآخِذْهُ اللَّهُ نَكَالَ الْآخِرَةِ وَالْأُولَى پھر پکڑا اسکو خدا تعالیٰ نے رسوائی مین خرابی مین  
 آخرت کی اور دنیا کی دنیا مین اسکو اس کے سارے لشکر فوج گروہ کے ساتھ دریائے  
 دیا غرق کر دیا اور آخرت مین اسکو اور اسکی گروہ کو دوزخ کی آگ مین جلا یا ہمیشہ کے  
 عذاب مین گرفتار کیا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّحْتَسِبُ تحقیق اس قصے کے بیان کرنا  
 عبرت نصیحت ہی اس کسی کیواسطے جو ڈرے خدا کا خوف کرے اس قصے کو سمجھے  
 تو بہت فائدہ حاصل کرے تھوڑا بیان اس قصے کا یہ ہے فرعون ایک بادشاہ تھا  
 مصر کے شہر مین اسد تک نے اسکو بہت مال دولت حکومت دیا تھا بہت بادشاہ اس کے  
 حکم مین تھے لاکھوں آدمی اسکی فرمانبرداری مین آتے تھے ایک رات اسنے خواب مین  
 دیکھا کہ کوئی اسے کہتا ہے یہ شہر مین ایسا کوئی آدمی پیدا ہوگا جو تیرا ملک اس کے ماتھے  
 خراب ہوگا تیری بادشاہت جاتی رہیگی تجھکو تیرے سب لشکر فوج گروہ کے ساتھ پانی  
 مین ڈبا دیوگا غرق کرے گا اور وہ آدمی بنی اسرائیل مین پیدا ہووے گا اس خواب کو  
 دیکھ کر فرعون چونکا بہت بڑی فکر مین غم مین پڑا صبح کو سب اپنے امرا کو جمع کر کر اس  
 خواب کو بیان کیا اس کے پاس ہزار امیر ہزار چاہو گئے تھے ہزار کاہن تھے جو غیب کی خبریں  
 کیا ہوگا کیا ہوگا دیا کرتے تھے ہزار نجومی تھے ان سب کو بلا کر اپنے خواب کی بات کہی ان  
 سبھوں نے کہا تو فکر غم مت کر ہم اسکا علاج کر سکیں گے یہ بات نہونے پاویگی چالیس دن کی  
 ہم فرصت مانگتے ہیں کہا اچھا جاؤ کام کرو علاج کرو یہ سب کئی نجومی اپنے نجوم کی پٹری  
 دیکھنے لگے حساب ٹھیک کرنے لگے ستاروں کی نحوست کے صدقے مقرر کرنے لگے سونا  
 رو پاموتی مونگا اور منتر جنتر بنانے لگے اور جادو گر اپنی جادو گری کے بند چھند کرنے  
 لگے اور کاہن اپنی راہ کے ڈھونڈنے مین پڑے بھوکے رہنا را تو نکا جاگنا زمین کا



سونا پکڑا محنت ریاضت کرنی اختیار کی جنوں کی طرف رجوع ہو کر خبر دھوڑ دھنسنے لگے اس  
 خواب کی کیا بات ہے کیا خواب ہے کیا ہوگا کیا ہوگا اس وقت ہے جن شیطان آسمانوں  
 کے اوپر جاتے تھے فرشتوں سے خبریں سنتے تھے جب کچھ دنیا میں کوئی بات بری  
 ہو اچھا سہی حق تعالیٰ اس بات کو اول عرش کے فرشتوں پر حکم فرماتا ہے پھر عرش کے فرشتوں  
 سے سب آسمانوں کے فرشتے سنتے آپس میں فرشتے اس بات کا چرچا کرتے مذکور کرتے  
 ہے جن ان خبروں کو لیکر کاہنوں سے بتوں کے پاس آکر بولتے ایک سچی بات کے ساتھ میں  
 بائین کفر کی ملا کر کہتے ایسا ہوگا ویسا ہوگا بتوں کو پوجو منت مانو چھندادو ایسا کرو ویسا  
 کرو اور کاہن محنت کر کر ان جنوں کی بندگی میں رہ کر ان سے راہ پیدا کر اپنا دوست  
 کرتے دے جن انکو بھی خبر دیتے بائین کہتے یہ طرح کاہنی کی حضرت محمد رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم کے وقت تھی جب اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں پیدا  
 کیا جس دن اپنی ماں کے پیٹ سے دنیا میں پیدا ہوا اسی دن سے شیطان جن آسمان کے اوپر  
 جانے بند ہو گئے کہانت ٹی بات جاتی رہی پھر ان دنوں میں فرعون کے وقت میں  
 اللہ تعالیٰ نے عرش کے فرشتوں کے اوپر وحی کی خبر دی جو بنی اسرائیل میں ایک پیغمبر  
 پیدا کروں گا فرعون کو اس کے ہاتھ سے ہلاک کروں گا ماروں گا دریا میں ڈباؤں گا اور وہ پیغمبر  
 مصر میں پیدا ہووے گا جمعہ کی رات فلاں نے مہینے میں فلاںی ساعت میں جب تین ساعت  
 رات سے گزریگی اسکو اسکی باپ کی پیٹھ سے اسکے ماں کے پیٹ میں پہنچاؤں گا یہ بات فرشتوں  
 میں مشہور ہوئی جنوں نے دیوؤں نے سن پھر اگر کاہنوں کو خبر دی کہا چالیس دن میں  
 ایسا شخص اپنی ماں کے پیٹ میں آوے گا کاہنوں نے خبر کر فرعون سے یہ حقیقت کہی  
 فرعون نے سنکر کہا اس بات کے دفع ہونے کی کیا تدبیر کیا فکر کیا چاہئے جو اس لڑکے  
 کی ماں کو معلوم کر کر مار ڈالوں ایسا لڑکا پیدا ہونے نہ پاوے انھوں نے سب اس کے امر نے  
 کہا یہ بات ہم سے نہ ہو سکیگی ہم جان نہ سکیں گے تدبیر یہ ہے جو چالیسویں رات جس انگلی



خبر پائی ہے ہم نے سب بنی اسرائیل کے مرد و نیکو جو اس شہر میں ہیں جمع کر کے شہر سے  
 سب کو باہر نکال دیوین واپنی جو روون سے جدا سووین بغیر حکم کے کوئی مرد عورت  
 ملنے نہ پائے یہ کیا چاہئے تو اسکا لطفہ اس تدبیر سے پیٹھ سے پیٹ میں نہ آنے پاوے  
 پیدا ہو سکے احمقوں نے خدا تعالیٰ کی تقدیر کے پھرانے کی یہ تدبیر باندھی اس شہر  
 میں بنی اسرائیل حضرت یعقوب پیغمبر کی اولاد حضرت یوسف علیہما السلام کے وقت سے  
 بہت ہوئی تھی لاکھوں آدمی مرد عورت جمع رہتے تھے فرعون نے اسدن حکم کیا جسکی  
 اگلی رات میں مقرر کیا تھا ہزاروں ہزاروں بھیج کر سب مرد و نیکو شہر سے باہر نکالا انکی جو روون  
 کو شہر میں نہ دیا اور محصل چھوڑے رکھوا لے رکھے جو ایک مرد بنی اسرائیل کا اور سب  
 فرعون کے لشکر کے شہر میں آنے پناوین اسکا حکم بڑا بھاری تھا در سے سب کوئی باہر  
 شہر کے تمام رات رہے کوئی اندر نہ جاسکا بخومی اور کاہن سب تمام رات جاگتے  
 رہے فرعون اور عمران جو اسکا بڑا خاص وزیر تھا یہ دونوں شہر میں گئے عمران  
 جو بنی اسرائیل سے تھا فرعون کو معلوم نہ تھا اور اس وزیر پر فرعون کا بڑا اعتبار  
 تھا پھر اس رات فرعون کے سب لشکر کے لوگ باہر شہر میں آئے فرعون نے عمران  
 سے کہا تو آج کی رات میرے پاس سے کہیں مت جا میرے محل کے دروازے کی چوکی  
 میں رہ عمران نے قبول کیا تمام رات وہیں رہا پھر اس رات میں جب وہ وقت پہنچا  
 جو خدا تعالیٰ نے چاہا تھا تمام عورتیں شہر کو خالی دیکھ کر تمام شہر میں پھرتی  
 تھیں عمران کی جو رہی بھی آپ کو نبا سنوار کر عمران کی خبر پا کر عمران کے پاس آئی عمران  
 کا دل اسکو دیکھ کر رہ نہ سکا وہ دونوں آپس میں ملے حکم سے اللہ کے اسی ساعت حضرت  
 موسیٰ باپ کی پیٹھ سے مان کے پیٹ میں آئے پھر عمران نے جو روو سے کہا وہ لڑکا  
 جس سے فرعون ڈرتا ہے فرعون کے ملک کا خراب کر نیوالا اسکو پانی میں ڈوبانے  
 والا ہے ہمارا بیٹا ہے خبردار اس بات کو کسی سے مت کہو پھر بنو میمون نے اسوقت



کے پیچھے آسمان کو نظر کر کر کچھ ثانی پا کر جانا جو وہ لڑکا باپ کی پیٹھ سے مان کے  
 پیٹ میں آیا سب ملکر فریاد کرنے لگے پکارنے لگے ایسا شور ہنگامہ کیا جو فرعون غنیمت  
 سے جاگ اٹھا عمران کے پوچھا یہ کیا شور و غل ہی عمران نے کہا شہر کے باہر بنی اسرائیل  
 جمع ہیں آپس میں کھیلتے ہیں بازی کرتے ہیں فرعون کو تسلی ہوئی غنیمت جاتی رہی سوچ  
 میں فکر میں رہا جب صبح ہوئی بنو میمون نے اپنے منہ کالے کئے گریبان چھاڑ کر فرعون  
 کے پاس آئے اور کہنے لگے وہ تیرا دشمن آج رات کو اپنے مان کے پیٹ میں آچکا  
 فرعون یہ سن کر غصہ ہوا غمگین ہوا بنو میمون نے کہا اب علاج یہ ہے جو دایو نکو بھیج کر  
 اس بنی اسرائیل کی جو رو و نکو دیکھ کر جس کو حمل رہا ہو وہ دوا دے کر گرا دیوین  
 حکم کیا ہزاروں پیٹ گرا دئے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی مان کے پیٹ کو چھپا دیا  
 کیونکہ معلوم ہوا پھر نو مہینے کی پیچھے حضرت موسیٰ پیدا ہوئے بنو میمون نے معلوم کر کر  
 فرعون سے کہا وہ دشمن تیرا دنیا میں آیا پیدا ہوا پھر فرعون نے حکم کیا اس مہینے میں  
 جو عورت لڑکا جنی ہو دایو ان جاکر ڈھونڈھ کر لڑکوں کو باہر لاوین مار ڈالین ہزاروں  
 لڑکوں کو مارتوں جدا کر کر مار ڈالے نوے ہزار لڑکے مار ڈالے خدا تعالیٰ نے حضرت  
 موسیٰ کو چھپا دیا بچا رکھا پھر حضرت موسیٰ کی مان کے دل میں اللہ تعالیٰ نے یہ بات  
 ڈال دی جو وہ ایک لکڑی کا صندوق بنا کر حضرت موسیٰ کو اس میں لٹا کر بند کر کر دریا  
 میں ڈال دیوین تو اس ملک سے وہ صندوق بہر دور کسی ملک میں جاو کسی کے ہاتھ  
 آوے ترس کھا کر اپنا بیٹا کر کے پالے کسی طرح سے جیتے رہیں پھر انھوں نے ویسا ہی  
 کیا ایک صندوق چھپا کر بنوایا اس میں بچھونا بچھا کر ان کو لٹا کر اسکا منہ بند کر کر دریا میں  
 بہا دیا اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دیا پھر وہ صندوق چھپا چلا جاتا تھا فرعون دریا کے کنارے  
 اپنے محلوں میں بیٹھا تھا اسکی نظر صندوق چھپے کے اوپر پڑی حکم کیا جانے نہ پاوے  
 لاؤ لوگوں نے جا کر پھر اس صندوق چھپے کو لا کر فرعون کے آگے رکھا کہا اسکو کھولو



کیا ہی اس میں کھولا دیکھیں تو ایک لڑکا ہی اور بی بی آسیہ فرعون کی جو وہ بھی اسکے پاس  
 بیٹھی تھی ان کی نظر حضرت کے اوپر پڑی اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں اور بی بی نظر پڑی  
 اسکے دل میں ان کی محبت ڈال دی شفقت آگئی فرعون نے کہا یہ وہی لڑکا ہنوسے جو  
 میرا دشمن ہے اسکو مار ڈالوں بی بی آسیہ نے کہا مت مار ہمارے بیٹا نہیں ہے ہم  
 اسکو بیٹا کر کے پالیں تو خوب ہی فرعون کی بھی خاطر میں یہ بات پسند آئی قبول  
 کیا پھر ان کے پرورش کرنے پالنے کی فکر ہوئی دانیان بلاتین دو دھم پلانے کو کہا  
 حضرت موسیٰ نے کسی کا دو دھم نہ پایا سب حیران ہوئے جسکو بلا یا توں کا دو دھم نہ پایا  
 سب کوئی اسی فکر میں تھے حضرت کی بہن اس جگہ انجان آنکلیں اس بات کو سنکر  
 انھوں نے کہا میری مان کو لڑکا پالنے کا خوب ڈھب آتا ہی اسکو میں لاؤں اسکا  
 دو دھم پیوے تو پیوے فرعون نے کہا جا بلا لاوے اپنی ما کو بلا لائیں انھوں نے  
 دیکھ کر حضرت کو پہچانا اپنی گودی میں لیاد دل میں بہت خوش ہوئیں شکر کیا دو  
 دھم لگے تب خوش ہوئے انھیں کو اسنے دائی مقرر کیا اللہ تعالیٰ نے ان کو  
 ان کی مان کے پاس پہنچا دیا فرعون نے گھر میں اپنی ما کے پاس پرورش ہونے  
 پر پھر بڑے ہوئے بادشاہ زادوں کی طرح رہتے تھے ہر کوئی ان کو فرعون  
 کا بیٹا کہتا تھا تیس برس کی عمر ہوئی تھی مصر میں فرعون کے گھر میں تھے ایک  
 دن حضرت موسیٰ کے ہاتھ سے فرعون کا ایک مصاحب طمانچے سے مارا گیا فرعون  
 کو خبر ہوئی اسکے دل میں آیا وہی لڑکا ہی جو میرا دشمن اس مصاحب کے بد  
 ان کے مارنے کی مصلحت کی جو آدمی حضرت کا دوست تھا اسنے کہا تم اس  
 وقت تم یہاں سے نکل جاؤ تمھارے مارنے کی مصلحت ہوئی ہی حضرت اکیلے  
 راتوں رات چھپ کر اس شہر سے نکل کر کئی دن میں مدین ایک شہر تھا  
 وہاں پہنچے اس شہر میں حضرت شعیب پیغمبر رہتے تھے اسے ملاقات کی قصہ



قصہ کہا اٹھون نے بہت تسلی دے خاطر جمع کی دس برس انکے پاس ہے انکی بکریاں  
چراغین پھر حضرت شعیب نے اپنی بیٹی کا کہ بی بی صفورا انکا نام تھا حضرت کے ساتھ  
نکاح کر دیا پھر دس برس کے بعد حضرت شعیب سے رخصت ہو کر اپنی بی بی کو ساتھ  
لیکر مصر کی طرف اپنی ما سے اور اپنے بھائی سے جنکا نام روہ نام تھا ملنے کے واسطے  
چلے پھر سفر میں راہ میں ایک وقت رات کو چلے جاتے تھے اندھیا رسی رات تھی  
جاڑا تھا مینہ بہہ رہا تھا اسوقت ان کی بی بی کو درد زہ جسے کا درد پیدا ہوا آگ  
کی تلاش ہوئی حضرت نے سب لوگوں کو اپنے قافلے کے کہا تم اسی جگہ رہو میں کہیں  
سے ڈھونڈھ کر آگ لاؤں باہر نکل کر ایک اونچی جگہ پر کھڑے ہو کر ہر نظر کی ایک  
طرف دور سے آگ نظر آئی ہے اس طرف چلے ایک پہاڑ دیکھا اسکے اوپر چڑھے  
ایک درخت کے اوپر آگ نظر آئی اٹھون نے آگ لینے کو ہاتھ پھیلا یا وہ آگ  
سُرک گئی اپنے عصا سے ایک لوکا باندھا جلانے کے واسطے اور عصا اوپر اٹھایا  
وہ آگ اور اوپر جا رہی حضرت کو خوف پیدا ہوا ڈرے حیران ہو یہ کیا چیز ہے  
کیونکر اوپر سرک جاتی تھی اسی فکر میں تھے جو درخت کے اوپر کی طرف سے آواز  
آئی موسیٰ ڈرے مت یہہ وادی مقدس ہے اس مکان کا طوسی نام ہے میں سے ویرگا  
ہوں تیرا تو میری بندگی میں حاضر رہ بچھہ کو میں نے پسند کیا خاص بندوں میں  
داخل کیا پنہیں بنا یا فرعون کی طرف جا وہ خدائی میں آپ کو شریک کرتا ہی غرور  
تکبر کرتا ہی گمراہ ہوا ہی ظلم کرتا ہی خلق کو گمراہ کرتا ہی تو جا کر اسکو میری طرف  
سے پیغام دے ہدایت کر راہ بتا بندگی کی تو حید کی راہ میں بلا اور نبی اسرائیل کو  
ہدایت کر راہ دکھلا بندگی کی راہ میں لا حضرت نے یہہ کلام الہی کا آواز سنی خوف  
ڈر جاتا رما دل کو ان کے تسلی اور تسکین آئی جو کچھ حکم پروردگار کا تھا قبول کیا  
اور عرض کی کہا پروردگار میری زبان بات کہنے میں خوب نہیں چلتی ہے اور میں



اکلیا ہوں میرے بھائی ہارون کو بھی پیغمبری عنایت کر میرا اسکو وزیر کر دے میرے  
 دل اور زبان کو کھول دے جاری کر دے اور سب کام مشکل میرے آسان کر دے  
 ہر حال میں ہماری حمایت کر مددگار رہ قوت بخش فرعون بڑا ظالم ہے مغرور ہے  
 اسکے پاس بہت دولت ہے فوج نہیں لشکر ہے وہ میرے مارنے کے خیال میں ہے  
 پیغمبری مدد قوت کے مجھ سے کیا ہو سکتا ہے آواز آئی اسی موسیٰ تیری سب دعا میں  
 پہنچنے قبول کہیں کچھ فکر مت کر تیرے بھائی ہارون کو بھی پیغمبر کیا تیرا رفیق کیا خاطر  
 جمعہ سے تم دونوں جاؤ اسکو پیغام پہنچاؤ میرے کرم فضل کی نظر تمہارے اوپر  
 ہے میں تمہارے ساتھ ہوں تمہارے سب حال کو دیکھتا ہوں تمہاری سب  
 باتوں کو سنتا ہوں پھر حضرت کے ہاتھ میں عصا تھا اللہ تعالیٰ نے سوال کیا پوچھا  
 تیرے ہاتھ میں کیا ہے اللہ تعالیٰ سب کچھ آسمان و زمین کے بھید جانتا ہے اسکے  
 علم سے کچھ چیز چھپی نہیں یہ سوال صرف اُنکے دل لگنے کے واسطے فرمایا اُن کے  
 اوپر اس حال میں خوف اور ہیبت اور عظمت الہی کی غالب تھی زبان چل نہ سکتی تھی  
 اس خطاب سے تکلیف ہوئی زبان کی گویائی کھلی کہا یہ میرے ہاتھ میں عصا  
 اسکے اوپر تکیہ کرتا ہوں اپنی بکریاں اس سے ہانکتا ہوں اور اور بہت کام کرتا ہوں  
 حکم ہوا اسکو اپنے ہاتھ سے زمین میں گرا دے حضرت نے ہاتھ سے عصا کو ڈال دیا  
 اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک بڑا سانپ بڑا اثر دہا ہو گیا حضرت ڈر سے پیچھے کو  
 بھاگنے لگے حکم ہوا یا موسیٰ خوف مت کر ڈر مت ہاتھ سے پکڑ لے حضرت نے تیشین  
 سے ہاتھ نکال کر پکڑا اثر دہا عصا ہو گیا حضرت خوش ہو گئے پھر حکم ہوا یا موسیٰ اپنے  
 ہاتھ کو اپنے گریبان میں ڈال کر باہر نکال حضرت موسیٰ نے ہاتھ سینے کے اوپر  
 پھیر کر باہر نکالا ہاتھ آفتاب کی طرح روشن ہو گیا اسکی روشنی سے اندھیری  
 رات دن ہو گئی حکم ہوا یہ دو معجزے نشانیاں علامتیں ہیں تیری پیغمبری کی پھر



اور باتیں بھید کی حضرت سے ہوئیں جو کچھ اس وقت ضرور تھا ارشاد ہوا پھر حضرت  
 وہاں سے رخصت ہوئے اپنے قافلے میں آئے سب کو خیر و عافیت سے پایا جو  
 کچھ درکار تھا سب کچھ موجود تھا حضرت کے ساتھ بہت بکریاں تھیں ان کی رکھولی  
 کے واسطے اللہ تعالیٰ نے گرگ اور بھیریوں کو حکم کیا تمام رات چوکی دیتے رہے  
 قصہ کوتاہ حضرت وہاں سے مصر میں اپنی ماں سے بھائی سے ملاقات کی حضرت  
 ہارون بھی پیغمبر ہوئے تھے دونوں صاحب فرعون کے دربار میں گئے اس کا ایسا  
 بڑا تزک جاہ و جلال تھا جو کتنے دنوں سے ان کی خبر کسی نے فرعون کو نہ پہنچائی  
 جب اسکو بہت دنوں میں خبر ہوئی لوگوں نے اس سے کہا دو آدمی باہر دروازے  
 میں ہیں کہتے ہیں ہم پیغمبر ہیں یہ باتیں کرتے ہیں فرعون نے اپنے حضور میں  
 بلایا انکے سینے دیکھے کہ پہچانا کہا تو وہی نہیں جو میرے گھر میں پرورش پائی ہے میرا  
 تقصیر وارسی گناہگار ہی میرے ایک بندہ کو مار کر بھاگا تھا حضرت نے کہا ہاں میں ہی  
 ہوں اس وقت میں بخیر تھا کچھ جانتا تھا اسکو خطا سے مارا تھا تم نے میرے مارنے  
 کا قصد کیا تھا میں چلا گیا اللہ تعالیٰ نے جو سب کا پروردگار ہی معبود ہی صاحب ہی  
 مجھکو ہدایت کی راہ بتائی پیغمبر کیا تیری ہدایت کر نیکی واسطے بھیجا ہی تو اپنے اس جھوٹے  
 دعوے سے توبہ کر بندہ ہو کر رہ دو دنوں جہان کے پیدا کر نیوالے کو سجدہ کر میں نے  
 جو کچھ کو راہ بتائی قبول کر تیری اس بات میں سب طرح سے دو دنوں جہان میں بہتری ہی  
 اور جو پروردگار کی بندگی میں نہ آوے گا میرا حکم ہدایت کا نایگا آخر پشیمان ہو دگا  
 دنیا آخرت میں تیرے اوپر خواری خرابی آوے گی پہلے تیری طرف پیغام ہی پر دگا  
 تعالیٰ کی طرف سے فرعون نے سنکر کہا میں اپنے سوا اور کسی کو جانتا نہیں مجھ سے  
 اور دوسرا کون بڑا ہی تیری اس بات کا کیا شاہد ہی حضرت موسیٰ نے اپنے ہاتھ کو  
 اپنے دل کے اوپر پھیر کر باہر نکالا آفتاب کی روشنی اس روشنی کے آگے پھکی ہو گئی



فرعون نے دیکھ کر تعجب کیا کہا کچھ اور بھی ہے حضرت موسیٰ نے عصا کو ڈال دیا وہ عصا  
ایک بہت بڑا اثر دیا ہو کر فرعون کی طرف چلا لوگ سب بے اختیار ہو کر بھاگنے لگے فرعون  
نے پکارا موسیٰ پکڑ لے اسکو حضرت نے پکڑ لیا پھر وہ عصا ہو گیا اور بہت بہت باتیں  
ہوئیں فرعون نے حضرت موسیٰ کو رخصت کر کے کہا اب جاؤ پھر اس بات کی بات  
تم سے کہیں گے حضرت باہر آئے فرعون نے اپنے سب وزیروں امیروں سے مصلحت  
کی کہا یہ صورت درپیش ہے اس بات میں کیا کیا چاہئے کیا تدبیر کیجئے ہاں وزیر نے  
کہا یہ جادوگر ہیں ملک و ملت ہماری لینے کے واسطے آئے ہیں اس کا علاج  
یہ ہے جو تمام ملک کے ساحر و جادو کو بلاد کر اکٹھا کیجئے جمع کیجئے آپس میں ملکر  
سب جادو و جادوگر لاؤں ہزاروں جادوگر ان دو کے اوپر البتہ غالب آویں گے  
پھر ان دونوں کو ملک سے نکال دیجئے یا مار ڈالئے فرعون نے یہ مصلحت پسند کی ملک  
ملک شہر شہر خط لکھے آدمی بھیجے جہاں کہیں جادوگر تھا سنکر فرعون کے دربار میں  
آیا ستر ہزار جادوگر جمع ہوئے بھوننے بہت بہت طرح کے تماشے فرعون کو  
دکھلائے بہت ڈرائی صورتیں دکھلائیں جو فرعون بہت خوش ہوا جانا جو بے غالب  
آویں گے فرعون نے ان سب جادوگروں سے کہا دو آدمی اس طرح کے آئے ہیں  
ایسا ایسا کرتے ہیں جو تم انکو زیر کرو تو میں تم کو بہت مال دوں گا اور تم کو اپنا  
مقرب کروں گا جادوگروں نے کہا تیرے اقبال سے ہم انکے اوپر غالب آویں گے  
ایک برس کی مہلت مانگی فرعون نے حضرت موسیٰ سے کہا بھیجا ایک برس تم رہو  
کچھ نہ بولو اسکے بعد فلاں دن تمہاری بات سنیں گے حضرت نے یہ قبول کیا وہ  
جادوگر اپنی جادوگری کے تمام اسباب بنانے لگے جو کچھ ہنر جانتے تھے سب کچھ  
خرچ کئے ہزاروں جادو کے ہانپ اثر دیا اٹھی باگ دیو بلا بھوت بنا کر تیار کئے  
موجود کئے ایک برس کے پیچھے عید کے دن شہر کے باہر ایک بڑا میدان تھا



وان جاگہ صاف کروائی ایک بڑی بلند جاگہ کے اوپر فرعون کا تخت رکھا فرعون  
سوار ہو کر آیا اپنے تخت کے اوپر بیٹھا ہزاروں لاکھوں آدمی تماشا دیکھنے کے واسطے  
جمع ہوئے حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام بھی آکر ایک طرف کھڑے  
ہوئے اور اس طرف سے ستر ہزار جادو گر آکر اس میدان میں کھڑے ہوئے  
اور اپنی برس رُوز کی محنت کے کارخانے جادو گری کے تماشے ہزاروں طرح کے  
لا کر جمع کئے تمام لوگ کہتے تھے یہ دو آدمی اتنے ہزار جادو گروں کے اوپر کس طرح  
غالب آویں گے ساحرون نے حضرت موسیٰ سے کہا یا موسیٰ تم ڈالو اپنے عصا کو اور  
لاؤ جو کچھ لائے ہو حضرت موسیٰ نے کہا پہلے تم لاؤ جو کچھ لائے ہو میدان میں ڈالو  
دکھلاؤ ساحرون نے اس میدان میں ہزاروں لاکھوں سانپ اُتر دے دکھائے  
بہت بلا بدتر ظاہر کئے تمام خلق میں شور مچا دھوم ہو گئی فرعون اوپر سے بیٹھا ہوا  
دیکھتا تھا اپنے دلمین کہا موسیٰ ایک سانپ دکھلاتا ہے یہ ہزاروں سانپ بڑے  
بڑے اُتر دے پھر تے ہیں اس میدان میں بہت بڑی بات ہے صاحب سے صورتیں  
ظاہر ہوئیں فرعون کے لوگ دیکھ کر سب تعجب میں رہے بڑائی کرنے لگے جادو گروں  
نے فرعون کو سجدہ کیا اور کہا تیری بڑائی کی شری عزت کی قسم آج ہم موسیٰ کے  
اوپر غالب آئے فرعون نے کہا آج تمہارا میں بڑا مرتبہ کرونگا اپنا کام کرو حضرت  
موسیٰ علیہ السلام نے لوگوں کی نادانی سے اپنے دل میں خوف کھایا اپنے دلمین کہنے  
لگے یہ لوگ معجزے میں اور سحر میں تفاوت نہ کر سکیں گے ایک عصا کے سانپ کو ہزاروں  
سانپوں سے کیونکر بڑا کہیں گے اسی سوچ میں تھے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت  
جبریل نے پیغام پہنچایا کہا یا موسیٰ تم ڈرو مت کچھ خوف نہ کرو عصا کو ڈال دو قدرت  
کا تماشا دیکھو سب لوگ انتظار میں تھے جو حضرت نے عصا کو ڈال دیا زمین میں  
عصا گرنا تھا جو اب ایک رانی صورت کا بڑا اُڑتا ہو گیا جو اس کو دیکھنے سے سب



کسی کو ڈر ہو گیا پھر اس اثر دے مہدائے تمام ہزاروں لاکھوں جادو کے سانپوں کا  
اثر دھاؤنگا سمیٹ کر سب کا ایک نیوالا کر گیا ساگر میدان کو خالی کر دیا پھر سب کو کھا کر  
فرعون کی طرف چلا ایسی ہیبت اسکی لوگوں کی اوپر پڑ گئی جو لاکھوں آدمی بے اختیار  
بھاگے ایک ایک کے اوپر آپس میں گرنے لگا ستر ہزار آدمی اس وقت آپس میں پاؤں  
نیچے دب کر پکڑ گئے فرعون بھی تخت سے اٹھ کر بھاگا پھر حضرت موسیٰ نے اثر دے  
کو پکڑ لیا عصا ہو گیا جب جادو گروں نے یہ تماشا دیکھا اپنے دلیں بوجھا جانا کہ  
یہ جادو کا کام نہیں ہم سے کوئی بڑا جادو گر نہیں ہے یہ خدا ہی کا کام ہے سچوں  
نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیغمبری کے اوپر یقین کیا سوچ جانا ستر ہزار آدمی بے اختیار  
ایمان کا کلمہ لا الہ الا اللہ کہہ اٹھے سب جادو گروں نے کفر سے جادو سے توبہ کی  
ایمان لائے حضرت موسیٰ کے تابع ہوئے مسلمان ہو گئے فرعون نے جب یہ سب  
کچھ حقیقت دیکھی چاہا جو ایمان لاؤ مان اسکے وزیر نے کہا یہ بڑے جادو گر ہیں  
ان سب جادو گروں کے سردار ہیں ان سچوں نے آپس میں مصلحت کر کر یہ کام  
کیا ہے وہ جنت فرعون پھر گیا جادو گروں سے بلا کر کہا تم کیوں میرے بغیر حکم موسیٰ  
کے اوپر ایمان لائے اپنا بھلا چاہتے ہو تو اس بات سے پھر و نہیں تو میں تم کو  
مار ڈالوں گا اٹھ پانوں تمھارے کاٹ ڈالوں گا ساحروں نے یہ بات سن کر  
کہا ہم اس بات سے پہلے گمراہ تھے بے خبر تھے حق کو بڑا جانتے تھے خدا کہتے تھے  
جادو گر ہی میں ہم بہت بڑے ہیں تمہارے برابر کوئی نہیں مگر اب ہم لوگوں نے جانا  
یقین کیا پیدا کر نیوالا پیرا اور ہمارا اور تمام عالم کا اللہ تعالیٰ ہی سب طرح کی قدرت  
اسی خداوند کو ہے وہ خداوند ایک ہی اسکا کوئی شریک نہیں تو اور ہم سب  
عالم کے بندے ہیں عاجز ہیں اور موسیٰ سے پیغمبر ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہم کو  
براہیت کی سچی راہ دکھائی اب کس طرح ہم تیری بات پر راہ ہوا جو میں پہلے



مارنے سے ہم درتے نہیں اب دنیا میں کسی دن کا حکم اللہ تعالیٰ نے مجھ کو دیا ہے تو  
 مار سکتا ہے مار ڈال تیرے مارنے سے ہکو بہتری ہے ہکو ایمان مل چکا ہے مرنیکے  
 پیچھے ہمارا کچھ برا نہیں ہو ویگا بھلا ہی ہے پھر اس بد بخت فرعون نے حکم کیا جو ستر ہزار  
 آدمی سلمان کے ہاتھ پاؤں باندھ کر چوپینجا کر کرناٹھ پاؤں کاٹ کر سب کو مروا  
 ڈالا اور ان لوگوں نے اپنے ایمان سے ایک ذرہ تفاوت نہ کیا مارے جانے  
 میں محکم رہے اللہ تعالیٰ نے ان سب کو شہید و نکاحہ درجہ دیا بہشت میں داخل کیا  
 ہمیشہ کی خوشوقتی نصیب کی پھر اسکے پیچھے حضرت موسیٰ سے اور فرعون سے بہشت  
 قصے گزرے بہت بہت معاملے ہوئے یہ بڑا قصہ ہے تمام قرآن میں جاگہ جاگہ  
 حضرت موسیٰ کے قصے کا بیان ہے پھر آخر کو اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا حضرت موسیٰ کو  
 جو تم سب بنی اسرائیل کو اپنی امت کو لے کر شہر سے نکلو میں فرعون کو غرق کیا جاہتا  
 ہوں حضرت موسیٰ نے سب اپنے لوگوں سے مصلحت کی اور چھپ کر رات کو نکل گئے  
 لاکھ آدمی تھے بھون نے اور ملک کی راہ لی صبح کی وقت فرعون کو خبر پہنچی جو حضرت  
 موسیٰ بنی اسرائیل کو لیکر شہر سے نکل گئے فرعون غصہ ہوا اور کہا سب لوگ میرے  
 تیار ہو کر آؤ میں سوار ہو کر جا کر ان کو پکڑ لاکر مار ڈالوں گا پھر سوار ہوا تمام فوج  
 اسکے ساتھ ہوئی چھ لاکھ آدمی دابے طرف چھ لاکھ آدمی بائیں طرف چھ لاکھ  
 آگے چھ لاکھ پیچھے اور کئی لاکھ درمیان تھے پیشمار فوج سے حضرت موسیٰ کے پیچھے  
 چلا جلدی سے پہنچ گیا آگے سے حضرت اپنی فوج لئے ہوئے چلے جاتے تھے شتابی  
 سے راہ کاٹتے تھے پھر جاتے جاتے آگے ایک بڑا دریا آیا سب بند ہو رہے  
 اور پیچھے سے فرعون کے ہراول کی فوج نشان نظر آئے سب لوگوں کے  
 دل میں بڑا ڈر پیدا ہوا خوف آگیا حضرت موسیٰ سے عرض کی فرعون کی فوج پہنچی  
 اور آگے دریا ہے اب آگے دریا ہے اب کسی طرف راہ نہیں رہی کس طرح اس



دشمن سے بچ سکیں گے حضرت نے کہا تم کچھ دسو اس مت کرو خاطر اپنی جمع رکھو اس لئے  
 بچا نیوالا موجود ہی ہے پھر حضرت موسیٰ نے اس پاک پروردگار کی طرف رجوع کیا  
 سجدہ کیا بندگی بجالائے عاجزی کی اپنا حال عرض کیا حضرت جبریل علیہ السلام بعد  
 تعالیٰ کی طرف سے آئے حکم ہوا یا موسیٰ تم اپنے عصا کو دریا کے اوپر مارو کہو ہر گور راہ  
 دے حضرت موسیٰ علیہ السلام حکم کے موافق بجالائے دریا کو عصا مارا اور کہا ہم کو  
 راہ دے خدا تعالیٰ کے حکم سے دریا پھٹ گیا باؤ کو حکم ہوا در کی زمین کو جو گیلی ہو رہی  
 تھی اسکا پانی اسی وقت اس نے سکھا ڈالا اور سورج نے حکم سے ایسی دھوپ کی  
 گرمی کی جو زمین سخت ہو گئی حضرت کے ساتھ ان کی امت بارہ گروہ تھی بارہ جن  
 تھیں ہر ہر فوج میں لاکھ لاکھ آدمی تھے دریا بارہ جگہ پھٹا بارہ راہ بڑی کشادہ  
 ہو گئی اور درمیان پانی کے دیوار بن کھڑی ہو گئیں اور پانی کی دیواروں میں سے  
 سوراخ جالی کی طرح ہو گئے جو آپس میں ایک فوج دوسری فوج کو دیکھتی جاوے  
 اسی طرح تمام فوج حضرت موسیٰ کی خاطر جمع سے دریا کے اندر پھٹی بسو سو اس تمام  
 آدمی پار اترے جب کھاڑی حضرت موسیٰ کی فوج کی اس کنارے پہنچی تب فرعون  
 کے لشکر کی اگاڑی اس کنارے دریا کے پہنچی فرعون کے لوگوں نے یہ حقیقت دیکھ کر  
 بڑا تعجب کیا تعجب میں رہ گئے آگے نہ بڑھے کھڑے ہوئے فرعون کو یہ خبر پہنچی آپ  
 دریا کے کنارے آکر کھڑا ہوا بارہ راہیں دریا میں دیکھیں حیران رہا اسکے دل میں آیا  
 جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اوپر ایمان لاوے ہاں اس کا وزیر آگے آیا اور سچ  
 یہ حقیقت معلوم کر کر اُسے کہا دریا نے تیرے ایک بند کو راہ دی ہے تو خدا کہلاتا ہے  
 تجھ کو کیونکر راہ نہ دیوے گا و سو اس مت کر شتابی سے اس راہ کے اندر چلے  
 لوگ ہاتھ سے جاتے نہ رہیں انکو پکڑ لاؤں مروا ڈالیں وہ کسخت اسباب سے مغرور  
 ہو کر دریا کی راہ میں پیچھا تب تک دریا کی راہ اسی طرح قائم تھی انھوں نے جانا کہ



دریا ہمارے واسطے کھڑا ہو رہا ہے ساری فوج اسکی سب اہوں میں داخل ہوئے  
 لگی جب لوگ آچکے ایک آدمی بھی باہر نہ رہا سب کوئی دریا کے درمیان پہنچے حکم ہوا  
 دریا کی دیوار میں ٹوٹے لگین دریا کے پانی آپس میں ملنے لگے آدمی ڈوبنے لگے  
 اور فرعون نے اپنا ڈوبنا یقین کیا تب بے اختیار کہنے لگا میں ایمان لایا میں مسلمان  
 ہوا موسیٰ اور ہارون کے خدا کو برحق جانا آواز آئی اسوقت تو ایمان لایا ساری  
 عمر کا فرما آج تیرے تن کو عذاب دیکر سب کو دکھاؤ نگا جو ہر کوئی دیکھ کر عبرت اٹھاؤ  
 جانے جو کوئی اپنے پروردگار کی بندگی سے منہ پھیرے مغرور رہا اس کا یہی  
 حال ہوتا ہے اسی حال میں فرعون اور سب فرعون کے لوگ لوازم لاکھوں آدمی  
 دریا میں ڈوب رہے دریا نے حکم سے ان کو ایسا ڈبایا بہا کر لے گیا جو کسی کا نہیں  
 سے نام و نشان نہ معلوم ہوا ایک فرعون کی لاش کو باہر اچھال کر جس کنارے میں  
 حضرت موسیٰ تھے اسی کنارے میں لاڈالا جڑاؤ تاج کپڑے لباس بادشاہی کا  
 اسکے بدن میں تھا لوگوں نے پہچانا اور اللہ تعالیٰ کا شکر بجالائے حضرت موسیٰ نے  
 اور سبھوں نے پاک پروردگار کو سجدہ کیا کہ ایسے دشمن سے اس طرح سے بچایا  
 اور اسکو اس خرابی سے مار ڈالا پھر اور سبھوں نے اسکو دیکھ کر عبرت اٹھائی  
 ہر کوئی کہتا تھا یہ وہ شخص ہے جو کل کے دن لاکھوں کڑوڑوں کا سردار تھا  
 خدائی کے دعوے کرتا تھا کڑوڑوں مال خزانوں کا صاحب تھا آج اس خرابی  
 سے اس حال میں خوار و خراب پڑا ہے کوئی اسکے اوپر رونے والا بھی نہ رہا  
 سچا بادشاہ قائم و دائم خدا ہی ہے سب طرح کی قدرت سوائے اللہ تعالیٰ کے  
 اور کسی کو سزاوار نہیں سب حکم اور قوتیں قدرتیں اسی ایک پروردگار کو لائق  
 ہیں اور بس پھر جب حضرت موسیٰ کو اس بڑے قصبے سے خلاصی ہوئی چھوٹے  
 اور ایسا دشمن اپنے سب لوگوں کے ساتھ ہلاک ہوا اللہ تعالیٰ نے مصر کا ملک تمام



حضرت موسیٰ کی امت کو دیا بنی اسرائیل ان لوگوں کے بنائے عمارتوں تیار  
گھر و زمین آ رہے خاطر جمع ہو کر بے وسواس اپنے پروردگار کی بندگی میں  
مشغول ہوئے پھر حضرت موسیٰ کا قصہ بہت بڑا ہی بہت معاملتیں گزریں ہیں  
اس صورت میں اتنا قصہ بہت ہی واسطے بیان میں کچھ آیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے  
اس قصے میں اس معاملت میں جو حضرت موسیٰ اور فرعون کے درمیان میں گزریں  
بہت بہت نصیحتیں ہیں بہت بہت فائدے ہیں اللہ تعالیٰ جس مومن مسلمان کو سمجھ  
بخشے وہ پاسکتا ہے اور بیان ان فائدوں کا کوئی کہان تک کر سکتا ہے جو کچھ  
بیان میں آئے سو ٹھوڑا ہی ناواقفوں کے واقف کر نیکی واسطے کئی فائدے لکھنے  
ضرور ہیں تو سمجھیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایمان زیادہ ہو جاوے ایمان کی قوت  
آجاوے ایک فائدہ یہ ہے اس قصے میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکے کے  
لوگوں کو اپنی پیغمبری کی خبر دی اور سب لوگوں کو ایمان لانے کی طرف بلایا ان کی  
ہدایت کی اللہ تعالیٰ کی بندگی کرنے سب کسی کو فرمایا اور کہا تم بتوں کی بندگی  
چھوڑ دو ایک پاک پروردگار کی بندگی کرتے رہو اور ہر عادتوں کو اپنی دور  
کرو وے مشرک ان باتوں کو سنکر ناخوش ہوئے دشمنی میں کمر باندھی بہت بہت  
طرح سے اذیت دینے لگے برا کہنے لگے حضرت کی خدمت میں اور حضرت کے صحابہ  
کی خدمت میں بے ادبیان کرنے لگے ان باتوں کے سبب حضرت کی مبارک خاطر  
اکے اوپر دلگیری ناخوشی آجاتی تھی اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی تسلی کے واسطے پیغمبروں  
کے قصے بھیجے ان قصوں میں ان پیغمبروں کی حقیقت کا بیان اور ان کو جو کچھ ان کی  
امتوں سے معاملہ گذرا تھا وہ بیان کر دیا اور یہ قصہ حضرت موسیٰ پیغمبر کا جو فرعون  
کے ساتھ معاملت گذری تھی ان کی تسلی کے واسطے بھیجا اس میں اشارت ہے  
یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم بھی ان مشرکوں کی اذیت دشمنی کے اوپر صبر کرتے رہو ہدایت کا کام



مت چھوڑو جو کہتا ہے کہ جاؤ جس کسی کو جو کچھ نصیب ہے ہدایت یا گمراہی وہی بات  
 ہو رہی ہے تم ہدایت کرنے کا ثواب پاؤ گے شتابی مت کرو نا خوش مت ہو دلیکیر مت ہو  
 یہ مشرک کافر بڑے زبردست نہیں بادشاہ نہیں خدائی کا دعوتیں کرتے ہیں فرعون  
 تو دنیا کے لوگوں میں بڑا زبردست تھا بادشاہ تھا ظالم تھا خدائی کے دعوے کرتا تھا  
 موسیٰ علیہ السلام نے اس کے ہاتھ سے بہت اذیت پائی موسیٰؑ کی قوم ہزاروں لاکھوں  
 آدمی طرح طرح کی اذیتیں ظلم اس کے ہاتھ سے کھینچتے رہے موسیٰؑ نے پانچ برس  
 تک اس کے جھگڑوں قضیوں کے اوپر صبر کیا آخر کو وہ کافر ظالم خراب ہوا اور موسیٰؑ کی  
 قوم کے لوگ بالا ہوئے غالب آئے تمکو اور تمھارے اصحابوں کو اور سب لوگوں کو  
 بھی یہی بات چاہئے خدا کے حکم بجالانے میں خدا کی رضا مندی حاصل کرنے میں کیسی  
 ہی محنت آوے قصد تلح ہووے کوئی دشمنی کرے فتنہ انگیزی کرے سب گواہ  
 کریں اپنی سعادت جانیں صبر کریں محنتیں قصد یحییٰ سب کچھ جاتی رہائی رحمتیں ہو جائیں گی  
 کافر مشرک منافق بے دین ہر طرح خوار ہو جاؤ تنگے اور مومنوں کا ہر طرح سے بھلا  
 ہووے گا مسلمان کو آخرت میں خوبیاں اور نعمتیں موجود ہیں اور فائدہ یہ ہے  
 بندوں کو چاہئے یقین کریں کہ جس کام کو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے تمام کرنے میں اسے خیر کو  
 پہنچانے میں کسی کو زہن میں آسمان میں یہ قدرت نہیں جو اس کو پورا ہونے میں تمام  
 ہونے میں دیوے جس کام کی جو وقت تقدیر کی ہے اسی وقت ہوتا ہے تفاوت نہیں ہوتا  
 تمام عالم کی خلق جمع ہو کر جو چاہیں تدبیر کریں وہ کام اس وقت ہووے کسی کی تدبیر کچھ کام  
 نہ کرے فائدہ نہ دیوے فرعون نے لاکھوں آدمیوں کو اپنے دوستوں کو لے کر  
 تدبیر کی جو حضرت موسیٰؑ پیدا ہونے پائیں کچھ نہ ہو سکا اس کے گھر کے دروازہ میں  
 جو کچھ چاہا تھا سو کر وادیا لاکھوں آدمی ہزاروں نجومی اپنے سر میں خاک ڈالتے  
 رہے اور فائدہ یہہی وہ خداوند ایسا قادر ہے کہ جس کو چاہے دشمنوں سے بچا



رکھے لاکھوں کڑوروں دشمنوں کے درمیان اسکو سلامت رکھے کسی کو طاقت ہوو  
 جو اس کا ایک بال بھی ٹیڑھا کر سکے حضرت موسیٰ کو فرعون سے دشمن کے گھرمین  
 اسی کے ہاتھوں پرورش کروا دیا وہ حضرت موسیٰ کے لہو کا پیاسا تھا ان کی دشمنی  
 میں ہزاروں جہل گروا دئے نوے ہزار لڑکے مار ڈالے اور انکو مار نہ سکا  
 اپنے گھرمین اپنے ہاتھوں میں پالتا رہا اور جب کو مار ڈالا چاہے لاکھوں کی دولت  
 رفیق اسکے کام نہ آسکین کوئی اسکو بچانہ سکے فرعون ایسا بڑا بادشاہ تھا اور  
 ایسی بڑی دولت رکھتا تھا جو اسکی حد نہ تھی اور اتنے آدمی اسکے دوست تابع پار  
 مددگار تھے جو اس مغرور سے خدائی کا دعویٰ کرتا تھا جب خداوند تعالیٰ  
 نے اسکو ہلاک کر لے غرق کرنے چاہا کوئی اسکے کام نہ آیا کسی کی دوستی پارسی  
 مددگار سی اسکے کام نہ آئی ایک دم ڈوب گیا ہلاک ہوا اور فائدہ پہنچا اللہ تعالیٰ  
 جب چاہے اپنے دوستوں کو پیغمبروں کو غالب کرے اور اپنے دشمنوں کو پست  
 کرے اول ان کو ان کی ہدایت کرنے فرماتا ہے دشمن اپنی دولت کی غرور سی  
 میں ان کو خاطر میں نہیں لاتے دوستوں کا حال پہلے ضعیف ہوتا ہے پھر تہمت  
 دوست غالب آتے جاتے ہیں دشمن پست ہوتے جاتے ہیں آخر کو دشمن سب  
 آپسے ایسے گر جاتے ہیں جو پھر کبھی اٹھ سکے کی راہ نہیں رہتی اور دوست آپسے  
 آپ بڑھتے ہیں جو تمام عالم میں آفتاب کی طرح روشن ہو جاتے ہیں اور فائدہ پہنچا  
 ہی مسلمانوں کو چاہئے کہ اپنے دلیہین بوجھین دنیا کی دولت کا کچھ اعتبار نہیں  
 اللہ تعالیٰ کے پاس اس دنیا کی کچھ قدر عزت نہیں فرعون کافر تھا اسلئے دنیا کی  
 دولت اور تمام مال اسباب اسکے پاس بہت تھا جو دنیا کے مال کی اللہ تعالیٰ  
 کے پاس کچھ بھی قدر ہوتی تو اس دشمن کو اس دنیا کے مال سے کچھ نہ ملتا جس  
 چیز کی خدا نے تعالیٰ کے پاس قدر ہی وہ چیز دشمنوں کو نہیں ملتی اس دنیا کے حرام



مال دولت نہوئیے مسلمان کو چاہئے کہ کچھ غم نہ کھاوے اپنے ایمان میں مسلمانی  
 میں اور جو کچھ حلال رزق ملے اسی میں خوش رہے شکر کرتا رہے اور فائدہ یہہ  
 مسلمان سب اپنے دل میں بوجھیں سمجھیں کہ دنیا کا مال بہت بُری چیز ہے فرعون  
 نے جب اتنے مال کا آپ کو خاوند دیکھا بہت لوگوں کے اوپر اپنی حکومت جتائی یہ  
 خدائی کا دعوے کرنے لگا کافر رہا ہدایت قبول نہ کی اسی غرور میں مارا گیا  
 اللہ تعالیٰ مسلمان کو ایسے مال سے دنیا کے اپنی پناہ میں رکھے اور فائدہ یہہ  
 اللہ تعالیٰ جو کسی کو بڑی دولت دنیا کی دیوے اور وہ مغرور ہو جاوے بکتری کرے  
 نافرمانی کرنے ظلم کرے عالموں کی فاضلوں کی مسلمانوں کی تحارث امانت کرتا  
 رہے حرام زادوں شریروں کو پیش کریے سب باتیں کرتا رہے اور اسکی دولت  
 میں کچھ خلل نہ آوے مال بڑھتا رہے تو چاہئے کہ اس بات سے کوئی مسلمان ڈھو کھے  
 میں نہ پڑے اور بُری بات کو بھلی بنانے اپنے دل میں اپنی زبان سے نہ کہے  
 کہ اچھی راہ ہے اچھی بات ہے ظالم ظلم کرتا ہے برا کام کرتا ہے اچھے آرام سے  
 خوبی سے دولت دنیا اولاد مراد پاتا ہے جو ایسے کام کرتے بُرے ہوتے اور  
 خدا ناراض ہوتا تو خوار ہوتا خراب ہوتا دنیا کی دولت اور یہہ آرام نہ پاتا بہت  
 فاضل عالم نماز روزے کر نیوالے پریشان ہیں تنگی میں ہیں کیا جائے خدا کس بات  
 میں راضی ہے یقین جانو کہ یہہ خطر اُتراد ہو گا ہی بہت جاہل نادان ایسے  
 ایسے خیال خطرے کیا کرتے ہیں سو اللہ تعالیٰ کے پاس ہرگز دنیا کے مال کی قدر نہیں  
 ہے علم کی ایمان کی اچھے اعمل کی قدر ہے مومن مسلمان دنیا میں کیسے ہی حال  
 میں رہے آخر کو اسکا بھلا ہی ہے خوبیاں ہیں اور بے دین ظالم بُرا کام کر نیوالا  
 دنیا میں کیسے ہی بھلے حال میں ہووے کیسا ہی مال و دولت دنیا کا پاوے آخر کو اسکا  
 ہر طرح اے بُرا ہی ہوتا ہے ظالم شریعہ بدکار کو اللہ تعالیٰ دنیا میں مال و دولت



کئی دن کے واسطے دیتا ہے اور اسکی رسی ڈھیلی کر دیتا ہے وہ ظالم جو چاہتا ہے سو  
 کرتا ہے گناہوں کے بوجھ بھارا اپنے اوپر اٹھاتا ہے آخر وہی بوجھ اسکو لے دوڑتا ہے  
 اور مومن مسلمان کیسے ہی حال میں ہو خوش ہو غم میں ہو دنیا کی فراغت میں ہو جو سچا  
 مومن مسلمان اچھا ہے اسکو ہر طرح سے آخر کو نجات ہے آرام راحت ہے دنیا  
 میں کافر بے دین منافق کیسے ہی اچھے حال میں ہو سیکڑوں برس تک دنیا کے  
 مال میں خوش رہے کچھ اعتبار نہیں بڑی چیز نہیں آخر کو ہمیشہ ہمیشہ اسکو خوار  
 ہے خرابی ہے عذاب ہے ہلاکی ہے دنیا کے ہزاروں برس آخرت کی عمر کے آگے  
 ایک ساعت ہے ایک آن ہے اور مومن مسلمان مخلص دنیا میں کیسے ہی حال میں  
 ہو تھوڑے دنوں تک تنگی تصدیع میں رہے آخر یہ کئی دن چلے جاتے ہیں ہمیشہ  
 پیچھے خوشحالی میں رہنے والا ہے فرعون بڑی دولت میں حکومت میں کڑوڑوں  
 روپے مال خزانوں کے غرور میں کڑوڑوں آدمیوں کے اوپر سرداری کی تکبر ہی  
 میں خدائی کے دعوے کرتا رہا ظلم کرتا رہا ہزاروں خون کٹے ہزاروں پیٹ  
 کروا دیے نوے ہزار لڑکے شیر خوار مارے ستر ہزار ساحروں کو ایمان کی ضد سے  
 مروا ڈالے اور سوائے اسکے ہزاروں بد فعلیوں میں تھا ان سب بری باتوں  
 کے ساتھ پانسو برس تک اس نے کبھی کچھ آزار نہ پایا بیمار نہ ہوا سر بھی نہ دکھا  
 اور وہ جو کچھ چاہتا تھا عیش عشرت خوشی اسکو موجود ہوتی تھی مقصود سب اسکے  
 بر آتے تھے پاک پروردگار نے ایسی ڈھیل دی تھی اسکے حق میں جو چار سو برس  
 تک اسکے باورچی خانے کا ایک باسن بھی نہ ٹوٹا تھا کسی چیز کا اسکے کچھ نقصان نہ  
 آیا تھا یہ سب مگر تھا اللہ تعالیٰ کا اور چون چون مقصود اسکے حاصل ہوتے تھے حکم  
 اپنا جاری دیکھتا تھا صحت عافیت تندرستی ملتی رہتی تھی تیوں تیوں مغرور ہی اسکی  
 بڑھتی جاتی تھی تکبر زیادہ ہوتا تھا گناہوں کے ظلم کے پہاڑ اس کی پیٹھ پر چڑھتے تھے



آخر کو اسی بوجھ سے ایسا ڈوبا جو پھر کبھی نہ اچھلے گا اس پانی کی راہ سے  
دو زخ کی آگ کے درمیان ہمیشہ ہمیشہ ڈوبا چلا جاوے گا وہ سب خوشیاں  
کئی دن تھین دنیا ہی میں رہ گئیں بٹر گئیں جاتی رہیں کچھ کام نہ آئیں اور کوئی اسکے  
کام نہ آیا جو کچھ چیز مال دولت اسکی بھی کچھ کام نہ آئی یہ بات بہت بڑی عبرت  
کی بات ہے جو کوئی اس بات میں غور کرے تو بہت بڑی نصیحت پاوے حضرت  
موسیٰ اور انکے ساتھ کے لوگ اس ظالم کے ہاتھ سے بڑی تنگی میں آئے تھے اور انکے  
کے لوگوں کے ہاتھ سے بہت تصدیع پاتے رہے سو برس تک اسکے ساتھ بہت سے  
قضیوں قصوں میں تھے آخر کو نجات پائی اسکے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو اور انکے  
ساتھ کے سب لوگوں کو بچایا اس کی بادشاہت دولت ملک بنی اسرائیل کو دلایا  
اور حضرت موسیٰ اور انکے اوپر جو کوئی اخلاص سے ایمان لایا تھا دنیا میں بھی خوش  
رہا اور آخرت کی ہمیشہ کی خوشی و خوشحالی کو بھی پہنچا وے تصدیقین کبھی یاد  
بھی نہ رہیں اور نہ رہنمائی اور فائدہ یہ ہے مومنوں مسلمان کو چاہئے کہ اس  
قصے کے اوپر نظر کر کر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے اوپر نظر کریں فرعون کو ملک  
دیا دولت دی بادشاہی دی ایسی بڑی قدرت دی جو اسنے دعویٰ خدائی  
کا کیا بڑی تکبر میں غرور میں رہا بڑا ظلم زیارتی حد سے باہر کیا ہزاروں بیگناہوں کو  
ہزاروں معصوم لڑکوں کو مار ڈالا بنی اسرائیل کو مدتوں تک بڑے سخت عذاب  
میں ڈالا گناہوں کی ظلمات کے دریا میں آپ کو ڈبا دیا ایسی بے ادبیوں کے  
ساتھ ان گناہوں کے اوپر پروردگار نے نکل کیا درگزر فرما کر اپنے دوست موسیٰ  
پیغمبر علیہ السلام کو اسکی ہدایت کیواسطے بھیجا اور موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا فرعون کے  
ساتھ نرم ملائم بات کہو سخت بات مت کہو پھر پان سو برس تک اسکو مہلت بخشی  
ڈھیل دی جو وہ بد بخت اس مدت کے درمیان بھی توبہ نہ کیا ایمان لاتا تو توبہ قبول



ہوئی بخت جاتا اس بد بخت نے اتنی مدت تک کچھ پروا نہ کی نہ سمجھا آخر کو خراب  
 ہوا پھر مومن مسلمان کو اپنے پروردگار کے کرم اور فضل پر نظر کر کر چاہئے کہ اپنے  
 گناہوں کے سبب ناامید نہ ہو دین اس خداوند کی مہربانی کے اوپر نظر کر کر امید  
 دار رہیں صدق سے اخلاص سے رجوع کریں توبہ کریں قبولیت کا دروازہ کھلا ہوا  
 ہی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے مقبول ہو جاوینگے اور فائدہ یہ ہے  
 کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے کثرت آزمائش امتحان کرتا ہی محنت میں راحت میں  
 تنگی میں شادگی میں خس بندے نے محنت میں تنگی میں صبر کیا قائم رہا ناخوش  
 نہوا اور راحت میں شادگی میں شکر کیا بندگی کے آداب بجالاتا رہا اس بندے  
 سعادت پائی اور جو بندہ محنت میں تصدیع میں ناخوش ہوا زبان سے گلا شکوہ  
 کرنے لگا کلمے کفر کے بکنے لگا بیزاری کی باتیں کرنے لگا اور فراغت میں کشائش میں  
 اپنے پیدا کرنے والے کو بھول گیا غرور میں تکبر میں ڈوب گیا کفران نعمت کا کیا شکر  
 نعمت کا ادا نہ کیا وہ بندہ کم بخت ہی بد بخت ہی دنیا آخرت میں خوار ہی  
 خراب ہی اور جو دنیا میں خوار نہیں تو آخرت میں بڑی خرابی میں گر نیوالا ہی حضرت  
 موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ایک بڑے سخت دشمن کے ساتھ آزما یا  
 کئی سو برس تک اس کے ہاتھ سے اذیت پاتے تھے تصدیع میں رہا وہ انکے  
 اوپر اور مومنوں کے اوپر اپنی حکومت چلاتا رہا انھوں نے صبر کیا حکم میں اللہ  
 تعالیٰ کے قائم تھے آخر کو نجات پائی فتح پائی فراغت جمعیت حاصل ہوئی  
 دنیا آخرت کا آرام پایا فرعون کو دنیا کی دولت میں آزما یا بہت بڑی دولت  
 اسکو دی اول تو یہ ہے کہ اس بد بخت نے شکر نعمت کا نہ کیا الٹا مغرور ہو گیا  
 نعمت کا کفران کیا کافر ہو گیا دنیا میں بھی آخرت میں بھی خراب ہوا اور آخرت  
 کی خرابی میں ہمیشہ کے عذاب میں گرفتار ہوا جو کوئی اس بات کو بوجھے چاہئے ہر



حال اپنے اوپر آزمائش امتحان سمجھے تنگی کے حال میں صبر کرتا ہے بیزار نہ ہو و سے  
 ناخوش نہ ہو و سے کشائش کے حال میں شکر کرتا ہے ناشکری نہ کرے دنیا آخرت میں  
 آرام خوشی خوشحالی اس کے نصیب ہو و اور بس اور فائدہ یہ ہے جو کوئی اللہ تعالیٰ کے اوپر  
 ایمان لایا حکم کے موافق چلا اور اللہ تعالیٰ کے دوستوں کا ساتھ دیا پیغمبروں کا سچے  
 پیروں کا جو اپنے پیغمبر کے طریق پر قائم ہیں تابع ہوا فرمانبردار سی میں رہا تنگی میں تصدیق  
 میں صبر کیا ہر طرح اس کا بھلا ہی اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کے ساتھ بے ایمان  
 رہا پیغمبروں کا حکم نہ مانا دنیا کی دولت پر مال پر نظر کی آخرت کی دولت پر نظر نہ رکھی  
 ہر طرح اس کا بُرا ہو و یگا لاکھوں آدمی فرعون کی دولت دیکھ کر اس کے تابع رہے  
 حضرت موسیٰ کے اوپر ایمان نہ لائے آخر کو اپنی بد بختی میں سب ڈوب گئے مال ملک  
 اپنا سب چھوڑ گئے ان کے گھر بار حویلیاں باغ اسباب ملک خزانے تیار بنے بنائے  
 حضرت موسیٰ کے ساتھ کے ساتھ کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے بخش دیا دنیا میں بھی ٹھون  
 نے آرام عزت دولت پائی آخرت میں بھی اپنے مقصودوں کو پہنچے بے کئی فائدے  
 اس جاگہ میں لکھے گئے قرآن کی آیتوں میں اللہ تعالیٰ کے کلام میں بہت بہت  
 حکمتیں بہت فائدہ ہیں کوئی کہاں تک بیان کر سکتا ہے جو کوئی جتنا سمجھے کے عبرت  
 اٹھاوے نصیحت لیوے فائدہ پاوے پھر اللہ تعالیٰ ان آیتوں کو عبرت کے بیان میں  
 فرما کر وے لوگ جو قیامت آنے کے منکر تھے منکرین مرنے کے پیچھے جینا اپنا بہت  
 بڑی مشکل بات جانتے تھے جانتے ہیں ان لوگوں کی طرف خطاب کرتا ہے اپنی  
 قدرت کا بیان فرماتا ہے اَنْتُمْ اَسَدٌ خَلَقْنَا اِمَّ السَّمَاءِ کیا تم اسی قیامت کے انکار  
 کر رہو لو بہت سخت ہو پیدائش کی راہ سے یا آسمان بٹھا رہا پید کرنا بہت مشکل کام  
 ہے یا آسمان کا بننا پید کیا اللہ نے بنا یا آسمان کو سَرَفٌ مَّكْلَمًا بلند کی اونچی کی  
 چھت آسمان کی فَسَوَّاهَا پھر برابر کیا آسمان کو سب طرف سے اکساں کیا اسکو کہیں



امونما کہیں پتلانہ کیا کچھ قصور فتور عیب ٹوٹ پھوٹ اسہیں نہیں ایسے بڑے محکم مضبوط  
 گھر کو ہمیشہ اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور ایمان نہیں لاتے جو خاوند ایسا قادر ہے  
 ایسا بڑا بھاری محل بنا سکتا ہے بغیر ستون کے قائم رکھ سکتا ہے وہ قادر ہے سب  
 خلق کو بھی پیدا کر سکتا ہے مار کر پھر جلا سکتا ہے جس کو ایسے بڑے محل کے بنانے کی  
 قدرت ہی اس کے اوپر مردوں کو پھر کر جلا کر بھاری بات ہے وَاعْطَشَ لَيْلَهَا  
 اور تار یک کیا اندھیا رسی کیا رات کے تین جو آسمان سے پیدا ہوتی ہے وَاصْخَجَ  
صَحْهَهَا اور نکالا پیدا کیا دن سورج کے نور سے یہ رات اور دن دونوں بڑی قدرت  
 کی نشان دہانی ہیں پروردگار تعالیٰ کی جو اللہ چاہتا ہمیشہ رات ہی رہتی کسی قدرت  
 نہ تھی جو دن پیدا کر سکتا اور جو ہمیشہ دن ہی رکھتا کسی کو طاقت نہ تھی جو رات لا سکتا  
 وہ خاوند جو رات سے دن کرتا ہے دن سے رات کرتا ہے اسی خاوند کو یہ بھی قدرت  
 ہے جو خلق کو پیدا کرتا ہے پیدا کر کر مارتا ہے مار کر پھر بھی جلا سکتا ہے ہر دن رات  
 اس کی قدرت کا تماشا سب کو نظر آتا ہے سونے جاگنے میں مرنے جینے کی حقیقت کا  
 نمونہ دکھلا دیا ہے دیکھو ایک رات میں تمام عالم سو جاتا ہے سب کو ٹی مردوں کی  
 طرح کر رہتے ہیں پھر صبح میں ہر کوئی جاگ اٹھتا ہے جو دل کے اندھے ہیں ان کو  
 کچھ سوچتا نہیں قیامت کے ہونے کا انکار کرتے ہیں مرنے کے پیچھے جینے کو بہت مشکل  
 بھاری بات جانتے ہیں اتنا نہیں سمجھتے جیسے سنانا اور جگانا تمام عالم کا اس پاک  
 پروردگار کے ہاتھ میں ہے اور آسان ہے اسی طرح جو ایک بار سب خلق کو ماریے  
 اور مار کر جلاو تو کیا مشکل ہے کچھ مشکل نہیں کیونکہ سب باتوں پر وہ پاک پروردگار خاوند  
 قادر ہے قدرت اس کی بہت بڑی ہے اب اپنی قدرت کا بیان فرماتا ہے وَالْآدَمُ  
بَعْدَ ذَٰلِكَ دَحَاهَا اور زمین کو آسمان کے بنائیکے پیچھے اور دن رات ظاہر کر نیکی  
 پیچھے پانی کے اوپر کشادہ کیا کھولا پھیلا یا روایت میں آیا ہے حضرت ابن عباس رضی



اللہ عنہ کہتے ہیں آسمان سے پہلے اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا کیا اس کو کثادہ کیا اس کے  
 نیچے آسمان کو بنایا حضرت عبداللہ حضرت عمرؓ کے بیٹے کہتے ہیں اول اللہ تعالیٰ  
 نے کعبے کی زمین کو پیدا کیا آسمان کے پیدا کرنے کے ہزار برس آگے پھر آسمان کو  
 پیدا کر کر تمام زمین کو کعبے کے پانی کے اوپر پھوٹا دیا اصح فیہا ماء ہا نکال زمین سے  
پانی زمین کا چشمے نہریں ندیاں دریا ہر جگہ زمین کے اوپر جاری کئے بہاؤ سے ہمیشہ  
بکھلتے جاتے ہیں بہتے بہتے ہیں ————— ہزاروں فائدے خلق کو پہنچتے رہتے  
 ہیں و مرقعہا اور سبز زار نکالے پیدا کئے وہ چیزیں جو آدمی کے کھانپنے اور  
 شرکاریان میوے اور وہ چیزیں جو جانور چرندے کھاوین گھاس پھل بوٹا وانجبال آسٹہا  
 اور پہاڑوں کو پیدا کیا محکم کیا زمین کے اوپر قائم کیا متاعا لکم ولا نعامکم یہ سب  
 کچھ پیدا کیا تمہارے فائدے نفع کے واسطے گھوڑا ہاتھی اونٹ بیل بکری کھاوین پیوین تو  
 پاوین تمہارے کام میں آوین تم ہر طرح ہر چیز سے فائدے لیتے رہو ہزاروں طرح  
 کی لذتیں مزے آرام قوتیں ٹکومتی رہیں بندوں کو لازم ہے ان فائدوں کو نفعوں کو  
 لے کر ان نعمتوں کو پا کر نعمت دینے والے کا شکر کریں ایمان لاوین اخلاص سے بندگی  
 کریں امر نہی کو قبول کریں نعمتوں کی زیادتی پاوین آخرت میں بہت نعمتیں خوبیاں پاوین  
 اپنے پروردگار کی رضا مندی خشود سحا پاوین اور جو بے فائدے لیکر نعمتیں پا کر  
 ناشکری کریں مغرور رہیں ایمان نہ لاوین بندگی نہ کریں امر نہی کو قبول نہ کریں سب  
 نعمتیں ہاتھ سے جاتی رہیں غضب میں پڑیں عذاب میں گرین وَ اِذَا جَاءَتِ الطَّامَّةُ  
الْكُبْرٰی پھر جس وقت آوے گی ایک بڑی سخت بلا عقلوں کی لیجانے والی  
سخت ڈرائیوالی ہوش کھودینے والی اسرافیل کو حکم ہووے گا صور پھونکیگا آسمان زمین  
ٹوٹنے لگیں پہاڑ اڑنے لگیں قیامت ہو جاوے گی سب خلق مرجاویں گی پھر جی اٹھے گی  
حساب ہونے لگیں ہر کوئی بڑے سخت غم میں پڑے گا یا نفسی یا نفسی کرے گا اپنے

۱۹ روزہ کے جانوروں کے نفع کا واسطہ



دل میں کیگا دیکھئے آج کے دن میرا کیا حال ہوتا ہے بہشت کی طرف جاؤں یا دوزخ  
 کی طرف اور دوزخیوں کے اوپر طمانہ الکبریٰ بڑی سخت بلا اس وقت ہووے گی جو  
 بہشتیوں کو حکم ہووے گا بہشت کی طرف جانے کا اور دوزخیوں کو دوزخ کی طرف تب  
 امید ان کی ٹوٹ جاوے گی لاکھوں غم کے دریا بہہ چلینگے کوئی اس غم کو نہ پہنچے گا یوم  
 یئذ گرا لایس ان ماسعی اس دن میں نصیحت قبول کرے گا آدمی یاد کرے گا جو کچھ  
 دنیا میں کام کئے تھے اچھے برے نیک بد سب عملوں کی صورتیں نظر آنے لگیں گی  
 عملوں کے برسی کے ہاتھ میں دے جاوے گا و بزم رب العزت میں پریا اور پیدا کی  
 جاوے گی دوزخ ظاہر کرینگے دوزخ کے تین دیکھنے والے کے واسطے تمام خلق دوزخ  
 آگ کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں گی فاما من طغی پھر جو کوئی بے فرمان رہا دنیا میں سرکشی  
 غرور کرتا رہا اپنی عاجزی کی حد سے اسنے پائون باہر رکھا بے ایمان رہا نہنگی نہ کی  
 حکم مانا و اثرا الحیوة الدنیا اور دنیا کی زندگی پسند کی وہی کام کئے وہی ہی باہر  
 کہیں جو دنیا میں کام آوین دنیا میں خوشی سے جیتا رہے آخرت کو بھول رہا آخر کا کام کچھ  
 نہ کیا آخر کا اپنا بھلا نہ چاہا فان الجحیم ہی الماویٰ پھر تحقیق سچ دوزخ وہی جگہ ہے  
 اسکی ایسے لوگوں کی اور کہیں جگہ نہیں و اما من خاف مقام ربہ اور جو کوئی ڈرا بھڑے  
 ہونے سے نزدیک اپنے پروردگار کے دنیا میں یعنی جس آدمی نے خوف کھایا اپنے  
 دل میں ڈرتا رہا سمجھا جو ایک دن اپنے پروردگار کے آگے مجھ کو کھڑا ہونا ہووے گا پوچھا  
 جاوے گا سوال ہووے گا دنیا میں تو نے کیا کیا کام کیا تھا کیا کیا عمل کیا تھا ہر ایک عمل کا  
 حساب ہووے گا بلا ملے گا اس پر یقین رکھا وھی النفس عن الہویٰ اور منع کیا باز رکھا اپنے  
 نفس کو اپنی طبیعت کو بری خواہشوں سے گناہوں سے و کام جو اللہ تعالیٰ اور رسول  
 نے منع کئے تھے نکلے حرام کاموں سے بری باتوں سے آپکو بچا رکھا فان الجحیم ہی  
 الماویٰ پھر تحقیق سچ بہشت وہی آرام کی جگہ ہے اسکی ہمیشہ خوشی میں آرام میں رہے گا



تفسیر میں آیا ہے یہ آیت اس بندے کے حق میں ہے جو اپنی جگہ میں حکومت میں کسی گناہ کا قصد کرے اس وقت کوئی منع کرنے والا ہو و کسی کا ڈر ہو اور اس وقت اللہ سے ڈر کر وہ گناہ نہ کرے آپ کو بچا رکھے تب اس دولت کو پاؤ بزرگوں نے فرمایا ہے حق تعالیٰ نے دنیا آخرت میں وہ ہوا وہ خواہش نفس کی جو اللہ و رسول کے فرمانے کے خلاف ہو و اس خواہش اور ہوا سے بدتر ناپاک کوئی چیز پیدا نہیں کی اور کالموں نے فرمایا ہے سب آدمی جو نفس کے ہوا کے تابع ہیں لڑکے ہیں پیرنا بالغ ہیں بالغ جو نمرود ہی لوگ ہیں جو اپنے دل کی بری خواہشوں سے خلاص ہوئے ہیں وہ خواہشیں جو حرام ہیں ان خواہشوں کا حکم یہی ہے حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بئس العبد عبد اللہ الوہی بربندہ ہے بندہ ہوا کا جو اپنے دل میں آوے سو کرے حلال حرام کے اوپر نظر نہ کرے بات وہی خوب ہے جو اللہ و رسول نے فرمائی ہے کام وہی اچھا ہے جو حکم کے موافق ہے اور سوائے اسکے جو بات جو کام ہو و سو ہوا کے حکم سے ہے ہوا کے حکم کی بات ہوا کے حکم کا کام سب بے خیر ہے بے برکت ہے بے فائدہ ہے ایسی ہی بات ایسے ہی کام میں خرابی ہے ہلاکی ہے ضرر ہے نقصان ہے اور تفسیر میں لکھا ہے جب حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے قائم ہونے کی خبر دی لوگ کافر مومن پوچھنے لگے قیامت کب آوے گی اس وقت ہووے گی تب یہ آیتیں نازل ہوئیں یَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مَرِئُهَا سَوال کرتے ہیں پوچھتے ہیں تجھے یا محمد قیامت کے دن کی بات اس وقت ہووے گی قائم ہونا اس کا کب آوے گی قیامت فیم انت من ذکرھا کس چیز میں ہے تو قیامت کی یاد دہانی سے کہان ہے تو یا محمد اسکے مقررہ وقت جاننے سے پوچھنے سے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جو حضرت نبی صاحب سے لوگوں نے پوچھا قیامت کب آوے گی حضرت کے ولین آیا جو اللہ تعالیٰ سے قیامت کا وقت پوچھیں حکم ہوا کس خیال میں ہے تو یا محمد اس کا علم اسکے قائم ہونے کے وقت کا جاننا تیرا حق نہیں خبردار اس کا سوال نہ کیا



چاہئے الیٰ رَبِّکَ مُتَّهِئًا تیرے پروردگار کی طرف سے نہایت قیامت کے علم کی  
 اس بات کی کہ یکو خبر نہیں دی یہ علم خاص پروردگار ہی کا ہے اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرٌ مِّنْ  
 بَیِّنٰتِہَا سوائے اسکے نہیں یا محمد تو خبر دینے والا ہے قیامت کی اسکو جو کوئی دے  
 قیامت کے دن سے تیرا ہی کام ہے جو جبر و تیارہ امتوں کو قیامت ہو نیوالی ہے اس  
 کے واسطے جو کوئی نیکی بھلائی کیا چاہے سو کر لیوے یہ کام نہیں جو قیامت کے ہونے کا  
 وقت پوچھے کچھ کہہ کر اور یکو اس بات سے کیا کام ہے گا کُفَّہُمْ یَوْمَہُمْ وَہَا جِیْسَ یہ کافر  
 مکے کے جہنم دیکھنے قیامت کے تین کم یَلْبَسُوْا الْاَعْشِیَّةَ اَوْ ضَحٰیہَا نہیں ہے  
 دنیا میں قبر میں سوائے ایک رات کے یا ایک دن کے ایسا ہول بیت ہو و یگا اس دن  
 میں جو دنیا میں برسوں رہنے کو اپنے بھول جائے گا جو ایک رات دنیا میں رہے ہیں  
 یا ایک تھوڑے دن چاشت کی وقت تک قیامت کے دن کی درازی دیکھ کر اپنے  
 بہت برس دنیا میں رہنے کو بہت تھوڑا جانینگے بہت حسرت کریں گے جو ایسے تھوڑے  
 وقت میں دنیا کے اچھے کام سمنے کیون نہ کر لئے جو آج آرام پاتے بھلا ہوتا

### سُورۃ عٰلِیّ

مکی ہے بیالیس آیتیں ایک سو تیس کلمے اور پانسو پچیس حرف ہیں اس سورہ میں  
 بہت فائدے ہیں اور اس سورہ میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے ارشاد اور تعلیم  
 کی صورت کو سمجھنے کی اور عمل کی توفیق بخشنے والا وہی پروردگار عالم کا وہ فرماتا ہے

### بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَلِیّؑ نہ تشریف کیا تو چڑھائی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے و توحیٰ اور نہ پھر لیا نہ  
 مَوْرَا اس سے اَنْ جَاءَہُ الْاَنْعٰمُ جب آیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک نابینا اندھا عبد اللہ  
 ام مکتوم کا بیٹا اس سورہ کے اترنے کا سبب یہ ہے حضرت صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ  
 میں ایک اصحاب تھے عبد اللہ نام تھا انکا اور انکی مان کا نام ام مکتوم تھا اپنی ما کے نام سے



مشہور تھے انکو عبداللہ ابن ام مکتوم کہتے تھے اور وہ آنکھوں سے معذور تھے فقیر تھے  
 دنیا کی معاملات سے انکے تئیں کچھ کام نہ تھا اور ان کو دین کی علم کی بات پوچھنے کا سننے کا  
 بڑا شوق تھا بہت ذوق تھا ایک دن حضرت نبی صاحب سجد میں بیٹھے تھے اور مجلس میں  
 حضرت کے اصحاب سب تھے اور مکے کے بڑے بڑے سردار دو تہند مشرک بھی اس  
 مجلس میں آئے تھے بیٹھے تھے حضرت نبی صاحب ان مشرکوں کو نصیحت کرتے تھے ایمان  
 لانے کو فرماتے تھے ارشاد کی باتوں میں مشغول تھے اسی درمیان میں عبداللہ  
 حضرت کی خدمت میں آئے نزدیک جا کر بیٹھے حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ ص  
 علیہ السلام اعلیٰ اللہ یعنی سکھلاؤ میرے تئیں وہ بات کا جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تمکو سکھایا ہے  
 ہدایت کرو مجھ کو ارشاد کرو تلقین کرو اس طرح سے حضرت کی خدمت میں بات کہتے تھے  
 اور ان کو خبر نہ تھی جو حضرت اور طرف مشغول ہیں ان سرداروں سے بات کہتے ہیں  
 عبداللہ بار بار اپنی بات کہے جاتے تھے حضرت نے ان کی بے ادبی کے سبب اپنا  
 منہ ان کی طرف سے پھیر لیا جواب نہ دیا اور اصحابوں نے عبداللہ کو خبردار کیا جو حضرت  
 اس وقت اور کام میں مشغول ہیں تم اور وقت عرض کیجیو اس وقت حقیقت کو معلوم کر کے شہدہ  
 ہو کر اٹھے مسجد سے باہر نکلے اس وقت حضرت جبریل علیہ السلام آسمان اترے اور ایک پردہ  
 غیب کا حضرت کے اور ان سرداروں کے درمیان میں کر دیا جو ان مشرکوں کے آنکھوں سے  
 حضرت چھپ گئے نظر آنے سے رہ گئے پھر پردہ اٹھایا پھر ان آیتوں کو اللہ تعالیٰ  
 کی طرف سے جولائے تھے پڑھے اس سورہ میں عجب کلام کی نزاکت ہے اول عبس و تولی  
 فرمایا عبس و تولی و دونوں غایب کا ضیعفہ ہی اس طرح سے یہ بات ہے جیسے کوئی  
 کیلی بات کو اس سے کہتا ہے جسکی بات ہے اس سے نہیں کہتا عبست و تولیت اپنے  
 یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روئی کی تو نے منہ پھیر لیا تو نے نہ کہا بلکہ فرمایا عبس و تولی یعنی ترش  
 روئی کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ پھیر لیا اپنا اس فقیر سے اس غایب کر کر بات کہتے ہیں



چھپی ہوئی ناخوشی کی اشارت ہی سمجھنے والے اس رمز کو سمجھتے ہیں جو اپنے محبوب کے  
 ساتھ کس طرح بات فرمائی پھر کلام میں التفات مہربانی فرمائی حاضر کر کر خطاب کیا  
 فرمایا وہاں ہر ایک اور سن چمڑنے بنا یا تجھ کو کیا جانتا ہے تو یا محمدؐ لعلہ پند گئی  
 شاید وہ اندھا بہت پاک ہو و پاکیزہ ہو وے تم نصیحت کرو ہدایت کی راہ بنا و وہ  
 قبول کرے تمہارے کہنے کے موافق عمل کرے سب گناہوں سے پاک ہو وے بڑی قبولیت  
 کے لائق ہو جاو اُوید کَرَفَتَفَعَهُ الَّذِیْ خَرَجَ اِیْہِمْ یَہْدِیْہِمْ نَصِیْحَتِ قَبُولِ کرے پھر نفع  
 کرے اسکو نصیحت کرنی تمہارے کہنے کے موافق کام کرے عمل کرے قبولیت پاوے  
 مقبول ہو جاو اَمَّا مِّنْ اَسْتَعْنٰی فَاَنْتَ لَکَ تَصَدَّقٰی اور وہ شخص جو دولت مند ہے دنیا  
 کا مالدار ہے ایمان لانے سے پرواہ نہیں رکھتا مغرور ہے مسلمان ہونے سے بے  
 نیازی کرتا ہے پھر تو اسی محمدؐ اسکے واسطے اسکی طرف منہ کرتا ہے اسکے ایمان  
 لانے کی توقع کر کر اسکی طرف متوجہ ہوتا ہے اسکی بات سننے کے واسطے مشغول  
 ہوتا ہے کان رکھتا ہے وَمَا عَلَیْکَ الْاِیْرَکٰثِ اور کیا ہے تیرا و پر یا محمدؐ جو وہ مالدار  
 بے پرواہ پاک نہ ہو و ایمان نہ لاو کفر کی شرک کی نجاست میں پڑا رہے تیرے اوپر  
 کچھ گناہ نہیں تجھ کو حکم پہنچا دینا ہی چاہئے اتنا مشغول ہونا اسکی طرف کچھ درکار نہیں  
 وہ بے پروائی کرتا ہے ایمان کی دولت اس کو ملنے والی نہیں وَاَمَّا مِّنْ جَاوِلٍ کَیْجٰی  
 اور وہ شخص وہ آدمی جو آیا تیرے پاس ہشتابی دین کے علم سیکھنے کی واسطے دُڑا  
 ہو عاشق سے اخلاص سے عبد اللہ ابن ام مکتوم وھو یحییٰ اَوْہ وھ دُرّتا ہے خدا  
 تعالیٰ سے فَاَنْتَ عَنْہُ فَلَہٰی پھر تو یا محمدؐ اسکے طرف سے منہ پھیرتا ہے اسکے جواب  
 دینے میں اسکی تسلی کرنے میں مشغول نہیں ہوتا اور وں کی طرف مشغول ہوتا ہے  
 ان مالدار وں کی طرف منہ کرتا ہے کہ لا اِیْسَانِ چاہئے تجھ کو یا محمدؐ جو تو نے  
 اب کیا پھر یہ نہ کیا چاہئے اِنِّہَا نَذِکْرٌ لِّمَنْ یَّحْقِیْقُ سَجَّحَ یَہْدِیْہِمْ اِلَیْہِمْ قَبُولِ



یہ تمام قرآن نصیحت نامہ ہے تمام خلق کے واسطے فن شاء ذکرہ پھر جو کوئی چاہے یاد کرے اس سورت کو ان آیتوں کو اور یہ آیتیں سب خطاب ہیں حاضر کر کر بائیں فرمائیں یہ سب مہربانی کی نصیحتیں ہیں اپنے محبوب کے واسطے اور ارشاد ہے اور پھر اس حاضر کر بات کہنے میں اس غائب کر کر بات کہنے کے پیچھے اشارت ہے جو وہ ناخوشی دوست کی ناخوشی تھی نصیحت کی واسطے جو پھر ایسی بات ہو وہ اور تمھاری امت کے واسطے نصیحت ہے جب حضرت جبریلؑ نے یہ آیتیں پڑھیں حضرت نبی صاحب کو سنائیں حضرت نے اس وقت سکر معلوم کیا جو یہ عتاب ہے عبد اللہ کے واسطے کہ اسکے سوال کا جواب نہ دیا اللہ تعالیٰ کو پسند نہ آیا حضرت اس بات کو معلوم کر رہے تھے کہ اب ہو کر اٹھے اسکے منانے کے واسطے خاطر داری کے واسطے مسجد باہر نکلے ان کے پیچھے ثانی سے چلے اور اللہ تعالیٰ کے خوف سے اور اس ناخوشی کی ہیبت میں حضرت کا ایسا دل ہوا جو ان کی آنکھوں کے آگے اندھیرا آ گیا اور نزدیک تھا جو حضرت کے مبارک سر کو ایک دیوار سے لگ کر چوٹ لگے پھر ان کو راس میں پایا ان بہت غدر کیا خاطر داری کی ماتھہ پکڑ کر اپنے ساتھ لے کر اپنے بائیں ہاتھ اور ان کے پیچھے کے واسطے چادر اپنی بچھا دی جو جو کچھ پوچھنے کا تھا پوچھا جو کچھ فرمانا تھا فرمایا اور کہا جنتلک میں جیتا ہوں اور تو جیتا ہی تیرا کھانا پھر نامیرا ذمہ ہے اور ان کو بہت خاطر داری کر کر رخصت کیا پھر سہاٹ کے پیچھے جب خدمت میں آئے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دیکھتے ہی خوش ہوتے اور فرماتے مرحبا بالذی عانتی فیہیرکتی یعنی خوش ہو جو اس کسی کو جو عتاب کیا اسکے واسطے میرے تین پروردگار نے میرے کہتے اچھا بندہ ہے تو کچھ حاجت ہے تیری کچھ غرض ہے کچھ کام ہے تیرا جو میں کروں حاجت بر لاؤں اور بہت مہربانی کرتے اور حضرت نبی صاحب مدینے سے جہاد کے واسطے مشر کوئی کافر و نکلی تنبیہ کے واسطے باہر نکلتے یا کہین کا



سفر کرتے عبداللہ ابن ام مکتوم کو مدینے میں اپنا خلیفہ کر جاتے پھر اللہ تعالیٰ اس  
 بات کو بیان کر کرارشاد فرماتا ہے جو کوئی سعادت کیا چاہے سعادت مند ہوا  
 چاہے ان آیتوں کو یاد رکھے نہ بھولے ان آیتوں کے فائدہ و ن کو ذکر کرے نہ کو  
 کرے نصیحت لیوے بوجھے سمجھے ان آیتوں میں کیسے کیسے فائدے ہیں جو کوئی ایمان  
 لاوے گا اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے واسطے کام کرے گا دولت سعادت پاویگا  
 اور جو کوئی رضا مند سی کا کام کرے گا بے دولت بے سعادت رہے گا تمام قرآن  
 فائدہ و ن سے معمور ہے ہزاروں طرح کے فائدے دنیا آخرت کی خیر کے فائدے  
 اللہ تعالیٰ کے کلام میں موجود ہیں اور اس تمام سورت میں بھی بہت فائدے ہیں  
 نصیحتیں ہیں اور ان آیتوں میں جو مذکور ہوئیں کتنے فائدے ہیں اور تیرھواں  
 فائدہ یہ ہے ان آیتوں سے اس مذکور سے فقیر و ن درویشوں کا شرف دنیا دار و  
 مالدار و ن کے اوپر ثابت ہوا فقیر کی ہدایت کو آگے کیا مالدار و ن کی ہدایت کو  
 پیچھے کر دیا ان دنیا دار و ن کے درمیان میں اور حضرت نبی صاحب کے درمیان  
 میں پردہ کروا دیا ان سے منہ پھرنے کا حکم اور اس فقیر کی طرف منہ لانے کو فرمایا  
 اور چودھواں فائدہ یہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے پاس اپنے طالبوں کی مخلصوں کی  
 بہت بڑی قدر ہے بہت بڑا مرتبہ ہے ایک غریب فقیر اندھے کے واسطے جو مخلص  
 تھا طالب تھا اپنے محبوب کو جو دونوں جہان میں ایسا بڑا بندہ کوئی نہیں یہ خطاب  
 فرمایا اپنے لیے بڑے دوست کے اوپر عتاب کیا جو تمام عالم کے اوپر معلوم  
 ہو جو مخلصوں کی اللہ تعالیٰ کے طالبوں کی ایسی بڑی قدر ہے ایسا بڑا مرتبہ  
 ہے اور پندرھواں فائدہ یہ ہے جو کوئی دین کے علم کا طالب ہے اپنی آخرت  
 کے بھلے کا طالب ہے اسکی خاطر داری اللہ تعالیٰ کے پاس بہت ہے اور اللہ کے  
 رسول کے پاس بھی بہت ہے ایک فقیر علم کی طلب میں رسول کی خدمت میں آیا تھا



اس وقت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کام میں تھے وہ بھی ضرور کام تھا بے شک  
 ہدایت کر نہیں مشغول تھے اس کے جواب دینے کی طرف توجہ نہ کیا وہ وقت نہ پا کر اچھے  
 اتنی بات کے اوپر اللہ تعالیٰ نے اسکی یہ خاطر داری کی جواب دینے نبی کے اوپر یہ  
 آیتیں بھیجیں اور حضرت نبی صاحب نے یہ خاطر داری کی جو انکے چچے آپ اوٹھ کر دوسرے  
 ان کا ہاتھ پکڑ کر لائے اپنی چادر مبارک انکے واسطے بچھا دی اس کے اوپر بھلایا اور  
 بہت عذر کیا خوش کر کر رخصت کیا اس سلوک سے اللہ تعالیٰ کے رسول کے جو اس  
 فقیر سے دین کے علم کے طالب کیا سب لہانوں کو لازم ہوا جو دین کے علم سیکھنے والی  
 خاطر داری کرتے رہیں طالب علم کی رعایت کرتے رہیں اور اس میں اللہ و رسول کی  
 خوشنودی جانیں اور طالب علم کی ناخوشی میں اللہ و رسول کی ناخوشی بوجھیں اور  
 سوٹھوان فائدہ یہ ہے جو اس معاملت سے استاد و نکو پیروں کو ہدایت کرنیوالوں کو  
 بڑی تنبیہ ہوئی اور سچے طالبوں کے حق میں سفارش ہوئی اب چاہئے جو سچے  
 طالبوں کی ہدایت کو ان کی راہ بتانے کو سکھانے کو سب کاموں کے اوپر مقدم  
 رکھیں پہلے ان کا کام کریں پیچھے اور کام کریں ان کی خاطر داری کو ضرور جانیں  
 خدا تعالیٰ کی رضا مندی خوشنودی بوجھیں دنیا کے طالبوں میں اور دین کے  
 طالبوں میں تفاوت کریں دین کے طالبوں کی بہت خاطر داری کریں اسکی خاطر  
 نشان کر دیوں جھوٹوں سچوں کا فرق بوجھتے رہیں اس تفاوت کے موافق ہر ایک سے  
 معاملت کرتے رہیں اور سترھوان فائدہ یہ ہے کہ ہر ایک سلمان کو چاہئے جو اللہ تعالیٰ  
 کا خوف و ڈر ہمیشہ اپنے دل میں رکھے اور آپ کو گتھا جانتا رہے اور کیسے ہی  
 بڑے مرتبے میں پہنچا ہو وہ آپ کو تقصیر وار بوجھتا رہے کبھی نہ بوجھے کہ میں خطا  
 سے پاک ہو چکا ہوں اب مجھ کو کچھ پرواہ نہیں حضرت نبی صاحب سے کوئی نبدہ بڑا  
 ہوا ہی نہ ہو و یگا وہ ایک کام میں تھے وہ کام بھی ہدایت کا کام تھا اللہ تعالیٰ



کے حکم کے موافق تھا اسوقت حضرت نے ایک پوچھنے والے کا جواب یا اتنی بات  
 کے اوپر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عتاب آیا پھر دوسرے کون سا ہی جواب کو  
 خطا سے پاک جانے بے خوف ہو کر بیٹھے کچھ دُرُخدا کا دل پہنچا رکھے مسلمان کو  
 ہر حال میں خوف دُرُ پاک پروردگار کا اپنے دل میں رکھنا لازم ہی ضروری  
 فرض ہی غرض آپ کو ہر حال میں تقصیر وار ہو رہے اور خوف کو دل سے جدا نہ کرے  
 خیر کی راہ یہی ہے پھر اس صورت میں اللہ تعالیٰ یہ خطاب نبی صاحب کے اوپر کر کے  
 قرآن کی بزرگی کا بیان فرماتا ہی فِي صُحُفٍ مَّكُومَةٍ یہ کتاب بزرگ کتابوں  
 میں کیا گیا ہی مَرْفُوعَةٍ بلند کیا گیا ہی لوح محفوظ میں لکھا گیا ہی لوح محفوظ  
 ایک تختہ ہی ایک موتی کے دانے کا مشرق سے مغرب تک ساتویں آسمان کے اوپر  
 پانسو برس کی راہ میں سب طرح کے علم سب کتابیں آسمان لکھیں ہیں قرآن مجید بھی آسمان  
 بڑی بڑائی سے ایک ایک حرف قرآن کا اس لوح میں کوہ قاف کے برابر  
 ہی کوہ قاف ایک پہاڑ ہی زمر کا ساری دنیا کے گرد اس پاس اور  
 ایک گھر ہی چوتھے آسمان میں اس گھر کا بیت العزت نام ہی اس گھر میں  
 بھی قرآن کو لکھا ہی مُطَهَّرَةٍ پاک کیا گیا ہی قرآن کو دروغ سے خلافت سے  
 قرآن میں جو بات ہے وہ سب سچ ہی جھوٹی ناپاک بات نہیں ناپاک چیز کا اس پاک قرآن میں  
 کیا کام ہی تفاوت کی بات قرآن میں جو بات ہے پروردگار نے خداوند نے فرمایا ہی  
 ٹھیک ہے بہشت کی دوزخ کی خبر دی ہی بہشت کی راہ دوزخ کی راہ بتائی ہی اگلے ہی  
 زمانے کی باتیں بندوں کی جو فرمائی ہیں بے تفاوت اس طرح سے ہیں  
بِأَيِّ حَسْبٍ انھوں نے لکھنے والوں کے كُتِبَ جو سرور ہیں بزرگ  
 بندے ہیں نیک بندے ہیں دے فرشتے جو قرآن مجید کو لوح محفوظ سے نقل کرتے  
 ہیں لکھتے ہیں کتابوں میں لاتے ہیں اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب یار



قرآن کو حضرت نبی صاحب سے سنکر کاغذ و نین لکھ لئے ہیں یاد کر لئے ہیں لو کہین  
 نقش کر لئے ہیں قرآن کے حکم احکام کے اور عمل کرتے ہیں قرآن کے احکام قرآن  
 کے بھید سب امتوں کو خلق کو سچاتے ہیں اور جو کوئی قرآن کو قرآن کی سورہ تو نگو ادب  
 سے کاغذ و نیر لکھتا ہے اپنے دل میں ادب سے شوق سے یاد کرتا ہے قرآن کی آیتوں  
 کو بھید و نگو سمجھتا ہے اپنے دل پر نقش کرتا ہے یہ سب اچھے بند ہیں اللہ تعالیٰ  
 کے نزدیک بزرگ ہیں نیکو کار ہیں مقبول ہیں حضرت نبی صاحب نے فرمایا اَلْمَاهِرُ  
 بِالْقُرْآنِ مَعَ الْكَرَامِ الْبَرَّةِ یعنی جو کوئی قرآن مجید کا ماہر قرآن کے حکم کے احکام  
 کا قرآن کے بھید و نگو واقف ہو وانا ہی خبردار ہے وہ آدمی مقرب فرشتوں کے  
 ساتھ ہے دے فرشتے جو اچھے بندے ہیں کرام برہ جنکا نام ہی ان کے ساتھ ہے  
 اسکو بھی اللہ تعالیٰ کا قرب نزدیکی بڑی بڑی نصیب ہے قَتَلَ الْإِنْسَانَ مَا أَكْفَرَهُ  
 مارا جاو لعنت کیا جاو آدمی جس چیز نے کافر کیا اسکو لعنت ہوئی کافر کو خدا  
 کی رحمت سے دور پڑا کافر جس چیز نے کس بات نے اسکو کافر کیا کہ خدا اور رسول پر ایمان  
 نہ لایا آخرت کو سچ نہ جانا کیا سمجھا اپنے دل میں کیسی سمجھ میں کس بات میں مغرور رہا  
 بخانا نہ بوجھا یہ کافر میں آتی شئی خلقہ کس چیز سے کون سی چیز سے خدا نے پیدا کیا  
 آدمی کو من نطفۃ اب منی سے پیدا کیا ہے اپنے باپ کے پیشاب کی راہ جو پانی  
 نکلتا ہے اس پانی سے پیدا کیا ہے غرور کرتا ہے خدا اور رسول کے حکم سے نہر کھینچتا ہے  
 آپ کو بہت بڑا جانتا ہے کسی بہت بڑی چیز سے نہیں پیدا ہوا ایک گندے پانی سے  
 پیدا ہے خلقہ پیدا کیا خدا نے آدمی کو فقہرہ پھر اسکی پیدائش کا اندازہ کیا ایک  
 طرح مقرر کی چالیس دن تک اپنی ما کے پیٹ میں پانی رہتا ہے پھر چالیس دن تک وہ  
 پانی لہو ہو جاتا ہے جما ہوا لہو رہتا ہے پھر چالیس دن تک گوشت کا ٹکڑا ہو رہتا ہے  
 پھر پانچ ماہ آگھ کان اس گوشت سے پیدا ہوتا ہے چار مہینے میں تمام تن بدن



ٹھیک ہوتا ہے پھر اس چار مہینے کے پیچھے حکم سے خدا تعالیٰ کے امین روح دم ہوتی  
 ہے پیٹ میں حرکت کرتا ہے پھر کتا ہے دن دن تازہ ہوتا ہے جب نو مہینے پورے  
 ہوتے ہیں تمام ہوتے ہیں باہر نکلنے کا حکم ہوتا ہے ثم اکسبیل لیسرہ پھر راہ نکلنے  
 کی پیٹ سے اللہ تعالیٰ نے اسکے اوپر آسان کر دیا پھر آدمی اپنے دل میں بوجھے  
 سمجھے تو اللہ تعالیٰ کی قدرت پر اسکے فضل پر ایمان لاوے شکر کرے جو میں پیٹ  
 میں تھا تنگی میں تھا اور راہ بھی اسکے نکلنے کی تنگ تھی کیا حکمت ہے آسانی سے اسکو  
 ما کے پیٹ میں رکھا پھر کس حکمت سے ایسی تنگ راہ سے آسانی سے باہر نکالا پھر اسکے  
 اوپر سب طرح کی راہ آسان کر دی اول تو وہاں سے نکل کر قوت کے پیدا کرنیکی  
 قدرت نہ تھی اور تنگی میں تھا کہ نہ عقل تھی نہ شعور تھا نہ زور تھا نہ قوت تھی جو اپنی  
 قوت سے اپنی قوت پیدا کرتا پالنے والوں کے دلوں میں پیار شفقت ڈال دی ماکہ  
 اچھاتی میں دو د پیدا کر دیا مانبا پیے محنت کر کر خدمت کر کر پالا قوت کی راہ بولنے  
 کی راہ بوجھنے کی راہ سمجھنے کی راہ آسان کر دی جو ایک راہ بھی ان راہوں سے  
 آسان نہ ہوتی تو ہمیشہ ایک طرح کی تنگی میں رہتا اس سبب خوار میں رہتا جو دیکھنے کی  
 راہ آسان نہ ہوتی تو اندھا بن کے اندھیاری کے بند نجانے میں پھنسا ہوا رہتا ہزاروں  
 رنگ صورت حسن جمال گل پھول لاکھوں تماشوں سے محروم رہتا لاکھوں فائدوں  
 سے بے خبر رہتا اور سننے کی راہ جو آسان نہ ہوتی بہرا ہوتا ہزاروں لاکھوں فائدوں  
 سے بے خبر ہوتا اور نہ سننے کے سبب بولنے کی راہ بھی نہ کھلتی زبان کسی بات  
 میں چل نہ سکتی گونگا ہوتا آدمی نہوتا حیوان جانوروں کی طرح رہتا دونوں جہان میں  
 خوار رہتا دنیا کا فائدہ لے سکتا نہ آخرت کا فائدہ پاسکتا دنیا میں جو کوئی گونگا  
 ہوا ہے وہ مان کے پیٹ ہی سے بہرہ پیدا ہوا ہے نہ کچھ سن سکتا نہ سمجھ سکتا  
 نہ بول سکتا جو اللہ تعالیٰ نے عقل دی ہے وہ بہرون گونگون اندھوں کے حال کو



دیکھتا ہے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر جو کچھ اسکو بخشین ہیں اپنے دل سے جان سے  
 شکر کرتا ہے اپنے ایمان کو محکم کرتا ہے بندگی میں قائم ہوتا ہے پھر اللہ تعالیٰ  
 نے آدمی کے اوپر سمجھنے کی راہ عفتل کی راہ آسان کی جیون جیون بڑا ہوتا جاتا ہے  
 سمجھ پیدا ہوتی جاتی ہے عفتل آتی جاتی ہے دنیا کی معاش کی تدبیریں آگے  
 آتی جاتی ہیں مثلاً جب دودھ پینے سے چھوٹا کھانا پینا آگے آیا دنیا کے مزون کی  
 چیزوں کی خبر ہوئی ان مزون کی چیزوں کی تلاش میں لگا اس تلاش میں سید بڑا  
 پھر مقصدون کے پیدا کرنے کے واسطے بھی سب طرح کی راہ آسان کی ان کی قوم کی  
 عادت پر ان کی راہ رسم پر کام سکھایا نوکری چاکری کھیتی تجارت لوہار کا بڑھی  
 کا کام کسب جولا ہے کا پیشہ اور طرح طرح کے کسب پیشے دنیا میں پیدا کر دے  
 ہر ایک کے اوپر ایک ایک طے حلی راہ آسان کر دی جون سی راہ چاہئے اس راہ  
 میں آسانی سے چلے اپنا مقصود حاصل کرے اور جس راہ کو اللہ تعالیٰ نے جسکے  
 مشکل کر دی اس راہ میں قدرت نہیں جو قدم رکھ جائے پھر دنیا میں نہیں خوشی کی راہ تیرہیں یا نوں کی راہ آسان کر دی  
 میں چلنے کے واسطے یا نوں میں قوت دی اور جو بھگے نہ چل سکے تو ہاتھی ٹھوڑا اونٹ  
 خچر تھیل گاڑی چھکڑا پیدا کر دیا وریا نوں میں جہاز ناؤں نواڑے بناوے  
 جہان چاہتا ہے تہاں جاتا ہے اپنے اپنے مقصدون کو حاصل کرتا ہے پھر اس  
 پاک خاوند نے دنیا کی راہوں کو آسان کر کے آخرت کی راہوں کو آسان کر دی  
 آدمی کو کچھ خبر نہ تھی کچھ نہ جانتا تھا دنیا کے ہزاروں مقصدون میں ہزاروں طرح کی  
 راہوں میں پڑ کر انھیں مقصدون میں گر کر انھیں راہوں میں جلا جاتا تھا ایک  
 اور فضل کیا رحمت کا دروازہ کھولا پیغمبر پر طرف بھیجے انکے پیروں پر کلام بھیجے کتابیں بھیجیں اور ان  
 کتابوں میں آخرت کی سب خبر دی مرنے کے پیچھے جو حقیقت ہو دے گی جو حال  
 آدمیوں کے اوپر آویگا آخرت کا احوال اس جہان کی بات سب مرد و نکاحینا



حجاب کتاب تراز و پل صراط و دوزخ بہشت کافر مومن کا ٹھکانا پرے بھلے کی جگہ  
 جذاب خوار سی عزت دکھ سکھ ناخوشی بیماری آرام ہمیشہ کا جینا برے حال میں بھلے  
 حال میں رہنا کہدیا اور بتا دیا دنیا میں حبس کوئی کام کرے گا آخرت میں ویسا ہی  
 وہ پاویگا برے کاموں کی بری جزا ہی اچھے کاموں کی اچھی جزا ہی برے  
 فعلوں کا بُرا بدلہ ہی اچھے فعلوں کا اچھا بدلہ پھر برے کام اچھے کام سب طرح سے بتا دے  
 سب راہ آسان کر دی جو کوئی جس راہ میں اپنے اختیار سے اپنے شوق سے چاہے  
 چلا جاو اچھی راہ کے بتاؤ لیجا نیوا پیغمبر پر اولیا مشایخ عالم فاضل پیدا  
 کروئے اسباب سامان تیار کروئے اس طرح بدر راہ کی بھی راہ بتاؤ لیجا نیوا  
 شیطان نفس دنیا میں پیدا کروئے اسباب سامان اسکا تیار کرو یا سب طرح کی  
 بات بتا دی سنا دی سکھا دی پھر آدمی جس راہ کو اختیار کرتا ہی شوق کرتا ہی اسی  
 راہ میں آخر عمر تک سانی سے چلا جاتا ہی بہت بہت راہیں خواہ اللہ تعالیٰ نے  
 آدمی کے اوپر انسان کر دیں اگر ان راہوں کا بیان کرے تو دفتر تیار ہو وین  
 گناہ میں لکھی جاوین اس بات کو جانکر چاہئے آدمی سمجھے اپنے دل میں بوجھے جس خاوند  
 نے اسکو بنایا ایک قطرہ پانی سے منی کے بنا کر اس درمیں پہنچا یا یہ نعمتیں بخشیں  
 کیسی کسی راہ مشکل کی آسان کی ایسے خاوند سے دور رہنا اسکے اوپر ایمان  
 نہ لانا اسکی بندگی اخلاص سے نہ کرنا بہت بری بات ہے لعنت کی جگہ ہی  
 کبھی بد بختی کی نشانی ہی چاہئے سمجھ کر جو کافر ہی ایمان لاو مشرک ہی  
 اللہ کو ایک ہی جانے دے مسلمان ہوو اسکے فرمانے کو سر کے اوپر آنکھوں کے  
 اوپر رکھے بندگی کی راہ میں حکم کے ماننے میں مضبوط ہووے محکم ہووے  
 بفرمانی سے دور بھاگے بری راہ کو پیٹھ دیوے دنیا میں آخرت میں ہمیشہ  
 بہشت کی خیر خواہی دولت پاک سب کام اللہ تعالیٰ نے آدمی کے درمیان نہیں پور کر دیے



سب راہ آسان کر دی تھ امانتہ فاقبرہ پھر مارا آدمی کو مردہ کیا رو  
کو تن سے جدا کر دیا پھر گورین رکھوا یا نقشیر و نہیں لکھا ہے جو آدمی  
مرے تو اسکے بدن کو لے کر قبرین زمین کو کھود کر داب دیوے بند کر  
دیوے اس بات میں جو اللہ تعالیٰ نے آدمی کی موت کی اور گور کی  
بات فرمائی کسی باتیں ہیں ایک بات یہ ہے ہر آدمی کو چاہئے اپنے  
دل میں بوجھے سمجھے اس دنیا کے جینے کا کچھ اعتبار نہیں کچھ ضرور سا  
نہیں آخر مرنا ہی جب یہ بات بوجھے تو چاہئے کہ دنیا کی کسی بات پر  
کسی چیز پر مغرور نہ ہووے دنیا کے مزون میں پر کر آخرت کو بھول نہ جاوے  
اللہ تعالیٰ کی بندگی سے مرنہ کھینچے پاوے سے غافل نہ رہے کسی دن دنیا  
میں جی کر ہزاروں محنتوں کے ساتھ جھوٹے مرنے لے کر اللہ تعالیٰ کے  
اوپر ایمان نہ لاکر اپنے پیدا کر نیوالے کی سب کی نہ کر کے حکم اس خاوند کا  
قبول نہ کر کے کافر رہ کر آخر مر کر دنیا کے مال کو دنیا کے مزون کو چھوڑ کر  
چلا جاوے حسرت غم دنیا کی جدائی کا اپنے ساتھ لیجاوے آخرت کی  
دولت سے ہمیشہ کی مراد سے محروم رہے ہمیشہ حسرت کی آگ  
میں جلتا رہے دوسری بات یہ ہے آدمی کو چاہئے کہ بوجھے اپنے  
دل میں سمجھے اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت سے آدمی کو مٹی سے پیدا کیا  
ہے اٹھ پانچون آنکھ کان دیکر اس کی زبان کے پیٹ سے باہر نکال پھر  
دیکھ کر وادی ماہاب کے اٹھون سے بالا بلوا دیا پھر عقل شعور دیکر  
ہر بات کے ہر کام کے ہر مقصد کے پانے کی اسکے اوپر راہ آسان کر دی  
ہاں نہایت نے تک سکاچے بہت کام کر سکا اختیار دیا اچھے برے  
کام کی خبر دی پہلے رسی راہ کی مانتیں اسکو سنائیں اسے شوق ہے



اختیار سے جو چاہے رہے جہاں چاہے چلا جاوے مقصد حاصل کرے  
 پر موت کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں اپنے حکم میں رکھا ہے اس میں  
 آدمی کو اختیار نہیں دیا اس میں لاچار ہے جو موت بھی آدمی کے اختیار میں  
 ہوتی تو آپ کو ہرگز مرنے نہ دیتا ہزاروں طرح کے فدا کرتا ہر کوئی خدائی  
 کے دعوے کرتا دنیا کی لذت لینے میں پڑا رہتا کافر رہتا بے فرمان رہتا  
 کسر کش رہتا دنیا کے جینے ہی کو جینا جاتا دنیا سے باہر نکلنے کو دل اسکا  
 نہ کرتا آخرت کو کچھ نہ جانتا آخرت میں اس جہاں میں نہ پہنچتا ہمیشگی کی  
 دولت سے محروم رہتا ان حکمتوں کے واسطے اللہ تعالیٰ نے آدمی کی موت  
 اپنے حکم میں رکھی اجل آدمی کی مقرر کی ہر آدمی کی موت کا مرنے کا وقت  
 اپنی حکمت کے موافق بھڑا دیا پروردگار تعالیٰ جو وقت جس آدمی کا مرنے کا  
 چاہتا ہے اسکی جان لینے کا حکم کرتا ہے وہ آدمی اس وقت مرنے کا نہیں  
 کسی حکیم طبیب کی دانا عقل کی کچھ تدبیریں آتی نہیں ہزاروں دوا کرین  
 حکمت کرین مگر جنت کرین کچھ کام نہیں آتا اس راہ سے سب لاچار رہے  
 اختیار اپنے اپنے وقت میں آخرت کی طرف چلے جاتے ہیں قافلے کے  
 قافلے اسی راہ سے اس جہاں میں راہ لیتے ہیں سفر کرتے ہیں جو کوئی  
 غور کرے سمجھے بوجھے اس دنیا کے کسی کام کا کسی بات کا کچھ اختیار نہیں  
 کفر سے کافر سے ہزار سو رہے ایمانی لاوے مسلمان کی دولت پیدا کرے  
 اچھا کام کرے اچھا عمل کرے دے دے کام دے عمل کرے جو آخرت میں  
 کام آوے ان کاموں کے سبب آخرت کی ہمیشہ کی دولت ہاتھ آوے  
 اور سیر کی بات یہ ہے اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اماتہ کے پیچھے فاقہ  
 فرمایا اس بات میں یہ فائدہ ہے جو آدمی اللہ تعالیٰ کے کرم فضل مہربانی



کر رکھی اور جو آدمی ایمان لایا ہے مسلمان ہے اچھا کام کرتا ہے کامل  
 وہ آدمی بھی خداوندی کا حق ادا نہیں کر سکا نہیں کر سکتا ہر آدمی کو  
 چاہئے جو اپنے مقدور کے موافق اللہ تعالیٰ کی بندگی میں قائم رہے بیقرانی  
 میں قدم نہ رکھے جان سے دل سے تن بدن سے مال سے پروردگار کے  
 حق ادا کرنے میں قصور فتور نہ کرے ہمیشہ ہمیشہ کرتا رہے تن سے جان سے  
 مال سے زبان سے شکر نعمتوں کا بجا لاتا رہے ادا کرتا رہے اور سب کچھ  
 بندگی شکر سب طرح سے کر کر آپ کو ہمیشہ تقصیر وار جانتا رہے اور اپنے  
 دل میں ہمیشہ بوجھتا رہے ہزاروں لاکھوں نعمتوں سے جو اللہ تعالیٰ کی  
 طرف سے میرے اوپر بہن ایک نعمت کا بھی حق ادا نہ کر سکو نگا پھر اللہ تعالیٰ  
 اپنی نعمتوں کا بیان فرماتا ہے وے نعمتیں جو سب کسی کے واسطے کافر مومن  
کے اوپر عام ہیں فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ إِلَى طَعَامِهِ پھر چائے آدمی نظر کرے اپنے  
 طعام کی طرف عبرت آنکھوں سے اپنی قوت کو دیکھے سمجھے بوجھے کس طرح سے  
 کس حکمت سے پیدا کیا سمجھے اُسے اسی نظر سے فائدے اٹھاوے ایمان  
 زیادہ کرے پھر اس حکمت کو بیان فرمایا أَنَا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبًّا تحقیق ہم نے  
 کرایا برسا یا پانی کو آسمان سے بادل سے اچھا گرا نا فایدوں کا برسانا اس  
 بات کی طرف غور کرے آدمی تمام خوبیاں سب نعمتیں دو لٹین کھانا پینا لباس  
 بار بار بادشاہیان سردار یان ایک مہینہ کے اوپر بند کر دین بہن جو مہینہ  
 نہ برسے تو عالم کے تمام کار بار سب بند ہو جاوین بریز بریز پکارتے رہیں  
 اور بہت برسے تو بھی خرابی ہووے تھوڑا برسے تو بھی کچھ فائدہ ہووے  
 فصل فصل بہن وقت پر جتنا جہان درکار ہوتا ہے حکم سے اتنا وٹان برساتا ہے  
 سب کچھ پیدا ہوتا ہے أَنَّمْ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا پھر پھاڑا زمین کو ہنے پھاڑنا



زمین کو اس لائق پیدا کیا جس طرح سے چاہیں اس طرح اسکو کھودیں پھر  
وہ پو پ میں سخت ہو جاتی ہے پانی برسنے سے بچاوتے ہیں حکم سے اس  
پانی کو زمین قبول کرتی ہے پھر حوتن زمین کا آدمیوں کو سکھلا دیا  
اسباب جو تھے کے پیدا کر دئے لکڑی پیدا کر دئے بیل گائے بنا دئے  
یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیدا ہوئے پھر حوت کنیز پیدا تھے زمین  
و انے گیہوں جو دھان خاک مٹی میں ملا دئے ہیں آگے پھر کھجور تھیں  
چلتا کچھ کھجور تھیں جو کس طرح سے دانی کو زمین سے باہر نکالیں گھاس  
میں دانہ پیدا کریں کچے سے پکا کریں سارے عالم کے حکیم جمع ہووین چاہیں  
جو ایک کھاس پیدا کریں ایک دانہ اس کھاس سے باہر نکالیں عاجز اوین  
کچھ نہو کے جو یہ بات بھی آدمیوں کے حوالے ہوتی ساری عمر اس کام میں  
ہر کوئی اور کچھ کمال علم کا عمل کا درکار ہے چاہے حاصل کر سکتا ہے بھی  
بڑا فضل کرم ہے اللہ تعالیٰ کا اور بڑی رحمت ہے پروردگار کی جو یہ چار  
کا زمین سے جمانا کھیتو کا پیدا کرنا دانے کا نکالنا کچے سے پکا کرنا اپنے  
حکم میں رکھا ہے آدمیوں کو یہ کام نہیں فرمایا نہیں تو بڑی مشکل ہو پڑتی کیسکو  
ان کاموں سے چھٹی نہ ملتی اب سب طرح کی باتیں اور سب کام آسان ہو گئے  
ہیں اس رحمت کی کچھ نہایت نہیں فائدہ تھا چھ پھر پیدا کیا جہاد و یا منے  
اپنے حکم سے زمین میں دانا جو تمھاری قوت ہے گیہوں جو اور سب طرح کا  
اناج غلہ و عنب اور انگور پیدا کیا جو تمھارا سالن ہو سکتا ہے بہت فائدہ  
میں بہت فائدہ لے سکتے ہیں قوت بھی ہے مزہ بھی ہے و قضا  
اور ہر طرح کی گھاسین جڑ پان بوٹیاں جن میں ہزاروں طرح کے فائدے  
نفع آدمیوں کے واسطے ہیں اور گائے بیل بکری اونٹ گھوڑوں کی قوت



ہوئی ہے خوراک ہوتا ہے و زئیونگا اور زیون پیدا کیا اس میں ایسا  
 تیل پیدا ہوتا ہے جو خوشبو ہے جہاں پیدا ہوتا ہے وہاں کے لوگ  
 اس تیل کو گھی کی جگہ کھاتے بھی ہیں اور دو ایون میں بھی پڑتا ہے بہت  
 فائدے سے حاصل ہوتے ہیں و تخلا اور خرے کے درخت پیدا کئے  
 زمین سے وہ بڑے فائدہ نگا میوہ ہے بڑی لذت کی بڑی قوت کی چیز ہے  
 بہت اچھی نعمت ہے و حدائق غلبا اور باغ پیدا کئے بہت بہت کھات  
 کھانت کے درختوں کے ساتھ باغ بنائے دیکھا و سب بڑی بڑی چارواریاں  
 بنائے ہیں انکے اندر درخت لگائے ہیں باغ تیار ہو جاتے ہیں ان باغوں  
 سے ہر طرح کے فائدے اٹھاتے ہیں میوے کھاتے ہیں و فاکہ و آبا  
 اور میوے پیدا کئے طرح طرح کے تر میوے خشک میوے طرح طرح کے  
 حد سے حد سے مزوں کے ساتھ فائدہ نگے ساتھ متکا لکھتے تھارے فائدے  
 لینے کے واسطے اس واسطے پیدا کین ہننے سے سب کچھ نعمتیں جو آدمیوں کی قوت  
 ہو وے اس سے قوت پاوین ہر طرح کے مزوں کو معلوم کریں و لا تغافل  
 اور تھارے جانوروں کے فائدے لینے کے واسطے جو کچھ ان کی خوراک  
 وہ بھی پیدا کی طرح طرح کی کھاسین چرنے کی چیزیں پیدا کر دین سے  
 جانور بھی آدمیوں کے فائدے لینے کے واسطے پیدا کر دے آدمی جو ان  
 سب نعمتوں سے ہر طرح کا فائدہ لیتا ہے اور نفع اٹھاتا ہے ان جو بیونکو  
 دیکھتا ہے سنتا ہے کھاتا پیتا ہے ہر طرح کا مزا لیتا ہے چاہے کہ  
 اپنے دہن بوجھے سمجھے یقین کرے جس خواوند نے یہ سب احسان کئے  
 بہن خوبیاں نعمتیں مفت بخشیں بہن اسی خواوند پر ایمان لانا لازم ہے  
 انسی کی بندگی کرنی یاد کرنی لائق ہے اسی کو دل اپنا دینا سزاوار ہے



اسی سے محبت کرنی اخلاص کرنا ضرور ہے جسے بغیر بندگی بغیر کچھ کام کئے  
یہ سب احسان کئے ہیں اب جو کوئی سچے دل سے اخلاص سے اسکی بندگی  
مین یا دین رہے گا تو وہ کسی طرح کی کیسی بڑی مہربانی کرے گا اور چاہے  
کہ سوائے اس خاوند کے جس کسی کی ساتھ اخلاص محبت رکھتا ہے دل لگاتا  
اس بات کو بے فائدہ جانے موقوف کرے دل کو اپنے اس اٹھالیو پہ  
اور مقرر جانے اپنے دل میں جو سوائے اسکی پروردگار کے اور کے ساتھ  
اسکے غیر کے ساتھ دوستی کرنی کچھ کام نہیں آنے والی ہے سب دوستان محبتیں  
جھوٹھی ہیں بے فائدہ ہیں کوئی اسکے کام بغیر حکم اس خاوند کے نہیں آتا  
اور جو دنیا میں کچھ جھوٹھی دوستان آپس میں ہوتی ہیں آخرت میں وہ کوئی  
دوستی نہ رہے گی سب دوست دشمن ہو جاویں گے سوائے اللہ تعالیٰ کے اللہ  
تعالیٰ کی یا جو کسی سے اللہ تعالیٰ کے واسطے دوستی تھی یہی دوستی کام آوے گی  
اور بس آخرت میں خدا کے دوست خوشحال ہوویں گے مزید میں رہیں گے اور دنیا  
کے دوست غمگین ہوویں گے خرابی میں رہیں گے اس بھید کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے  
فَإِذَا جَاءَتِ الصَّاعَةُ يَحْزَنُوا وَهُمْ ذُرَى عُثْقُلٍ  
یجانے والی جب اسرافیل علیہ السلام دوسرا صور پھونکے ایسی سخت آواز  
ہوے گی جو اسکی سختی سے کان پرے ہو جاویں گے عقلیں جاتی رہیں گی بڑی  
سختی گزرے گی آسمان زمین ٹوٹنے لگیں گے پھوٹنے لگیں گے پہاڑ سب اڑنے  
لگیں گے سب کوئی نیست نابود ہو جاویں گے قیامت قائم ہووے گی یوم القیمہ  
مِنْ أَجْلِ قِيَامَتِ كَادُنِ ایسا دن ہے جو اسدن بھاگیگا آدمی اپنے  
بھائی سے واپس اور اپنی مان سے واپس اور اپنے باپ سے واپس  
اور اپنی جورو سے واپس اور اپنے بیٹوں سے لیکل امریٰ مِنْهُمْ یَوْمَئِذٍ



شاکن یغنیہ ہر ایک آدمی کو ان لوگوں سے قیامت کے دن مین ایک کام  
 ہووے گا اور سے مشغول کر دیوے گا وہ کام اور سے بے پروا کر دیوے گا  
 کسی کو کسی سے کچھ کام نہ ہووے گا کوئی کسی کی طرف بجا و یگا کسی کی طرف  
 نہ دیکھے گا کوئی کسی کی بات نہ سنے گا کسی کو کسی کے اوپر رحم نہ آوے گا بھائی بھائی  
 کو دنیا میں اپنی قوت بازو جانتا تھا مائے پر جان فدا کرتی تھی باپ بیٹے  
 بغیر نہ رہ سکتا تھا جو روحاوند سے جدائی نہ کر سکتی تھی خاوند جو رو سے جدا  
 نہ ہو سکتا تھا آپس میں اخلاص تھا پیار تھا الفت تھی محبت تھی اس دن قیامت  
 کے دن یہ سب آپس میں ایک دوسرے سے دور بھاگیگا ناخوش ہووے گا  
 کوئی کسی کی بات نہ سنے گا ہر ایک کو اپنی اپنی فکر پڑ جاوے گی ہر ایک کہیگا  
 میں کس طرح دوزخ سے بچ رہوں میرے بدلے اور ہی کوئی جاوے تو  
 اچھا ہووے مانتا پچھون کو فدا کرنے چاہیے کچھ مانتا پ کو بدلا دینے  
 چاہیگا دنیا کی دوستیاں دشمنیاں ہو جاوے گی یہ حال ان لوگوں کا ہے جو دنیا  
 میں کافر تھے بے ایمان تھے خدا تعالیٰ کی دوستی محبت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی متابعت دوستی اپنے دہین کچھ نہ رکھتے تھے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 آل کی دوستی اصحابوں کی دوستی ان میں نہ تھی دین کی دوستی دین کے لوگوں  
 کی دوستی خدا کے واسطے کی دوستی دین کے عالموں سے فاضلوں سے سرون  
 سے مرشدوں سے راہ بتانے والوں سے کچھ نہ تھی اور ہونوٹوں سے  
 ایمان کے زیادہ کرنے کے واسطے مسلمانوں کے سبب خدا کے واسطے خلاص  
 محبت نہ رکھتے تھے تمام دوستی ان کی آپس میں دنیا ہی کے واسطے تھی مالکی  
 چاہ دنیا کی لذتوں ہی کی واسطے تھی اور بس اس سبب و سبب و ستیاں  
 آخر کو دشمنیاں ہو جاوے گی آپس میں ہر ایک دوسرے سے دور بھاگے گا



اور مومن مسلمان ایماندار جو دنیا میں خدا تعالیٰ کی واسطے اپنے ایمان کے زیادہ کرنے کی خاطر مسلمانوں کی دوستی میں آپس میں دوستی رکھتے تھے انکی دوستیاں قیامت کے دن میں بہت زیادہ ہو جاؤ گی محبتیں بڑھ جاؤ گی ان کی دوستیاں آپس میں بہت کام آؤ گی ایک دوسرے کی شفاعت کریں گے جب حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت گنہگاروں کی کر چکے تھے اور پیغمبر شفاعت کریں گے انکے پیچھے اور مومن مومنوں کی جو گنہگار تھے شفاعت کریں گے اور جن مومنوں کی دوستیاں خدا اور رسول سے ٹھیک تھیں سچے مسلمان تھے اور آپس میں خدا ہی کے واسطے ان کی دوستی تھی اللہ فی اللہ محبتیں رکھتے تھے اس دن قیامت کے دن سے سب آپس میں خوش ہووے گے خوشحالیان کریں گے اور دنیا کے ان دوستوں اخلاص مندوں کا اس وقت حال دیکھ کر ایک دوسرے کا دشمن ہو جاؤ گا دور بھاگیں گے بیزاری کریں گے تا شاد دیکھ کر مومن مسلمان اپنے حال میں بہت خوش وقت ہووے گے شکر کریں گے وَجْهٌ يُومِئُذٍ مَّسْفَرٌ بعضہ منہ ہووے گے اس دن روشن نورانی ضاحکہ ہونے والے خوشدل مستبشیرہ خوش وقت خوشی پائیوالے یہ حال مومنوں کا ہے جو سچے مومن مسلمان تھے اللہ تعالیٰ کے حکم کو دل و جان سے قبول کئے تھے رسول اللہ کی پیروی میں قائم تھے اچھے عمل کرتے تھے برے کاموں سے پرہیز رکھتے تھے صدق کی راہ اخلاص کی راہ چلتے تھے ان لوگوں کے منہ اس دن روشن ہووے گے اجالے ہووے گے وضو کی برکت سے اور اس گرد خاک کی برکت سے جو مسجد کو جاتے ہوئے جہاد کو جاتے ہوئے ان لوگوں کے منہ پر پڑی تھی اس دن ان صورتوں کے اوپر وہی گرد خاک نور ہو جاوے گی منہ صفائی سے چاند سورج کی طرح چمکنے لگیں خوشخبریاں سنیں گے خوشیاں کرتے رہیں گے وَجْهٌ يُومِئُذٍ اور بعضہ منہ



ہو وینگے اس دن قیامت کے دن میں علیہا عبرۃ ان کے اوپر گرد و غبار پڑا  
 ہوا ہووے گا خاک پڑی ہوئی ہووے گی تو ہفھا قترۃ ڈھانپ لیوے گی  
 چھپا لیوے گی ان لوگوں کے منہوں کے تہین تاریکی اندھیری پریشانی شہد کی  
 اس حال سے منہ کالے ہو جاوینگے اُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرَةُ الْفَجْرَةُ یہ لوگ جنکا  
 یہ حال ہووے گا دے کافر ہیں ناپکار ہیں فاجر ہیں جو دنیا میں برسی  
 باتیں کرتے تھے برے کام کرتے تھے بدچالی میں تھے اللہ اور رسول کے  
 اوپر ایمان نہ رکھتے تھے مسلمانوں کی دولت سے اسلام کی نعمت سے محروم  
 جو کچھ کرتے تھے دنیا ہی کیو سچے کرتے تھے یہ خرابی بد حالی آخرت میں ان باتوں کا  
 ایسے کاموں کا بدلہ لا پائینگے اللہ تعالیٰ سب مومنوں مسلمانوں کو اپنے دین میں  
 مسلمانوں میں سچا کرے بے ایمانی نامسلمانوں سے اپنی پناہ میں رکھے آمین آمین  
 آمین سورہ تکوید پر مکی ہے ایتیس آیتیں ایک سو چار کلمے پانسویستیں  
 حرف ہیں یہ سورہ قیامت کے احوال میں ہے حضرت عبداللہ حضرت عباس  
 کے بیٹے رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا ہے جو کوئی چاہے قیامت کے دن کے تہین اپنی آنکھوں سے دیکھے  
 اس دن کی ہولوں کو بہتوں کو نظر کرے اچھی طرح سے جانے چاہئے  
 اس سورہ کو پڑھے سمجھے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ جھوٹ آفتاب سجدہ ہووے گا آسمان لٹیا جاوے گا  
 سورج کا نور بھی اس کی لپٹ میں لپٹ جاوے گا آفتاب جو دنیا میں ہمیشہ  
 روشنی ڈالتا ہے نور ہو جاوے گا وَاِذَا الْجَبَّارُتُ انکسرت اور جھوٹ  
 آسمان کے تارے سب اندھیرے ہو جاوینگے روشنی ان میں نہ رہے گی



وَإِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ <sup>وہ</sup> اور جو وقت سب پہاڑ دنیا کے اپنی جگہ سے اکھڑ کر  
چلائے جاویں گے اڑنے لگیں گے ناچیز ہو جاویں گے وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ <sup>وہ</sup> اور  
جو وقت دس مہینے کی گا بھن اونٹنیاں معطل ہو جاویں گی کوئی اونکو نہ پوچھے گا  
خبر نہ لیوے گا عرب کے لوگوں میں یوں دستور ہو جائیسی اونٹنیاں دس  
مہینے کی گا بھن جب جسے کے دن پورے ہو چکے ہوں اسکو بہت بڑا مال  
سیارا مال جانتے ہوں اسکی بہت خبردار می کرتے ہوں اچھی طرح رکھتے ہوں  
جب دن صور پھونکنے لگیں گے ساری دنیا میں زلزلہ آ جاوے گا ہول بہت پڑ جاوے گا  
سب کام دنیا کے بھول جاویں گے کام جو بہت ضرور جانتے ہوں کام بھی یاد  
نہ رہے ان کاموں کو بھی چھوڑ دیوں گے اپنے اچھے مال کو بھی پروا نہ رکھیں گے  
وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ <sup>وہ</sup> اور جو وقت وحشی جانور جو باہر جنگلوں میں رہتے ہوں  
آدمیوں سے بھاگتے ہوں جمع کئے جاویں گے ایسا ہول ان جانوروں میں  
بھی پڑ جاوے گا جو باگھ بھڑہرن گیدڑ اکٹھا ہو جاویں گے ایک دوسرے سے کچھ  
بول نہ سکیں گا ضرر نہ پہنچا سکیں گا یہ حال ہول بہت ڈر کا پناہ سو وقت ہو دینگا  
جو وقت صور نہ سکا جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کے پاس ہی حکم سے خدا  
کے پھونکنے لگیں گی اسکی آواز تمام زمین آسمان میں پھیل جاوے گی ہول  
آدمیوں کے کان پہرے ہو جاویں گے حمل والیوں کے حمل گرنے لگیں گے پھر جیون  
جیون وہ آواز بڑھتی جاوے گی ہول زیادہ ہوتا جاوے گا سب آدمی سب  
جانور مر جاویں گے پہاڑ اکھڑنے لگیں گے اڑنے لگیں گے ذرہ ذرہ ریزہ ریزہ  
ہو جا کر خاک و ہول گرد و غبار ہو جاویں گے ناچیز ہو جاویں گے آسمان ٹوٹنے  
لگے وَإِذَا السَّمَاءُ كُفِّرَتْ <sup>وہ</sup> اور جو وقت دریا گرم کئے جاویں گے ساری دنیا  
کے دریا ٹھہرے سب اکٹھا ہو جاویں گے پروردگار کے حکم سے گرم



ہو جاوینگے آگ ہو جاوینگے دوزخوں کے پلانیکا پانی تیار ہووے گا اصل  
 دوزخ کے پانی سے جو ہمیشہ گرم ہوتا جاتا ہے یہ پانی پلدا جاوے گا  
 حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اصحاب حضرت بنی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 کہتے ہیں یہ کتنی باتیں قیامت کے پہلے ہونگیں جو وقت یہ دنیا کا کارخانہ تمام  
 ہونے لگیگا چاند سورج کالے سیاہ ہو جاوینگے گرجا ہلکے ٹوٹ کر گر پڑینگے  
 پہاڑ اکھڑ جاوینگے نیست و نابود ہو جاوینگے زمین میں زلزلہ پڑ جاوینگا بڑا بھونچال  
 آجاوینگا زمین ٹوٹنے لگیگی گھر بار قطع ہو یلیان سب ڈھب جاوینگے خاک برابر ہو جاوینگے  
 ساتون زمین ٹوٹ جاوینگے یہ ساتون آسمان پھوٹ جاوینگے ایک طوفان باد کا  
 پیدا ہوگا ہر چیز کو اڑائے لگیگا سب جاندار مر جاوینگے کچھ چیز باقی نہ رہیں گی  
 سوائے ذات پاک پروردگار کے اور جو چیز کو خداوند رکھنے چاہے گا وہ رہے گی  
 جیسے عرش کرسی لوح قلم دوزخ بہشت اور سوائے اُنکے جو کچھ اللہ تعالیٰ کے  
 ارادے میں ہے خواہش میں ہے وہی چیز باقی رہے گی جب سب کچھ فانی  
 ہو جاوینگے نیست و نابود ہو جاوینگے جب تک خدا تعالیٰ کی خواہش ہووے گی  
 تمام عالم اس حال میں ہوگا پھر جب ارادہ اس پاک پروردگار کا عالم کے  
 پھر پیدا کرنے کی طرف تعلق پکڑے گا آخرت کو ظاہر کرنے چاہے گا ایک حکم  
 سے آسمان زمین پیدا ہو جاوینگے آسمان سے زمین کے اوپر ایک قدرت کا  
 مینہ برسے لگیگا تن بدن سب آدمیوں کے جانداروں کے زمین میں سے ہولیکہ  
 طرح جمنے لگیگا صورت شکل ہر کسی کی تیار ہو جاوے گی پھر حضرت اسرافیل پیدا  
 ہووینگے حکم سے عرش کے نیچے سے صور کو ہاتھ میں لیوینگے ساری خلقت کی  
 روحیں اس طور میں ہووینگی پھر حضرت اسرافیل علیہ السلام بہت خوش آوازی  
 سے دوسرا صور دم کریں گے اور اس آواز میں کہیں گے اے ارواح تم سب اپنے اپنے



بدنوں میں داخل ہو جاؤ سب ارواحیں صورتوں میں سے نڈھی کی طرح سے نکل کر رڑ کر  
 اپنے اپنے بدنوں میں داخل ہو جاؤ نیکی ترتیب سے اول آخر کے مردے سب جی  
 اٹھنے کے شرکادوں ظاہر ہو دیگا قیامت قائم ہو جاوے گی اس حقیقت کو اللہ تعالیٰ  
 نے فرمایا ہے وَإِذَا كَانُوا فِي أَهْوِيَاتِهِمْ اور حقیقت روحین بدنوں کے ساتھ ملائی  
 جاد نیکی سب آدمی زندہ ہوونگے جی اٹھنے کے پھر اچھے لوگوں کو اچھوں کے ساتھ جمع  
 کر نیکی برے لوگوں کو برے جمع کر نیکی مومنوں کو مومنوں کے ساتھ کافروں کو کافروں کے ساتھ سیطرہ ہر جنس کو  
 جنس کے ساتھ ملاوینے کے سچوں کو سچوں کے ساتھ دوستوں کو دوستوں کے ساتھ  
 دشمنوں کو دشمنوں کے ساتھ جھوٹوں کو جھوٹوں کے ساتھ شاہوں کو شاہوں کے ساتھ  
 چوروں کو چوروں کے ساتھ جیسوں کو جیسوں کے ساتھ اکٹھا کر نیکی سب کی جمع تفریق  
 ہو جاوے گی فَإِذَا أَلْمُودَةُ سُئِلَتْ اور حقیقت لڑکی جیتی گاڑی گئی زمین میں  
 گور میں ڈالی گئی پوچھی جاوے گی يَايَ ذَنْبٍ قَتَلْتَ کس گناہ سے ماری گئی تھی  
 حقیقت ملے کے آدمی شرک تھے جہالت میں تھے ایمان کی مسلمان کی بات کچھ  
 نہ جانتے تھے پہلے برے کام سے بے خبر تھے اس وقت بہت لوگوں کو یہ  
 عادت تھی جو بیٹا ان کے گھر میں پیدا ہوتا تو رکھتے پالتے اور جو بیٹی ان کے یہاں  
 پیدا ہوتی تو اس کو بھی رہنے دیتے جب پانچ برس کی چھ برس کی ہوتی تب اس کو  
 جیتی ہی زمین کھود کر گاڑ دیتے گور و نہیں دھکیل دیتے گلا گھونٹ کر مار ڈالتے  
 بعضے اس واسطے مارتے تھے جو بڑے ڈرتے تھے بڑی ہونے سے بیاہ شادی  
 کر دینا پڑے گا دان و ہیز و بیاہ پڑے گا پیسہ کا مال دولت خرچ کروا دے گی  
 فقیر کروا دیگی سب بات کے ڈر سے آگے ہی مار رہتے تھے اور بعضے عار کرتے تھے  
 تنگ رکھتے تھے کہ بیٹی جس کو دینی ہووے گی وہ داماد کہلاوے گا جنوائی ہووے گا  
 حقیقت اللہ تعالیٰ نے بدنوں کے اوپر اپنا فضل کیا رحم کیا حضرت محمد رسول اللہ



کو پیغمبر کیا اپنا کلام بھیجا قرآن نازل کیا سب طرح کی ہدایتوں کی راہ بنادی خلق کی ہدایت کے واسطے بھیجا سب کو کہتے ہیں نے بھلی بری راہ پہنچا دی سب کو دیکھو کہ جس کو سعادۂ نصیب تھی دنیا آخرت میں اُن کا بھلا ہوا چاہتا تھا ایمان لائے مسلمان ہوئے اچھے کام نیک عمل کرنے لگے اچھی راہ پر قائم ہو گئے ہمیشہ کی نعمت دولت کو پہنچے اور جس کو شقاوت بد بختی نصیب تھی دنیا آخرت میں اس کا برا ہوا چاہتا تھا ایمان کی مسلمان کی دولت سے محروم رہا اچھے کام کی بات نہ سنی نہ مانی بد عملوں کو نہ چھوڑا اُن برے کاموں میں قائم رہا شرک کے جہالت کے کام کرتا رہا اس بات کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ایسے برے کاموں کا سوال ہو گیا اُن آدمیوں سے کہ اپنی بیٹیوں کو جیتی گاڑ دیا ہیں اور جو کوئی ایسا کام کرے گا اُن سے سوال ہو گیا مناسب ان لڑکیوں کے پوچھے جاویں گے کیا گناہ کیا تھا تمہارا اُن بے گناہوں نے کیا قصید دیکھی تھی تم نے اُن معصوموں سے جو ان کو اس طرح مار ڈالتے تھے اُن باپ کے اوپر عذاب ہو گیا دوزخ میں جلیں گے غضب میں پڑیں گے اور جو عورتیں پیٹ گرواتی ہیں حمل اپنا ضائع کرتی ہیں وہ بھی بہت برا کام کرتی ہیں اسے بھی سوال ہو گیا پوچھی جاویں گی برا کام کیا برا بد لایا وینگی وَاِذَا الصُّحُفُ تُسْرَتُ اور جو وقت نامے عملوں کے کھولے جاوے ہر ایک آدمی کے عمل دن کے رات کے ساری عمر کے اچھے برے دن کے دن میں رات کے رات میں لکھے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرشتے لکھتے ہیں جمع کرتے جاتے ہیں اچھے عمل نامے مسلمانوں کے علیین میں لکھے جاتے ہیں برے عمل نامے سچین میں پھر جب آدمی مرنے کا ہے وہ سب نامے اچھے برے عملوں کے پیٹ رہتے ہیں پھر جب قیامت قائم ہووے گی سب کے نامے عملوں کے فرشتے حکم سے لاوینگے اور سب نامے کھول کر ہر ایک کے ہاتھ میں دیوینگے اچھے



لوگ اپنے اچھے عملنامے دیکھ کر خوش ہوو نیگے برے لوگ اپنے برے عملنامے  
 دیکھ کر ناخوش ہوو نیگے غمگین ہوو نیگے خرابی کا حال نظر آجاوے گا وَاِذَا  
 السَّمَاءُ كُشِطَتْ اور جو وقت آسمان اکھڑ جاوے گا لپیٹ دیو نیگے آگے سے  
 اٹھ جاوے گا وَاِذَا الْاَنْجُمُ سُحِبَتْ اور جو وقت دوزخ گرم کی جاوے گی  
 اللہ تعالیٰ کی قہر کی غضب کی آگ میں دسکنے لگے گی دھکائی جاوے گی وَاِذَا  
 الْاَرْضُ اُزُلِفَتْ اور جو وقت بہشت نزدیک کی جاوے گی سچے مومنوں مسلمانوں  
 کے پاس آ رہے گی اللہ تعالیٰ کے دوست بہشت کو اپنے پاس دیکھنے خوشحال  
 ہوو نیگے اس وقت میں اس حال میں یہ بات ہووے گی عَلَيَّتْ فَنَسْ مَا اَحْضَرْتْ  
 جانیکا ہر ایک آدمی ہر کوئی جو کچھ حاضر کیا ہوگا اچھا عمل برا عمل اس وقت یہ بارہ  
 طرح کی باتیں ہوو نیگی انہیں سے چھہ باتیں دنیا میں ہوو نیگی سورج سیاہ ہو جاوے گا  
 ستارے گر جاوے نیگے پہاڑ اکھڑ جاوے نیگے تمام آدمی اپنے کام بھول جاوے نیگے  
 وحشی جانور آپس میں ایک ہو جاوے نیگے دریا سب گرم آگ ہو جاوے نیگے اور چھہ باتیں  
 آخرت میں ہوو نیگی مروجے سب جی اٹھنے کے ہر کوئی اپنی اپنی جنس میں جا ملیگا برے  
 کاموں کا سوال ہوو نیگا پرشش ہوو نیگی نامے عملوں کے کھولنے کے ہر ایک کے ہاتھ میں دو نیگے  
 آسمانوں کو درمیان سے لپیٹ دیو نیگے اٹھ جاوے گا کچھ نہ رہے گا دوزخ کی  
 گرمی زیادہ ہو جاوے گی دوزخوں کے واسطے غصے میں دسکنے لگی اسکی آگ بھڑکے گی  
 شعلے اٹھنے لگیں بہشت مومنوں سے نزدیک ہو جاوے گی نظر آنے لگی جب  
 باتیں ہو جاوے نیگی تب آدمی جانیکا دنیا میں کیا کیا تھا کیا کام کیا تھا اچھا کیا  
 یا برا کیا تھا جب تک یہ باتیں ہوو نیگی تب تک ان حقیقتوں کو تمام آدمی  
 اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھنے اچھے برے کام کی قدر اور بے قدری بخان سکھنے  
 جب یہ باتیں ظاہر ہوو نیگی لوگ اپنی آنکھوں سے دیکھنے ہر ایک خبر کے ساتھ



اچھے کام کے برابر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نعمتیں خوب بیان دو لہٰذا موجود ہیں اور ہر ایک شے کے ساتھ برے کام کے برابر خوار سی خرابی لعنت ملامت بلا رنج تیار ہے تب ہر کوئی نیک کاموں پر اچھے عملوں کے اوپر خبردار ہووے گا معلوم کریگا جانے گا یہ نماز روزہ حج زکوٰۃ و عایشہ ذکر و فکر اور جو کچھ اچھے عمل اللہ تعالیٰ اور رسولؐ نے فرمائے تھے ان کے مال کے دل کے جانے عمل ہر ایک طرح کی بندگی کیا پڑی دو لہٰذا تھیں تھیں کیا پڑی نعمتیں تھیں کیا خوب بہتر کام تھا کیا ہی اچھی بات تھی اور اس وقت ہر کوئی برے کام کی بری باتوں کی خشیت پیچ پاوے گا جانے گا سستی نماز روزہ میں جھوٹے چوری غضب زنا مکرو فریب و خد کینہ بکڑی دشمنی اور جو کچھ برے کام ہیں اللہ تعالیٰ اور رسولؐ نے ان کاموں کو منع کیا تھا کیا بری بلا میں تھیں کس خرابی کا گھر تھا ان کاموں کے سبب آج کس خوار سی میں کیسی بلا میں پڑ گئے اس وقت ہر کوئی نیک کام والے اچھے عمل والے انکے اوپر کر نیگے غم کھا دیں گے اپنے دلیں کہیں گے میں نے کیوں دنیا میں ایسے کام زیادہ نہ کئے بہت آسانی سے وہاں ہو سکتے تھے سب سب باب ان اچھے کاموں کے واسطے اللہ تعالیٰ نے پیدا کر دیے تھے ہی افسوس ایسی نعمتوں کی ہمنے کچھ قدر بنو بھی بہت ہی تھوڑا کیا جو کچھ آج کے دن کے لائق تھا نہ کیا اور بد کاموں کے اوپر جس کسی نے جتنا پڑا کیا تھا اس وقت غم کرے گا غمگین ہووے گا زار زار رووے گا کہے گا بیوقوفی کا کام ہمنے کیا اللہ و رسولؐ کا کہا تھا نا عالم فاضلون کی بات نہ سنی ہدایت کرنے والوں کی ہدایت نہ مانی نصیحت کسی کی نہ سنی اپنی طبیعت کے تابع رہے شیطان کا نفس کا کہنا قبول کیا اللہ تعالیٰ کی بندگی چھوڑ دی شیطان کی بندگی قبول کی ہے ہی افسوس آج کیسی بری بلا میں آ پڑے ہائے کیا کیا کیا پھر اس وقت غم کھا نا رو نا



کچھ کام نہ آوے گا کچھ فائدہ نہ دے گا آج دنیا ہی میں جن لہجہ میں نے جو کچھ  
 کر لیا اچھا یا بُرا بہت یا تھوڑا وہی آگے آوے گا زیادہ کچھ نہ ہو و یگا اسے لے لے گا  
 چاہئے اس دنیا کی زندگی کو بہت غنیمت جانیں جو کچھ اچھا کام آئے ہو سکے  
 سو کریں آج محنت کر لے وین جو کل ہزاروں لاکھوں طرح کی محنت سے چھوٹ  
 جاوین سستی غفلت کو نہ ہر جا میں ہر حال میں اچھے کاموں کے اوپر توجہ و چالاکی  
 رہیں یہ سعادت کی اور بہتری کی نشانی ہے اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو  
 مومنوں کو تو فیق بخشے جب یہ خبریں قیامت کی اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں  
 فرمائیں شرکوں نے کافروں نے سنیں اپنی ہو قوفی سے آپس میں کہنے لگے  
 یہ کلام خدا کی طرف سے نہیں ہے باتیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم دروغ  
 کہتے ہیں اپنی طرف سے سنی نئی باتیں کرتے ہیں باپ داداؤں کا دین راہ و رسم  
 چھوڑ دی ہے اپنی طرف سے کچھ باتیں جوڑ لائے ہیں یہ دیوانوں کی سی باتیں  
 کرتے ہیں یا کوئی شیطان اُنکا دوست ہوا ہے وہ کہہ رہا ہے حق تعالیٰ نے  
 ان احمقوں کے اِس گمان کو دور کر دیکے واسطے سو گند یاد کی اور فرمایا یہ کلام  
 حق ہے سچ ہے میرا ہی کلام ہے جبریلؑ نے میرے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے اوپر میری طرف سے پہنچایا ہے وہ میرا پیغمبر دیوانہ نہیں جو آپ سے ایسی باتیں  
 کہے جبریلؑ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا پیغامِ شہادت تھارے اوپر پہنچایا فرماتا ہے  
 اللہ تعالیٰ فلا اَقِمْ بِالْحَقِّ یہ بات نہیں جو کافر مشرک سمجھتے ہیں شتم کھاتا ہوں  
 میں ستاروں کی جو چھپ جانے والے ہیں دن میں اَجْوَامِ الْكَوْکَبِ چلنے والے ہیں  
 جاری ہیں مشرق سے مغرب کی طرف چلے جاتے ہیں پھر آتے ہیں جاتے ہیں  
 نکلتے ہیں دو بتے ہیں پھر پھرتے ہیں وَاللَّيْلُ إِذَا تَجَاسَّسَ اور تسم ہی رات کی  
 جو تاریک ہوتی ہے اندھیا رہی ہوتی ہے وَالصُّبْحُ إِذَا تَنَفَّسَ اور تسم ہی صبح کی



جس وقت دم مارتی ہے فجر طلوع کرتی ہے صید اظہار ہوتا ہے اِنَّہ لَقَوْلٌ رَّسُوْلٌ  
 کے پیچھے تحقیق قرآن کلام ہے خدا تعالیٰ کا پڑھتا ہے اس کلام کو لاتا ہے پیغام  
 پہنچا نیوالا بزرگ خدا کی طرف سے اس کلام کو لاتا ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے اوپر پڑھتا ہے جبریل ذی قُوۃ صاحب قُوۃ ہے وہ بزرگوار عند ذی  
 العرش مکیں نزدیک صاحب عرش کے برابر تہر رکھتا ہے عرش کے سید اکبر نبی  
 کے پاس اللہ تعالیٰ کے پاس جبریل کا بڑا رتبہ ہے مطاع ہم آمین جبریل کی  
 اطاعت کرتے ہیں فرمان بردار ہیں آسمانوں میں امانت دار ہیں بے تعزیر  
 اور صفین اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کی فرمائیں جبریل علیہ السلام سب  
 فرشتوں میں اللہ تعالیٰ کے بڑے مقرب فرشتے ہیں ان کو وحی پہنچانے کی ہمت  
 ہے سب پیغمبروں کے پاس اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچاتے ہیں کلام اللہ تعالیٰ کا سنکر  
 پیغمبروں سے کہتے ہیں کلام پڑھتے ہیں سب کتابیں خدا کی طرف سے پیغمبروں کے  
 اوپر حضرت جبریل کی معرفت اتری ہیں علم کے خزانے کے خزانچی ہیں جیسا اللہ  
 کے نزدیک علم کے برابر کسی چیز کا مرتبہ نہیں ویسے ہی عالم کے برابر صاحب علم  
 کے برابر کسی چیز کا درجہ نہیں اس سبب جبریل کو بزرگ بزرگوار فرمایا ہر کوئی جانے  
 علم کے برابر اور عالم کے برابر کسی کا رتبہ زیادہ نہیں اور جبریل کو ذی قوت  
 فرمایا ہے صاحب قوت ہے جبریل تو معلوم ہووے جو علم بڑی قوت ہے  
 جو کوئی صاحب قوت ہے پھر جتنا جتنا علم زیادہ ہووے اتنا ہی اتنا اس کو  
 روحانی قوت زیادہ ہووے جو بہت بڑا علم والا ہے وہ بہت بڑا قوت والا  
 ہے حضرت جبریل کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے علم کا خزانچی کیا ہے سب  
 پیغمبروں کے اوپر کلام پہنچانے کا علم لانے کا واسطہ کیا کتابیں تو ریت  
 حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اوپر زبور حضرت داؤد علیہ السلام کے قرآن مجید



حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر انھین کے واسطے سے وساطت سے  
 اللہ تعالیٰ نے نازل کیا اور اولیاؤں کے اوپر ہزاروں لاکھوں طرح کے بھید و نکات  
 الہام اسرار کا کشف حقیقتوں کا معلوم ہو جانا حضرت جبریل علیہ السلام ہی کے  
 واسطے سے ہی اس سبب حضرت جبریل علیہ السلام کو صاحب قوت فرمایا یہ  
 باطن کی قوت کا ان کی بیان ہی اور ظاہر کی بھی قوت حضرت جبریل کی ایسی  
 ہے جو ان کے چہ سو پر ہین جو قوت اللہ تعالیٰ حضرت لوط سمعہ کی امت کے اوپر  
 اپنا غضب نازل کرنے چاہا حضرت جبریل علیہ السلام کو حکم کیا جو ان لوگوں کی  
 زمین کو اکھاڑ کر الٹ دیوے حضرت جبریل علیہ السلام کو حکم سے اس جگہ میں آکر اپنے ایک  
 چھوٹے پر کو اس زمین کے کنارہ میں گاڑ کر سات شہر تھے موقوفات نام تھا  
 ان شہروں کو اٹھائے آسمان کے نزدیک لیجا کروان سے الٹ مارے  
 اور ثوداک قوم تھی کافر تھے وے لوگ بے فرمان تھے حضرت صالح پیغمبر  
 کا حکم نہ مانا حضرت جبریل کو حکم ہوا ان کے مارنے کا ہزاروں خلق تھی جبریل نے  
 اگر ان کے اوپر ایک ٹانگہ ماری ایک آواز کی وے سب آدمی اسی ایک آواز میں مرنے  
 اور عند ذی العرش مکین کر اللہ تعالیٰ نے جبریل کی صفت کی فرمایا عرش  
 کے صاحب کے پاس مرتبہ کھتا ہے مقرب ہے اپنی صفت اللہ تعالیٰ نے اس طرح  
 سے کی آپ کو عرش کا صاحب عرش کا پیدا کر شوالا فرمایا اس عالم میں ساری  
 مخلوقات ہیں عرش کے برابر جسم میں تن میں کوئی چیز بڑی نہیں پیدا آسمان  
 کہ ساتوں زمین اور دریا اور پہاڑ سب ملک دوسرے آسمان اور آگے ایسے  
 ہیں جیسے ایک حلقہ انگوٹھی کا ایک بڑے میدان میں جنگل میں پھرا ہوا ہے  
 اس طرح پہلے آسمان اور دوسرے آسمان تیسرے آسمان کے آگے چھرا  
 طرح ساتوں آسمان تک پھر ساتوں آسمان اور جو کچھ اسکے اندر ہے



سب ملکر کرسی کے آگے ایسے چھوٹے ہیں جیسے ایک چھلا بڑے بیابان میں  
 پڑا ہووے پھر کرسی اور ساتواں آسمان اور ساتویں زمین اور سب  
 کچھ عرش کے آگے ایسے چھوٹے ہیں جیسے ایک چھلا بڑے بیابان میں  
 پڑا ہووے اور بہت بائیں ہیں عرش کی بڑائی کی پھر وہ پروردگار جسے  
 ایسی بڑی بڑائی کی چیز پیدا کی ہے اسکی بڑائی کی نہایت نہیں کچھ حد  
 نہیں ایسے بڑے صاحب کے پاس جبریل کا بڑا مرتبہ ہے بڑے قرب کا  
 درجہ رکھتا ہے یہ بڑا درجہ علم کے سبب جبریل علیہ السلام کو بخشا ہے اور  
 جبریل کو مطاع فرمایا سب فرشتے جبریل کی اطاعت کرتے ہیں فرمانبرداری  
 میں ہیں سب آدمی کہتے ہیں یہ بزرگی علم کی برکت سے جبریل کو ملی ہے  
 اس بات میں اشارت ہے جو کوئی صاحب علم ہے اللہ تعالیٰ کے حکم سے  
 ہر کوئی اسکی فرمانبرداری کرتا ہے اطاعت میں رہتا ہے اور اسکی متابعت  
 کرنی فرمان میں رہتا ہے کسی کو لازم ہے ضرور ہے اور خدا تعالیٰ کی درگاہ  
 کا مقرب بھی وہی بندہ ہے جو عالم ہے دین کا اور جبریل کو امین فرمایا  
 جو کچھ اللہ تعالیٰ کلام اپنا فرماتا ہے ان کو سپرد کرتا ہے سوچتا ہے اسنے  
 رسول کے پاس پہنچا دینے کے واسطے جبریل کے ہاتھ پیغام بھیجتا ہے جبریل  
 اس کلام میں کچھ خیانت نہیں کرتے ایک حرف کا ایک ذرہ تفاوت نہیں کرتے  
 جسے کہتے ہیں لا پہنچاتے ہیں جو کچھ وحی خدا تعالیٰ کی طرف سے پیغام خدا  
 کا کلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغاموں کے اوپر لاتے ہیں  
 پڑھتے ہیں غلطی کو راہ نہیں سچ ہے قرآن مجید بے تفاوت کلام خدا تعالیٰ  
 کا ہے جبریل علیہ السلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر اگر  
 پڑھتے ہیں وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُونٍ اور اِنَّ چرون کی جو اوپر بیان



ہو ہی ہیں یا رتھار اٹھا پتھر اور یوانہ بیہودہ کہنے والا جو کچھ  
 کہتا ہے سچ کہتا ہے راست کہتا ہے بے تفاوت کہتا ہے محمد رسول اللہ  
 سچا رسول ہے ساری دنیا کے عقلمندوں سے زیادہ تر عقلمند ہیں  
 بیہودہ بات بیفائدہ بات کو اس کے پاس کیا دخل ہے کیا کام ہے جو کوئی پیغمبر  
 کو ایسا سمجھے وہی دیوانہ ہے بے وقوف ہے وَلَقَدْ سَرَّاهُ بِالْأَفْقِ الْمُبِينِ اور  
 تحقیق مقرر دیکھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل کو آسمان کے کنارے سے  
 حطرت سے سوچ نکلتا ہے اسکی صلی صورت میں دیکھا نہایت خوبصورت صحت  
 کرسی کے اوپر بیٹھا ہوا آسمان زمین کے درمیان میں پھر نزدیک اگر تعالیٰ  
 کا پیغام بچا دیا اور جو کچھ کہنا تھا کہا سمجھا دیا اور کہا میں جبریل ہوں اللہ  
 تعالیٰ کا مین تمھاری طرف پیغام لایا ہوں یہہ کلام خدائے تعالیٰ کا ہے سنو  
 سمجھو یاد رکھو سب لوگوں کو سناؤ سکھاؤ راہ بتاؤ ہدایت کرو یہہ پہلے لوگوں  
 کی بات ہیں جن دنوں میں حضرت نبی صاحب کو دنیا میں خدا تعالیٰ نے اپنا  
 پیغمبر کیا پیغمبری کی خلعت بخشی پھر حسین بن علیؑ حضرت جبریل آتے رہے  
 پیغام لائے آیت آیت سورت سورت کر کر حسین بن علیؑ قرآن  
 نازل ہوا جو کچھ آیت اتر اچھو خیر پائی حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 اپنی امت سے خبر دی بیان فرمائی کچھ نخل نہ کیا اس بات کو اللہ تعالیٰ فرماتا تھا  
 وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ اور قسم یہی نہیں ہیں وہ محمدؐ غیب کی باتوں میں  
 غیب کی خبر دینے میں نخل جو کچھ چھپی باتیں غیب کے خدا کی طرف سے محمدؐ کے  
 اوپر آتی ہیں وہے باتیں جو تمہارا سب کوئی آپ کے آپ اپنی عقل سے نہ پاسکے  
 وہے باتیں بخان سکتے جو احوال آخر کی خبریں ہیں اچھی راہ کی ان میں سوچ  
 ہی دنیا کی آخرت کی بہتری خوبی دولت نعمت پانے کی راہ ان باتوں سے



اس کلام سے معلوم ہوتا ہے محمدؐ ہمارا رسولؐ تمہارے اوپر ظاہر کرتا ہے کہتا ہے سکھاتا ہے ایسی بڑی نعمت کے دینے میں تم سے کچھ نخل نہیں کرتا ہے تم سے کچھ محمدؐ علیہ السلام کا احسان مانو دل سے جان سے شوق سے اس نعمت کو قبول کرو شکر کرو الٹی ناشکری کرتے ہو یہ بہت بری بات ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں جھوٹے بولنے کا گمان رکھتے ہو دیوان پن کا خیال کرتے ہو کچھ لالچ کا گمان کرتے ہو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان باتوں سے پاک ہیں بے غرض بغیر لالچ بے تفاوت تمہاری بہتری کے واسطے تمہاری ہدایت کرتا ہے ثواب ان کا خدا تعالیٰ کے اوپر ہے وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَانٍ وَّجِمْ اورتسم ہی نہیں ہے قرآن قول شیطان ملعون کا فاین تک ہوں پھر کہاں جاتے ہو تم مشر کو کافر و کہاں جھکتے ہو کیا سمجھتے ہو یہ بہت بری سمجھ ہی تمہاری یہ سمجھ تم کو خوار کرے گی خراب کرے گی ہمیشہ کی خوار ہی خرابی میں ڈال دیوے گی کہاں جا بھکتے جاتے ہو یہ گمان مشر کون کا جو کہتے ہیں کوئی جن کہہ دیتا ہے شیطان کہہ دیتا ہے غلط ہے جھوٹے کہتے ہیں جن کو شیطان کو سارے آدمیوں کو ہرگز قدرت نہیں جو ایسا کلام کہہ سکیں بول سکیں بڑے بڑے عقلمندوں نے اچھے بولنے والوں نے بہت فکر میں لگین بہت باتیں بنائیں قرآن کی برابری کرنے چاہا کچھ نہ کر سکے آپ ہی آپ شہر مندہ ہو رہے خفیف ہو رہے آخر جب کسی یقین کیا سچ جانا جو یہ کلام سوائے خدا کے اور کیا نہیں ہو سکتا سچ ہی تحقیق ہی جن شیطان دیو پر ہی اس کلام پر ہنسنے سے دور بھاگتے ہیں اور جو کوئی قرآن کے پڑھنے سے قرآن کے سننے سے قرآن کی باتیں سمجھنے سے قرآن کے بھیدوں کو بوجھنے سے قرآن کے



موافق عمل کرنے سے دور بھاگتا ہے اور اس ہوتا ہی سست رہتا ہے، وہ بھی شیطان ہی شیطان کی خصلت رکھتا ہے ان دور بھاگنے والوں کے خطاب ہے تم اس قرآن سے قرآن کی حقیقت سے کہان بھاگتے ہو کیون بھاگتے ہو شیطان کی خصلت میں کیون چلے جاتے ہو شیطان کے پیچھے کیون بھٹکتے ہو کیون بہکتے ہو بڑی بیوقوفی بڑی جہالت ہے کمال نادانی ہے قرآن کو خدا کے کلام کو پیغمبر کو سب پیغمبروں کے سردار کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر شیطان کے پیچھے چلے جاتے ہو گمراہ ہوتے ہو شتاب پھر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت میں بیروسی میں آؤ قرآن کی بات سنو قرآن پڑھو قرآن کے معنی سمجھو قرآن کے بھید جانو ہدایت میں پہنچو سعادت پاؤ ان ہوا لا یدکون للعالمین نہیں ہی قرآن سوائے نصیحت ساری خلق عالم آدمی جن پر ہی کے واسطے لمن شاء منکون ان یتقیم جو کوئی چاہے تم میں سے اچھی راہ کے اوپر قائم ہو وہی قرآن مجید وعظ ہی نصیحت ہی حکمت ہی نور ہی ہدایت ہے اس کلام کے پڑھنے سمجھنے کو چھنے سے اچھی راہ کا بری راہ کا سوچ بڑھتا ہے اچھی راہ کے اوپر قائم ہونے سے خدا کے رسول کے فرمان حکم بجالانے سے دنیا میں آخرت میں خیر خوبی ملتی ہے دنیا میں جان کی مال کی تن کی بدن کی سلامتی ہے آرام ہے خوشی ہے امن ہے چین ہے آخرت میں ہر طرح خوشی ہے آرام ہے بے نہایت نعمتیں لذتیں بہن ہمیشہ کی دولت ہے پادشاہی ہے بری راہ میں جانے سے گمراہ ہونے سے خدا و رسول کا حکم نہانے سے دنیا میں آخرت میں ہزاروں لاکھوں طرح کی خرابیاں ہیں خواریاں ہیں پریشانیاں ہیں غم ہے عذاب ہے دوزخ کی آگ میں ہمیشہ



جلتا ہے یہ بہت بڑی رحمت ہے اللہ تعالیٰ کی اس آخر زمانے کے لوگوں  
 کے اور جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ اپنا پیغمبر کیا سب کچھ خیر  
 کی باتیں سکھا دین قرآن بھیجا اپنا کلام بھیجا سب طرح کی بہتری کی باتیں  
 نصیحتیں قرآن میں فرما دین تمام عالم کی خوبی اس میں ہے اور نفع فائدہ وہی  
 آدمی اس قرآن سے لیتا ہے پاتا ہے جو چاہے خواہش رکھے کہ اچھی راہ  
 پر قائم ہو جاوے ہمیشہ کی دولت کو پہنچے اور جس آدمی نے یہ خواہش  
 نہ رکھی اس بہتر راہ پر قائم ہونے پناہ قرآن سے کچھ کام نہ رکھا نصیحت  
 قرآن کی نمانی بد بخت رہا شیطان کے ساتھ چلا گیا سب نعمتوں سے محروم رہا  
 اس دولت کی محرومی اللہ تعالیٰ کسی مسلمان کو نصیب نہ کرے یہ سب  
 باتیں جو کچھ اللہ تعالیٰ نے فرمائیں سچ ہیں حق ہیں ان باتوں کے سچ ہونیکے  
 اوپر اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی اپنی قدرت کی نشانیوں کی ستاروں کی رات  
 کی صبح کی اور ان چیزوں کی قسم یاد کر نہیں بہت بھید ہیں سو اس پاک  
 پروردگار کے کون جان سکتا ہے اور جو کوئی کچھ بھید بیان کرے گا اپنی  
 عقل اپنی سمجھ کے موافق کہیگا ایک بات یہ ہے اپنی قدرت کی نشانیوں کی  
 یاد کی تو جس کسی کو عقل ہے شعور ہے جانے بوجھے کہ جس کسی کو یہ قدرت  
 ہے جو ستاروں کو پیدا کیا ہر دن رات میں ستارے کو ظاہر کر دیتا ہے چھپا دیتا  
 ہے طلوع کر دیتا ہے غروب کر دیتا ہے رات پیدا کی دن پیدا کیا اسی  
 کو قدرت ہے جو اپنے ایک خاصے بندے کو رسول کریم پر کرے پیغمبر کرے بندہ  
 کا سب طرح کا علم سکھلاوے اپنا کلام اس کے اوپر اتارے سچی راہ دکھا  
 دیوے سچی راہ میں قائم کر دیوے تعجب کرنے کی کیا بات ہے اور ان چیزوں کی  
 قسم یاد کی جو سب کوئی ہمیشہ اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے کچھ شک نہیں کہتا



اس میں اشارت ہے سنے والوں کو چاہئے جانیں جیسے دن رات کے ہو زمین  
کچھ شک نہیں اور سب جانتے ہیں کہ ان کا پیدا کرنا ایک خاوند ہی ہر  
چیز کے اوپر قادر ہے جو کچھ چاہے سو کرے جو کچھ چاہا سو کیا اسی طرح سے  
قرآن کے اثر نہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جبریل کی وساطت میں محمد  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر اللہ تعالیٰ کا کلام آیا ہے کچھ شک  
نہ لاؤ جس خاوند نے ستارے پیدا کئے رات پیدا کی دن پیدا کیا اسی خاوند  
نے اپنے کلام کی سچی باتیں بھی فرمائیں جو کچھ اس جہان کی خلق کا حال اس  
جہان میں آخرت میں ہو و بگا کہ یا شک کرنے والا نہ ماننے والا احمق ہی  
بے وقوف ہے اور ستاروں کی قسم کھانے میں یہ بات ہے جیسے اندھیاری  
رات میں ستاروں کی پہچان سے مسافر خشکی کی راہ چلنے والے پہاڑوں کے  
پٹھن والے دریا کی راہ چلنے والے اپنی سیدھی راہ پاتے ہیں چلے جاتے ہیں  
اسی طرح سے یہ جہان دنیا کی اندھیاری رات کا وقت ہے ہر طرح کی باتیں  
اندھاریاں جہالت کی نادانی کی کھڑکی شرک کی تفاق کی بے ایمانی کی نا  
مسلمانی کی چھارہ ہیں زمین ان سب تاریکیوں اندھیاریوں میں ایسی ات  
مین سا رکھ دی گئی ہے چلے جاتے ہیں ہر طرح کی اندھیاریاں جمع ہیں  
اس اندھیاری رات میں چاند کی چاندنی چاہئے اور ستارے چاہئیں تو اس  
چاندنی سے اور ان ستاروں سے مقصود کی راہ کی طرف معلوم کریں سیدھی  
راہ میں آرام سے چلے جاویں اپنے مقصود کو پہنچیں مقصود کی منزل میں پہنچیں  
صبح کے وقت فجر کے وقت کا وعدہ ہے اس دنیا کی اندھیاری رات میں  
جو دھوئیں رات کا چاند پورا کائنات تمام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
اور ستارے کے ساتھ آئیں سورہ میں قرآن مجید کی ہیں جو نجم نجم آیت آیت



سورہ تکوید اترتی کہیں راہ پانے کی ہدایت کی راہ کی دلیلیں ہوئیں تسانیان  
 ہوئیں جن کھینے نے اپنی آنکھوں پر سے پردہ اٹھالیا غفلت جہالت و کی  
 آنکھیں اپنی کھولیں حضرت محمد رسول اللہ کے اوپر ایمان لا یا دل سے متابعت  
 رسول اللہ کی قبول کی ایمان کے نور میں مسلمان کی چاندنی میں آیا قرآن  
 کی آیتوں کے ستاروں کی ہدایت کی راہ پائی مقصود کے منزل کی طرف معلوم  
 کی خوبی سے سچے رستے کے اوپر چلا کل کے دن قیامت کی صبح میں بچنے والے  
 و سوا اس اپنے مقصود کو پہنچ جاوے گا اور جس کم بخت نے اپنے منہ کا پردہ  
 دور نہ کیا آنکھیں نہ کھولیں جہالت کی کھروشرک کی اندھیاریوں میں رہ گیا  
 چاندنی میں نہ آیا ستاروں کو نہ دیکھا راہ نہ پہچانی گمراہی میں پڑا راہ سے  
 دور ہوا اندھیاریوں میں بھٹکا الٹی راہ میں بھٹکا مقصود کی منزل سے دور  
 گیا خوار سی کے گڑھوں میں کل کے دن میں قیامت کی فجر میں ہزاروں بند  
 میں لاکھوں قیدیوں آپ کو بند پاوے گا ہر طرف سے بلاؤں کے دریا میں زخ  
 کی آگ میں عذاب میں ڈوبے گا اللہ تعالیٰ مومنوں مسلمانوں کو اپنی پناہ  
 میں رکھے یہ ایک بھید ہے جو اللہ تعالیٰ نے قسم یاد کی ان باتوں کے اوپر  
 جو بیان ہوئیں اور سوائے اسکے اپنے کلام کے بھید اللہ تعالیٰ کے معلوم ہیں  
 نفس و نہیں قرآن کی لکھا ہے جب اس سورت کی یہ آیت ان ہوا لا ذکر  
 للعالمین لمن شاء منکم ان یتقیم نازل ہوئی ابو جہل نے سنکر کہا اس راہ  
 پر قائم ہونا ہماری خواہش کے اوپر موقوف ہے ہماری چاہ میں ہے  
 جس وقت چاہیں گے ہم قائم ہووینگے جب نہ چاہیں گے ہووینگے سب کچھ ہماری چاہ  
 ہی کے اوپر ہے اس بات کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی اللہ تعالیٰ  
 نے یہ آیت بھی وما تشاؤون الا ان یتشاء اللہ رب العالمین اور نہیں



چاہتے تم اور نہیں چاہو گے تم اچھی راہ کے اوپر قائم ہو نا اچھے کام کی خواہش  
 کرنی مگر جو چاہے اللہ تعالیٰ پروردگار سب عالم کا اس آیت میں دو طرح کا  
 بیان ہے ایک بیان یہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سب بندوں کی طرف  
 تم سب بات میں عاجز ہو تمہارے ہاتھ میں کچھ نہیں تمہارا چاہنا خدا کے  
 چاہنے پر موقوف ہے خدا چاہے تو چاہو نہ چاہے تو نہ چاہو تم کام کرنیکی  
 قوت نہیں رکھتے جو کچھ کام کیا جا ہو خدا کی قوت نے پر موقوف ہے خدا  
 قوت دیوے نکلو تو کر سکتے ہو قوت ندیوے تو کچھ نہیں کر سکتے خدا تعالیٰ  
 اپنا فضل کرے بندگی کرنیکی خواہش بخشے طاعت کرنے کی قوت بخشے تو  
 طاعت بندگی کر سکتے ہو اور جو وہ بخشے قوت نہ بخشے تو کچھ نہ کر سکو تم سے  
 کچھ نہ ہو سکے مگر اہی میں کفر میں شرک میں گناہوں میں پڑے رہو غافل رہو  
 خراب حال رہو تمہارے ہاتھ میں کیا ہے نیکی بدی کے اوپر تمہارا کیا اختیار  
 ہے جو ایسی باتیں کرتے ہو اپنی خواہش کو اپنے اختیار کو دخل دیتے ہو یہ  
 نادانی ہی گمراہی ہے ابو جہل کی اور جو کوئی ایسی بات کہے اسکی دوسرا بیان  
 اس آیت کا پہلے بیان کا بھید ہے بہت چھپی ہوئی بات ہے باریک بات  
 ہے ہر کوئی نہیں جانتا اور بات ہے خوب طرح غور کر سمجھا جائے اس بات  
 سے بہت باتیں معلوم ہو جاوے گی وہ بات یہ ہے سب آدمیوں کی طرف خطاب  
 ہے وہ یہ ہے سب کسی سے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ نہیں چاہتے ہو تم جو کچھ  
 کام کیا چاہتے ہو مگر یہ جو چاہتا ہے اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھ میں کچھ نہیں  
 تھا نہ کچھ خواہش کر سکتے تھے نہ کسی کام کو نہ کسی بات کو چاہ سکتے تھے نہ چاہا  
 برا کام کر سکتے تھے اللہ تعالیٰ نے چاہا تمکو ہر طرح کا چاہنا ہر کام کرنے کی  
 خواہش بخشی اچھی بڑی راہ کی باتیں تم کو سنائیں کلام اپنا قرآن مجید



پتھیر کے اوپر بھیجا پیسیر بھلا سب طرح کی بات نکو سناتا ہے.....  
 اچھے کام اچھے راہ کے اوپر قائم ہونے کی خواہش کرو گے خدا تمہاری  
 خواہش کو زیادہ کر دیگا تمکو قوت بخشے گا راہ آسان کر دیوے گا راہ پر  
 قائم ہو جاؤ گے اچھے کام کرتے رہو گے ثواب پاؤ گے اور جو ایمان کے  
 سلمانی کے کاموں کی خواہش نہ کرو گے دین کی راہ تمہارے اوپر زیادہ  
 مشکل ہو جاوے گی بھٹکتے رہو گے گمراہ رہو گے برے کام کرتے رہو گے  
 آخر کو عذاب میں پڑو گے آگ میں جلو گے خراب ہو جاؤ گے یہ بات حق ہے  
 سچ ہی اس بیان میں پورا جواب ہے ابو جہل کا اور جو کوئی جہالت سے  
 نادانی سے ایسی بات کہے اپنی خواہش کے اوپر مغرور ہونے اور کہے میں  
 جوقت جو کچھ چاہوں گا سو کروں گا جیسے بعض لوگ مسلمان ہیں گناہوں میں  
 غفلتوں میں پڑے رہتے ہیں اور جو کوئی مسلمان پندار سلمانی کی راہ  
 سے خیر خواہی سے نصیحت کرتا ہے کہتا ہے تو برسی راہ میں پڑا ہے اچھی  
 راہ میں آبرے کاموں کو چھوڑو اچھے کام کر دنیا میں آخرت میں خوبی  
 پاویگا تو وہ اس کے جواب میں کہتا ہے ابھی میں جوان ہوں قوت رکھتا ہوں  
 بوڑھا نہیں ہوں جب بوڑھا ہو جاؤں گا ضعیف ہوں گا تب آخر کو توبہ کروں گا  
 یہ برسی بات ہے ابو جہل کی سی بات ہے جو اس نے کہا تھا دین پر  
 اچھی راہ پر جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں قائم ہونا ہمارے خواہش پر  
 موقوف ہے جب ہم چاہیں گے تب قائم ہو دیں گے ابھی کیا شتابی ہے تمام  
 بات کا جواب دیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا خدا نے چاہا جو تم میں یہ خواہش  
 شک بد کی پیدا ہوئی ہے اس خواہش کے اوپر مغرور ہونا بے وقوفی ہے  
 جوہرہ قادر پروردگار ہے تو بس اس خواہش کو چھین لیوے کوئی کچھ



بچا ہر کسی سے کچھ نہ ہو سکے اور جس کسی سے چاہے ہے جب چاہے اسکی خواہش  
 کو دور کرے اسباب میں کسی کا کچھ اختیار نہیں یہہ خواہش بس آدمیوں کو  
 دی ہے بخشی ہی امتحان ہے آزمائش ہے جو کوئی اچھی خواہش اچھی راہ کی  
 خواہش کرے گا سعادت پاوے گا ثواب پاوے گا اور جو کوئی بُری خواہش  
 بُری راہ کی خواہش کرے گا شیطان کے حوالے ہووے گا خواہش آپ خراب  
 ہووے گا عذاب میں پڑے گا آپ ہی اپنے اوپر الزام دیوے گا نہ کہہ سکیگا میرا  
 کچھ اختیار نہ تھا اللہ تعالیٰ کے اوپر الزام نہ دے سکیگا اللہ تعالیٰ کا الزام  
 اسکے اوپر قائم رہے گا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ خطاب فرماوے گا  
 میں نے تجھ کو خواہش دی تھی اختیار دیا تھا تو نے اپنے اختیار سے اپنی  
 خواہش اچھی راہ چھوڑ دی بُری راہ میں پڑا اب عذاب دوزخ کو چھٹا رہ حسرت  
 کھینچتا رہ غم کھاتا رہ اور اس خواہش بخشنے میں ایک بھید یہ ہے جس کسی کو  
 وہ پاک پروردگار دیکھتا ہے کہ اس کو بد راہ کی خواہش ہے اس کی خواہش کے  
 ساتھ چھوڑ دیتا ہے وہ اپنی خواہش سے آپ گمراہ ہوتا ہے اور جس کسی کو  
 دیکھتا ہے کہ اسکو اچھی راہ کی خواہش ہوئی ہے اسکو اپنے فضل و کرم سے زیادہ  
 قوت بخشتا ہے اچھے کام کی خواہش کر دیتا ہے ہدایت کے اسباب جمع کر دیتا ہے  
 یہ ہدایت کی حقیقتیں ہیں یہ حکمتیں ہیں اللہ تعالیٰ کی سب کوئی اس خاوند  
 کی ہدایت کا محتاج ہے بندو نکو چاہئے اپنی خواہش پر مغرور نہ ہو وین عاجزی  
 کرتے رہیں دین کی راہ کی ہمیشہ ہدایت مانگتے رہیں جو کچھ بدی بُرائی ہوئی  
 اپنے نفس کی جانیں اپنی تقصیر بوجھیں اور جو کچھ خیر کا کام ہوتا ہے اس کے باوجود  
 اللہ تعالیٰ کا کرم فضل جانیں نعمت بوجھیں شکر کریں تو مفتی اچھی راہ ملے گی  
 کی ہمیشہ جا کر عاجزی سے مانگتے رہیں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم



پرو می بین قایم رہنا اس راہ میں چلنا اللہ تعالیٰ سے چاہتے رہیں قبول کرنے والا وہی پاک پروردگار ہے اسی کے فضل و کرم سے سب مقصود حاصل ہوتے ہیں یا باراکہ مجھکو اور تمہامی ہو مسنون مسلمانوں کو نیکی کی خواہش بخش اپنے فضل و کرم سے آمین آمین آمین

سورہ انفطار ملی ہے ایتیس آیتیں اسی کلمہ میں سو ایتیس حرف ہیں

### بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ جِوَقَاتِ آسمان پھٹا دینگے حکم سے ٹوٹ جاوینگے اللہ تعالیٰ نے سب اس دنیا کو عالم کو پیدا کیا اول سب چیز سے زمین کو پیدا کیا زمین کے نیچے آسمان پیدا کئے پھر سب اور کارخانے پیدا کئے پھر زمین کو آسمانوں کے نیچے آباد کیا اور جب اس کارخانے کو دنیا کے خراب کیا چاہیگا اول آسمان ٹوٹینگے پھر زمین ٹوٹے گی اسی قاعدے کے اوپر دنیا میں جو کوئی محل بنایا چاہتا ہے اول چھت کئی نیو رکھتا ہے پھر نیچے سے چھت بناتا ہے پھر جب حویلی کو گرایا چاہتا ہے اول چھت کو گراتا ہے پھر نیو اکھاڑتا ہے یہ عالم بھی اسی طرح پیدا ہوا ہے اسی طرح پھر خراب ہووے گا دوسری جہان کی بنائیا ہووے گی آخرت کا جہان ظاہر ہووے گا وَلَإِذَا الْكُوفُ انْفَطَرَتْ اور جِوَقَاتِ تبارے کھر جاوینگے گرنینگے آسمان سے کھل جاوینگے وَإِذَا الْهَارُ فَجَّتْ اور جِوَقَاتِ دریا چلانے جاوینگے ایک دوسری میں طوائف جاوینگے شب دریا ٹکرا ایک دریا ہو جاوے گا پھر تمام آگ ہو جاوے گا دوزخ میں کے پلانے کے واسطے عذاب کے واسطے اٹھنے لگیگا یہ سب باتیں قیامت کے اوائل میں ہووے گی پھر قیامت قائم ہووے گی مرنے اپنی اپنی قبروں سے زندگانی حیات پاکر جی اٹھینگے وَلَإِذَا الْغُورُ انْفَطَرَتْ اور جِوَقَاتِ قبریں گوریں زیر و



ہووینگے گورون کی خاک درہم برہم ہووے گی اول آخر کے مردے اپنی  
 حیات پاوینگے زندہ ہو کر اٹھنگے اتن بدن سب کے تیار ہو جاوینگے جب یہ بات  
 پیدا ہووینگی یہ حقیقت ظاہر ہووے گی عِلّتِ نَفْسِ مَادَمَتِ وَاَحَرّتِ  
 جانے گا ہر ایک آدمی اُس دن قیامت کے روز کیا آگے بھیجا اور کچھ چھوڑا  
 اس بات کا بیان یہ ہے اللہ تعالیٰ نے آدمیوں کو دنیا میں پیدا کیا سب  
 طرح کی نعمتیں خوبیاں آدمیوں کو بخشیں یہ نعمتیں اسی ہیں جو سب کسی کو  
 دین ہیں مومن کا قرآن میں برابر ہیں وے عام نعمتیں ہیں بعضے ان  
 عام نعمتوں میں خاص ہیں بعضوں کو بہت دین ہیں بہتوں کو کم دین ہے سب نعمتیں  
 عام ہیں جو سب کو دین ہیں اُنھ پانوں آنکھ کان منہ زبان تن بدن دل  
 جان عقل فہم یہ سب کچھ آدمی کے اندر ہیں اور نعمتیں جو عام ہیں خاص  
 ہیں کسی کو زیادہ ہیں کسی کو کم ہیں جیسے مال دولت زمین باغ حویلی جو روٹکا  
 کائے سیل اونٹ گھوڑا اور بہت کچھ ان نعمتوں میں تفاوت ہیں پھر یہ  
 سب نعمتیں دیکر اپنے فضل و کرم سے اور ایک رحمت کا دروازہ کھولا اپنی  
 خاص رحمت دینے کے اسباب پیدا کئے اُنھیں آدمیوں کے درمیان سے  
 بعضے بندوں کو خاص کیا اپنی دوستی کی خلعت بخشی پیغمبر کیا رسول کیا اُنکے  
 اوپر وحی بھیجی اپنا کلام بھیجا ہدایت کا علم سکھلایا حکم کیا جو میری طرف سے  
 سب بندوں کو خبر دو کہو پڑو و گارنے تم سب کنسی کو دنیا میں پیدا کیا ہے  
 سب نعمتیں کو بخشیں ہیں دنیا میں رہنے کے واسطے نہیں پیدا کیا اور ایک  
 جہان میں تم کو جانا ہی دنیا کو ایک دن آخر کرونگا فانی کرونگا دنیا کے  
 تمام کارخانے دور کروں گا تمام کرونگا آخرت کو سدا کرونگا قیامت کا  
 ایک دن ظاہر کرونگا سب مردوں کو اول آخر کے بلاؤنگا زندہ کرونگا ایک ایک



آدمی سے ساری عمر کا اسکی ذرہ ذرہ کر حساب لوں گا کیا عمل کئے کیسے کام  
 کئے تھے جو کوئی دنیا میں بُرا کام کرے گا اسکو آخرت میں عذاب کروں گا  
 ووزخ کی آگ میں جلاؤں گا اور جو کوئی دنیا میں اچھا کام کرے گا اسکو آخرت  
 میں خوشحال کروں گا ثواب دوں گا بہشت میں داخل کروں گا ہزاروں طرح کی نعمتیں  
 بخشوں گا ہمیشہ ہمیشہ ہزاروں طرح کی خوشوقتوں میں رکھوں گا اللہ تعالیٰ نے یہ  
 پیغام اور بہت اسطرح کے پیغام پیغمبروں کی وساطت سے خلق کے اوپر بھیجے  
 بہت پیغمبر بڑے بڑے پیغمبر ہر زمانے میں ہر وقت کے لوگوں کی طرف بھیجے  
 حضرت آدم حضرت نوح حضرت ابراہیم حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ اور بہت  
 پیغمبر علیہم السلام کو بھیجا بہت لوگ ایمان لائے بہت لوگ کافر رہے  
 پھر آخر کو اس آخر زمانے میں حضرت محمد مصطفیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کو پیغمبری کی خلعت بخشی اول آخر کا بُرا کیا سب پیغمبروں میں بہتر پیغمبر کیا بہت  
 بڑی بڑائی دونوں جہان میں بخشی سب طرح کے علم ہدایت کے ان کو سکھلا دیا  
 اپنا کلام بھیجا سب کتابوں میں بہتر کتاب بھیجی قرآن مجید نازل کیا سب طرح کی  
 چھپی باتیں اس پاک کتاب میں فرما دیں سب طرح کی اچھی راہ اچھے کام  
 فرما دئے جن کاموں کے کرنے کا حکم کیا ان کاموں کے اوپر ثواب کا وعدہ  
 کیا اور سب طرح کی بری راہ بُرے کام بیان کر دئے سمجھا دئے برے  
 کام کرنے کو منع کیا فرمایا جو کوئی یہ کام کرے گا دوزخ سے بھگا نکالت  
 پا دے گا اور جو کوئی ایسے برے کام کرے گا حکم نمائے گا آگ میں جلے گا خراب  
 اور باتوں کا جو ہدایت کی باتیں ہیں خلاصہ یہ ہے فرمایا یہ سب نعمتیں جو  
 دنیا میں ہم نے ان سب آدمیوں کو بخشیں ہیں جو کوئی ان نعمتوں کو ہمارے  
 حکم ہماری بغیر مرضی میں بے فرمانی میں خرچ کرے گا بُرا بد لا پاویگا



جن کنھین نے اپنے تئ کو ہمار ہی بندگی میں لگا رکھا زبان سے ہمارا ذکر کیا  
 ہمار ہی باتیں لوگوں کو سنائیں آنکھوں سے قرآن کو دیکھا ہدایت کی راہ  
 دیکھی کانوں سے قرآن سنا قرآن کے بھید رسول کی زبان سے مرشد و مکی  
 زبان سے سنے پیغمبر کی حدیث مرشد و مکی کلام خیر کی باتیں سنیں سید طرح  
 اتھ پانوں ہمار ہی راہ میں خرچ کئے اپنے دل کو ہمار ہی یاد میں رکھا اپنی جان  
 میں ہمار ہی دوستی محبت رکھتی اپنے مال کو ہمار ہی راہ میں ہمار واسطے ہمار  
 حکم میں خرچ کیا یہ سب اچھے کام ہیں جن لوگوں نے یہ سب اچھے کام کئے  
 تمام عمر اپنی انھیں کاموں میں خرچ کی انھوں نے اس دنیا سے دولت خوبی  
 نوشتہ خزانہ اپنے واسطے اس جہان میں آخرت میں بھی اپنے واسطے  
 سب کچھ اچھا و دان پاؤ گا کچھ نقصان نہ ہووے گا اور بہت زیادہ پاؤ گا  
 اور جن لوگوں نے اسکا الٹا کیا بے فرمانی کی راہ چلے اپنے تئ بدن کو غیر کی  
 بندگی میں لگا رکھا اور وں کی خدمت کرتا رہا  
 ہمار ہی بندگی نہ کی زبان سے اور ہی باتیں کرتا رہا جھوٹ بولا غیبت کی  
 عداوت کی بہتان کیا تہمت باندھی جعلی کھائی گالی دسی محسوس بولا بیفائدہ  
 باتیں کرتا رہا ہمارا ذکر نہ کیا اچھی باتیں خیر کی باتیں نہ کہیں سگائی برائی میں  
 سننا رہا ہدایت کی باتیں نہ سنیں آنکھوں سے حرام دیکھے کانوں سے  
 نہ سنے کی بات سنی آنکھوں سے نہ کرنے کے کام کئے پانوں سے بد راہ  
 میں چلا دل میں ہمار ہی یاد نہ رکھی اور دنگو پاؤ کرتا رہا اپنے جانوں کی دوستی  
 میں دنیا کے لوگوں کو دوستی میں اور اپنے مال کو حرام میں خرچ کیا یہ سب برے  
 کام ہیں جس آدمی نے یہ سب برے کام کئے ہمار ہی عمر اپنی اسی کاموں میں  
 کھری اپنی دولت خوبی دنیا ہی میں کھو دی اس جہان میں اپنے واسطے



کچھ خزانہ ذخیرہ نہ بھیجا خرابی بھیجی عوارضی بھیجی یہ حقیقت ہے بائین حضرت نبی  
 صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کی طرف سے سب کئی سے فرمان وین کہدین  
 پھر جو کوئی بد بخت بے ہدایت تھا نہانی نہ سنی دنیا سے اس جہان میں آگے  
 سے کچھ نہ بھیجا آخرت میں خالی ہاتھ گیا ساری خوبیوں کو اپنے ہاتھوں سے  
 خاک میں ملا دیا اور جو کچھ اس جہان کو بھیجا حسرت بھیجی خرابی بھیجی آگ بھیجی  
 عذاب بھیجا اور تجھے خرابی چھوڑی دے ہمیشہ تجھے رہینگے یہ حال کافروں کا  
 مشرکوں کا منافقوں کا ہے اور جو کوئی سعادتمند طالع ور تھا اور ہے اور  
 ہووے گا یہ بائین ہدایت کی سنین قرآن کی بات حدیث کی بات  
 نصیحت کرنیوالوں کی بائین سنین بائین قبول کین ایمان لایا کلمہ پڑھا مسلمان  
 ہوا مسلمان کے کام دل سے جان سے کرنے لگا پھر مومنوں مسلمانوں میں  
 درجن کا بہت تفاوت ہے ہزاروں درجے ہیں بعضوں نے دین کے علم میں  
 دل دیا سب کچھ سیکھا ہر ایک بات کی حقیقت جانی ظاہر باطن کے علم سے  
 خبردار ہوئے سب طرح کے شک شبہ دور کئے سب طرح یقین کو اپنے  
 پورا کیا ایمان کو کامل کیا ظاہر باطن کے عمل شریعت کے طریقیت کے سب  
 شرطوں کے ساتھ جس طرح حکم ہوا ہے اسی طور سے بجالائے سب گناہوں  
 سے پاک رہے حرام کھانے سے بدکاری سے ظلم سے جھوٹ  
 سے و خابازی سے مکرو فریب تکبر بخل غضب حرص ریاکاری بد خوئی سے  
 درجو کچھ ظاہر باطن کی ناپاکیاں ہیں اللہ تعالیٰ و رسولؐ نے منع کئے ہیں  
 ان سب باتوں سے ان سب بلاؤں سے پاک رہے صاف رہے اور جو  
 کچھ خطا تقصیر ہو گئی اس سے توبہ کرتے رہے ہمیشہ اچھے کام کرتے رہے  
 آپ کو تقصیر وار جانتے رہے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی بخشش چاہتے رہے تن کو



تن کو بدن کو جان کو مال کو اللہ تعالیٰ کی رضا مسدود میں خرچ کرتے رہے  
 حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں متابعت میں مشغول رہے  
 اپنے دل کو جان کو اللہ تعالیٰ کی یاد میں ذکر میں فکر میں محبت میں دیافانی کیا سب  
 طرح کی معرفت میں جو کچھ درکار تھی حقیقت کے درجوں میں پہنچے ہر حال میں  
 کمال حاصل کیا ہدایت کی راہ کو پورا کیا اور ونکو ہدایت کی ہدایت کے سلسلے  
 ان سے جاری ہوئے اپنے دین کے گھر کو قائم کیا سنوارا زیب زینت بخشی  
 آپ کچھ کیا جو ان کے بہت لوگ مرید ہوئے تابع ہوئے قیامت تک اسی  
 راہ میں چلے اپنے دین کے گھر کو محکم کرتے پھر اور ونکو ہدایت کرتے رہے  
 خیر خواہی کی راہ بتلاتے رہے یہ سب آدمی کامل مومن ہیں ان لوگوں  
 نے دنیا سے اپنی زندگی گائی ہزاروں خزانے ذخیرے تو شے خیر کے خوبی کے  
 خوشحالی کے خوشوقتی کے اس جہان میں آگے بھیجے اور ہزاروں لاکھوں  
 خزانے ذخیرے تھے چھوڑے جو قیامت تک انکے مرنے کے تھے ان کو  
 پہنچتے رہینگے اپنے کاموں کا ثواب پایا اور انکے کاموں کا بھی ثواب پاتے  
 رہینگے یہ لوگ ہیں جنہوں نے آگے سے بہت کچھ خوبیاں بھیجیں تھیں  
 سے خوبیاں چھوڑیں خوبیاں ان کی وہاں پہنچتے رہیں پھر ان کے تھے وہ  
 لوگ ہیں جو دین کے علم پر تھے ایمان میں کامل ہوئے مسلمانوں کے کام ظاہر  
 کے باطن کے اچھے کئے آگے اچھا کچھ بھیجا پر ان کی ہدایت کا درجہ نیا پایا  
 نہ کچھ اچھا چھوڑا نہ برا پھر انکے تھے درجے بہت کم ہیں جس کام میں مسلمان  
 کے دین کے کام میں جن کھینے کو تاہی کی علم کے سکھنے میں قصور کیا ایسا  
 سب درجوں میں نہ پہنچے مسلمانوں کے کاموں میں سستی کی کچھ کام کئے کچھ  
 نہ کئے اس سب ہزاروں طرح تفاوت ہو گئے کسی نے کون سا علم دین کا



پڑھا کون سا علم نہ پڑھا ایمان کے تفصیل کی کوئی بات جانی کوئی بات نہ جانی کون سا عمل  
 دین کا کیا کون سا نہ کیا مسلمان بھی بہین شراب بھی پیتے بہین جھوٹے بھی  
 بولتے بہین حرام بھی کھاتے بہین حرام کرتے بہین ظلم کرتے بہین بعض آدمی  
 دو طرح کے کام کرتے بہین کچھ مسلمان کی باتیں مسلمان کی کام کرتے بہین  
 کچھ نامسلمان کی باتیں نامسلمان کی کام کرتے بہین بہتوں نے مسلمان کی  
 کے ظاہر کے کام کئے باطن کے کام چھوڑ دئے بہتوں نے کچھ باطن کے  
 کام کئے ظاہر کے کام چھوڑ دئے بہت آدمی جہالت کی نادانی کی بلا بہین  
 بھٹس رہے کسی کے اوپر شیطان غالب آیا نفس کے فریب میں پھنس گیا پار  
 آتشاؤن کی محبتوں نے بری راہوں میں ڈال دیا کسی کے اوپر دنیا کی محبت  
 غالب آئی بہت لوگ بری عادتوں میں دنیا کے عرف میں رسم رسوم میں دنیا  
 کی چلن میں گرفتار ہوئے ان تفاوتوں کا حساب دنیا میں کسی کو معلوم نہیں  
 ہو سکتا ہر ایک آدمی کی ساری عمر کے کاموں کا حساب دم دم کا ذرہ  
 ذرہ کا حساب اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرشتے لکھتے رہتے بہین دن دن کے  
 نامے عملوں کے تیار ہوئے جاتے بہین جمع ہوتے بہین قیامت کے دن  
 حسب خلق کے نامے عملوں کے بٹنگے فہرست ہو دیگی ہر ایک آدمی کے  
 نامے کاغذ نیکی بدی کے ہاتھ میں دیئے ہر عمل کا بدلہ ہر کام کی جزا ہر ایک  
 کے سامنے آن کر کھڑی ہووے گی ذرہ ذرہ نیکی بدی کی حقیقت آگے آویگی  
 فرشتے سمجھا دیوینگے اس وقت سب سوچ پڑے گی دنیا میں کیا کیا کیا کیا  
 اچھا بُرا کیا آگے کیا بھیجا کیا نہ بھیجا کن کن کاموں میں دین کے جو فرض  
 تھے واجب تھے کرنا اسکا بہت ضرور تھا ان کاموں میں تفصیر کی دے  
 کام نہ کئے پیچھے ڈالے تب ہر ایک کو حسرت ہو دیگی ہر کوئی ڈانٹے کرے گا



خواہ بھلا آدمی خواہ برا آدمی بھلا آدمی غم کھا و یگا بھلے کام دنیا میں کیوں نہ زیادہ کئے جو آجکلے دن میں زیادہ فائدہ پاتا اور جو اچھے کام چھوٹ گئے تھے اُن کاموں کے کر نہیں سستی کر رہتے تھے حسرت کر یگا کیوں سستی کی میں نے کیوں تقصیر ہوئی مجھ سے اور برا آدمی بہت بے نہایت غم کھا و یگا کہیگا میں نے کیوں دنیا میں ایسے برے کام کئے اچھے کام کیوں نہ کر لئے ہزاروں حیف ہی ہزار افسوس ہی ایسے لوگ ہزاروں حیف کرینگے پروں کو اپنی زمین پر دے دے مارینگے حسرت کی آگ میں جلنے لگیں گے بے حد بے نہایت غم کے ساتھ روئے لگینگے یہ بات ہی یہ حقیقت ہی جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے علت نفس ما قد مت و آخرت پھر دے لوگ جو اھون نے آگے اچھا کچھ نہیں بھیجا جو کچھ بھیجا سو برا ہی بھیجا جیسے کافر مشرک منافق اور دے لوگ جنھوں نے برا بیان بہت بھیجا اور خوبیاں تھوڑی بھیجیں سب بدن میں بڑی حسرت کرینگے بہت غم کھا و یگے تب حقیقتی کی طرف سے یہ خطاب ہو یگا یہ کلام اُن کے اوپر ہر ایک کی طرف آوے گا یا اَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّبَ بِكَ الْكَوْنِ الَّذِیْ خَلَقَكَ فَسَوَّلَكَ فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ مَّا شَاءَ رُبَّكَ اے آدمی نادان کس چیز نے تجھ کو مغرور کیا تھا اپنے پروردگار کریم کے ساتھ وہ کریم جس نے پیدا کیا تجھ کو پھر ٹھیک کیا راست کیا تجھ کو پھر برابر کیا تجھ کو جس صورت میں چاہا کہ تیرے دے دی تجھ کو اور یہ خطاب عام ہی کافرو کی طرف بھی ہے عاصیوں کی گنہگاروں کی طرف بھی ہے اس دن قیامت کے دن میں بھی ہو یگا اور اب بھی یہ خطاب ہر کسی کی طرف ہے جس قدر تقصیر کرتا ہے گناہ میں جاتا ہے غصے سے یہ خطاب چلا آتا ہے کوئی بوجھے یا نہ بوجھے کوئی سمجھے یا نہ سمجھے اچھا الحق کافر مشرک منافق اسی آدمی گناہ کھا



کس چیز نے کس بات سے تجھ کو فریقہ کیا ہلا یا کیا سمجھا تو کس سمجھنے تجھ کو  
کفر شرک میں ڈالا کس بات نے تجھ کو مغرور کیا کہ بے فرمانی میں گناہ میں  
پرا اور اپنے سید کرنے والے پالنے والے کے حکم کو ایک طرف ڈال  
و یا کیا تو نے شیطان کا حکم مانا اپنے نفس کے کہنے میں چلا گیا اپنی جہالت  
میں نادانی میں پھنس گیا دنیا کے لوگوں کی دوستی و محبت نے تجھ کو فریب  
میں ڈالا اپنے کریم کی خاوند کی سب گلی چھوڑ دی تو نے اس مہربان خاوند  
کی یاد و محبت ایک طرف ڈال دی وہ کریم ایسا خاوند پالنے والا ہے جس نے  
تجھ کو نیت سے ست کیا کہیں تیرا نام نشان نہ تھا تجھ کو دنیا میں پیدا  
کیا نام نشان بخشا ایک وقت تو اپنی ما کے پیٹ میں نطفہ ہو کر پڑا تھا  
غلطہ کیا مضمہ کیا تیرے تمام تن بدن کو اپنی قدرت سے راست کیا درست  
کیا ہاتھ پانوں آنکھ کان سب کچھ تیرا ٹھیک کر دیا پھر تیری قد قامت کو سیدھی  
کیا اور حیوان کی طرف دیکھ سب کا گہرا اثر تھا قد بنا یا تیری صورت سب کی  
صور تو نے اچھی بنائی تیرے مزاج کو تبدیل کیا حیوانوں کے مزاج سے انسانیت  
کی طرف پھیر دیا جیسی جیسی صورتوں میں چاہا نئی نئی صورتوں میں ہر طرح کی  
تجھ کو بنایا ہر ایک کو پھر ایک طرح کی ترکیب دی سب طرح سے تجھ کو اچھا  
بنا یا سنوارا جس خاوند نے تیرے اوپر ایسا کرم کیا مہربانی کی ایسے مہربان  
خاوند سے کچھ نہ بنا شرک کرنا ایسے کریم کا ایسے رحیم کا حکم نہ ماننا کیسی بات  
ہی کس طرح کی بات ہے تامل میں تو خوب سمجھ کر دیکھ غور کر تامل کر کر  
تو نے اپنے جی میں یہ قوفی نادانی سے کس کو چھوڑا ہی کس کو بیا ہی اس خاوند  
کی نبدگی چھوڑ کر شیطان کی خلق کی دنیا کی مال کی سب گلی میں عمر کھوئی ایسے  
پالنے والے کی یاد چھوڑ کر دنیا کی خلق کی یاد میں رہا ایسے روزی دینے والے کی



دوستی محبت دل سے اٹھا کر دنیا کے لوگوں کی مال کی دوستی محبت میں دوبا  
 رہا کیا کیا ٹوٹنے کیا کرتا ہے تو آپ ہی اپنے دل میں انصاف کر کیا سزا ہے  
 تیری کیسے عذاب کے لائق ہے تو کے لاکھ لاکھ بون بالذین نہ چاہئے یہی  
 بات بلکہ تم جھٹلاتے ہو قیامت کو لائق نہیں کسی بندے کو جو اپنے پروردگار  
 کی سدا کرنے والے کی بندگی چھوڑ کر اپنے نفس کی شیطان کی خلق کی دنیا  
 کی مال کی جو رو کی لڑکون کی بندگی میں رہا کرے حق کو چھوڑے باطل کو  
 پکڑے سچی راہ میں نہ آوے جھوٹی راہ جاوے سزاوار نہیں کسی آدمی کو جو اپنے  
 محبوب و برحق سے خداوند کی یاد محبت دل میں نہ رکھے اس کے حکم کو پیچھے ڈالے  
 اور ون کی دوستی میں ہاتھ سے جاتے رہنے والوں کی یاد میں محبت میں رہا  
 کرے اور ان کو اپنا صاحب جانے ان کا حکم مانتا رہے یہ بہت بری باتیں  
 ہیں برے کام ہیں اسی کافر و اسی مشرک کو اسے منافق و اسی بیدینو خدا  
 کے کلام کو پیغمبروں کی باتوں کو ان کی نصیحتوں کو سچ نہیں جانتے ہو جھوٹے  
 جانتے ہو پیغمبروں کو جھٹلاتے ہو قیامت کے ہونے پر بھلے برے کا بد لاپا  
 پرا ایمان نہیں رکھتے ایمان لاتے جو زبان سے سچ مانتے ہو تو دل میں کچھ شک  
 رکھتے ہو دوزخ بہشت کے اوپر تمھارا یقین ثابت نہیں اس سبب سے  
 جو کچھ چاہتے ہو خاطر جمعی سے کیا کرتے ہو گمان کرتے ہو پھر مرنے کے  
 بعد جہنم نہ ہووے گا حساب کتاب عذاب و ثواب نہ ہووے گا اس واسطے ہو سکتا  
 اپنے نفس کے کام شیطان کے حکم کے کام کرتے رہتے ہو کچھ فکر اندیشہ نہیں  
 تم کو اور ہم تمھارے ان برے کاموں سے بے خبر نہیں ذرہ ذرہ کریم کو  
 معلوم ہیں جانتے ہیں وَلَنْ عَلَيْكُمْ تَحَافُظِينَ تحقیق تمھارے اور ہمارے  
 نگہبان ہیں فرشتے کیا ماکا بنائیں بزرگوار لکھنے والے یَعْلَمُونَ مَا



تفعلون جانتے ہیں وہے جو کچھ کرتے ہو بھلا کام برا کام نیکی بدی سب کچھ  
 لکھ لیتے ہیں خبروں میں آیا ہی ہر آدمی کے اوپر اللہ تعالیٰ نے فرشتے  
 نگہبان رکھے ہیں فرشتے ان میں صبح سے شام تک جو کچھ آدمی کام کرتا ہی  
 اچھا برا کچھ بات کہتا ہی نیکی بدی سب لکھ لیتے ہیں اور دو فرشتے رات  
 میں شام سے صبح تک جو کچھ کہتا ہی کرتا ہی لکھ لیتے ہیں کچھ بات کوئی کام  
 چھوڑتے نہیں نیکی لکھنے کے فرشتے دہنی طرف رہتے ہیں اور بدی لکھنے کے  
 فرشتے بائیں طرف رہتے ہیں ہر وقت ان کا قلم جاری رہتا ہی پر تین قسم  
 کے آدمیوں سے قلم اٹھا لیتے ہیں کچھ نہیں لکھتے ایک سوتا ہوا جب تک سوو  
 دوسرا دیوانہ جھٹک ہوش میں نہ آوے تیسرا لڑکا جھٹک بالغ نہ ہووے اور  
 سوائے انکے سب کام سب کی باتیں رات دن کی لکھتے رہتے ہیں جو بندہ نیکی  
 کام کرتا ہی اچھی باتیں کرتا ہی خوش ہوتے ہیں اور جو برے کام کرتا ہی  
 بری باتیں کہتا ہی غمگین ہوتے ہیں دن کے فرشتے شام کو جدا ہوتے ہیں  
 رات کے فرشتے صبح کے وقت جدا ہوتے ہیں اور ہر بندے کے عمل ناموں کو  
 لیجا کر حق تعالیٰ کی درگاہ میں حضور میں عرض کرتے ہیں حکم ہوتا ہی جو ان عملوں کو  
 ہمارے لوح محفوظ سے مقابلہ دیو مقابل کرو لوح محفوظ جو سا لوہا آسمان کے اوپر  
 ایک سفید تختہ ہی ایک موٹی کے دانے کا پائو برس کی راہ میں عرض طول ہی  
 اسکا اس میں سب بندوں کے اول آخر کے لوگوں کے سب طرح کے عمل نیکی بدی بھلا  
 برا ذرہ ذرہ کر لکھا ہی جب آسمان زمین چاند سورج جن پری آدمی ٹچھ پیدا  
 ہوا تھا تب سے سب کچھ آگے ہی اللہ تعالیٰ نے انہی قدرت سے اس لوح  
 محفوظ میں لکھ رکھا ہی پھر جب فرشتے ہر رات دن کے عمل نامے اوپر لیجاتے ہیں  
 اور لوح محفوظ کے لکھنے سے مقابلہ دیتے ہیں ایک بال برابر کم زیادہ نہیں پایا



ہر حکم کے موافق بھلے کام برے کام نیک باتیں بری باتیں لکھتے دیکھتے ہیں اور  
 جو کچھ مباح کے کام لکھتے ہیں ان کاموں کو محو کر دیتے ہیں دور کرتے ہیں  
 گناہ کے نافرمانی کے عملنامے سمجھتے ہیں سوئپ دیتے ہیں اور طاغوتوں بندگیوں  
 کے عملنامے علیین میں سوئپ دیتے ہیں اس حقیقت کی خبر اللہ تعالیٰ نے اس واسطے  
 دی جو بندے اس بات کو سمجھ کر بوجھ کر برے کاموں میں نہ جاوے بری باتوں  
 سے پرہیز کیا کریں شرم کرتے رہیں یہ دل میں اپنے جانیں اللہ تعالیٰ حاضر ہی  
 ناظر ہی سب کی حقیقتوں کو ظاہر کی باطن کی جانتا ہی سب عمل اس کی نظر میں ہیں  
 اور دو فرشتوں کو اللہ تعالیٰ نے رات دن ہر آدمی کے اوپر نگہبان کر دیا ہے  
 اچھے برے کام دیکھتے ہیں لکھتے ہیں نیکوں کو بدون سے جدا کرتے دیکھتے ہیں  
 پھر نیکوں کی حقیقت بدون کی حالتیں جو کچھ آخرت میں ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ  
 فرماتا ہے اِنَّ الْاَبْرَارَ لَنُحْيِيْهِمْ وَلَهُمْ فِيْهَا مَرْجَاوٌ لَّيْسَ لَهُمْ فِيْهَا حَزَنٌ  
 فرمان بردار ہیں کفی نعم بہشت میں رہنے والے ہیں آرام میں خوشیوں میں نعمتوں  
 میں خوشوقت ہونے والے ہیں وَاِنَّ الْفٰسِقَ لَافْتٰرٌ لِّوَعْدِہٖمْ وَاِنَّہُمْ لَفِیْ  
 وِیۡۤءٍ اِیۡمَانٍ ہِیۡنٌ جَہَنۡمَ ہِیۡنٌ قِیٰمَتِہٖۤمُ کَیۡۤسَۃٌ لِّہِمْ اِیۡمَانُ ہِیۡنٌ کَفِیۡ حٰجِیۡہِمْ اِلَیۡہِہِ  
 دوزخ میں دوزخ کے عذاب میں رہنے والے ہیں دکھ کھینچنے والے ہیں بے شک  
 یَوْمَ الدِّیۡنِ دَاخِلٌ ہُوۡنِیۡکَ دَاخِلٌ ہُوۡنِیۡکَ یَۤاۤیۡہِۤمُ اِیۡمَانُ دَاخِلٌ ہُوۡنِیۡکَ یَۤاۤیۡہِۤمُ  
 میں جزاکے دن قیامت کے روز وَاٰتٰہُمۡ عَنۡہَا بَعَاثِیۡنٌ اور نہ ہونگے یہ  
 بدکار بے ایمان دوزخ سے غائب ہوں گے کافر مشرک منافق کبھی دوزخ  
 سے نکل نہ سکیں گے ہمیشہ عذاب میں رہنے والے ہیں وَاٰتٰہُمۡ عَنۡہَا بَعَاثِیۡنٌ  
 اور کس چیز نے دانا کیا کچھ کو کیا جانتا ہے تو اسی سے والے کیا ہر ایک  
 دن کیسا بھاری ہے قیامت کا روز ثُمَّ مَاۤ اَدۡرَاکُ مَا یَوْمَ الدِّیۡنِ پھر جس نے



خبر دی ہے کچھ کو کیا جاتا ہے تو کیا سختی کا دن ہے قیامت کا دن کیسے عاجز  
 ہو ونگے اس دن میں و لوگوں دنیا میں بڑے سرکش تھے بڑے مغرور تھے  
 اللہ تعالیٰ کے دربار میں حضور میں کیا کچھ پسند چلیگا سب کوئی عاجز فقیر  
 درماندے ہو جاوینگے تو ہر لاکھ تھلک نفس لیس شینا اس دن مالک ہووینگا  
 کوئی کسی شخص کے واسطے کسی چیز کا کوئی تن کو عذاب سے چھڑانے کیلئے کوئی باپ  
 بیٹے کو کوئی بیٹا باپ کو بھائی بھائی کو دوست دوست کو اس دن کچھ نفع نہ دے  
 سکیگا سب سرداریاں بادشاہیاں حکومتیں اس دن جاتی رہیں گی سب کوئی  
 فقیر محتاج عاجز ہووینگے قوت قدرت کسی کی نہ رہے گی وَاَلَمْ یَوْمِئِنَّ اللّٰہُ  
 اور حکم فرمان اس دن میں خدا بیتال کا ہے جس کسی کو چاہیگا پروردگار اسکو  
 درجہ شفاعت کا بخشے گا جسکو جتنی قدرت چاہیگا بخشے گا وہی پاوے گا اور سب کوئی  
 محتاج رہے گا جو آج دنیا میں ہر کوئی سراٹھاتا ہے سرکشی کرتا ہے کوئی کہتا ہے  
 میں بادشاہ ہوں کوئی کہتا ہے میں سردار ہوں میرا حکم ہے میری حکومت ہے  
 میں ایسا ہوں میں ویسا ہوں جو کچھ ہوں سو میں ہی ہوں میرے برابر دوسرا  
 کوئی ہے ہر کسی کا ہی حال ہے کل قیامت کے دن یہ سب باتیں سب کسی کی  
 خاک میں مل جاوینگیں سب کسی کو اس دن ظاہر ہووے گا سب کوئی جانے گا ہم کچھ چیز  
 نہیں ہمارے ہاتھ میں کچھ نہیں سب کچھ قدیم قوتیں اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں

سورہ انفط

ہی اور پس

مدنی ہے وہی سورہیں جو مدینے میں نازل ہوئیں ہیں اسکی ایک سورت ہجرت  
 چھتیس آیتیں ایک سو اہتر کلام رسالت سو تیس حروف ہیں ہجرت میں آیا ہے مدینہ  
 منورہ کے رہنے والے مسلمانوں سے پہلے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 ہجرت کرنے سے تشریف لیجانے سے پہلے اس عادت میں گرفتار تھے جو سودا



کرتے تو دینے میں کم تو لیتے تھے اور لینے میں زیادہ "لوگ لے" تھے کم لیتے تھے زیادہ لیتے تھے اور اس عادت میں مشہور تھے جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ میں جاتے تھے راہ میں یہ سورت اللہ کی طرف سے حضرت جبریل علیہ السلام لائے اور یہ خبر دی پھر حضرت جب مدینہ میں داخل ہوئے پہنچے ان لوگوں کو سہایت فرمائی بھوننے قبول کی اس خوشی اور سب برسی خوشیوں سے تو بہ کی پاک ہو گئے فرماتا ہی اللہ تعالیٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَبَلِّغْ لِلْكَافِرِیْنَ وِلَّیَّ اَیْکَ ہِیَ جہانِشک خواریان عذاب درد کھ حسرتیں پریشانیان استغنیان محنتیں دنیا میں آخرت میں بہن یہ سب اس میل کے معنی بہن اور دوزخ کے درمیان ایک میدان ہی آگ کا بنا ہوا جو کچھ پیپ اور خون کے مارنے کے سبب نکلتا ہی پتا ہی اس میدان میں بہہ کر جمع ہوتا ہی اور سانپ پھو اس میں بہت پیدا ہوتے بہن جسے گندے پانی میں کیڑے پیدا ہوتے بہن وہ پانی دوزخ کو پلاتے ہیں اس میدان میں اس پانی میں دوزخ کو ڈالتے بہن وہ گندا پانی بدبو آگ پور تا ہی اس میں عذاب کرتے ہیں یہی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہی واٹے ہے ہلاکی ہی خرابی ہی خوار ہی عذاب ہے کم کرنا یوں کے واسطے جو ناپنے میں کٹھے میں تول میں وزن میں کمی کرتے ہیں اَلَّذِیْنَ اِذَا اٰکَلًا کَوْا عَلٰی النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ وے لوگ جو وقت لیتے بہن یا نون میں کھون میں کچھ سودا اپنے واسطے اور آدمیوں سے تمام لیتے ہیں پورا بھر لیتے ہیں کچھ چھوڑتے نہیں وَاِذَا کَالُوْهُمْ اَقْبَوْاْ ہِمَّ یَحْزِرُوْنَ اور جو وقت ناپتے ہیں اپنی چیز کو کپڑا دانہ غلہ اور جو کچھ خرید و فرو کی چیز ہے اور وے واسطے بیچنے میں یا تولنے میں اور انکے حق کو ترازو میں



ناتھے ہیں

کم دیتے ہیں گھٹاتے ہیں اور دن کا نقصان کرتے ہیں لوگوں کو زبان پہناتے  
 ہیں خبر میں آیا ہے کہ لوگ جو زیادہ لیتے ہیں کم دیتے ہیں تو نے میں خیانت  
 کرتے ہیں قیامت کے دن میں ان کو دوزخ میں آگ کی دو پہاڑوں میں  
 بیٹھال کر فرشتے عذاب کے ان سے کہیں گے ان دونوں پہاڑوں کو ناسو تو لوگوں  
 لوگ ان پہاڑوں کی آگ تو لے رہے تھے چلتے رہیں گے اَلَا یَظُنُّ اُولٰٓئِکَ اَہْمَ مِمَّا یُحْیَوْنَ  
 لَیْسَ عَظِیْمٌ کیا نہیں جانتے یقین نہیں رکھتے ہے لوگ جو خرید فروخت میں کم  
 دیتے ہیں زیادہ لیتے ہیں یہ بات نہیں سمجھتے جو مقرر یہ سب مرنے کے بعد چھوڑ  
 ہووینگے جلائے جاوینگے حساب کیواسطے اچھے برے عمل کا بدلہ پانے کے واسطے  
 ایک ہر دن میں قیامت کے دن میں جو بہت بڑا سخت دن ہے پہاڑ سادہ ہیں  
 یَوْمَ یَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ وہ دن قیامت کا جو زندہ ہووینگے سب  
 آدمی اٹھ کھڑے ہووینگے پروردگار کے حکم سے وہ پروردگار جو اٹھارہ ہزار  
 عالم کا سید کرنے والا ہے پالنے والا ہے اس کے حکم سے سب جی اٹھیں گے جھک  
 کھڑے رہیں گے کہو کو قدرت بیٹھنے کی ہووے گی کوئی مجال بیٹھنے کی نہ پاوے گا  
 جب تک کہ حکم ہووے گا بیٹھ نہ سکیگا یہ حقیقت ہدیت کے مقام میں ہووے گی  
 جس وقت آدمی سب اللہ تعالیٰ کے حکم سے جو بیٹھیں اپنی قبروں سے اٹھ کھڑے  
 ہووینگے اس وقت ہدیت کی بجلی ہووے گی بڑی دہشت ان پر آن کر پڑے گی  
 ایک بڑا ڈر سب کے اوپر آجاوے گا ایک مار کی ہو جاوے گی ایک دھواں  
 ایک اندھا سب کے اوپر گھر جاوے گا ہر کوئی اپنے احوال کے اوپر  
 نظر کرے گا اگلے پھلے کی بات نظروں میں آجاوے گی اپنے عملوں کے  
 حسرت کریں گے نہ امانت ٹھنڈے شرم کے عرق بہہ چلنے کے ہر کوئی اپنے عرق  
 کے پانی میں عملوں کے موافق دو بیجا کوئی گھٹے تک کوئی زانو تک کوئی کمر تک



کوئی گلے تک اور سب کو آپس میں ایک دوسرے سے بات کہنے کی مجال نہ ہو گی  
 کوئی دم نہ مار سکیگا تین سو برس تک ہم حال رہیگا تب آخر کو حضرت محمد رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت کرو اگر خلیق کو اس میں سے بچا لکر حساب گاہ میں کب بچا جھان  
 حساب ہووے گا لیجاوینگے یہ بڑی شفاعت ہووے گی اسکا نام شفاعت کبریٰ ہے  
 پھر حساب کے میدان میں نیک بد جدا ہووینگے نیکوں کی بہشت کی طرف راہ  
 پڑے گی اور بدوں کی دوزخ کی طرف راہ پڑے گی اسواسطے قیامت کا دن مقرر  
 ہوا ہے جو بھلے بڑے کا بد لاف ظاہر ہووے بھلا بڑا جدا ہووے نیک بد میں  
 تفاوت کو سے ہر ایک کو اپنی قدر معلوم ہووے پھر یہ بات جو اللہ تعالیٰ نے مطففین  
 کے حق میں فرمائی ہے یہ ہدایت نصیحت جو کم دینے والوں کو زیادہ لینے والوں کو  
 کی ہے عقلمند و نکو چاہئے جو اپنے دل میں سمجھیں یہ بات یہ نصیحت انہیں لوگوں کو  
 نہیں جو خرید و فروخت میں ایسا کرتے ہیں بلکہ سب کسی کے واسطے ہی جو آدمی  
 اچھے ہیں مسلمان ہیں دین کے علم سے خرد دار ہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں  
 صحت ہی صاحب کی پیروی میں ہیں اپنے بیگانیکانہ ہر طرح حق پہچانتے ہیں  
 ظاہر باطن میں شرع کے موافق کام کرتے ہیں یہ سب اچھے ہیں خوب ہیں اللہ  
 تعالیٰ کی نصیحت پر قائم ہیں اور سوائے انکے ہر کوئی ہر طرح کی معاملات میں  
 جو آپس میں کرتے ہیں نظر کر دو کچھ میں تو جانیں اس خصلت سے بہت لوگ  
 حالی نہیں اپنے حق لینے میں بڑی سختی جھگڑا قضیہ کرتے ہیں اور کے حق سے  
 میں قصور کرتے ہیں اور کا حق و بار کھتے ہیں نفس کی خوشی ہی جھگڑوں میں  
 قضیوں سے قاضی کے حکم سے مستی کے کہنے سے بھی دینے کو دل نہیں کرتا جب  
 یہی حاکم زبردستی کر دے تب دیوین نہیں تو دوبار کھینچا لے لے  
 بنائے رہیں اور یہ بات ہے بہت لوگ اپنے کاموں کے واسطے مفرور کرتے ہیں



ان سے کام خوب طرح سے لیتے ہیں بہت تاکید کرتے پھر مزدور کی مین قصور کرتے ہیں کم دیتے ہیں اور بہت لوگ آدمیوں کو نوکر رکھتے ہیں چاکر کرتے ہیں نوکری چاکری کے کام خوب کرواتے ہیں خدمت بہت لیتے ہیں پھر نوکر کے حق میں کمی کرتے ہیں و بار کھتے ہیں نہیں دیتے اور بہت لوگ مزدوری کرتے ہیں نوکری کرتے ہیں مزدور اپنے کام میں سستی کرتے ہیں اچھے کام نہیں کرتے نوکر کی حق بجا نہیں لاتے لیکن پھر مزدور ہی لینے میں دریا پیسے میں تمام بھروا لیتے ہیں پورا لیتے ہیں کسی طرح سے بہت معاملتیں جو آپس میں خلق کے درمیان آتے ہیں مسلمانوں کو چاہئے آپس کی معاملتوں میں کھٹی بڑھتی بات کا ملاحظہ کرتے رہیں حدیث قدسی میں آیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اسی بنی آدم جب تو دوست رکھتا ہے چاہتا ہے کہ تیرا حق پورا ملے تمام بھریو میں کسی طرح تو اور و نکا بھی حق تمام بھریو سے پورا کرے اور جسے تو چاہتا ہے تیرے کام میں عدل کا انصاف کا حکم ہووے تو بھی اور و نکے کام میں عدالت کر انصاف کر اور یہ بات ہی ہر کوئی آپ کو اچھا جانتا ہے اور کو برا جانتا ہے بہت لوگ اور و نکے صیون کے اوپر اچھی نظر کرتے ہیں خوب طرح دیکھتے ہیں اپنے صیون کے اوپر کچھ نظر نہیں کرتے اپنی برائیوں کو کچھ نہیں دیکھتے اور و نکے برا کہنے میں کچھ پرواہ نہیں کرتے آپس میں خوشی کرتے ہیں اور کوئی جو ان کو برا کہے تو بہت بڑے ناخوش ہووین لڑنے کو تیار ہو جاوین کسی طرح بہت بہت معاملتیں ہیں سمجھنے والے کو اتنی بات کفایت کرنی ہے پھر بہت لوگوں کی حد ایسا ہی کے ساتھ ہی ہی معاملت ہی ہوے خزانے صیون کے جو پاک پروردگار نے ہر ایک کو بخشے ہیں آنکھ کان میں بدن آنکھ یا نوں عقل و شعور کھانا پینا اور سب کچھ آدمی کے واسطے پیدا کیا



ہزاروں لاکھوں نعمتیں ہر ایک آدمی کے واسطے تیار کر دیں ہیں تیار رکھیں ہیں  
 بخششیں ہیں پھر ان سب نعمتوں سے آنکھیں بند کر کر اللہ تعالیٰ کے احسان کو  
 کچھ نہیں سمجھ کر اپنے نفس کے بندے ہوئے ہیں جو رو بٹیا بیٹے کی بندگی میں  
 مالکی دنیا کی پاری کی آشنا کی خاطر داری میں رہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی بندگی  
 کی طرف رغبت نہیں کرتے اور جو کوئی روزہ نماز کچھ کرتا ہے کچھ عمل کرتا ہے  
 اپنا بڑا احسان جانتا ہے جانتا ہے میں نے بہت بڑا کام کیا جو کچھ میرے  
 اوپر قرض واجب تھا سب ادا کیا اور جو انصاف کی نظر سے دیکھے تو جانے  
 جو کچھ پروردگار کا حق ہے سو کسی بندے سے ادا ہو نہیں سکتا ہے جو کوئی اول  
 عمر سے لے کر آخر عمر تک سوئے بندگی کے اور کچھ نہ کرے ایک دم غافل نہ رہے  
 تو بھی ہزاروں نعمتوں سے اللہ تعالیٰ کی جو ہر ایک بندے کو بخششیں ہیں ایک  
 نعمت کا حق ادا نہ کر کے ہر ایک بندے کو چاہئے جو کچھ بندگی کرے ٹھوڑی سی بہت  
 اس پر عجب نہ کرے مغرور نہ ہو دے بہت بچانے بہت ٹھوڑا جانے آپ کو ہمیشہ  
 تقصیر وار جانتا رہے عاجزی کرتا رہے پروردگار کی نعمتوں کو اپنے اوپر بوجھتا  
 رہے دیکھتا رہے شکر کرتا رہے اور شکر کرنے سے بھی آپ کو عاجز تقصیر مند  
 بوجھتا رہے اس طریق میں اللہ تعالیٰ کی قبولیت کا امیدوار رہے اور نہیں تو  
 مطمئن میں داخل ہو دیگا بہت لینے والوں ٹھوڑے دینے والوں میں شمار  
 کیا جاوے گا لوگوں میں گنا جاوے گا گلا بچا ہے کسی مسلمان کو جو ایسا کام  
 کرے کم دیوے بہت لیوے ایک دوسرے کو آپس میں ضرر پہنچاوے نقصان  
 دیوے جو کوئی ایسا کام کرتا ہو دے چاہئے توبہ کرے ایسے بد کام سے  
 باز رہے اور جو کوئی توبہ نہ کریگا باز نہ رہے گا ایسے بد کام کو حلال جانے گا  
 حرام نہ جانے گا کافر ہو دے گا جگہ اسکی دوزخ ہوگی اسکی عذاب سجدہ میں



رہیگا اس بات کو اللہ تعالیٰ فرمایا ہے اِنَّ كِتَابَ الْفَجْرِ سَجِّينٌ تحقیق نامہ  
 اعمال کا فروئے بدکاروں کے مقرر سجدین کے درمیان ہیں خبر میں آیا نامہ اعمال  
 بدکاروں کے کرامات کا تبین آسمان کو لیجاتے ہیں دروازے آسمان کے فرشتے  
 جو دربان ہیں نہیں کھولتے اُن عمل نامے کو نہیں اوپر آنے دیتے پھر وہاں سے  
 پھیر لاتے ہیں زمین کے اوپر لاتے ہیں زمین کے فرشتے بھی قبول نہیں کرتے  
 دوسری زمین کو لیجاتے ہیں وہاں بھی کوئی قبول نہیں کرتا اسی طرح ساتویں  
 زمین تک کوئی جگہ قبول نہیں کرتی پھر ساتویں زمین کے نیچے ایک ٹھکانا ہے  
 بڑی تنگی اور تاریکی اس جگہ میں ہے اور وہی جگہ شیطان کے اور شیطان کے  
 شر کے رہنے کی ہے ان اعمال ناموں کو اس جگہ میں سپرد کرتے ہیں ان  
 رکھے ہیں اور اسی طرح کافروں کی جانوں کے سین اور شر کوں اور ناقصوں  
 جانوں کو جب بدن سے نکال کر فرشتے اوپر لیجاتے ہیں آسمان کے دروازے  
 نہیں کھلتے وہاں سے رد کر کے زمین میں لاتے ہیں قبول نہیں ہوتی پھر  
 ایک زمین سے دوسری زمین تک اسی طرح ساتویں زمین تک کہیں جگہ  
 نہیں ملتی تب ساتویں زمین کے نیچے سجدین میں ان جانوں کو بند کر دیتے ہیں  
 کے ٹھکانے میں رکھ کر تنگی میں تاریکی میں ڈال دیتے ہیں وہی قمر ہوتی ہے اُن  
 دے وہیں عذاب پاتے رہتے ہیں وہاں آذر مالک ماسجین اور کیا جاتا ہے  
 تو اسی سننے والے کیا بڑی ہول کی ہیٹ کی ڈر کی جگہ سجدین کا کتاب ہی قوم  
 ایک کتاب ہے لکھی ہوئی دے اعمال نامے کافروں کے ہر ایک کا فر کا نام  
 ایک لکھی ہوئی کتاب ہے ایسی کتاب وہ جو کبھی مومن ہوئے ہوں گے  
 جو کوئی دیکھ دیکھنے والا جان لوے اس میں کچھ خیر کا نام نہیں تمام ہوں گے  
 سے عذاب سے بھرے ہیں وَلِلَّهِ يَوْمَئِذٍ نَّزِيرٌ وائے ہی افسوس



رہیگا اس بات کو اللہ تعالیٰ فرمایا ہے اِنَّ كِتَابَ الْفَجْرِ لَفِي سَجِّينٍ تحقیق نامہ اعمال  
 اعمال کا فروغ کے بدکاروں کے مقرر سجین کے درمیان ہیں خبر میں آیا نامہ اعمال  
 بدکاروں کے کلاما کا تبین آسمان کو لیجاتے ہیں دروازے آسمان کے فرشتے  
 جو دربان ہیں نہیں کھولتے اُن عملنامے کو نہیں اوپر آنے دیتے پھر وہ ان سے  
 پھیر لاتے ہیں زمین کے اوپر لاتے ہیں زمین کے فرشتے بھی قبول نہیں کرتے  
 دوسری زمین کو لیجاتے ہیں وہاں بھی کوئی قبول نہیں کرتا اس طرح ساتوں  
 زمین تک کوئی جگہ قبول نہیں کرتی پھر ساتویں زمین کے نیچے ایک ٹھکانا ہے  
 بڑی تنگی اور تاریکی اس جگہ میں ہے اور وہی جگہ شیطان کے اور شیطان کے  
 لشکر کے رہنے کی ہے ان اعمال ناموں کو اس جگہ میں سپرد کرتے ہیں ان  
 رکھے ہیں اور اس طرح کافروں کی جانوں کے پھین اور شرکوں اور منافقوں کی  
 جانوں کو جب بدن سے نکال کر فرشتے اوپر لیجاتے ہیں آسمان کے دروازے  
 نہیں کھلتے وہاں سے رو کر کے زمین میں لاتے ہیں قبول نہیں ہوتی پھر  
 ایک زمین سے دوسری زمین تک اس طرح ساتوں زمین تک کہیں جگہ  
 نہیں ملتی تب ساتویں زمین کے نیچے سجین میں ان جانوں کو بند کر دیتے ہیں  
 کے ٹھکانے میں رکھ کر تنگی میں تاریکی میں ڈال دیتے ہیں وہی قبر ہوتی ہے ان کی  
 ونے وہیں عذاب پاتے رہتے ہیں وَمَا آذَنَّاكَ مَا سَأَلْنَا اور کیا جانتا ہے  
 تو اسی سننے والے کیا بڑی ہول کی ہیت کی در کی جگہ سجین کا کتاب کی قوم  
 ایک کتاب ہے لکھی ہوئی دے اعمال نامے کافروں کے ہر ایک کا فر کا نام  
 ایک لکھی ہوئی کتاب ہے ایسی کتاب وہ جو کبھی مومن ہو دے مٹ نہ سکے  
 جو کوئی دیکھ دیکھنے والا جان لوے اس میں کچھ خیر کا نام نہیں تمام ہول سے  
 سے عذاب سے بھرے ہیں وَلِلَّهِ يَوْمَئِذٍ نَّصِيبٌ وَاَیُّهَا اَفْسُو



نے دلوں کو آنکے گھیر لیا ہے بڑے کاموں کی ابتر می نے دلوں پر ان کے  
 زنگار باندھ دی ہے پردے غرور کے غفلت کے پڑ گئے ہیں دل سب سیاہ ہو گئے  
 ہیں قبولیت کے کان بہرے ہو گئے ہیں خیر خوبی کی بصیرت کی آنکھیں پھوٹ  
 گئیں ہیں اس سب قرآن کی نصیحت سننے سے گذر گئے ہیں خیر خوبی کی راہ  
 سوچنے کی قابلیت نہیں رکھتے حق کو قبول نہیں کرتے ایمان نہیں لاتے خبر  
 نہیں آیا ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب بندہ کوئی  
 گناہ کرتا ہے ایک سیاہ نقطہ اسکے دل پر پیدا ہوتا ہے جو اسی وقت توبہ کرے  
 بیزار ہووے اللہ تعالیٰ کی طرف عاجزی کرے اس گناہ سے ناخوش ہووے  
 اس گناہ سے شرمندہ ہو کر باز رہے وہ سیاہی کا نقطہ دل کے اوپر اسکے  
 اٹھ جاتا ہے مٹ جاتا ہے دل صاف ہو جاتا ہے اور جو اس گناہ سے توبہ  
 نہ کرے باز نہ رہے گناہ پر گناہ کئے جاوے وہ نقطہ سیاہی کا پھیل جاتا ہوتا ہے  
 پھر آہستہ آہستہ دلوں کو گھیر لیتا ہے تمام دل سیاہ ہوتا ہے کا بوس چڑھ جاتا ہے  
 اندھا پن بڑھنے لگتا ہے ہدایت کی راہ سے اندھا ہو جاتا ہے پھر جتنا گناہ  
 زیادہ کرتا جاتا ہے بندگی کی راہ سے حیر کے گھر سے دور پڑتا جاتا ہے سیاہی  
 پر سیاہی زنگار پر زنگار لگتا جاتا ہے سیاہی بڑھتی جاتی ہے باطن میں دل  
 میں اندھیاں اگرتے گرتے سب سمجھ بوجھ خاک میں جا کر دل پر لعنت کی مہر پڑتی  
 ہے اور دنیا سے بے ایمان جاتا ہے خدا تعالیٰ مومنوں مسلمانوں کو اس بلا میں سے  
 اپنی نیاہ کو من رکھے اس بات کے تجھے اللہ تعالیٰ کافروں کے حال کی خبر دیتا ہے  
 کَلَّا اِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمِئِذٍ لَّجَبُونٌ <sup>۱</sup> حق ہی تحقیق ہی سچ ہی مقرر ہی ہے  
 کافر مشرک اپنے پروردگار سے اس دن میں البتہ حجاب میں پردوں میں  
 ہو پھولے نہیں رہے آدمی جو ایمان نہیں لاتے قیامت کے دن کو سچ نہیں



جانتے حساب کتاب و وزج بہشت عذاب ثواب کی باتیں جھوٹھ کر جانتے ہیں پیغمبروں کی لہو کی  
 عاملوں فاضلوں مرتدوں ملی ہدایت نہیں مانتے اس لئے کہ کلام کو کہا نیو کی سی بات بوجھتے ہیں  
 اپنی جہالت میں غرور میں طبیعت کی خواہشوں میں دنیا کی مالکی محبت میں دوڑتے ہیں یہ آدمی ایسے  
 لوگ قیامت کے دن اپنے پروردگار کی رحمت سے کراستے نہ امید نہ ہوا لے میں ہمیشہ کی نعمتوں سے  
 بے نصیب ہووینگے بڑی نعمتوں سے بہشت کی جو بہت بڑی نعمت ہے پروردگار تعالیٰ کا دیدار ہی  
 اس نعمت سے ایسی دولت سے محروم ہونگے ہمیشہ ہمیشہ بے حسرت کی فہوس کی آگ میں جلتے رہینگے تم اہم  
 لصاؤ انھیں پھر تحقیق وہ لوگ مقرر و خل ہوئے ہوں میں دوزخ کے اندر دوزخ کی آگ سے جلتے والے  
 میں تم یقال ہذا الذی کہتے تھے تذبذب یون پھر کہا جاوے گا یہ وہی ہے جو تم کو جھٹلاتے تھے جب  
 یہ دوزخی آگ میں جائینگے جلتے لگینگے نا فریاد کریں گے و او یلا پرگی تب فرشتے خدا کے انکے زیادہ  
 جلدانیکے واسطے کہینگے اب اچھی طرح جلتے رہو یہ وہی خدا ہے جو دنیا میں تم ہرگز اسکو نہ مانتے تھے  
 جھوٹھ جانتے تھے پیغمبر نکو اس عذاب کی خبر میں جھٹلاتے تھے اب بھی اس سچ کو جھوٹھ جانتے رہو جلتے  
 رہو عذاب چکھتے رہو پھر اس لئے کہ ان کافروں فاجروں غافلوں کی حقیقت کو بیان کر کر نیک کام  
 کر نیوالو کی حقیقت بیان فرماتا ہے کلاً ان کتاب الابرار لفی علیین تحقیق مقرر اعمال نامے  
 نیک کاروں کے علیین میں ہیں علیین میں رہینگے وما آدربک ما علیون اور کس چیز نے دانا کیا  
 ہے تجھ کو اور کیا جانتا ہے تو اسی نے والے کیا چیزیں علیین کیا خوب جگہ ہے کیا اچھی خوشی کا  
 مکان ہے علیین کتاب مرقوم ایک کتاب ہے لکھی ہوئی کتبہ الابرار حاضر ہوتے ہیں گواہ  
 ہوتے ہیں اس کتاب کے اوپر فرشتے مقرب خبر میں آیا علیون ایک تختہ ہے سبز مرد کا عرش کے  
 نیچے ساتویں آسمان کے اوپر سورۃ المنتہی کے پانچویں تختہ کے نزدیک جب مومن مسلمانوں کے عمل  
 دے لوگ جو اچھے کام کر نیوالے ہیں خلاص سے کام کرتے ہیں سچے کام خدا و رسول کے حکم میں کرتے  
 ہیں انکو کو فرشتے کرامات میں لکھ لکھ لکھ جاتے ہیں ہر آسمان کے فرشتے ان عمل ناموں کا ادب کرتے ہیں خوش  
 ہوتے ہیں ایک آسمان کے فرشتے دوسرے آسمان تک اپنی حد میں پہنچا دیتے ہیں ساتویں آسمان کے



فرشتے ان عملنا کو دیکھتے ہیں پسہ کرتے ہیں قیامت میں مومن کے ایمان پر شاید ہی گواہی دینگے  
 پھر ہی پاکنامے پاک کاموں کے اس پاک محل میں سپرد کرتے ہیں وہاں کے فرشتوں کے حوالے کرتے ہیں  
 اور علیوں الیہا خوب محل ہی جو کوئی اس محل کو دیکھے گنجے اختیار خوشوقت خوشحال ہو جاوے اور جان  
 اسکی اس میں راحت پاوے آرام پاوے اور لوگ جو سچے مسلمان ہیں مرنیکے پیچھے ان کی جانیں بھی علیہم  
 کے مقام کو پہنچتی ہیں ہر ایک کے واسطے اچھے عملوں کے مناسب جگہ جسے محل میں جو یوں کے  
 ٹھکانے ہیں ہمیشہ خوشحالی کے گھر نہیں آرام میں خوشوقت میں رہتے ہیں اس بات کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے  
 اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ تحقیق ابراہیم اچھے کام کرنے والے مقرر بہشت کے درمیان نعمتوں میں آرام میں جو یوں  
 رہنے والے ہیں عَلٰی الْاَسْرَاطِ یَنْظُرُوْنَ تختوں کے اوپر بیٹھ کر نظر کرینگے بہشت کی نعمتوں کے اوپر  
 خبر میں آیا ہے بہشتیوں کے بیٹھنے کی واسطے بڑے بڑے تخت ہو دینگے روپے سوئیکے مرصع جڑاؤ  
 لعل یا قوت موتی ان میں قدرت سے جڑے ہوئے ہیں اور ہر طرح کے تخت لعل کے یا قوت کے  
 زمرہ کے موتیکے جیسے تخت کے اوپر دل چاہے گا بیٹھنے کے اور تخت ہر طرح کی زیب و زینت سے  
 بہت ہی سوار سے ہوئے ہیں فرش منہدین یکے طرح حکا میں لعل موتی جو اہر لگے ہوئے ہیں  
 اور ایسے بڑے ہیں جو ان کے اوپر موتیوں کے لعل کے یا قوت کے خیمے کھڑے ہیں بھانت بھانت کی بیٹھکیں  
 تیار ہیں ہر ایک خیمے میں ہر ایک بیٹھک میں جو ہر طرح کے ہواٹ کئے ہوئے سر سے پائونٹنگ  
 موتیوں لعل جو اہر میں ڈبی ہوئے نہایت خوبصورت تیار ہیں جس خیمہ میں جس گھر میں بہشتیوں کا  
 دل چاہے گا وہاں بیٹھ کر تماشے قدرت کے دیکھنے کے اور خبر میں آیا ہے ہر ایک بہشتی کا ملک گھر بار و بیلین  
 باغ ہزاروں برس کی راہ میں ہو دینگے ادنیٰ بہشتی جو سب بہشتیوں کے درجوں سے  
 اسکا درجہ کم ہو و یگا اسکے درجے بہشت میں کسی اور کا درجہ کم نہ ہو و یگا اس ادنیٰ درجے  
 والے کا ملک بہشت میں دس برابر ساری دنیا کے ہزار برس کی راہ میں ہو و یگا اس ملک  
 میں ہزاروں لاکھوں حویلیاں محل باغ گلزار بہار میں ہو دینگے اور یہ سب سونے روپے  
 لعل یا قوت موتیوں کے کارخانے ہیں ہر طرح کے تماشے اور بہار میں حوض و اریسے تیار ہیں



اور وہ تخت ایسے بلند اونچے ہیں جو سو برس دو سو برس کی راہ میں ان کی بلندیاں  
 ہیں جب بستی ان تختوں کے اوپر بیٹھا جائیگا وہ تخت زمین سے لگجاوینگے جب  
 بیٹھنے والے بیٹھ جائیں گے وہ تخت پھر اونچے ہو جاوینگے بلند ہو جاوینگے پھر ان تختوں کے  
 اوپر بیٹھ کر سب طرح کے تماشے اپنے ملک کی سب بہاریں دیکھیں گے خوشیاں کریں گے تعریف  
 فی وجہہ ہم نصرة النعمیہ بجان لیگا تو ای دیکھنے والے بہشتیوں کے منہ سے تازگی نعمتوں  
 کی جو آدمی دنیا میں خوشحال ہوتا ہے اسکے پاس مال و پئے اشرفیاں بیابانی کھانا پینا بہت سا  
 ہوتا ہے اسکے منہ کی چمکا ہٹ منہ کی روشنی تازگی کچھ اور ہوتی ہے جو کوئی ایسے دو لہند  
 کے منہ پر نظر کرے اسکی خوشوقتی خوشحالی چہرہ ہی دیکھ کر معلوم کر لے اس طرح بہشتیوں کی  
 حقیقت ہے سب مومن مسلمان بہشت میں ایسے دو لہند ہووینگے ایسی خوشحالیوں میں نعمتوں  
 میں رہیں گے جو ان کے منہ کے دیکھتے ہی معلوم ہو جائیگا جو یہ بڑے دو لہند ہیں بڑی نعمتیں پائی  
 ہیں انھوں کے منہ کی تازگی اور روشنیان کچھ اور ہی ہووینگی بعضوں کے منہ ایسے روشن  
 ہووینگے جیسے بڑے روشن ستارہ دنیا میں آسمان نظر آتے ہیں بعضوں کے منہ ایسے ہونگے  
 جیسے چودہویں رات کا چاند اور بعض مومن مسلمان کا منہ ایسا چمکیگا روشن ہووے گا جیسا دنیا میں  
 آفتاب چمکتا ہے آرام میں آسائش میں رہیں گے اچھی نعمتیں کھاوینگے قوتیں پاوینگے حسن و  
 جمال بڑھتا رہیگا یقیناً مَن دَجِیِّ تَحْوِیْ خِتَامَہٗ مِسْکٌ اور پکا جاوینگے ایک شراب  
 جو خالص شراب ہے مہرئی ہوئی اسکی مشک کی ہی مومن جو ابرار ہیں اچھے کام کرنے والے دنیا  
 میں برا کام کچھ نہیں کرتے جب بہشت میں اپنے گھر میں و تخت کے اوپر آرام سے بیٹھیں گے  
 حورہ کے ساتھ خوشیاں کریں گے سب طرح کی نعمتیں موجود ہووینگی علماں جو خوبصورت لڑکے ہیں  
 خدمت کیواسطے پھرتے ہیں ہر ایک کام ان کے کرتے ہیں شراب پینے کے واسطے ان کے لاوینگے  
 وہ بہشت کی شراب ہووے گی ایت سفید خوشبو فریاد جسکے پینے سے ایک خوشی ہزار  
 خوشی ہو جاوے گی ضرر نقصان عقس کا شعور کا اس شراب میں نہیں خوشی لذت قوت ہر طرح کی



اس شراب میں زیادہ سے زیادہ پائینگے اور اس شراب کے باسنوں کے مہونے اور پریشک کی مہرین ہوونگی اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان شیشوں صراحیوں کے اوپر مہرین ہو رہی ہیں ان مہروں کو کوئی کھول نہیں سکتا کسی کو حکم نہیں ان مہروں کے توڑ نیکا جب مہرین بہشت میں پہنچنے اپنے اپنے گھر نہیں داخل ہوونگے ہر کوئی جو وقت چاہیگا جس بن باسن کی مہر چاہیگا اپنے ہاتھ سے توڑیگا وہ شراب پوچھا ان شرابوں کی بڑی عزت ہے جو اس طرح مہر کر رکھی ہے اور شراب ایسی نعمت ہے جو دنیا میں اس شراب کا ایک قطرہ کر نیو سب مرد دنیا کے جی اٹھیں ساگر غم پریشان دنیا سے جاتی رہیں ایسی بڑی نعمت ہے جو اللہ فرماتا ہے وَفِي ذَلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ اور ایسی بڑی نعمتوں میں چاہئے رغبت کریں غبت کریں اولے ان نعمتوں کو طلب کرتے رہیں ایسی خوبیوں کو چاہتے رہیں ڈھونڈتے رہیں دنیا میں و کام کریں جن کاموں کے سبب آخرت میں بہشت میں ایسی دولت پاویں اس آیت میں تین اشارے ہیں ایک اشارت اس شراب کی تعریف میں سمجھنے والے کو چاہئے اپنے دل میں سمجھے جو جس نعمت کے حق میں اللہ تعالیٰ مومنوں کو فرماتا ہے سمجھتا ہے اور نیوالے رغبت کریں اولے اپنی خواہشوں کی طرف جو ہر ایک کام میں دنیا کی ہر ایک خواہش میں دوڑتے ہیں چاہئے ان نعمتوں کو طلب کریں ان دولتوں کے پانے میں دوڑیں اس بات سے معلوم ہوتا ہے جو وہ شراب بہت بڑی سی بڑی نعمت ہے جسکے طلب کریں اللہ تعالیٰ رغبت دیتا ہے لایچ دلاتا ہے اور کوئی بڑی نعمت اس سے زیادہ ہوگی ایسی کچھ لذتیں خوبیاں خوشوقتیان اس شراب میں بھر رہی ہیں جو ایسی شراب کے شیشوں کے اوپر مشک کی مہر کر کے رکھی ہے اور کسی کو وہ بھید معلوم نہیں ہو سکتا جب مہرین بہشت میں داخل ہوونگے اور وہ شراب غلامانوں کے ہاتھوں میں دیونگے اس وقت وہ مہر توڑ کر پوچھنے تک اس شراب کا نفع اور قدر اور خوبی اور لذت جانینگے دنیا میں اسکی حقیقت کو کون بوجھ سکتا ہے اور دوسری اشارت یہ ہے حکم کرتا ہے پروردگار اس شراب کے طلب کرنے کا مومن کو چاہئے جو کچھ اچھے عمل اور اچھے کام اللہ تعالیٰ اور رسول نے فرمائے ہیں بجالاؤ اور جو کچھ برے کام برے عمل منع کئے ہیں ہرگز نہ کریں اور جو



اور جو کچھ بشریت کی راہ خطا ہو جاوے تو توبہ کرے بخشنے والی اپنے شکوہ بدن کو مال کو جان  
 کو اللہ تعالیٰ کی رضا مندی میں خرچ کرے خدا کی راہ میں نثار کرے دیکو تو مقرر اس دولت  
 کو پاوے اور تیسری اشارت یہ ہے اللہ تعالیٰ دنیا کے طلب کرنے والوں کو نہ نفس کی خواہشوں  
 کے ڈھونڈھنے والوں کو منع کرتا ہی رات دن تم دنیا ہی ڈھونڈھنے میں لگے رہتے ہو دنیا  
 کے مال کو طلب کرتے ہو دنیا کے واسطے ایک دوسرے پر حسد کرتے ہو لڑتے ہو پس میں خون  
 خرابی کرتے ہو مار جاتے ہو دنیا کے مال حاصل کرنے کے واسطے دور دور کا سفر کرتے ہو بیچ  
 میں محنتوں میں پڑتے ہو بہت بڑی محنتوں سے جو مال کو ہاتھ میں لاتے ہو آخر کو چھوڑ کر مر جاتے  
 ہو اس مال کو وارث کھاتے ہیں پھر اس مال فانی کے پیچھے آپس میں لڑتے ہو کہتے ہو دوسرے  
 دولت میں مال میں ہم بڑھ جاوے یا نہ ہو کسی کے پاس کچھ نہیں رہنے والا ایسی چیز کی طلب میں  
 کیون عمر اپنی کھوتے ہو ایسی چیز کو طلب کرو جو ہمیشہ رہے اسکا فائدہ لذت پائے رہو ہمیشہ خوش  
 رہتی ہو وَمِنْ أَجَلِهِ مَنْ لَا يَبْقَىٰ اور ملاپ اس شراب کا جو ابرار نیک کا پیونیک اس شراب کا  
 نام حقیق مخموم ہے اسکا ملاپ تسنیم کا ہوگا عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ وہ تسنیم ایک چشمہ ہے  
 ندی ہے بہشت میں تسنیم اسکا نام ہے اسکا پانی مقرب لوگ پیونیک یہ چشمہ تسنیم کا عرش کے نیچے  
 سے آتا ہے بہشت میں مقربوں کی جویلیوں میں جاری ہوتا ہے تسنیم کے پانی کے برابر بہشت میں  
 کوئی پانی نہیں شیرینی میں خوشبوئی میں مزید نفع میں قوت میں سب پانیوں سے بہشت کے زیادہ ہے اور  
 یہ پانی خاص مقربوں کے نصیب ہے اور بہشتیوں کے پانی میں اس پانی کا ملاپ کر دیونیک جیسے دنیا میں شربت کے  
 درمیان خوشبوئی کے واسطے گلاب ملائے ہیں بید مشک ملائے ہیں اور مقرب لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے  
 فضل و کرم سے انکو اپنی درگاہ کا قرب بخشا ہے اپنا نزدیک کیا ہے کمال انکو آپ سے بخشا ہے جیسے  
 پیغمبر میں صدیق ہیں بعضے بڑے ولی ہیں اور ابرار سب مومن مسلمان ہیں اپنی محبت سے حکم کے  
 موافق کام کئے راہ چلے کمال کو پہنچے مقربوں کا بہت بڑا درجہ ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے آپ کمال کی  
 میں پہنچایا ان کی سب طرح کی بندگی میں کام کریں سو اللہ تعالیٰ کے اور کچھ غرض نہیں تھی



جو کام کیا جو عمل بجالائے میری محبت اور اخلاص سے بجا آئے اس سبب انکے پینے کا پانی بہشت میں تسلیم  
مقرر ہوا ہے جس پانی کے ذریعے کی اور جو بی کی کچھ تعریف بیان میں کسی آدمی کے نہیں آسکتی اور  
ابرار جو اپنی محنت سے سعی سے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے راہ چلا چکے کام کئے کمال کے درجہ کو  
پہنچے مرتبے پائے انکے عمل کریمین کچھ پنے دلی خواہش بھی ملی ہوئی ہوتی ہے دوزخ سے چھوٹنے کی  
معرض ہے بہشت میں پہنچنے کی غرض ہے اور اخلاص انکا اور بہت غرضوں میں ملا ہوا ہوتا ہے خدا تعالیٰ  
کی رضامندی بھی چاہتے ہیں اور اور بھی غرضیں رکھتے ہیں اس سبب سے انکے واسطے رقیق مقرر ہوا  
اور اس میں تسلیم کے پانی کا ملاپ ہو دیکھا اسی واسطے فرمایا جو سعی کریں پائے کو چاہئے رقیق کے پانی  
کی سعی کریں رعیت کریں جس پانی میں تسلیم کا پانی ملاپ ہے محنت کریں مل سکتا ہے اور نر تسلیم کا پانی  
نرے فضل و کرم پر موقوف ہے اس میں محنت کے کسکو راہ نہیں اور اس تسلیم کی تعریف بیان باہر ہے خبریں  
آیا ہے مکے کے سردار مشرک جو ایمان نہیں لائے ابو جہل اور ولید بن مغیرہ اور عاص بن وائل اور حاکم  
ساتھی تھے جب حضرت رسول اللہ کے بعضے اصحاب کو دیکھتے تو اسے اصحاب جو فقیر نادار تھے حضرت عمار یا  
حضرت بلال حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو دیکھ کر ہنستے تھے کرتے سخریان کرتے اس صورت میں  
یہ آیتیں اللہ تعالیٰ نے اس حقیقت کے بیان میں بھیجیں ان الذین اجروا تحقیق و آدمی  
جو مشرک ہیں گناہوں کے درمیان دو برس رہیں کانوا من الذین امنوا یضحکون ان لوگوں  
سے جو ایمان لائے ہیں ہنستے ہیں ٹھٹھا کرتے ہیں واذا امرتہم یتعانزون اور جب گزرتے ہیں  
یہ مشرک مومنوں کے اوپر غمزہ کرتے ہیں انکھوں سے ابرو اشارتیں کرتے ہیں ٹھٹھا کرتے ہیں سخریان  
کرتے ہیں واذا انقلبوا الی اہلہم انقلبوا فیکہین اور جب کے کافر اپنے اہل کے پاس جاتے ہیں  
اپنے گھر و نہیں پھرتے ہیں مومنوں کے اوپر ٹھٹھے کر کر اور کافروں کے پاس جاتے ہیں خوشوقت جاتے ہیں  
ہنستے ہو پھرتے ہیں اور یاروں کے مومنوں کے اوپر ہنسیاں کرتے ہیں واذا داؤہم اور جو وقت  
کافر منافق مومنوں کو دیکھتے ہیں قالوا اھولاء لصا لئون کہتے ہیں یہ کافر منافق مشرک  
مومنوں کو دیکھ کر بے لوگ تحقیق گمراہ ہیں باپ ادون کی راہیں چھوڑ دین ہیں اپنی گمراہی کو مومنوں کے



اوپر ثابت کرتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ کَافِرُوْنَ مُنَافِقُوْنَ کَیۡنَ  
 وَمَا اَرْسَلُوْا عَلَیْہِمْ حَافِظَیۡنَ اَوْ رِیۡہِمۡ کَافِرَیۡنَ یَّہِجَہُ کَیۡۤ اَنۡ یَّہۡبِیۡنَ اَنۡ  
 کَافِرُوْنَ کُوۡمُوۡنُوۡنَ کَاۡرِکُھُوۡلَا مُتَمَرِّکِرۡکِرَیۡنَ یَّہِیۡجَاۡوَانِ کِیۡۤ اَنۡ یَّکِیۡۤ اَنۡ یَّکِیۡۤ  
 رَہِیۡنَ اِنۡہِیۡ رَاہَ یۡنَ چِلَاوِیۡنَ اَوۡرَ سَچِیۡ رَاہَ یۡنَ نہ جَاۡفَہُ دِیۡوِیۡنَ دُنِیَا یۡنَ یۡہِمۡ لُوۡگَ  
 کُچھٹھے مسخری کی باتیں کرتے ہیں کرلیوین آخرت میں کیا کریں گے اسکی حقیقت اللہ تعالیٰ  
 فرماتا ہے فَاٰیُوۡمَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِّنَ الْکُفٰرِ یُجۡزَوۡنَ پھر بدن قیامت کے  
 روز وے لوگ وے آدمی جو مومن ہیں اللہ و رسول کے حکم پر ایمان لائے ہیں  
 کافروں سے کافروں کے حال دیکھنے سے سنیں گے عَلَیۡۤ اَکۡرَہٰکَ یَنۡظُرُوۡنَ تَحۡتَوۡکَ  
 اوپر وے تخت جو جو اہر سے جڑے ہیں جنہوں میں یا قوت کے موتیوں کے بیٹھے کر  
 مومن نظر کریں گے دوزخیوں کے احوال کو دیکھ کر حشوت آگ میں دوزخی جلیں گے  
 زنجیروں میں باندھ کر گھسیٹیں گے عذاب کے فرشتوں کے ہاتھ مار کھاؤں گے ذلیل ہو جائیں گے  
 خوار ہو جائیں گے اسوقت مومن خوش ہو جائیں گے آپس میں بیٹھ کر سہیاں کریں گے اور خبر میں  
 آیا ہے وے لوگ وے کافر جو دنیا میں مسلمانوں کے اوپر ٹھٹھا کرتے تھے ہستے تھے جب  
 دوزخ میں پڑیں گے آگ میں جلیں گے فرشتے ایک دروازہ بہشت کی طرف سے کھول دیوں گے  
 اور ان دوزخیوں کو کہیں گے اُو شتاب اُو بہشت میں چلو پھر یہ دوزخی بہت محنت کر کر  
 خرابی سے دروازہ کھولیں گے اسی وقت فرشتے دروازہ بہشت کا بند کرلیں گے یہ کافر مشرک ٹھنڈے  
 ہو کر رہاؤں گے بہت غم کریں گے غمگین ہو جائیں گے پھر دوزخ کے فرشتے انکو گھسیٹ کر برہ حال سے  
 دوزخ میں ڈال دیں گے اس حال کو دیکھ کر مومن خوش ہو جائیں گے دنیا کی باتوں کو یاد کریں گے  
 دوزخیوں کو یاد دلاؤں گے هَلۡ تَوۡبَ الْکُفٰرِ مَا کَانَ اَنۡ یَّفۡعَلُوۡا یُحۡقِیۡقُ ثَوَابَ یَاۡ  
 کافروں نے جزا پائی بدلا پائی کافروں نے عملوں کا مومن کا جو دنیا میں کرتے تھے  
 کُچھٹھے مسخریان مسلمانوں کے ساتھ بدن قیامت کے روز مومنوں کے دل



خوش کریں گے واسطے دشمنوں کے وہی بدلا دیا جو دنیا میں مسلمانوں کو مومنوں کے ساتھ  
 مسخری کر کر اپنے دل کو خوش کرتے تھے اور مسلمانوں کو غمگین کرتے تھے ناخوش  
 کرتے تھے اس کام کے بدلے میں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے وہی معاملت کی جو ان کو  
 آخرت میں ان کی بدکاری کے سبب بد بختی کے ثبوت غمگین کیا بڑے غم میں آلا  
 ہمیشہ ان عمنوں میں رہیں گے عذاب کھینچتے رہیں گے اور مسلمانوں کو جو غم  
 کھاتے تھے صبر کرتے تھے اپنے ایمان میں مسلمانوں میں زیادہ قائم ہوتے تھے  
 آخرت میں بہت خوش کیا بہت بڑی خوشوقتیان بخشن ہمیشہ ہمیشہ دے خوشحالیوں  
 میں رہیں گے مومن مسلمان کو چاہئے جو اس آیت کی نصیحت کو سن کر اپنے دل میں  
 رکھیں جگہ دیوین اور خدا کے کسی بندے کے ساتھ ٹھٹھا مسخری نہ کریں کسی کو حقیر نہ  
 غور نہ کریں ہر طرح کے اچھے برے عمل کی جزا بدلا آخر کو ہر کوئی پاوے گا ایک  
 تفاوت نہیں ہووے گا اللہ تعالیٰ سب مومنوں مسلمانوں کو اپنے فضل و کرم سے  
 اچھے کاموں کی توفیق بخشے برے کاموں سے بچا رکھے آمین آمین آمین

### سورۃ الشفا

مکی ہے پچیس آیت ہیں ایک سو نو کلمے چار سو بیس حرف ہیں کافر پوچھتے تھے قیامت کس طرح  
 ہووے گی کب ہووے گی قیامت کے ہونے میں کیا کچھ ہووے گا اللہ تعالیٰ خبر دیتا ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِذَا السَّمَاءُ انْفَطَقَتْ جِوَقْتَ آسمان پھٹ جاوے گا پارہ پارہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاوے گا  
 صور کے چوہنے سے آسمان کی ہیبت سے فرشتوں کے اترنے کی واسطے جو ہر ایک آسمان لوپٹا  
 اس آسمان کے فرشتے اتر کر حشر کے میدان میں سب آدمیوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے  
 گھیر کر کھڑے ہووے گا وَ اِذِنتُ لِرُوحِیَّ اُورسینگا آسمان اللہ تعالیٰ کے حکم کو  
 قبول کرے گا فرمان کو حکم ہووے گا ٹوٹ پھوٹ جاوے گا وَ حَقَّتْ اور سزاوار نہیں آسمان کو



حکم خدا تعالیٰ کا قبول کرے حکم کے تابع ہووے وَاِذَا لَرَضَ مَدَّتْ اَوْ رَحِبَ  
 زمین بڑھائی جاوے گی اول آخر کی خلق جمع ہووے گی اگلے پچھلے مرد سب جیونیکے ان سب کے  
 کھڑے ہونیکے واسطے لنبأ وچوڑاؤ زمین کا بہت بڑھ جاوے گا جس طرح چمڑے کو کھینچ کر بڑھا  
 ہیں اسی طرح فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم سے زمین کو کھینچ کر بڑھاوے گے مشرق سے مغرب  
 تک زمین میں اونچا نیچا کچھ نہ رہے گا پہاڑ اکھڑ جاوے گے دریائے دیان خشک ہو جاوے گی گرھا  
 خندق آسمان کچھ نہ رہے گا تمام زمین بہوار ہو جاوے گی برابر ہو جاوے گی وَالْقَتَّ مَا فِيهَا  
 وَتَحَلَّتْ اَوْ رَاہُ نِکَالِ ڈالے گی زمین جو کچھ زمین کے اندر ہی خزانے اور سب مرد  
 زمین سے نکلتے اور زمین خالی ہو جاوے گی زمین کے اندر کچھ نہ رہے گا سب جی اٹھنے لگے  
 وَاِذْ نَتَّ لَوَّهَا وَحَقَّتْ اَوْ سَلِسْکِی زمین خدا کے حکم کو جو کچھ زمین کو حکم ہووے گا لاوے گی  
 حکم کو قبول کرے گی اور لائق ہی زمین کو جو حکم خدا تعالیٰ کا بجالاؤ تفاوت نہ کرے جسے  
 حقیقتیں ظاہر ہوئی ہیں قیام ہوگی سب کو نئی نئے سرے سے جیونیکے زندہ ہووے گے ہر ایک کا  
 حساب ہووے گا کا فرق کا روز زمین کے خدا میں گریں گے اور مومن مسلمان نیک کا بہشت  
 میں داخل ہووے گے ثواب پاوے گے اور یہ بات جو اللہ تعالیٰ نے زمین آسمان کے حق میں  
 فرمائی وَاِذْ نَتَّ لَوَّهَا وَحَقَّتْ سزاوار ہی لائق ہی آسمان زمین کو حکم کے تابع رہا  
 اس میں اشارت ہے جو زمین آسمان اللہ تعالیٰ کے حکم کے باندھے ہوئے کھڑے  
 ہیں جب تک حکم ہی قائم رہو قائم ہیں جب حکم ہووے گا ٹوٹ جاوے گا ٹوٹ جاوے گا اور  
 اسی طرح ہر چیز اور پہاڑ و درخت آگ پانی سب پیدا پیش و پشہ اللہ تعالیٰ کے  
 حکم میں قائم ہیں ایک بال برابر تفاوت کرنے کی کسی کو قدرت نہیں جس کام میں  
 جب کو حکم ہوا ہے اسے اختیار کرتا ہے آسمان چاند سورج ستارہ کو حکم ہے پھرتے  
 رہو پھرتے ہیں کبھی آرام نہیں کر سکتے ایک دم نہیں پھرتے زمین کو پہاڑ و ٹکو  
 و درختوں کو حکم ہوا ہے کھڑے رہو حرکت ملت کر و کھڑے ہیں حرکت نہیں کر سکتے



اسی طرح ذرہ ذرہ جس کام میں فرمایا ہے اسی کام میں چلا جاتا ہے قائم ہے پر آدمی  
 بے حکمی کرتا ہے بیفرمانی میں چلا جاتا ہے حکم نہیں مانتا ہے جس کام کرنے کو فرمایا ہے  
 نہیں کرتا اسکا اٹھا کرتا ہے جس کام کو منع کیا ہے وہی کام کرتا ہے یہ تمام سبب  
 اختیار کا ہے کسی چیز کو اللہ تعالیٰ نے کسی کام کا اختیار نہیں بخشا ہر ایک چیز کو  
 جو کام فرمایا ہے اس کام کی قدرت بخشی ہے اور کام کی اسکو قدرت نہیں بخشی ہے  
 اسواسطے بغیر اختیار وہی کام کرتا ہے اور کام نہیں کر سکتا ہے آدمی کے تین سبب  
 طرح کی قدرت بخشی ہے جو کام چاہے سو کرے جو بچاے سو کرے جہاں چاہے وہاں  
 جاو جہاں چاہے مٹھے نقصان کی طرف جاو کمال کی طرف جاو نیکی بدی کی راہ  
 اسکے اوپر کھول دیتے ہیں نقصان کے کمال کے اسباب کے کچھ تیار کر دیتے ہیں ہر ایک  
 کام کا مختار کر دیا ہے پھر آدمی جو اپنے دل میں سمجھے تو جانے اللہ تعالیٰ نے آدمی  
 کے اوپر بہت بڑا فضل کیا ہے بڑا احسان کیا ہے جو یہ اختیار کی نعمت بخشی ہے جو چیز  
 کسیکو سکی بیدارش میں نہ بخشی تھی آدمی کو بخشی ہر کام کرنے میں اسکے ہاتھ پاؤں کھول  
 دئے اسی واسطے اسکے اوپر اپنی طرف سے پیغمبر بھیجے اپنے کلام بھیجا اچھی برسی راہ  
 کی خبر دی بھلا برا اسکو سمجھا دیا پھلے برے کام تباہ دئے اور اسن اختیار دینے کے  
 سبب اسکے اوپر آپ زبردستی نہ کی حیر نہیں کیا جو وہ خاوند جبر کرنے چاہتا اختیار نہیں  
 دیتا ایک راہ میں لگا دیتا ہے اختیار کسی کام میں چلا جاتا کچھ عذاب ثواب نہ پاتا آدمی  
 واسطے تمام خلقت کو اور فرشتوں کو اختیار نہیں دیا عذاب صواب بھی انکو نہیں ہوتا پر آدمی  
 کو اختیار دیا ہے عذاب ثواب بھی اسی کی واسطے رکھا ہے دوزخ بہشت بھی اسی کے  
 واسطے پیدا کی ہے فرمایا ہے سب اسباب تھارے واسطے پیدا کر دئے ہیں جو کوئی  
 اچھا کام کرے گا اچھا بدلا پائے گا برا کام کرے گا برا بدلا پائے گا آدمی کو چاہئے اس نعمت  
 کی قدر جو ہے شکر احسان کا بجالاؤ اور شکر اس نعمت کا بجالاؤ اور اپنی قدرت کو پہچانے



اختیار کو اللہ کی مرضی میں رضا میں خرچ کرے جو کام فرمایا ہے وہی کام بجا لاوے  
اپنا اختیار خاوند کے اختیار میں دیکھو کچھ کام پروردگار نے اس کے واسطے اختیار  
کیا ہے اسی کام کو اختیار کرے اور جو کچھ کرنے کو منع کیا ہے نہ کرے آپ کو اپنے اختیار  
سے اس پاک پروردگار کے اختیار میں بے اختیار کر دو یوں ہے تباہی نے کمال کو پہنچا  
دین و دنیا کی سعادت خوبی پاو پھر اس درجہ کو پانا ایسی بڑی دولت کو پہنچا بہت بھاری  
کام ہے بہت محنت کا کام ہے بہت طرح کے علم حاصل کیا چاہیے کام کیا چاہیے اللہ کے  
فضل سے اس مرتبے کو پہنچے پھر یہ بہت محنت کرنی جو آدمی کو درکار ہے اس کا سبب  
یہ ہے آدمی افضل سافلین میں حیوانیت کے درجے میں پڑا ہے اس دنیا کے گہرے  
کوٹے میں دو باہو ہے دنیا ہی کے کام کرنے جانتا ہے دنیا ہی کی باتیں اس کی نظر  
میں آتی ہیں ہزاروں طرح کے خیال خطرون میں گرفتار ہے اچھا کھانا اچھا پینا اچھا  
گھر ہزاروں طرح کی نعمتیں زیب زینت روپا سونا دنیا کا یاد آنا ہر طرف اس کا  
دل دوڑتا ہے اختیار کو قدرت کو دنیا کی خوبیاں پانچیں خرچ کرتا ہے آخرت سے بھول  
رہا ہے اپنے ہمیشہ کی خوبی کی ہمیشگی کی دولت کی راہ چھوڑ دی ہے ہمیشہ کی بادشاہی پانے  
کے کام نہیں جانتا اور جو کوئی دانا اس نادان آدمی کو وہ راہ بتا دے کام سکھاوے  
تو نہیں سنتا نہیں سیکھتا اور جو سنے اور دیکھے تو بھی ایسا دنیا کے کاموں میں گھرارہتا ہے  
وہ کام جو آخرت کے پائے کے کام ہیں نہیں کرتا ان کاموں کو بہت بڑی محنت جانتا ہے  
مشکل بوجھتا ہے اور جو کوئی کرتا ہے تو بڑی سختی سے کرتا ہے اور کہات کو نہیں  
جانتا جو بغیر اس محنت کے کئے بغیر اس سختی اٹھائے آخرت کی ہمیشگی کی دولت پناوے  
سکو لازم ہے ضروری جو یہ کام کرے اس راہ میں اپنے اوپر سختی اٹھاوے  
سات کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كَادِحِينَ إِلَىٰ دَارِكُمْ  
مُتَلَابِعِينَ آدمی تحقیق تو سختی سے کام کرنے والا ہے اپنے پروردگار کی



کی طرف محنت کا سختی کا کام کرتا ہے پھر ملاقات کر نیوالا ہے تو اپنے کام کے  
 بدلے کو دیکھنے والا تو اپنے کاموں کی مزدوری کو ای آدمی نادان کیون بھول  
 رہا ہے اس فانی دنیا میں رات دن وہ ہم یہ دنیا ترے ہاتھ سے چلی جاتی ہے  
 اور اسی دنیا کے کام میں رہتا ہے تو اپنے پیدا کرنے والے کی طرف اور بندگی میں جیت  
 ہو چا لاک ہو حکم کے بجالانے میں محکم ہو سستی مت کر تجھ کو لازم ہے جو سختی کی راہ محنت  
 اپنے اوپر اٹھا کام کرنے میں محنت کر سچ کھینچ اپنے روزی دینے والے کی رضا مندی حاصل  
 کرنے کے واسطے کوشش کر سچی کر تجھ کو ضرور ہے اچھے کاموں میں محنت کرنی اللہ تعالیٰ  
 کی خوشنودی یا نہیں بہت سختی اختیار کرنی اپنے نفس کی خواہشوں سے جن خواہشوں کا  
 حکم نہیں دور بھاگنا ان خواہشوں کی طرف بجانا اور اللہ تعالیٰ کے حکم بجالانے میں اپنے  
 تن کو بدنگو مال کو جان کو خرچ کرنا دل کو حکم میں لگانا یہ محنت دنیا میں تجھ کو کیا چاہئے  
 آخر کو آخرت میں پروردگار کے حضور میں پہنچنے والا ہے اپنے عملوں سے جو کچھ سچی  
 دنیا میں کی تھی اپنے کاموں کی جزا سے ملاقات کر نیوالا ہے مزدوری پا نیوالا ہے  
 جیسا کر لگاتیا پا نیو لگا جو وقت بند و نکاح حساب ہونے لگیگا نامے عملوں کے جو کچھ دنیا میں  
 عمل کئے تھے ساری عمر کے کام لکھے ہوئے ہر ایک کے ہاتھ میں ڈٹے جاؤ گے سب بانی  
 ذرہ ذرہ یاد آو گی اچھے لوگوں کے نامے دینے ہاتھ میں دیو گے اور گناہگاروں کے  
 نامے بانی ہاتھ میں دیو گے فاما من اوتی کتابہ یمینہ سوف یحاسبہا  
 کیسیر پھر جو کوئی دی جاوے گی کتاب اسکے دینے ہاتھ میں پھر کتاب حساب کیا جاوے گی  
 اسکا آسان حساب و یثقل الی اہلہ مسرورا اور پھر لگا اپنے اہل کی طرف خوش  
 دے لوگ جو سچے مسلمان ہیں اللہ تعالیٰ کی رضا مندی ان کو حاصل ہو گی یہ  
 دنیا میں اچھے کام کرتے رہے ہیں اور جو کچھ گناہ نصیر بھول چکے سستی ان سے  
 ہو گئی ہے تو بہرتے رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے اوپر مہربان ہووے گا قیامت کے دن



کیوقت اول ان کی بد لون کے نامہ دکھاوینگے اسطرح سے چھا کر دکھاوینگے جو اور کسی کی  
 نظر اسکے اوپر نہیں پڑ سکیگی بد بیان اپنی دیکھینگے اور جاوینگے پھر خطاب ہووے گا اللہ تعالیٰ  
 کی طرف سے ہر ایک بندے مومن کو اسی بندہ تو نے دنیا میں ایسے ایسے گناہ کئے تھے  
 فلاں گناہ فلاں دن فلاں جگہ وہ گناہ اس نے کیا ہیں کیا تھا پھر سارا خوف تھا تیرے  
 ولیمین سے تو ڈرتا تھا تو بہ کرتا تھا شرمندہ ہوتا تھا اپنے گناہوں پر غم ٹھاتا تھا منے  
 تیرے اس گناہ کو دیکھ کر یہ وہ ڈال دیا کسی کے آگے تیرا پر وہ نہ بھاڑا گناہ بخش دے  
 تیری تقصیریں معاف کر دیں تیرے تین بخشا پھر اس مہربانی سے خوش ہو جائے گا  
 تب لیکوینگے اچھے کاموں کے نامے ظاہر کر کے دے گا تھیں دیوینگے نب کے  
 روبرو پڑھیں گے بہت خوش ہووے گا لوگوں سے کہیں گے خوشی سے آؤ میرے عمل ناموں کو  
 پڑھو دیکھو میرے اعمال اللہ تعالیٰ نے قبول کیے پھر وہ اسے حکم ہووے گا عرش  
 کی دہنی طرف جائیں گے خوشحال خوشوقت بہشتیوں میں اپنے بھائی بند خوش اقرار باری  
 آشناؤں سے مومنوں مسلمانوں میں آئیں گے خوشیاں کریں گے دے لوگ ہیں جن کا  
 حساب آسان ہووے گا آسانی سے چھوٹ جاوینگے اللہ تعالیٰ کے فضل کرم سے فرستے  
 کچھ جھڑا قضیہ ان کے ساتھ کریں گے واما من اوتی کتابہ وقرأ ظہرہ سوف یدعو  
 بقدرہ و یصلی سعیرا اور جو کوئی دی جاوے گی کتاب اسکی پیچھے کے پیچھے سے  
 اسکی پھر کتاب ہی جو آرزو کرے گا اپنے ہلاک کی اور ڈر آوے گا ورنہ میں  
 جلتی ہوئی آگ میں دے آدمی جو کافر تھے مشرک تھے منافق تھے سرکش تھے  
 معزور تھے اللہ و رسول کی رضا مندی حاصل کرنے کی ان کو کچھ فکر نہ تھی آخرت  
 کا کچھ اندیشہ نہ تھا دنیا کے لوگوں کی رضا مندی حاصل کرنے میں غمراہی کھوئی  
 دنیا ہی کے کام میں ہمیشہ رہے اچھا کام کچھ نہ کیا ان لوگوں کے بائیں ہاتھ میں  
 ان کے عمل نامے دیوینگے بری طرح سے خوار دی سے فرستے دے گا تھ کو ان کی



گردنوں کے اوپر بند کر دیونگے گردن کو مروڑ کر منہ کو ان کی پیچھے کی طرف کر دیونگے  
 اور بائیں ہاتھ کو ان کے تھوکے سے دھو کر پھر اسکو چھاتی کے اندر سے پیچھے کی طرف  
 نکال کر تب ان کی بدیون کے نامے ان کے ہاتھ میں دیونگے ہر ایک کا فرشتہ کہیں  
 اپنے عملنامہ کو دیکھگا معلوم کریگا آخر بدیون کی حقیقت اپنی پاویگا فرشتے اس سے  
 ہر کام میں جھگڑا کریں گے یہ کام کیوں کیا تھا وہ کام کیوں کیا تھا ایسا برا حال حساب  
 میں کریں گے ایسی سختی حساب کی ہووے گی جو اسوقت بے اختیار ہو کر اپنا منہ چاہے گا  
 موت مانگیگا ہلاکی کی آرزو کرے گا اپنے دل میں کہیں گے پھر دو سیر سی بار  
 جینا ہوتا ہمیشہ مرا ہوا رہتا تو خوب ہوتا بھلا ہوتا اب بھی کس طرح مرجاؤں تو بہتر  
 ہو کہ مرنا مرنا کرتا ہوا دوزخ کی آگ میں داخل ہووے گا فرشتے اسکو مارتے ہوئے  
 دوزخ میں جلتی آگ میں ڈال دیونگے پھر یہ سختی یہ خواری یہ بلا جو کافر مشرک  
 بے ایمان کے اوپر اسدن میں آوے گی کس سب سے آوے گی وہ سبب اللہ تعالیٰ  
 بیان فرماتا ہے اِنَّهٗ كَانَ فِیْ اَهْلِہٖ مِّنْ سَکِرٰتٍ خٰتِفٍ وہ کافر دنیا میں اپنی قوم کے  
 ایسے لوگوں کے درمیان خوشحال تھا دنیا کا مال دولت پیسہ نکاح حرام کا پاکر اپنے  
 نفس کی خواہش میں اڑاتا تھا مال میں ناز کرتا تھا مغرور تھا تکبر کرتا تھا اپنے  
 اچھے کھانوں پر اچھے اچھے کپڑوں پر فخر کرتا تھا اتراتا تھا طبیعت کا نفس کا بندہ تھا  
 حرام حلال کے اوپر کچھ نظر نہیں دیتی اپنی شہوت کا تابع تھا اپنے گھر بار کو کرنا کرنا  
 لوگ لشکر باغ حویلی میں بار آشنا میں وہ لوگ سب جو کافر مشرک تھے انہیں  
 حوشتیان کرتا تھا ناچ راگ رنگ سنسی ٹھٹھے میں بیٹا نڈہ کاموں میں عمر کو بھرتا تھا  
 اندھا کے اور ان کے رسول سے کچھ اسکو کام نہیں تھا خدا تعالیٰ کا کچھ در نہیں  
 تھا اللہ رسول کے حکم کی کچھ پرواہ نہیں تھی شریعت سے کچھ غرض نہ رکھتا تھا آخرت  
 کا کچھ غم نہیں تھا جو کچھ چاہتا تھا سو کرتا تھا اور دنیا کا مال ملک زمین باغ باڑی



چھینا تھا ظلم کرتا تھا ناحق خون کرتا حرام کاریوں میں رہتا تھا انھیں کاموں میں انھیں باتوں  
 میں خوش رہتا تھا اور مومن مسلمان ہمیشہ غمگین رہتا تھا اللہ تعالیٰ سے ڈرتا تھا  
 اللہ رسول کے حکم میں چلتا تھا جو کام کرتا تھا سمجھ کر کرتا تھا جو دونوں جہان میں دنیا  
 آخرت کی خیر خواہی پاک دنیا کو فانی جانتا تھا آخرت کو باقی جانتا تھا دنیا کی زیادتی  
 کمی کے اور پر مومن کی خوشی ناخوشی نہیں تھی اپنے ایمان کے نقصان میں غم کھاتا تھا  
 ایمان کی زیادتی میں اچھے کام کر نہیں خوش ہوتا تھا ان باتوں کے سبب مومنوں کو  
 آخرت میں ہمیشہ کی دولت ہمیشہ کی خوشحالی ان اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ملتا تھا اونٹنی  
 اور ان بڑے کاموں کے بری باتوں کے سبب کافر مشرک بے ایمان ہمیشہ کے غم میں  
 پڑے حسرت کریں گے اور سب ان کافروں کی خواری عذاب کا یہ ہے اِنَّ ظَنُّوا  
 لَنْ يَخْتُوهُمْ تَحْقِيقُ ذَهْ کافر دنیا میں گمان کرتا تھا جو مرنے کے پیچھے ہرگز پھر نیکا  
 نہیں کسی ٹھکانہ میں باز گشت نہیں ہووے گی خدا تعالیٰ کی طرف رجوع نہ کریگا  
 اور وہ کافر بے ایمان کو یقین تھا جو ایک بار مکر دو سری بار پھر کوئی جے گا نہیں  
 قیامت کا حساب کا دوزخ کا بہشت کا منکر تھا آخرت کو پس نہ جانتا تھا اپنے دین  
 کہتا تھا میں ہرگز مکر پھر نہیں جو نیک دنیا میں جو کچھ دنیا کا جتنا سکون سولے کون  
 حرام حلال کیا بات ہے گناہات کی بات ہے پھر کون پوچھنے والا ہے ولکے ہوں  
 ابھی بجاویہ گی تو کب جاوے گی ان گناہوں میں ایسے گناہوں میں رہتا تھا اس سبب  
 اچھے کام سمجھ نہ کر سکا ساری عمر بڑے ہی کاموں میں رہا قلی ان مرتبہ کان بہ  
 بصیر ان رجوع کرنا پس ہی مرنے کے پیچھے جینا ہو گا تحقیق پیدا کرنے والا  
 اسکا پالنے والا اسکا اس کافر مشرک کے کاموں کا دیکھنے والا ہے وہ کافر بے  
 کام کرتا تھا حرام کاریوں میں ڈوبا ہوا تھا دل میں کہتا تھا میرے ان کاموں کو کون  
 دیکھتا ہے اور جو کوئی بے ایمانی کی راہ سے ایسی بات کہے یا دل میں اپنے ایسی بات



لہاں سے قیامت میں پھر کر دوسری بار جینے کو حساب کتاب کو نہانے اور اور ہرے  
 کام چھپ کے کرتا رہی اور وہاں جانے جو ان کا مونگو میرے کوئی نہیں دیکھتا نہیں جانتا  
 اب لہاں کو اللہ تعالیٰ اپنے اس کلام سے دور کرتا رہی فرماتا ہے قیامت ہو ویگی  
 حساب کتاب بھلے بڑے کا ذرہ ذرہ کر کر ہو دیگا جو کوئی جیسا کام کرتا رہی تنک  
 بد اسکا پیداکر نہوا لا پالنے والا روزی سینے والا اسکے سب کا مونگو ذرہ ذرہ کر  
 دیکھتا رہی کسی کی کوئی بات اس پاک خاوند کے آگے چھپی نہیں اسی سبب سر پہ  
 فرما پار ب پالنے والے کو روزی دینے والے کو کہتے ہیں جو جانتا نہیں تو روزی کی طرح  
 سے دیتا رہی کس طرح سے پرورش کرتا رہی ہر دن رات میں وہ پاک پروردگار اٹھا  
 ہزار عالم کی روزی پہنچاتا رہی چھ پرچونٹی مکھی تک سیکو بے روزی نہیں رکھا کسی بندے  
 کے حال سے وہ خاوند بے خبر نہیں سب کچھ دیکھتا رہی سب کچھ جانتا رہی پھر اس بات  
 کے اوپر تسکھاتا رہی پروردگار تعالیٰ جو ایک طرح کی بات کا جانتا کیا رہی تمھاری  
 گلی بھلی سب طرح کی حقیقتیں دیکھتا رہی فَلَا أُقْسِمُ بِالشَّفَقِ پھر بد گمانیان کا فروں کی  
 اچھی نہیں قیامت کے منکرین اپنے حال سے اپنے کاموں سے پروردگار کو بے خبر  
 نہ جھٹتے ہیں قسم کھاتا ہوں نہیں سو گند کھاتا ہوں میں شفق کی شفق سرخی کا نام ہے جو صبح  
 شام کے سورج نکلنے ہوئے ڈوبتے ہوئے آسمان کے کنارے میں پیدا ہوتی ہے والیل  
وَمَا وَسَّقَ اور تم کو گند کھاتا ہوں انکی اور چھپاتے انکو جمع کیا رکھی اور اس چیز کی جو جمع کرے اور  
 اوجھانپ لیوے رات اور چیز کو اپنی تاریکی میں وَالْقَهْرِ إِذْ أَلْهَقَ اور سو گند ہے چاند کی  
 حقیقت جمع ہوو نور کا اور تمام ہووے کا کل جو دوسری رات کا چاند ہووے  
كَذَلِكَ نَقُفُّكَ عَنْ طَبَقِ اللہ البتہ سوار ہووے کے چڑھو کے تم ایک حال کے نہیں ایک  
 حال سے موت کا ہول مت کر لیکر سوال پھر شر کا حساب پھر گند بنا صراط پر پھر درخ  
 بہشت کا حال ان آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے آدمیوں کے اعمال کی گردش پر قسم



کھائی شفق اور رات کی اور چاند کی اس سوگند کی اس قسم کی حکمتیں اللہ تعالیٰ کو معلوم  
ہیں یا اللہ کے رسول کو معلوم ہونگی جتنا علم اللہ تعالیٰ نے چاہا بحث ہے اپنے رسول کو اور  
رسول کے طفیل سے امت کے لوگوں کو ہر ایک کے حوصلے کے موافق وہ خداوند کچھ بھید حکمتیں اپنے  
کلام کی سمجھا دیتا ہے ایک بھید یہ ہے شفق کی قسم کھائی شفق اس سرخی کا نام ہے جو شام  
کو سورج کے ڈوبنے کے چھے مغرب کی طرف آسمان میں ظاہر ہوتی ہے ایک گھڑی کم و زیادہ رہتی ہے  
پھر چلی جاتی ہے اس میں اشارت ہے جو آدمی اپنے احوال کو دیکھے تو ویسا ہی پاؤ کوئی حال اس کا قائم  
نہیں خوشی ناخوشی صحت بیماری تو نگرانی فقیری دوستی دشمنی اچھا حال برا حال کوئی قائم نہیں دنیا  
میں کسی حال کو آدمی کے قرار نہیں ایک حال ایک وقت میں نظر آتا ہے جانتا ہے اسی حال میں ہمیشہ رہے گا  
پھر دیکھتا ہے جو وہ حال رہا جاتا رہا آدمی کو چاہئے جو اپنے کسی حال پر بھروسہ نہ کرے اعتماد نہ کرے  
دولت جوانی قوت پر مغرور نہ ہو پیسے ٹکے پر نہ چولے نہ جانچو یہ ہمیشہ رہے گا جو کچھ اچھا کام اپنی آخرت  
کا کام کرنا ہو سو کر لیوے فرصت کی وقت کو غنیمت جانے جب وقت جاتا رہے گا افسوس کرتا رہے گا  
پھر کچھ ہاتھ نہ آوے گا اور اللہ تعالیٰ نے رات کی قسم کھائی اور اس چیز کی قسم کھائی جو رات اپنی اندھیاری  
میں تاری کی میں اسے گھیر لیتی ہے ڈھانپ لیتی ہے مشرق سے مغرب تک سب خلق عالم اس کے اندھیار  
میں گھر جاتا، کار بار دنیا کے چھوٹ جاتے ہیں سب کوئی سوہتے ہیں اس سوگند میں کافروں مشرکوں  
کی حقیقت پر اشارت ہے جو انکی روحیں ان کی جانیں انکی عقلیں اسی اندھیاری میں ہیں جیسے آدمی  
رات اندھیاری میں سو جائے آخرت کے کام اچھے عمل اُسے اس طرح چھوٹتے ہیں جس طرح رات کے  
سو نیا لون سے دنیا کے کار بار چھوٹ جاتے ہیں فل کے اندھے ہیں جہل کی اور گمراہی کی تاریکی نے  
انکے لون کو گھیر رکھا ہے ایمانی کی اندھیاری نے اندھا کر رکھا ہے عقلیں ان کی آخرت کے عمل سے  
بے خبر ہیں بے نور ہیں دنیا میں اندھے ہے اندھیاری میں یہ آخرت میں بھی اندھے ہی اٹھیں گے دوزخ  
کی اندھیاری میں چلیاویں گے اور چاند کی سوگند کھائی جو وقت نور اس کا پورا ہوتا ہے کامل ہوتا ہے اس میں  
ان مومنوں کی حقیقت پر اشارت ہے جو وقت آدمی کے دہلیز ایمان اور مسلمانی کا نور آتا ہے اللہ



نہ ملے اللہ تعالیٰ نے آخر کی آیت کے پیچھے دس گمان کو اذیت دے کر کیا ان کی خاطر جمع کی ان کو جدا کر لیا فرمایا اس طرح کا عذاب ایسے کافروں کے واسطے ہی جو کافر ہی ہیں کفر میں انکار میں مر گئے سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اچھے عمل کئے ایمان کی برکت سے اچھے کاموں کے بدلے میں پچھلے سب گناہ ان کے معاف ہوئے نہایت ثواب ان کے واسطے مقرر ہوئے کبھی خوشحالیاں ان کی کم نہ ہونگی ہمیشہ خوشوقت رہیں گے \* سورہ بروج \* مکی پندرہ آیتیں اور ایک کلمہ اور حرف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ \*

وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ سو گندہ آسمان کی جو صاحب بروج کا ہے بارہ برج ہیں آسمان کے سوچ ہر ایک برج میں ایک مہینہ رہتا ہے ایک برس میں بارہ برج تمام کرتا ہے اور چاند قریب آٹھ ہائی دن میں ایک برج کو تمام کرتا ہے اور ایک مہینے میں بارہ برج آسمان کے پھر تمام کر لیتا ہے و نہایت کاتفاوت گھٹنا بڑھنا مہینوں کا برسوں کا شمار حساب چاند سوچ کے پھرنے سے ان بارہ برج نہیں معلوم ہوتا اور شمار سے آسمان کے ان بروج کے درمیان پھرتے ہیں اور چاند سوچ اور ان ماروں کی گردش میں ہزاروں طرح کے فائدے اور حکمتیں اللہ تعالیٰ نے رکھی ہیں کمال قدرت پروردگار کی اس کا رخانہ میں ظاہر ہے اس سبب آسمان کی سو گند کھائی جو رات دن مہینے برس آسمان کی گردش میں چاند سورج کے پھر نہیں ہوتا جاتے ہیں اس زمانہ میں لاکھوں کڑوڑوں کا رخانے تماشے قدرت کے ہوتے جاتے ہیں یہ سب کچھ دنیا کے کارخانے ہیں وَالْيَوْمِ الْمَوْعُودِ اور سو گندہ ہی قیامت کے دن کی جو وعدہ کیا گیا ہے اس دن کے ظاہر کیا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے البتہ ہو و یگا وہ دن آسمان کی گردش کا نہیں قدرت سے پیدا ہو و یگا وہ ایک دن چالیس ہزار برس کا ہو و یگا اور اس حد تک دن میں جس پر قسم کھائی تین اثنائیں ہیں ایک قیامت کا دن دوسری جو ہر سفتے میں حاضر ہوتا ہے جمعہ کا دن تیسرے عرنے کا دن جس کو حاجی حاضر ہوتے ہیں اور اس قیامت کے دن میں البتہ جزائیں مقرر ہیں وَشَآهِدٍ وَمُشَٰهَدٍ اور سو گندہ ہی گواہ کی اور سو گندہ ہی اس چیز کی جس کے لئے گواہی کی گئی شاہد کے لفظ کہنے میں اول اللہ تعالیٰ اپنی ذات کی قسم کرتا ہے



پاک پروردگار آپ گواہ ہی اول آخر کے سب خلق کے کام عمل دیکھتا ہے سب  
 دلوں کے بھید جانتا ہے اور مشہود سب خلق میں اور سب کے کام اور نیتیں  
 میں اور بعضوں نے کہا ہے شاید ہمارے پیغمبر میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ  
 علیہ وسلم اور مشہود حضرت کی امت میں حضرت بنی صاحب قیامت میں اپنی  
 امت کے اچھے کاموں کی گواہی دیوینگے اور یہ بات ہے جو شاہد حضرت کی امت  
 میں اور مشہود سب پیغمبروں کی امتیں میں جب قیامت کے دن میں حساب ہووگا  
 ہر امت سے سوال ہووگا جن لوگوں نے دنیا میں اچھے کام نہ کئے تھے منکر  
 ہو جائیں گے کہیں گے ہم کو پیغمبروں نے خبر کچھ آج کے دن کی نہ دی تھی ہم کو کچھ  
 خبر نہیں تھی ہم لاچار تھے پیغمبروں کو حاضر کریں گے سوال ہووے گا میں نے تمکو  
 ان لوگوں کی ہدایت کے واسطے جو بھیجا تھا اور اس دن کی خبر دینے کہا تھا کہ سب  
 کوئی سنیں اور اس دن کے واسطے کچھ کام کریں تم نے ان لوگوں کو خبر دی تھی  
 یا نہ دی تھی تب سب پیغمبر عرض کریں گے اسی پاک پروردگار تو جانتا ہے ہم نے  
 سب طرح ان کو خبر دی تھی جو مجھے کہنا تھا سو کہہ دیا تھا حکم ہووگا میں سب کچھ  
 جانتا ہوں تم اپنے سچ کا گواہ لاؤ پھر سب پیغمبر عرض کریں گے ہمارے گواہ شاہد  
 محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں حضرت کی امت کے بڑے بڑے  
 بزرگ حاضر ہووینگے سب پیغمبروں کے سچ پر اور نیک کاروں کی نیکی پر بدکاروں  
 کی بدی پر گواہی دیوینگے اور یہ کہ شاہد عرفے کا دن ہی مشہود سب حج  
 کر نیوالے ہیں قیامت کے دن میں عرفے کے دنوں کی صورتیں موجود ہووینگی  
 ہر ایک عرفے کا دن اپنے حج کر نیوالوں کے ایمان پر گواہی دیوے گا اور شاہد  
 جمعے کا دن مشہود جمعہ کی نماز پڑھنے والے ہیں جمعے کا دن بھی نماز  
 پڑھنے والوں کے ایمان پر گواہی دیگا اور شاہد مسجد میں ہیں مشہود نماز



قرآن سنکر زمین کو ستر نہیں لگاتے مسلمانوں کے حکم احکام میں گردن نہیں رکھتے نماز نہیں پڑھتے اپنے سید کرنے والے کی روزی دینے والی بندگی بجا نہیں لگاتے تکبر غرور بہت بری باتیں ہیں ان معزور و نکاح بہت برابر لگا بہت برے حالوں میں پڑینگے مومنوں کو لازم ہے جو تلاوت کر نہیں جب اس سورہ میں اس آیت کو پڑھے تلاوت کرے یا سنے سجدہ کرے یہ قرآن نہیں پڑھوان سجدہ پھر اللہ تعالیٰ ان بے ایمانوں کی حقیقت فرماتا ہے جو ایمان نہیں لاوینگے کافر ہیں کفر شرک میں مرنیکے بل الٰہین گھوڑا یکدیگر بون بلکہ دے آدمی جو کافر ہیں جھٹلاتے ہیں پیغمبر کو دروغ گو کہتے ہیں قرآن پر اللہ تعالیٰ کے کلام پر جھوٹے کی تہمت لگاتے ہیں یہ بڑی بد بختی کی بات ہے ایسی بد بختی کی شامت سے ایمان کی دولت انکے کیونکر کس طرح نصیب ہووے جو آدمی جاہل ہی ناواقف ہے کچھ اُسے سننا نہیں سمجھا نہیں اور وہ آدمی جہالت میں کفر میں ہی جو وہ کچھ ہدایت کی بات سنئے اللہ کے کلام اسکے کانوں میں پڑیں رسول کی حدیث سنئے اول آخر کی بات سمجھے سوچیں پڑے تو امید ہے جو ایمان لاو مسلمان ہووے اللہ و رسول کے حکم کو دل و جان سے قبول کرے اللہ کی بندگی میں یاد میں اخلاص میں اپنے دین و دنیا کا بھلا جانے اچھا کام کرے برکاتوں سے دور بھاگے برے حالوں سے نجات پاوے اچھے حالوں میں ہمیشہ رہے پختہ رہے اور جو آدمی اللہ و رسول کے کلام کو سنئے اور سنکر پیچھے ڈالے ان باتوں میں کچھ ناگاہک ہدایت کی باتیں دل میں بٹھراوے اور جو سمجھے سمجھکر زبان میں لہیں خدا کے کلام کو رسول کی حدیث کو جھٹلاوے جھوٹے کی تہمت لگاوے وہ بہت بڑا کمبخت ہے اس سبب اللہ تعالیٰ اسکو ایمان کی نعمت نصیب نہیں کرتا اسکو اسطے فرمایا ہے کافر ناواقف نادان نہیں بلکہ واقف ہو کر جھٹلاتے ہیں واللہ اعلم بالصواب اور خدا تعالیٰ و اناتری بہت جانتا ہے ان شراروں کو جو جھٹلاتے ہیں اپنے دلوں میں دین کی دشمنیاں اللہ و رسول سے نیراریاں پوشیدہ آپ میں رکھتے ہیں مسلمانوں کے ساتھ کینے جمع کر رکھتے ہیں فلیسیرہم بعد آپ الیم پھر خبر دو یا محمد خوشخبری سنا دو ان کافروں کو بڑے سخت عذاب کی درد دکھ دینے والے عذاب کی کہو ان کافروں سے کافر جنکی یہ حقیقت ہے کہ اپنے دلوں میں دین کی دشمنیاں کینے بھر رکھتے ہیں جو تم اچھے کام نہیں کرتے ہو ہمیشہ کے عذاب میں دو زخمیں پڑو گے



برسی طرح آگ میں جلتے رہو گے اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَہُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ  
 سو ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے خاص کر ان لوگوں کی واسطے ہی مزدوری  
 بے نہایت جو ہرگز کم نہ ہووے گی کبھی گھٹنے کی نہیں اس آیت میں مومنوں مسلمانوں کی دولت کا  
 بیان فرمایا جو آدمی پہلے سے اللہ و رسول کے کلام سن کر ایمان لائے اچھے عمل کرنے لگے کچھ دشمنی  
 انکار براری ان کے دلوں میں نہیں ہی حضرت نبی صاحب کی ہدایت سنی سمجھے اپنے دل کے صدق سے  
 تابع ہوئے جو کچھ فرمایا سو کرنے لگے اور جو کچھ منع کیا سو اس کام کی طرف نہ گئے اور ان لوگوں کی  
 کا بیان ہے جو اول پہلی دعوت میں ایمان نہ لائے انکار کیا دشمنیاں دلوں میں رکھیں لڑائیاں کیں  
 مومنوں کو قتل کیا مارا پھر آخر کو ایسا سبب ہوا جو مسلمان کے دین کا سچ ان کے اوپر معلوم ہوا یقین آگیا  
 اپنے انکار سے مخالفت سے باز ہو گئے اپنی بے ادبیوں پر افسوس کیا غم کھایا آخر کو سچے دل ایمان لائے  
 مسلمان ہو حکم کے تابع ہو خلاص سے اچھے عمل کرنے لگے اللہ تعالیٰ نے ان کے اوپر فضل کیا ان کے ایمان  
 کو مسلمانی کو قبول کیا ان کے پچھلے سب گناہوں کو معاف کر دیا سچے مومنوں میں داخل کیا ان کے  
 اچھے عملوں کا بدلہ اچھی مزدوری مقرر کی ان کو ان لوگوں سے جو کافر رہے کافر مرے جدا  
 کر لیا سو اسطے پہلی آیت کے پیچھے اس آیت کو بھیجا اول فرمایا و لوگ جو کافر ہیں قرآن کو پیغمبر کو  
 جھٹلاتے ہیں اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو کچھ اپنے دلوں میں دشمنیاں رکھتے ہیں ان کو دردناک  
 عذاب کی خوشخبری دو کہ ہمیشہ دوزخ میں جلتے رہیں گے اس فرمانے نے ناامیدی کی خبر چھٹا دیا لوں  
 کو دشمنیاں رکھنے والوں کو انکار کرنا لوں کو بہت مومن مسلمان ایسے تھے جو اول قرآن کو جھٹلاتے تھے رسول  
 رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوٹھا کہتے تھے دشمنیاں کینے دلوں میں مسلمانی سے کہتے تھے لڑتے تھے مسلمانوں  
 پہلے بے ادبیان کرتے تھے پھر ہدایت پا کر دل ان کے کھل گئے دین کا سچ ان کے اوپر ظاہر ہو گیا دل جان سے  
 مسلمان ہو پھر اس آیت کے اثر نیسے اس آیت کے سننے سے اپنی حقیقت کے اوپر نظر کی دیکھا ہم بھی  
 اول ان باتوں میں یہم بدبختی ہم سے ہوتی تھی دوسرے ناامید ہو جانے کا گمان کیا ہمیں ہم بھی ان کافروں  
 میں نہ ہو وین ان بے ادبیوں کے بدیہین ہمارا اوپر بھی یہم ہمیشہ کا عذاب نہ پر غم کھانے کا ٹھکانا



اور رسول کی خبروں کو پہنچ جانتا ہے یقین کرتا ہے حکم احکام کو قبول کرتا ہے دل اس کا اس نور سے روشن ہوتا ہے اول ایسا روشن ہوتا ہے جیسا پہلی رات کا چاند جو نوجوین بن کا علم سیکھتا جاتا ہے یقین کا نور زیادہ ہوتا جاتا ہے مسلمان کے ظاہر باطن کا کام کرتا جاتا ہے دلی روشنی بڑھتی جاتی ہے جیسا ایمان اور مسلمان میں پورا ہو چکتا ہے تمام دل روشن ہو جاتا ہے چودھویں رات کے چاند سا ہو جاتا ہے جو آدمی ایماندار ہے پورا مسلمان ہے دنیا میں روشن ہوا آخرت میں بھی روشن ہو جاوے گا ایمان کی روشنی میں آسانی سے بہشت میں پہنچ جاوے گا پھر اللہ تعالیٰ نے آدمیوں کے احوال پر مشین کھائی ہیں آدمی ہمیشہ ایک حال پر نہیں ہر کوئی ایک حال سے اور حال میں گردش کھاتا جاتا ہے کچھ سے کچھ ہوتا جاتا ہے اچھا حال ہو یا برا حال ہو وہ پاک پروردگار ہر حال پر آدمی کے خبردار ہے سب حال کو دیکھتا ہے کوئی حال کسی کا ہو اسے خداوند سے چھپا نہیں اول آخر کا احوال ذرہ ذرہ نکتہ نکتہ معلوم ہے ایک وقت نطفہ تھا پھر علقہ ہوا ہونڈھا پھر مضغہ ہوا گوشت کا ٹکڑا بنا پھر ہڈیاں ہونے لگیں کان پیدا ہو سکے بدن کی صورت تیار ہوئی پھر روح حکم سے زمین پر بیٹھی ہو ادنیٰ میں آیا وہ پتیارہ اور پروردگار نے اس کے ہاتھ دایوں کے ہاتھ پرورش کروایا پالا پلایا پھر لڑکانے کے حاملین آیا کھینٹا رہا کھاتا پیتا رہا پھر جوان ہوا ہر کام کے لائق ہوا قوت زیادہ ہوئی قوت کی روزی کے پیدا کر نیکی راہ سیکھی نوکری چاکری سوداگری کھیتی کام کسب کرتا رہا پھر ادھیڑ ہوا آخر کو بوڑھا ہوا یہاں تک کہ بہت بوڑھا ہوا ضعف کی کستی کی حالت آئی مرنے کے حاملین پہنچا آخر کو مر گیا اس حال تک مومن کافر برابر ہیں سب کسی کے اوپر ہی حال گذرتے ہیں پھر گورین اور قیامت کے روز کافر کے اوپر جدے احوال آتے ہیں مومن کے اوپر جدا احوال آتے ہیں سچے مومن کے اوپر قبر میں ایمان کی برکت سے اچھے عملوں کے سبب اچھے حال آتے ہیں خوشیاں آتی ہیں پھر قیامت میں اچھی صورت ہو کر اٹھیں گے حساب کی آسانی ہووے گی نامے عملوں کے دہنے ہاتھ میں آویں گے نیکی کا پل ترازو کا بھاری ہووے گا پھر اس آسانی سے کتاب گذر جاوے گا دوزخ نظروں سے مومن کے چھپی رہی حوصلہ کو شر کا پانی پیوے گا اور سب طرح کی خوبیاں اور خوشیاں آرام دیکھتا ہوا بہشت میں داخل ہووے گا ہر ساعت ہر لمحہ







پڑھنے والے ہیں ان کو ایسوں سے حاجی مصطفیٰ نماز پڑھنے والے بہت ہیں دھل  
 ہووینگے اور شاہد زمین ہی مشہود عمل کر نیوالے ہیں جن کنھین نے جب کچھ کام  
 زمین کے اوپر کیا ہے اللہ تعالیٰ کے حکم سے زمین اس کی گواہی دیوے گی  
 اور شاہد فرشتے کراما کا ثبوت ہیں مشہود سب بند ہیں ہر ایک بندے کے سب  
 طرح کے عملوں کی گواہی دیوینگے اس شاہد مشہود کی قسم میں کئی قسمین ہوئیں  
 قسم کی اللہ نے اس قصے کے اوپر جو آگے بیان فرمایا اس میں اشارت ہی جو  
 کفر کا اور کافروں کا آخر کو براہی اور مومنوں مسلمانوں کا آخر کو ہر طرح بھلا قصہ  
 یہ ہے فرمایا قتل اصحاب الاخذ و النار ذات الوقود مارے گئے ہلاک کئے  
 گئے اہل خندق کھانیاں کھودنے والے گڑھے کھودنے والے آگ بھری  
 انیدھن سے لعنت کئے گئے خدا کی رحمت سے ناامید ہوئے محروم ہوئے  
 خندق کے گڑھوں کے پاڑ چھٹیوں کے لکڑیوں کی جلتی ہوئی آگ کے پار اللہ  
 کی رحمت سے دور پیر ہلاک ہوئے عذاب میں پڑے وے لوگ جنہوں نے زمین  
 میں کھود کر بڑی آگ جلائی تھی لکڑیاں آگ میں ڈال ڈال کر مومنوں کو اس  
 آگ میں ڈالتے تھے جلاتے تھے اِنَّهُمْ عَلَيْهِمْ قَعُودٌ جب کافران گڑھوں کے کنار  
 کے پاس کناروں کے اوپر بیٹھتے تھے بڑے بڑے سردار کافر تخت بچا کر  
 ان تختوں کے اوپر بیٹھنے والے تھے وَهُمْ عَلَى مَا يَفْعَلُونَ بِالْمُؤْمِنِينَ شُهُودٌ اور  
 کافر اس کام کے اوپر جو مومنوں کے ساتھ کرتے تھے حاضر تھے دیکھنے والے  
 تھے مومنوں کو آگ میں جلاتے تھے عذاب کرتے تھے رحم نہ کرتے تھے  
 ان کے جلنے میں خوش تھے مومنوں کے جلنے کا تماشا دیکھتے تھے  
 وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ اِلَّا اَنْ يُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ اور عیب نہ پکڑا انکار نہ  
 کیا ان کافروں نے مومنوں سے سوا اس بات کے جو وے مومن ایمان لگے گا



رکھتے اللہ تعالیٰ کے اوپر وہ خاوند جو غالب ہے تعریف کے لائق ہے سو ہر حال  
 اسی خاوند کو سراہنا صفت کرنی جو خوبیوں کے سزاوار ہے چاہئے اور ان مومنوں میں  
 اور کچھ عیب نہ تھا جن سے ایسے کافروں دشمنی رکھتے تھے اور کہتے ان سے بچاؤ  
 اور انکو جلائے تھے سوائے اسکے جو اللہ تعالیٰ کے اوپر ایمان رکھتے تھے خدا کو ایک جانتے  
 تھے اپنے دل سے جان انھوں نے خدا کا حکم قبول کیا تھا خدا کے حکم پر رضی تھے وہ خدا  
 جو سب کے اوپر اسکا حکم غالب ہے جو کچھ چاہے سو کرے اسکے غضب سے ڈرنا سب  
 بند و کموناس ہے اور سب طرح کی خوبیوں کی تعریف کرنی اسی خاوند کو لازم ہے اس  
 خاوند کے فضل کی رحمت کی مہربانی کی امید رکھا چاہئے الَّذِیْ لَهُ مَلٰٓئِکَ السَّمٰوٰتِ  
 وَالْاَرْضِ وَہ خاوند جو اسی کا ہی ملک آسمان و زمین کا پادشاہی آسمان زمین کی  
 اور سی کی نہیں اسی پروردگار کی ہے وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَہِیْدٌ اور اللہ تعالیٰ ہر  
 چیز کے اوپر گواہ ہے شاید ہی ہر حقیقت کو جانتا ہے جو کوئی جو کام کرتا ہے ذرہ ذرہ خبردار  
 ہے واقف ہے جو کوئی جیسا کام کرے گا ویسا ہی بدلا پاوے گا جیسے ان کافروں نے مومنوں کو  
 عذاب کیا جلا یا آگ میں ڈالا اللہ تعالیٰ اس حقیقت پر گواہ تھا دانا تھا مومنوں کا کچھ سرا  
 نہوا آگ کی راہ سے بہشت میں پہنچے کافر دنیا میں بھی آگ میں جلے اور اسی آگ کی  
 راہ سے دوزخ میں چلے گئے بڑے سخت عذاب میں پڑے اصحاب الاخذ و کا قصہ  
 تاریخ کی کتابوں میں تفسیرون میں اس طرح سے ہے ایک بادشاہ تھا یہود کی قوم میں ذوالکھ  
 اسکا نام تھا ظالم تھا بت پرست تھا جو وقت حضرت عیسیٰ بن مریم کو اللہ تعالیٰ نے خلق  
 کی ہدایت کے واسطے بھیجا تھا اسوقت یہود کا غلبہ تھا وہ یہود حضرت موسیٰ علیہ السلام  
 کی امت میں تھے راہ و رسم یہود کی بھول گئے تھے سحر جادو کی طرف لگے تھے بت پرستی  
 کرتے تھے بدعتیں کرتے تھے دین کی راہ چھوڑ دی تھی جیسے اب اس زمانہ میں بہت  
 لوگ مسلمان کہاتے ہیں اپنے تئیں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت جانتے ہیں



لیکن دین کے کام انھوں نے چھوڑ دئے ہیں قبر و نکو سجده کرتے ہیں کافروں کی رسمیں  
 بجالاتے ہیں بولی دیوالی و سہرا کرتے ہیں سیتلا جتیمہ پنچانند کالی مہا دیوسی بی بی اولی  
 بی بی لال پرسی شیخ سدوزین خان مانک پرست پیر وغیرہ کو پوجتے ہیں ان کی منت چڑھاتے  
 ہیں اور بہت باتیں ہیں جو مرد و عورت سب کرتے ہیں یہ نادانی کا سبب ہی دین کے علم  
 سے جاہل ہیں ناواقف ہیں اسی طرح اس وقت کے لوگ یہود حضرت موسیٰ کی امت جاہل  
 ہو گئے تھے پھر جب حضرت عیسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ نے پیغمبری دیکر بھیجا انھوں نے  
 خلق کی دعوت کی ہدایت کی طرف بلایا معجزے دکھائے بہت لوگ ایمان لائے ہدایت  
 پائی بہت لوگ کافر رہے نمانا دشمنی کرتے تھے پھر بہت دن دنیا میں حضرت عیسیٰ  
 علیہ السلام رہے دین قائم ہوا جگہ جگہ پھیلا مشہور ہوا یہودوں نے دشمنی میں کمر باندھا  
 حضرت عیسیٰؑ کے مارنے کی فکر میں ہوئے ایک دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اکبلا ایک  
 جگہ میں بہت لوگوں نے پا کتپ گھیر لیا قید کیا ایک آدمی کو اپنے سرداروں میں سے  
 حضرت عیسیٰؑ کے پکڑنے کے واسطے اندر بھیجا اس وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو فرشتے  
 بھیج کر آسمان میں بلالیا دوسرا آسمان میں اُنکے رہنے کا مقام مقرر ہوا اور وہ آدمی  
 جو حضرت عیسیٰؑ کے پکڑنے کے واسطے اس گھر میں گیا تھا اللہ تعالیٰ نے اسکو حضرت عیسیٰ  
 کی صورت کر دیا اسنے اندر ٹھیکر ڈھونڈھا کچھ نہ پایا کیونکہ کچھ باہر نکلا اور اپنے  
 بارہو سے گئے لگا اندر میں نے بہت ڈھونڈھا عیسیٰؑ کو نہ پایا اندر کوئی نہیں سب  
 لوگوں نے دیکھ کر کہا یہی آپ عیسیٰؑ ہی ہو کھو کھا اور وغادیتا ہی بھوننے لگی کہ  
 ایک کرسولی کے اوپر چڑھا دیا وہ بہت کھتا رہا میں تمھارا فلانا یا رہوں ابھی عیسیٰ  
 کے ڈھونڈھنے کے واسطے گیا کہ میں نہ پایا نہ مانا اسکو مار ڈالا آخر کو اس پر  
 بہت ڈھونڈھا نہ پایا تب جانا افسوس کیا پھر اس قصہ کے سمجھے حضرت عیسیٰؑ کا  
 دین بہت دنیا میں پھیلا انکے خلیفے قائم مقام ہوئے خلق کو ہدایت کرنے لگے



اور یہود بھی بہت تھے اپنے اپنے ملکوں میں مگر کافر تھے حضرت عیسیٰ کی امت کے  
لوگوں سے نصارا سے دشمنی کرتے رہے اس وقت میں میں کے ملک میں وہ بادشاہ  
جس کا ذونواس نام تھا بادشاہی کرتا تھا ظالم تھا اس کا ایک وزیر تھا کاہن تھا  
ساحر جادوگر تھا جادو کے بہت بہت طرح کے علم عمل جانتا تھا اس بادشاہ کے  
ملک کا کار بار اسکے ہاتھ میں تھا بادشاہ بغیر اسکے حکم کچھ نہ کر سکتا تھا سب لوگ  
اسکے تابع تھے اس کا حکم تمام ملک میں اسکے جاری تھا جب وہ بوڑھا ہوا ضعیف ہوا  
ایک دن بادشاہ سے کہا میں بوڑھا ہوا ہوں ضعیفی سستی میرے حواس میں قوتوں  
میں بہت آئی ہیں دیکھنے میں سننے میں تفاوت ہوئی اب صلاح مصلحت یہ ہے  
جو اپنے لوگوں میں سے کوئی ایک آدمی تجویز کر کر میرے حوالے کرو جو ان ہود سے  
اصل ہو عقل و فہم خوب رکھتا ہو میں اسکو تربیت کروں اپنا سب علم اسکو سکھاؤں  
میرے پیچھے وہ میرا خلیفہ ہو ملک کا کار بار وہ کرتا رہے سب کام اسکے ہاتھ سے بندو  
یا وہ بادشاہ کو یہ بات اسکی پسند آئی جس طرح سے اسکا دل چاہتا تھا ایک لڑکا  
جو ان تلاش کر کے قندتیر فہم اسکے حوالے کیا وہ ساحر خوش ہوا اسکی تربیت میں مشغول  
ہوا اپنا علم اسکو سکھانے لگا وہ جو ان ہود بن لینے کے واسطے سکھنے کے واسطے  
اپنے گھر سے اسکے گھر جاتا اسکا علم سیکھتا ایک دن اسکے گھر کو جاتا تھا راہ میں ایک  
راہب کا گھر نظر آیا ایک فقیر بزرگ حضرت عیسیٰ کے دین کا عالم تھا مومن تھا  
اللہ تعالیٰ کی بندگی میں مشغول تھا اسکی جاہد دیکھی لوگوں سے اسکی حقیقت جو حقیقی معلوم  
کیا اسکے ملنے کو اس جو ان کا دل چاہا اس بزرگ کی خدمت میں گیا بتائے کہ میں  
اسکی دین دار کی باتیں اسکو بہت خوش آئیں ہر روز چھپ کر اسکے گھر جانے لگا  
دین دار کی کا اعتقاد اسکے دل میں آگیا ایمان لایا دین قبول کیا بندگی اللہ تعالیٰ  
کی پسند آئی اسی بزرگ کا طریق اختیار کیا اللہ تعالیٰ کی بندگی کرنے لگا



ساحر کے گھر بھی جاتا اس سے سحر کی باتیں سن کر دل سے ڈال دیتا ہر جاننا  
 اس بزرگ کے پاس چھپ کر ہمیشہ جاتا سچی راہ دین کی سیکھتا رہتا دین کا کام  
 کرتا رہتا کتنے دنوں میں اس بزرگ نے اسم اعظم اللہ تعالیٰ کا اسکو سکھلایا اسنے محنت کی  
 قبول ہوا کامل ہو گیا ایسا ہو گیا جو دعا کر سوتول ہو اور جو کچھ مانے ہو پورا ہوتا ہے اسنے اسم  
 اعظم کی برکت سے اور اسکے صدق اور اخلاص کی برکت سے یہہ کرامت اسکو بخشی  
 ایک دن بزرگ کے گھر سے اپنے گھر چلا جاتا تھا راہ میں دیکھا تو بہت لوگ اس میں  
 جمع ہوئے ہیں آگے راہ میں کوئی قدم نہیں رکھ سکتا لوگوں سے پوچھا کیا سبب  
 ہی جو تم کھڑے ہو رہے ہو راہ سے بند ہو رہے ہو لوگوں نے کہا ایک اژدہا راہ  
 میں آیا ہے اسنے راہ کو گھیر رکھا ہے کسی کو قدرت نہیں جو آگے جاسکے سب حیران  
 ہو رہے ہیں وہ جوان اس حقیقت کو سن کر بے وسواس آگے گیا اسم اعظم پڑھ کر اسنے  
 اسکی طرف دم کیا اسکی پیٹھ کے اوپر ہاتھ پھیرا اور اس اژدہا سے کہا راہ کو چھوڑو  
 اپنی جاگہ کی طرف پھر جا اپنے گھر کو چلا جا وہ اژدہا سر نیچے ڈال کر چلا گیا سب  
 آدمیوں نے یہہ حقیقت دیکھی تعجب کیا تمام شہر میں یہہ خبر مشہور ہوئی انہی طرح  
 سے ایک بار ایک راہ میں شیر اکر اڑتا تھا راہ کو بند کیا تھا خلق اس راہ میں  
 آنے سے جانے سے بند ہو رہے تھے وہ جوان جا کر شیر کے پاس کھڑا ہوا  
 اور اسکے کان میں کچھ بات کہی شیر بھی اس راہ سے اٹھ گیا اس جوان کی بزرگی بڑھتی  
 کا بڑا شہر اٹھوا اسکی طرف خلق کی بڑی رجوعاں ہوئی حاجتمند غرض مند ہر طرف  
 اسکے پاس آنے لگے اسکی دعا سے سب کی حاجتیں برآتی تھیں بہار صحت پاتے تھے  
 ایک روز بادشاہ کا ایک بڑا امیر جو کہ اندھا ہو گیا تھا آنکھیں اسکی جاتی رہی تھیں  
 وہ اس جوان کے پاس آیا اپنا حال کہا دعا کرو اپنے چاہے جوان نے اس سے  
 کہا اکیلے ہو کر جو تو میری بات سنے میرا تابع ہو گا میں جو کچھ کہوں سو کرے اور



بھید کو چھپا دے کسی سے نہ کہے تو میں دعا کروں تیری آنکھیں جنگی ہو جاوین روشن  
 ہو جاوین اس امیر نے سب باتیں جب قبول کیں جو ان نے ایمان لانے کو کہا کلمہ  
 پڑھا یا دین کی راہ سکھائی پھر دعا کی اسکی آنکھیں جنگی ہو گئیں روشن ہو گئیں پھر وہ  
 امیر خوش ہو کر خیمہ ہو کر بادشاہ کے پاس گیا سلام کیا بادشاہ نے دیکھ کر تعجب  
 کیا کہا تو اندھا ہو گیا تھا آنکھیں تیری کس طرح سے اچھی ہو گئیں کیا سب ہوا اس  
 امیر کے منہ سے بے اختیار نکلا خدا تعالیٰ نے مجھ کو صحت بخشی تیری آنکھیں جنگی کروں  
 ذو نواس نے کہا تیرا خدا کون ہے امیر نے جواب میں کہا اللہ الذی لا الہ الاہو  
 یعنی خدا وہ ہی جو نہیں کوئی معبود برحق سوائے اس کے بادشاہ نے ایک جیلے سے  
 پوچھا یہ بات تو نے کس کے پاس سیکھی کس نے مجھ کو یہ راہ بتائی ہے مجھے کہہ میں  
 بھی یہ بات اس سے سیکھوں اس کا تابع ہو جاؤں امیر بہت خوش ہوا جانا یہ  
 سچ کہتا ہے بادشاہ بھی دین میں آو تو خوب ہو قصہ جو ان کا تمام بیان کیا  
 سب حقیقت بادشاہ سے کہی بادشاہ سن کر بہت ناخوش ہوا غصے میں آیا اس  
 جو ان کو بلا بھیجا باتیں پوچھیں ان نے ہو سو اس جو سچ بات تھی سو کہی میں نے اللہ  
 تعالیٰ کو جانا اللہ تعالیٰ کے رسول کو پہچاننا یقین کیا ایمان لایا کافر سے سحر جادو  
 نیرا ہوا بت پرستی سے اور سب بزرگاموں سے توبہ کی اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں بندگی  
 میں حاضر ہوں اس کے فضل کا امیدوار ہوں یہاں سچی راہ ہے تو بھی دین میں آ ایمان  
 لا دوزخ سے چھوٹے گا بہشت میں داخل ہووے گا دین دنیا میں آبرو پاوے گا بادشاہ  
 نے یہ باتیں سن کر غصے ہو کر اس سے کہا تو اس راہ کو چھوڑ دے بت پرستی میں رہ  
 جو ان نے کہا تو احمق ہوا یہاں سچی راہ چھوڑ کر جھوٹی راہ میں کیونکر کس طرح  
 پھر جاؤں تو اپنے دین کو چھوٹھی راہ کو چھوڑ دے پھر اس میں بہت رودہائی  
 ہوئی بادشاہ نے بہت طرح چال لالچ دے کر غصہ کر کے مارنے کا ڈر دکھا کر



جو کسی طرح سے پھرے اُسکا کہا قتل کرے وہ جو ان بڑا دین میں مضبوط تھا محکم تھا  
 نہ پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے قائم رہا ثابت رہا بادشاہ نے جب دیکھا کہ یہ کسی  
 طرح پھر نے کا نہیں نا امید ہوا تب غصے سے اپنے چاکرون کو حکم کیا جو اسکے ہاتھ  
 پانوں باندھ کر دریا میں لیجا کر غرق کر دو دو باد و سیادے اسکو باندھ کر دریا کے  
 اوپر لٹکے جاتے تھے جو ڈبا دیوین اسنے دعا کی ایک باد آئی ان سب ڈبا دیوان  
 کو اسنے ڈبا دیا اسکے ہاتھ پانوں کھل گئے سلامت پھر آیا بادشاہ کو خبر پہنچی پھر  
 پکڑوا لیا حکم کیا آگ جلا دیں انہیں اسکو جلا دیوین جاتے تھے جو آگ میں اسکو  
 ڈال دیوین جلا دے والے اس آگ میں جل گئے اسکو کچھ ضرر نہ پہنچا پھر حکم کیا پکڑ  
 کر رسولی کے اوپر چڑھا دو چڑھا دیا تیر بار ان کرنے لگے ایک تیر بھی کسی کا اسکو  
 نہ لگا سلامت رہا سب کوئی شرمندے ہوئے جو ان نے بادشاہ سے کہا اسی نادان  
 تو نے ایسی قدر تین اللہ تعالیٰ کی دیکھیں اب بھی ایمان نہیں لانا کا فرستہا ہی بادشاہ  
 نے غصے سے کہا مجھ کو اور کچھ نہیں درکار ہی تیرا قتل کرنا درکار ہی مجھ کو اور  
 تو خوش ہوؤں جو ان نے کہا جو مجھ کو یہی بات چاہئے میرا مارنا درکار ہی تو تیر  
 مکان میں رکھ اور پیر خدا کا نام لے کر چھوڑ تو تیرا مقصود حاصل ہووگا بادشاہ نے  
 اسی طرح کیا اللہ تعالیٰ کا نام لے کر تیر مارا اور کہا اس جو ان کے خدا کا نام لیکر  
 تیرا تیرا ہوں وہ تیرا اسکو کاری لگا شہادت کا درجہ پایا شہید ہوا اسوقت جتنی خلون  
 یہہ تھا شاد بھیتی تھی سب لوگ یہہ حال دیکھ کر ایک بارگی بے اختیار کہنے لگے امنا  
 رب ہذا العذاب یعنی ایمان لائے ہم اس جو ان کے پروردگار کے اوپر  
 اللہ تعالیٰ کے اوپر یقین کیا ہم نے نبدگی کرتی اسی پروردگار کو لاتی ہی تہوں کی  
 نبدگی اور سب چیز کی نبدگی سوائے اللہ تعالیٰ کے جھوٹے ہی اس بد بخت بادشاہ  
 نے یہ حقیقت دیکھ کر غصہ کر کر کہا اس زمین میں گڑھے کھودیں بہت گڑھے کھودیں



ان گرہوں میں لکڑیاں ڈالیں آگ جلائی اور اپنے لوگوں کو بلا کر کہا جو کوئی اس  
 خدا پر ایمان لایا ہی ایک ایک سے پوچھتے جاؤ کسی کو مت چھوڑو اور ایک بہت  
 لا کر درمیان میں رکھا اور آپ تخت کے اوپر بیٹھا اور سب سردار اس کے کرسیوں  
 کے اوپر بیٹھے کہا جو کوئی اس بت کو سجدہ کرے خدا کے ایمان سے پھر اسکو کچھ مت  
 کہو چھوڑ دو اور جو کوئی بت کو سجدہ نہ کرے خدا پر ایمان رکھے اسکو آگ میں جلا دے جا  
 جن لوگوں کو خدا تعالیٰ نے ایمان نصیب کیا تھا اور ان کے دل میں یقین پورا آگیا تھا ان  
 ایمان میں قائم رہ گئے جلتا قبول کیا ہزاروں آدمی مومن آگ میں پڑتے تھے کافر مومن کو  
 جلاتے تھے اور وہ بادشاہ اور سردار تخت پر کرسیوں پر بیٹھے تماشا دیکھتے تھے خوش  
 ہوتے تھے منستے تھے مومن جلتے جاتے تھے پھر ایک بی بی تھی نیک بخت وہ بھی ایمان  
 لائی تھی اسکو پکڑ لائے اسکی گود میں ایک بیٹا تھا اسکو کہا تو بت کو سجدہ کر خدا پر ایمان  
 نہ رکھ اسنے کہا یہ بات مجھے سرگز نہ ہو سیکگی خدا کے غیر کو میں سجدہ نہیں کرنے کی  
 ان بد بختوں نے اسکے بیٹے کو اسکی گود سے جدا کر کر آگ میں ڈال دیا لڑکا جلتے لگا  
 اسوقت اسکی مان ڈر گئی اور اسکے دل میں آیا جو کچھ کفر کی بات کرے وہ لڑکا آگ  
 کے درمیان پکاراٹھا اسی مان خبردار کافر مت ہو جو ایمان آگ نہیں تپہ بہشت ہی  
 باغ ہی بہار ہی گلزار ہی نہرین جاری ہیں ایمان میں محکم رہ اس آگ میں جلی آؤ  
 اس بی بی نے سنا کہ ایمان کو دل میں محکم کیا اس آگ میں جلی گئی پھر جو مومن تھا اس کا  
 ایمان حق تعالیٰ کے حکم سے زیادہ ہو گیا کوئی اس کافر کے حکم میں نہ گیا اور کافر  
 اس تماشے سے اندھے تھے مومن کو آگ میں ڈالنے جاتے تھے ستر ہزار آدمی  
 کو آگ میں جلا یا اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ بہت میں پہنچے پھر اللہ تعالیٰ کا غضب ان  
 کافروں کی طرف آیا آگ کو حکم ہوا بھڑکے سب گرہوں کی آگ چالیس گز بلند  
 ہو گئی پھر اس بادشاہ کو اور ان سب کافروں کو گھیر لیا اور جلا دیا گھروں کو جو مینوں کو



شہر کو آگ لگ گئی کوئی کافر نہ بچا سب کو جلا کر راکھ کر دیا اور مومنوں کا ہر طرح  
 بھلا ہوا اول آخر کی دولت نعمت خوبی خوشی پائی اور کافروں کا ہر طرح بُرا ہوا  
 اول بھی دنیا میں جلے گھر بار گئے عذاب پائے اور آخر کو بھی بڑے عذاب میں  
 پڑ گئے آگ میں دوزخ کی جاؤ گئے ہمیشہ جلتے ہی رہیں گے یہ بات اللہ تعالیٰ فرماتا ہے  
 اِنَّ الَّذِیْنَ قَاتَلُوا الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فُتِحَتْ وُجُوهُهُمْ لَیْلَۃً اُولٰٓئِکَ لَہُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ  
 میں دالامومن مردوں کو مومن بی بیوں کو قتل کر کے پھینک دیا تو ان کی کھوپڑیوں  
 سے گناہ سے نہ پھرے دین کو قبول نہ کیا ایمان نہ لائے فَاَلْہَمَّ عَذَابَ جَہَنَّمَ  
 وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ پھر خاص ان کے واسطے ہی عذاب دوزخ کا اور خاص ان لوگوں  
 کے واسطے ہی عذاب جلائیوا لاجلتی آگ کا دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی دنیا میں  
 جیسے ان کافروں کو آگ نے جلا دیا گڑھوں سے نکل کر حکم سے خدا کے بلند ہوئی سب  
 کو گھر لیا جلا کر راکھ کر دیا پھر مومنوں کی صفت اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے اِنَّ  
 الَّذِیْنَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّٰلِحٰتِ فُتِحَتْ وُجُوهُهُمْ لَیْلَۃً اُولٰٓئِکَ لَہُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ  
 کئے ایمان میں محکم رہے کافروں کے عذاب سے آگ میں جلائے گئے خوف نہ کیا اور  
 نہیں اپنے تئیں بدن کو خدا کے واسطے خدا کیا آگ میں جلے ایمان بخورے اللہ  
 کے فضل کے امیدوار رہے اور جو مومن اپنے ایمان کی قدر بوجھتے ہیں انہیں حکم میں اللہ کے حکم  
 جلتے ہیں وہی کام کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور رسولؐ نے فرمائے ہیں اخلاص سے  
 موت سے کہتے جَنّٰتٍ مَّجْرٰتٍ مِّنْ تَحْتِہَا اَنْهٰرٌ خَاصٌّ اَلَّذِیْنَ لَوْ کُنْ اَسْوَ  
 طِیْنٍ مِّنْ بَہِیْمٍ مَّیْمَنَیْنِ بَاسِیۃً اِیۡسَیۡۃً جَنَّۃً مِّنْ جَنَّۃٍ اُولٰٓئِکَ لَہُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ  
 ہر طرح کی خوبیاں ان باغوں میں ان نہروں میں ہیں ذٰلِکَ الْفَوْزُ الْکَبِیْرُ یہ  
 دولت بہت بڑی جو مومنوں کو واسطے بہشت میں مقرب ہوئی ہیں بہت بڑی شگاری  
 ہر طرح کے فائدے سے چھوٹنا ہی اس آیت میں اللہ تعالیٰ مومنوں کی بڑی دولت کی



خبر دیتا ہی فرماتا ہی مومنوں کو ہمیشہ کے عذاب سے نجات ہی دے ہمیشہ  
 بہشت میں ہر طرح کی خوبیوں میں رہنے والے ہیں کسی بات میں بند نہیں ہونے  
 کے ہر طرح کی قید سے بہشت میں چھوٹ جاؤ گے دنیا میں آدمی کیسی ہی دولت  
 میں بادشاہی نعمت میں ہو ہزاروں قیدوں میں بند ہی بہت آرزو میں کرتا ہی  
 نہیں حاصل ہوتا ہی مومن بہشت میں جو کچھ آرزو کرے گا چاہیگا اسی وقت وہ  
 کام حاصل ہو جاوے گا اگر چاہیگا کہ موتیوں کے محل لعل یا قوت کی جو عیوان سبز  
 زمرہ کے باغ جس طرح کے دل میں خاطر میں گذرینگے اور جو کچھ دل چاہیگا  
 اسی وقت اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہو و یا کسی آرزو سے بند نہ رہنے کے معنی  
 ہیں فوز اکبر کے اللہ تعالیٰ مومنوں کو یہ نعمتیں بخشے نصیب کرے اپنے نبی کے  
 طفیل سے آمین آمین ان بطن سرک کشد ید تحقیق بکڑتا ہے پروردگار  
 اسی محمد سحت ہی جسکو کفر کے باعث عذاب میں بکڑتا ہی پھر اسکو ہرگز نجات  
 نہیں کبھی عذاب سے چھوٹے گا نہیں انہ ہو ید ی و یعد تحقیق وہ خدا پیدا  
 کرتا ہی ظاہر کرتا ہی پھر آخر کو آخرت کے دن سب کو مرنے کے پیچھے زندہ  
 کرے گا جلاوے گا اول آخر کی خلق سب حکم سے جی اٹھیں گی اور وہی پروردگار  
 عذاب کرتا ہی کافرو نکو دنیا میں پھر عذاب کرے گا ہمیشہ کا آخرت میں دوزخ میں  
 و هو الغفور الودود اور وہی پاک پروردگار مغفرت کرنے والا ہی بخشنے والا  
 ہی مومنوں کا ایمانداروں کا اور مہربان ہی اپنے دوستوں کے اور پروردگار  
 بخشنے والا ہی عاصیوں کو بہ کرنے والا نکا دوست ہی مومنوں کا اپنے خاص  
 بندوں کا یہ مہربانی ہی فضل ہی اور وہ عذاب کافروں کے اوپر عدل ہی  
 ذوالعرش صاحب ہی عرش کا مالک ہی بادشاہ ہی ملک کا دنیا میں اس  
 عالم میں عرش سے کوئی چیز بڑی نہیں سا توں آسمان اور زمین اور دریا پہاڑ



وکرسی عرش کے بیچ میں ایسے ہیں جسے ایک چملا آنگوٹھی کا بڑے بے نہایت  
 جھل مسہر ان میں پڑا ہووے الحید بزرگ ہی بزرگوار ہی اپنی ذات میں اپنی  
 صفات میں نہ اس پاک پروردگار کی ذات سے کوئی ذات ہے نہ اسکی صفات کے  
 برابر کسی کی صفات ہی سب عاجز ہیں بندے ہیں وہ قادر ہی خاوند ہی فعال  
 ایسا پوید کرنا والا ہی ہر کام کا جو کچھ چاہے جس کسی کو جو کچھ چاہے سوخشے جو  
 کچھ چاہے سو منع کرے کسی کو قدرت نہیں جو دم مار کیے کیا کیا نہ کیا خاوند  
 ہی مختار ہی جو چاہے سو کرے چھوٹو نکو بڑا کر دیا بڑو نکو چھوٹا کر دیا عاجز و نکو  
 غالب کر دیا بڑے بڑے بادشاہوں کو سرکشوں کو مغلوب و نکو جان ملادیا ہلاک کر دیا  
 اَمَّا حَدِيثُ الْجَنُودِ فِرْعَوْنَ وَثَمُودَ حَقِيقٌ اَمِّي تیرے اوپر یا محمد بات  
 شکر و نکی قصہ فوج کے فرعون کا لشکر لاکھوں آدمی شہود کی قوم بڑی قوت والی  
 جنہوں نے بیفرمانی کی انکے اوپر غضب آیا سب کو ہلاک کیا مار ڈالا کسی قوم کو پانی  
 میں ڈیرا میں ڈبا دیا کسی قوم کے اوپر باؤ کو حکم ہوا آخر ان کو پہاڑوں سے پتھروں  
 سے مار ڈالے مار ڈالا جو کوئی بیفرمانی میں ہی چاہے اپنے دل میں سمجھے  
 بوجھے نگہ سے بیفرمانی سے توبہ کرے بندگی کی راہ عاجز ہی کی راہ اختیار کرے  
 بڑے کاموں سے باز آجاوے کافر بے دین اس نصیحت کو سنتے نہیں سمجھتے نہیں  
 بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ بلکہ بے لوگ کافر جو کافر ہیں مغرور ہیں ان قصوں کے  
 جھٹلانے میں پڑے ہیں انکے کلام کو قرآن کو نہیں مانتے جھوٹھے جانتے ہیں واللہ  
 مِنْ وِزَائِهِمْ مُحِيطٌ اور خدا تعالیٰ عالم ہی دانا ہی ان کافروں کے احوال کا انکا  
 ظاہر باطن اللہ تعالیٰ سے چھپا نہیں خدا تعالیٰ کی قدرت ان کافروں کے گرد گرد  
 گھیر رکھا ہی قدرت کے احاطہ سے باہر نہیں نکل سکتے جو قوت اللہ تعالیٰ چاہے گی اسی  
 وقت انکے اوپر عذاب آجاوے گا ہلاک ہو جاوے گا خدا کے کلام کو قرآن کو نہیں مانتے



قرآن کے قصو کو نہیں سمجھتے تو جھٹے قرآن کو کہتے ہیں شعر ہی محمد کی بات ہی ہے  
 کافر جو ٹھٹھے ہیں بل ہو قرآن مجید فی لوح محفوظ بلکہ یہ کتاب قرآن ہی  
 بزرگ ہی بڑا ہی لوح محفوظ میں لکھا ہے اس قرآن کی بزرگی اور بڑائی کی حد نہیں  
 ہزاروں طرح کے بھید حکمتیں فائدہ دین دنیا کی خوبی پانے کے اس کتاب میں ہیں تمام  
 عالم کے آدمی جن پر ہی جمع ہو کر جو چاہیں قرآن کی ایک سورہ کے برابر کہیں ہرگز نہ کہہ  
 سکیں اور اس میں کسی کو تغیر تبدیل کرنے کی قدرت نہیں کوئی چاہے ایک آیت ایک  
 حرف ایک نقطے کا تفاوت اپنی طرف سے کرے کم کرے زیادہ کرے وہ تفاوت  
 ہرگز نہ رہے جاتا رہے لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے اللہ تعالیٰ کے حفظ حمایت میں نگہبانی  
 میں ہی قرآن کی بزرگی بڑائی کے سبب شیطان اس سے اسکے پڑھنے والوں سے اس پر  
 عمل کرنے والوں سے دور بھاگتا رہتا ہے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے  
 روایت ہے کہ لوح محفوظ میں تمام قرآن لکھا ہوا ہے اور جو کچھ ہوا ہے اور ہو گا  
 عالم کے درمیان قیامت تک کچھ اس میں لکھا ہوا ہے ایک موتی کے دایک سفید  
 تختہ ہی طول اسکا لبنا اسکا آسمان سے زمین تک کا ہے اور عرض اسکا چوڑاؤ  
 اسکا مشرق سے مغرب تک کا ہے کنارے اس کے سرخ یا قوت کے ہیں گرد و پیش  
 اسکا سب طرح کے خواہر سے جڑا ہوا ہے وہ لوح شاتوین آسمان کے اوپر ہی اس کے  
 میں کچھ تفاوت نہیں ہوتا تغیر تبدیل نہیں جو کچھ روز ازل میں اس لوح میں لکھا ہے  
 قدرت کا قلم اسکے اوپر جاری ہوا ہے قیامت تک اس طرح ہوتا چلا جاتا ہے ایک فرقہ  
 تفاوت نہیں اس میں اور حضرت عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے کہ لوح محفوظ کے سر  
 پر یہ عبارت لکھی ہے لا الہ الا اللہ وحده لا شریک له دینہ اسلام محمد عبدہ  
 ورسولہ فمن امن باللہ عزوجل وصدق بوعدہ واتبع مرسلہ ادخلہ الجنة  
 یعنی تمہیں کوئی معبود برحق سوا اللہ تعالیٰ کے جو ایک ہی وہ پاک پروردگار سب کے



خوبیان ہیں اس میں شریک اسکا کسی حرمین کوئی نہیں دین اسکا اسلام ہی مسلمانی ہے  
اور محمدؐ زندہ ہی اسکا اور رسولؐ ہی اسکا پھر جو کوئی ایمان لایا اللہ تعالیٰ عزوجل کے  
اوپر اور حکم اس کا قبول کیا اور اسکے وعدہ کو پہنچ جانا اور اسکے اس بنعمیر اور سب بنعمین  
کی پیروی کی خدا تعالیٰ اس بند کو بہشت میں آرام کے گھر میں داخل کرے گا خدا تعالیٰ  
اس عاجز فقیر بندے محتاج امیدوار کو اور سب مسلمانوں کو اپنے فضل و کرم سے  
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں قائم رکھے اور اس دنیا سے ایمان  
کے ساتھ لیجاوے آمین آمین آمین سورۃ طارق مکی ہے اس میں اسیس

آیتیں اسٹھ کلمے دو سو اثنالیس حرف ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالسَّاءِ وَالطَّارِقِ مَیْمَنِ آسمان کی اور مَیْمَنِ سب شارونکی جو رات کو  
ظاہر ہوتے ہیں دنگو چھپ جاتے ہیں حرمین آیا ہی ایک رات حضرت نبی صاحب  
اپنے چچا ابوطالب کے ساتھ ایک جگہ بیٹھے تھے جو ایک ستارہ روشن ہوا اور اس کا  
شعاع اور اسکی روشنی بہت ظاہر ہوئی ابوطالب نے اچھا یہ کیا ہے حضرت نے فرمایا یہ ستارہ اللہ کی  
قدرت سے پیدا ہوا ہے اسی وقت جبریل آئے اس سورت کو اللہ کی طرف سے لائے  
طروق رات کو آنے کتنے کہتے ہیں طارق رات کا آنے والا ستارون کو اسی  
واسطے طارق کہا جو رات کو ظاہر ہوتے ہیں وَمَا اَدْرَاكَ مَا الطَّارِقُ کہ حرمین  
بتایا ہی مجھے کو یا محمدؐ کیا جانتا ہے تو کیا ہی طارق الْجَمْعُ الشَّاقِبُ ستارے  
میں روشن رات کو چمکتے ہوئے اور ستارے میں روشن بعضوں نے لکھا ہے کہ  
نجم الشاقب سے ستارے میں جو آسمان سے چھوٹتے ہیں ایک طرف سے اور طرف دوسرے  
میں حرمین آیا ہی حضرت نبی صاحب کے زمانے سے پہلے جن شیطان آسمانوں کے  
اوپر جاتے تھے فرشتے لوح محفوظ کے پاس کے جو کچھ رات دن میں قہقہے



بھلے بُرے دنیا میں ہوا چاہتے ہیں دیکھ کر آپس میں ایک دوسرے سے کہتے اور  
 یہہ جن شیطان اُن سے سنکر بات کو چُرالائے کا ہنوں سے کہتے اور بتوں میں بٹھکر  
 کہتے اور ایک سچی بات میں اور بہت باتیں جھوٹی اپنی طرف سے ملاتے لوگوں کو گمراہ کرتے  
 پھر جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں پیدا ہوئے تب شیطان آسمان کے  
 اوپر جانے سے بند ہوئے اس وقت سے جو کوئی جن دیواؤں پر کو جاتا ہی فرشتے آگ  
 کے گرزائے اور پر مارے ہیں نہیں جانے دیتے جلا دیتے ہیں ان ستاروں کا نام  
 طارق ہی اِن کُلِّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلِمَهَا حَافِظٌ نہیں کوئی نفس کوئی تن مگر اس تن کے  
 اوپر نگہبان ہی جو بندہ ہی اسکے اوپر اسد تعالیٰ کی طرف سے فرشتے نگہبان ہیں  
 بعضے ہر ایک بند کے عملوں کے نگہبان ہیں جو کچھ کام کرتا ہی بھلا بُرا لکھ لیتے ہیں  
 کچھ چھوڑتے نہیں قیامت میں سب کچھ کیا کہا آدمی کا اس آدمی کے آگے  
 لاؤینگے دکھاؤینگے ہر ایک بات کا کام کا جیسے کا شیا بدلا پاؤیگا جو مسلمان اس  
 حقیقت کو نہیں سمجھے چاہے اپنے دل میں یقین کرے یہ مقرر بات ہی رات دن کے  
 عمل و مہم کے لکھے جاتے ہیں آخر کو ہر ایک کا بدلا پاؤیگا چاہے سوائے اچھی  
 اچھی بات کے اور کوئی بات نہ کہے اور سوائے اچھے کام کے اور کام نہ کرے  
 اور بعضے فرشتے ہیں جو ہر ایک بندے کی محافظت کرتے ہیں بیماریاں بلائیں اسکے  
 اوپر نہیں آنے دیتے ہیں بیماریاں بلائیں آدمی کے اوپر اس طرح ڈوڑتی ہیں ج طرح  
 کھیاں شہد کے اوپر فرشتے ان کو آدمی سے دور کرتے رہتے ہیں جیسے کوئی  
 شہید لکھیو نکواڑا تا ہی اور حدیث میں آیا ہی ہر ایک آدمی کے اوپر دو  
 فرشتے نگہبان ہیں محافظت کے واسطے اور بعضی حدیثوں میں خبر ہی جو پانچ  
 فرشتے ہیں بعضی حدیثوں میں خبر ہی جو سات فرشتے ہیں اور ایک حدیث میں  
 ہی جو ہر ایک مومن کے اوپر ایک سو ساٹھ فرشتے نگہبانی کے واسطے مقرر ہیں



جن کو بھوت دیو پر ہی بلا میں بیمار یاں دور کرتے رہتے ہیں اور جس بیمار سی کو  
 جس بلا کو جس کے اوپر جانے کا حکم ہوتا ہی منع نہیں کر سکتے مال نہیں سکتے یہ  
 سب حدیث میں سب خبریں سچ ہیں کسی کے اوپر دو دو مکمل ہیں کسی کے اوپر پانچ ہیں  
 کسی کے اوپر سات ہیں مومنوں کے اوپر ایک سو ساٹھ ہیں ہر طرح کی نگہبانی کرتے  
 ہیں ظاہر کی بھی محافظت کرتے ہیں باطن کی بھی محافظت کرتے چنچال کے وہم کے  
 عقل کے دل کے نگہبان ہیں بری صورتیں برے خطرے بری سمجھ بری خواہشیں  
 شیطان کے وسوسے دل میں آنے نہیں دیتے بڑی راہ کی طرف نہیں جانے  
 دیتے جو کوئی مومن سلمان اس بات کو اپنے دل میں سمجھے یقین کرے جو خاوند اپنے  
 بند و نیکے اوپر ایسا مہربان ہے اس طرح سے محافظت کرتا ہی نگہبانی کروانا ہی  
 اس کی بندگی کے سوائے اور کوئی کام اچھا نہیں دنیا میں وہ کام کرتا رہے  
 جس میں اس خاوند کی رضا مندی حاصل ہووے اول بھی اسی پروردگار سے  
 کام تھا آخر کو بھی اسی سے کام ہے آخرت کا آنا برحق ہے جو لوگ آخرت کا  
 انکار کرتے ہیں مرنے کے بعد پھر جہنم کو منسلک جاتے ہیں ان کے سمجھانے کے  
 واسطے فرماتا ہے پاک پروردگار فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ پھر چاہئے نظر  
 کرے آدمی کس چیز سے پیدا ہوئے ہیں وہ لوگ جو قیامت ہونے کے اوپر  
 پھر زندہ ہونے کے اوپر سب کسی کے جمع ہونے کے اوپر تعجب رکھتے ہیں شک  
 کرتے ہیں چاہئے کہ اپنی اصل پیدائش کو دیکھیں اول دنیا میں کس چیز سے کا  
 سے پیدا ہوئے ہیں خَلَقَ مِنْ مَّاءٍ دَافِقٍ پیدائش گئے ہیں ایک پانی سے جو اچھلک  
 کر نیا آلا ہے رحم میں رحمہ دان میں یَخْدَجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ نکلتا ہے  
 وہ پانی پیٹھ سے مرد کی اور سینے کے ہارڈون کے درمیان سے عورت کے  
 جب حضرت حق سبحانہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ فرزند کسی بندے کا پیدا کرے بندہ پیدا



ہووے مرد اور جو رو کو خواہش ہوئی ہی ملنے کی شہوت پیدا ہوئی ہی آپس  
 میں جمع ہوتے ہیں پھر آخر کو مرد کی پیٹھ سے اور عورت کے سینے سے پانی جدا  
 ہوتا ہی دونوں پانی بچے وان میں جمع ہوتے ہیں ایک ہو کر چالیس دن تک  
 لطفہ ہو کر ٹھہر رہتا ہی پھر چالیس دن تک بندھا ہوا لہو رہتا ہی پھر چالیس دن  
 تک گوشت ہوتا ہی تمام ہاتھ پاؤں صورت تیار ہوئی ہی پھر حق تعالیٰ ایک  
 فرشتے کو بھیجتا ہی پیٹ میں پیٹھ کر چار حکم اس بچے کی پیشانی کے اوپر حکم لگاتے  
 ہوا فق لکھتا ہی اول اسکا عمل لکھتا ہی کام لکھتا ہی دنیا میں نکل کر کس کیا  
 کام کریگا اچھا یا بُرا دوسرا اسکی عمر لکھتا ہی کتنے دنوں تک جیگا تیسرا اسکی بچپن  
 لکھتا ہی کیا ہوگا کیا ہوگا کیا ہوگا کیا ہوگا چوتھا ہی نیک بخت ہوگا یا بد بخت  
 اسکے پیچھے اسکے تین تین روح چھوٹے ہیں ریدہ ہوتا ہی پیٹ میں پھڑکتا ہی  
 جب دن پورے ہوتے ہیں تو باہر دنیا میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے نکلتا ہی عقل  
 کو چاہئے اپنے دل میں سمجھے اپنی پیدائش کو اول سے آخر تک دیکھے کہاں تھا کیا تھا  
 کہاں گیا آپا کہاں سے کیا یہ سب ملے ایک گندہ پانی تھا کہاں سے نکلا کس ٹھکانے میں  
 پڑا نہ اٹھ نہ کھنی نہ کان تھے نہ سر تھا نہ پاؤں تھے نہ جان تھی جس خاوند کی ایسی  
 قدرت ہی اس گندے پانی کو کس درجہ میں پہنچا یا کیا کیا خوبیاں انکھنے کان ہاتھ  
 پاؤں دل جان اور ہزاروں نعمتیں بخشیں اسی خاوند کو قدرت ہی جو سب کو مار  
 مر دہ کر کے پھر کر دوسری بار زندہ کرے جلاو سب کو قبروں سے اٹھاوے  
 اللہ علیٰ رجبہ لقادہ تحقیق وہ پاک پروردگار آدمی کے پھرانے کے اور  
 دوسری بار جلاوے کے اور پر اللہ قادر ہی ایک حکم سے سب کوئی اول آخر  
 کے مردے ہی اٹھنے چاہئے تو ہر ایک آدمی کو بڑھاپے سے پھر جوان کرے  
 جوانی سے لڑکا کر دے پھر گوشت کا ٹکڑا کر دے لہو کر دے لطفہ کر دے



پھر ہر ایک پانی کو جدا جدا کر کر ہر ایک ٹھکانے میں پہنچا دے جیسے نہ اس طرف  
 سے اس طرف کو لانا اللہ تعالیٰ کی قدرت کے اوپر کچھ مشکل ہی ویسی ہی نہ اس  
 طرف سے اس طرف کو پہنچانا کچھ مشکل ہی اسی طرح مردہ کو کر پھر جلانا بھی دوسری  
 بار کچھ مشکل نہیں ہوگا۔ تَشْلٰی السَّارِیْنَ جس دن آزمائش کئے جاویں گے باطن آدمیوں  
 کے اس دن میں سب کو زندہ کرے گا پروردگار جس دن میں چھپے بھید ظاہر ہو جائیں گے  
 سب طرح کی حقیقت سب کسی کی ذرہ ذرہ کر پیدا کی جاوے گی ہر ایک کے پوشیدہ کام  
 چھپی باتیں کھل جاوے گی جو لوگ کہتے تھے کچھ اور کرتے تھے کچھ اور وضو نہ کرتے تھے  
 جنابت کا غسل نہ کرتے تھے لوگوں کو دکھا کر بے وضو نماز پڑھتے تھے روزہ  
 نہ رکھتے تھے اور لوگوں میں آپ روزہ دار کہلاتے تھے اور مکر و فریب جیلہ  
 و غابازبان و لون میں چھپی ٹھہرتی آپ کو مسلمانوں میں گنتے تھے اس دن انکا پردہ  
 کھل جاوے گا جھوٹے سچ نکل آئے گا جھوٹے سوا ہو جائیں گے سچے سرخرو ہو جائیں گے  
 عزت آبرو پاؤں گے جھوٹوں کا اس دن کچھ پس آئے گا نہیں جیلہ و غابازبان و فریب  
 کچھ حل نہ کئے گا نہیں فَإِلَهُمْ قُوَّةٌ وَلَا نَاَصِرٌ پھر نہیں سکو قوت پھر نہ ہو جائے گی  
 اسکو طاقت اور نہ ہو جائے گی یاری دینے والا اور نہ مددگار قیامت کے دن  
 سب سب کی حقیقت کھل جاوے گی نیک و بد بھلے برے جدا جدا ہو جائیں گے ویک  
 لوگ کافر منافق جو دنیا میں مال کا جاہ کا ہر طرح کا زور رکھتے تھے حق تعالیٰ نے  
 آزمائش کے واسطے انکو قدرت دی تھی تو کر چا کر یار مددگار دے تھے اس مال کے  
 زور میں قوت میں جو چاہتے ہو کرتے تھے بغیر کسی کی ہدایت کی بات نہ سنتے تھے ہدایت  
 نہ لیا کرتے تھے کو پیغمبروں کو نبیوں کو مرشدوں کو خاطر میں نہ لاتے تھے اللہ تعالیٰ  
 کی ہدایت سے دور بھاگتے تھے حکم کا خلاف کرتے تھے الٹا کرتے تھے اس دن  
 ہر ایک کے لیے قوت قدرت ان کافروں کی کچھ نہ رہے گی و زنج کے عذاب سے



عذاب کے فرشتوں کے ہاتھ سے آپ کو چھوڑا نہ سکیں گے کوئی یار مددگار بھی آنکو ملے گا جو اس  
 بلا سے عذاب سے چھٹا دے کوئی ان کو بات نہ پوچھیں گا خرابی میں عذاب میں ہمیشہ پڑے  
 رہیں گے وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الرَّجْعِ سو گندہ آسمان کی جو رجوع کرنے والا ہے پھر نیوالا ہے  
 ہر فصل میں باران مینہ اس طرف سے پھر پھرتا ہے وَالْأَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ اور  
 سو گندہ زمین کی جو شکاف ہو نیوالی ہے پھرتی ہے پھر آدمی آسمان میں چلتے ہیں  
 پھاڑتے ہیں وہ آسمان سے پیدا ہوتے ہیں ہر طرح کی قوت نکلتی ہے گھاس جڑیں پھل  
 اس سے نکلتی ہیں درخت پیدا ہوتے ہیں پانی کوٹے کے چشمے کے اس میں ظاہر ہوئے ہر  
 ہر طرح کے فائدے پیدا ہوتے ہیں اور قائم ہے برقرار ہے سب دنیا کے لوگوں کا  
 بوجھ اٹھاتی ہے درخت حویلیاں قلعے پہاڑ سب کچھ زمین کی پیٹھ کے اوپر ہیں یہ  
 پروردگار کے حکم سے کھڑے ہیں آسمان کو حکم کیا ہے پاک پروردگار نے تو یہ  
 پھر تارہ ہمیشہ پھرتا ہے ایک ساعت اس کو قرار نہیں اور زمین کو فرمایا ہے کھڑی  
 رہ وہ ہمیشہ کھڑی ہے قائم ہے برقرار ہے اس میں اشارت ہے کہ جس خداوند کا ایسا حکم  
 ہے وہ جو کچھ چاہے سو کرے جو جو وعدے کئے ہیں قیامت کا آنا دنیا کے تمام مردوں کا  
 جیسا حساب کتاب و وزخ بہشت سب وعدے ایسے سچ ہیں کچھ تفاوت نہیں وہ سب  
 چیز پر قادر ہے جو کچھ حکم کیا ہے ہر وقت میں اسی طرح ہو جاوے گا اسی سب سے قسم  
 کی آسمان کی زمین کی کہے دو نون باتیں سب کے اوپر ظاہر ہیں وہ طرح کے حکم و قوت  
 میں جاری ہیں اِنَّهُ لَقَوْلُ فَصْلٍ تحقیق یہ قرآن خدایت کا کلام ہے سچی بات  
 ہے حق اور باطل کو جدا کر نیوالا ہے جھوٹے لوگوں کا جھوٹا اور سچے لوگوں کا سچ  
 قرآن سے معلوم ہوتا ہے کیسا ہی کوئی آپ کو پڑا کہلاو لوگ اس کو پڑا جائیں  
 کامل جائیں وہ آپ کو صاحب کمال جانے جو قرآن کی ہدایتوں کے اثر اس میں  
 نہیں ایمان کی سمجھ سلمانوں کے عمل سلمانوں کی خصلتیں شہر مہر حیا رحم مروت کریم خواہ



اذل انصاف اس میں نہیں اچھی خوین نہیں رکھتا صبر شکر خوف ورجا شوق و ذوق محبت  
 ذکر فکر اس میں معلوم نہیں ہوتا وہ جھوٹا ہی ناقص ہے آخرت سے محروم ہے اور حسین  
 کسی میں ایمان کی سمجھ سلمان کی کے کام ظاہر کی باطن کی اچھی خصلتیں اچھے حال قرآن کے  
 موافق ہیں وہی سچا ہی کامل ہے اس جہان میں بڑی دولتوں کو پہنچنے والا ہے اچھی  
 بڑی راہ کے بھلے بڑے آدمی کے پہچاننے کی قرآن ہی کو ٹی ہے اس کلام سے سب  
 حقیقتیں معلوم ہوتی ہیں اور جو کچھ فرمایا اللہ نے حکام کو فرمایا جو کچھ خبر دی ہے اور کئی آخر کی دنیا کی آخر کی دنیا  
 کا آنا سب کی کارندہ ہونا حساب کتاب و زح بہت بڑے کا برا بھلے کا بھلا  
 جو جو کچھ وعدہ کیا ہے وہ سب کلام درست ہے لکھی ہوئی بات ہے یقین ہے کچھ شک  
 شبہ کا لگاؤ نہیں جو کچھ فرمایا ہے وہ بات ویسی ہی ہے تفاوت نہیں جس کام کو  
 اچھا کہا ہے وہی کام اچھا ہے اور جس کام کو برا کہا ہے وہی کام برا ہے نالا لاتی ہے  
 مومنوں کو سچے مسلمانوں کو بہت کا وعدہ کیا ہے سو مقرر اسی طرح ہے کافروں  
 سیدنیوں کو دوزخ کا حکم کیا ہے سو اسی طرح ہے ایک بات میں دوسری بات کا لگاؤ  
 نہیں و ما هو بالہزل اور نہیں ہے یہ قرآن یہودی بات یہودی آدمیوں کی  
 سی بات جیسے کہتے ہیں کچھ کرتے ہیں کچھ وعدہ کرتے ہیں آپس میں پھر ان وعدوں کا  
 خلاف کرتے ہیں بڑے بڑے کام کرنے کو کہتے ہیں ایسا کریں گے وہ کریں گے پھر کچھ  
 نہیں کر سکتے یہ سب یہودی باتیں ہیں اللہ تعالیٰ کا کلام ہرگز یہودہ نہیں اور یہ فائدہ  
 بھی نہیں دنیا کے لوگ ہزاروں باتیں آپس میں بیٹھ کر گپ شپ کرتے ہیں ہزاروں  
 بے فائدہ باتیں کہتا رہتے ہیں اللہ تعالیٰ کا کلام قرآن مجید اول سے آخر تک فائدہ  
 ہے ہر یہودیت میں ہر ہر بات میں بہت بہت طرح کی حکمتیں فائدہ بھرے ہوئے  
 ہیں ایک بات بے فائدہ نہیں جس کو عقل ہی سمجھ ہی ہو جتنا ہی یقین کرتا ہے سچے  
 دل سے قرآن پڑا یا نہیں لائق ہے مقرر جانتا ہے جو یہ کلام آدمی کے نہیں ہو سکتے



تعالیٰ ہی کا کلام ہے نہ دیکھو کیا قدرت کیا مجال ہے جو ایسا کلام کہہ سکیں جو حق کو  
 ہیں سو قوف ہیں نادان ہیں انہیں احمقوں کو اس کلام میں شک ہے شبہہ ہی  
 انہم یکیدون کیداً تحقیق یہ کافر بے ایمان مشرک مکر کرتے ہیں مکر کرنا قرآن کو  
 شعر کہتے ہیں سحر کہتے ہیں آدمی کا قول کہتے ہیں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام کہتے  
 ہیں قرآن کے برابر اور کچھ کلام کہہ لاتے ہیں بہت سی تدبیریں کرتے ہیں اندیشے  
 فکر کیجئے ہیں مگر کچھ نہیں ہو سکتا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی کرنے میں ناخوش گریز نہیں  
 رنج پہنچا نہیں مکر کرتے ہیں مصلحتیں کرتے ہیں اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واکید  
 کیداً اور مکر کرتا ہو نہیں مکر کرنا جیسے یہ کام نالایق کرتے ہیں میں بھی ان کو  
 ویسی ہی جزا دیتا ہوں دنیا میں آخرت میں ہر جگہ جدی طرح کی جزا ہے دنیا میں  
 کافر و نکو شر کو نو پروردگار مال دیتا ہے اور داد دیتا ہے جو کچھ چاہتے ہیں مراد میں  
 ان کی برائی میں سوداگریوں میں فائدے پاتے ہیں و جانتے ہیں بے فائدے نفع  
 ہکوتوں کو پوچھنے سے ملتے ہیں زیادہ زیادہ پوچھتے ہیں دنیاداری کی طرف سے انکے  
 دلوں کے اوپر پروا پڑتے جاتے ہیں کفر میں شرک میں بدراہی میں ہر کاموں میں  
 حلے جاتے ہیں گمراہیوں کے کوچوں میں بیٹھے جاتے ہیں اور ایمان کی طرف سے مسلمان کی  
 راہ دور بھاگتے جاتے ہیں اور آخر کو مرنے کے وقت سے لیکر ہمیشہ ہمیشہ تک  
 اپنے اختیار سے اپنے کو سخت عذاب میں ڈالتے جاتے ہیں ہزاروں طرح کی بلاؤں میں  
 دوزخ کی آگ میں گرتے جاتے ہیں فہل الکافین پھر مہلت دیکھو ہیل و یا محمد  
 انکافروں کے تین شتابی مت کرانکے ہلاک ہونے کی املہام مروید اچھوڑ دے  
 انکے تین مہلت دیکھو مہلت دنیا دنیا میں تھوڑے دن جہان شک جو کچھ کر سکیں سو  
 کر لیں اپنی خوشیاں حاصل کریں مکر و فریب کرتے رہیں آخر کو ان مکروں و فریبوں  
 کی حقیقت معلوم کریں گے و عامت کروا بھی یا محمد انکے بار جانے کی کئی دن میں انکا



مگر اٹھن کے اوپر پڑ گا مارے جاویں گے خوار ہوویں گے عذاب میں پڑیں گے ابھی صبر کرو  
یا محمدؐ ان کی بے ادبی کی برداشت کرو کوئی دن میں ان کے مار نیکا حکم بھیجے گا آخر کو  
نہیہ قیامت تک تمھارا ہی ہے تمھارا دین ہمیشہ ہمیشہ تک جاری رہے گا تمھارے تابع  
تمھاری امت کے لوگ ہمیشہ ہمیشہ خوشحالی میں رہیں گے مومن کو چاہئے جو حضرت نبی  
صاحبؐ کی متابعت میں جو کوئی دشمنی کرے مگر کرے ان کی دشمنی پر مگر صبر کرے کسی  
کے اوپر بدعانہ کرے اور جو کسی کافر بے دین بے ایمان کو دنیا کی مال دولت اولاد  
مراود زیادہ ملنا دیکھے اور آپ کو تنگی تصدیع میں دیکھے اس سب سے چاہئے کہ غمگین  
نہو و ناخوشی نہو دے دنیا کی دولت کافرون بے دینوں کے واسطے استدراج ہے  
اللہ تعالیٰ کا ان کے ساتھ مکر ہے ہمیشہ کے عذاب میں ڈالتا ہے کسی دن دنیا میں خوشی  
کر لیوں آخر کو کچھ نہیں اور مومنوں کو اللہ تعالیٰ دنیا میں جس حال میں رکھے دن گذر  
جاویں گے آخر کو ہمیشہ کی دولت خوشحالیان مل رہیگی اپنے ایمان مسلمان کی دولت  
پریش کرنا ہے اللہ تعالیٰ سے ہر حال میں راضی رہے اچھے کاموں کی توفیق مانگتا  
رہے سورہ اعلیٰ ملی ہے اس میں آیتیں بہتر کلمے اور دوسوا کہتر حرف ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُبْحِ اسْمِ رَبِّكَ الْاَعْلٰی پاکی میں یاد کر یا محمدؐ اپنے خدا کے میں پروردگار کو  
جو برتر ہے پاک جان تو اپنے پیدا کر نیوالے کو عیب سے عاثر نہا تو ان نہیں  
وہ سب چیز پر قادر ہے کسی چیز پر کا محتاج نہیں غنی ہے بے نیاز ہے کوئی اس کا  
شریک نہیں کوئی اس کا وزیر نہیں کوئی اس کا مانند نہیں اس کی ذات اور صفات  
کو خدا اور نہایت نہیں اس کے پاک نام کی تسبیح کر سجان بی الا علی کہ وہ پاک ہے  
سب بات میں سب بالا ہے حکم اس کا سب کے اوپر غالب ہے الذی خلق فسو  
وہ خدا ہے جس نے پیدا کیا ہے سب خلق کو اٹھارہ ہزار عالم کو پھر ہر چیز کو ہر طرح سے



جب چاہا ویسا بنایا سنوارا آسمان کو بنایا ایک صورت دی زمین کو بنایا اور ہر طرح کی صورت دی چاند سورج تارے دریا اور پہاڑ درخت حیوان آدمی ہر ایک کو جدی جدی طرح بنایا نئی نئی صورت بخشی جس چیز کو جو کچھ درکار تھا اپنی حکمت سے قدرت سے اسکو عنایت کیا ہر چیز کو ہر ایک طرح میں درست کر دیا آدمی کو ہاتھ پاؤں دیکھے کان عقل شعور اور ہزاروں طرح کی نعمتیں جو شمار میں گنتی میں نہ آسکین ہر آدمی کو پہلے نعمتیں عام بخشیں اور اس پاک پروردگار نے خاص نعمتیں بھی پائیکے لئے لیں کیا جو کوئی طلب کرے ڈھونڈھے تو خدا تعالیٰ کے فضل سے پاوے والی قدر قدرت ہے وہ خدا ہی جسے جو اندازہ کیا ہی پھر راہ بتا یا وہ کریم رحیم پروردگار ہی جو اول اپنے علم میں تمام عالم کی پیدائش کا اندازہ کر کے پھر ہر چیز کو عدم سے وجود کی طرف پستی سے پستی کی طرف ناچیز سے چیز کی طرف لایا ہدایت کی راہ بتائی جو ہر چیز ظاہر میں پیدا نہ تھی جسوقت حکمت اللہ تعالیٰ کی مقرر ہوئی اسوقت میں پیدا ہوئی اور جوئی بتائی ہر وقت اور ہر طرح ظاہر کرنے چاہا تھا اس طرح ظاہر ہوئی بتائی ہے ان سے ہوئی طرف پستی سے پستی ہی جس نے خلق کو پیدا کیا سب کی روزی کا قوت کا اندازہ کیا ہر ایک کی قوت مقرر کی پھر ہر ایک کو اپنے قوت کے طلب کرنے کی ہدایت کی راہ بتائی ہر کوئی اپنی قوت ڈھونڈنے کی طلب کرنے کی طرح ہر کسی کو سکھا دی ہر ایک بند کو قوت کے پیدا کرنے کے کسب ہنر بتا دئے دلون میں الہام کر دیا ہزاروں طرح کی حکمتیں ظاہر کر دیاں کھیتی کرنی زمین کو بچاڑنا اھل جو تہاوانا ڈالنا کاٹنا چھکنا جھاڑنا پکانا کھانا ہر ایک کام کسب جو جو کچھ درکار تھے بحد نہایت کھول دئے پھر جیسے تن کی بدن کی راہ بتا دی اس طرح کی قوت دلی جان کی قوت جو اس جہان میں اسے قوت پاوین ہمیشہ کی حیات ملے پیغمبروں کے ہاتھ پیروں میں مرشدوں کے سبب ہدایت کی اور دلون میں ان کے ارادے خواہشیں طلبیں رکھ دین ہر کوئی اپنی قوت کو ظاہر کی باطنی



طلب کرتا ہے وہ ہوتا ہے واللہ نے اخرج المرحی وہ خدا نے زمین سے کر کے  
 کو باہر نکالا وہ ہے چیزیں پیدا کیں جو حیوان کھاوین گائے بکری بھینس اونٹ گھوڑے  
 بکھڑے اور سب جانور چکین چنیں قوت پاوین ہر طرح کی سبزی گھاسین وخت ہر  
 تازے گل پھول بھانت بھانت کے جَعْلَهُ عَنَاءً اُخْوٰی پھر کر دیا اس سبز گھاس  
 کو خشک سیاہ جو ہر موسم میں جانور و کئی قوت تیار رہے سبز تازے سوکھے پھوس گھاس  
 گرمی میں اور برسات میں ہر گھاس کھاوین جاڑوں میں برے ٹکے دنوں میں سوکھا  
 پھوس سوکھی گھاس کھاوین ہر وقت میں اپنی قوت پاوین اس حقیقت کے ظاہر کر دیا  
 جو ایک وقت سبز گھاس زمین سے نکلتی ہی کئی دن سبز رہ کر پھر سوکھ جاتی ہی خشک  
 ہوتی ہی ریزہ ریزہ ہو کر نیست نابود ہو جاتی ہی پھر حکم سے خدا تعالیٰ کے اپنے  
 موسم میں سبز ہی نکلتی ہی بہار کرتی ہی اس میں ان عقلمندوں کے واسطے اشارت  
 ہی بیان ہی بوجھتے ہیں جو خواہند پروردگار ہر سال ہر فصل میں تمام عالم کی  
 زمین پر سبز پیدا کرتا ہے بہار میں دکھلاتا ہے پھر ان سبزیوں کو خشک کر دیتا  
 نیست نابود کرتا ہے پھر اور فصل میں نئے سرے سے تمام زمین میں سبز پیدا کر دیتا  
 ہمیشہ ہی کارخانہ چلا جاتا ہے اسی طرح آدمیوں میں ایک خلقت پیدا ہوتی جاتی  
 ہی ایک خلقت لڑکپن سے جوانی میں آتی ہی ایک خلقت جوانی سے بڑھاپے کی طرف  
 چلی جاتی ہی ایک خلقت تمام ہو کر مر جاتی ہی اور ایک خلقت پیدا ہوتی ہی ہر ایک  
 دن میں تمام عالم میں اسی طرح لاکھوں کروڑوں پھر بدل ہوتے ہیں وہی خواہند  
 ہر طرح پر بھی قادر ہی جو ایک دن ایک بار کی سب سے کو نیست نابود کر دے یوں گاہے  
 ایک دن انہی قدرت سے سب اول آخر کی خلقت کو پیدا کر کر کھڑا کرے گا اس پاک  
 پروردگار کے اوپر نہ وہ بات مشکل ہی نہ یہ بات مشکل ہی اور ان سبزیوں کے  
 پھول ہونے پھر جانے رہنے میں اشارت ہے جو چاہے کوئی عقلمند دنیا کی زندگی پر



دنیا کی جوانی پر عیش پر خوبی پر بھروسہ نہ کرے اعتماد نہ لاو کئی دن بزون کی طرح  
 تازگی دکھائی ہی آخر کو سوکھی گھاس کی طرح سب خوبیاں دنیا کی سر جھا جاتی ہیں جاتی رہتی  
 ہیں کچھ نہیں رہتا ہی حسرت ہمارہ جاتی ہی اور بس آدمی نے آگے ہی اس دنیا کی سب خوبیوں سے  
 دل اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی یاد میں لگایا ہی ہمیشہ کی خوشحالی ویسے ہی ہندو کے نصیب ہوگی  
 خبر میں آیا ہی جب حضرت جبریلؑ کو فی آیت سورت اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائے  
 حضرت بنی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم شباب شباب پڑھنے لگتے اور جبریلؑ تمام پڑھ نہ سکتے  
 تو حضرت بنی صاحب پڑھنے لگتے اس سے درجو کوئی حرف کوئی کلمہ بھول نہ جاتے تھے  
 نے اس آیت کو بھیجا خاطر جمع کر دی بھول جانے کا خطرہ دور کیا دل جمعی ہو گئی سَنِّقِرْ  
 فَلَا تَنسَى شَبَابِی جو پڑھنے لگے ہم تیرے اوپر یا محمدؐ قرآن کو پھر مت بھول اس کو ایسی  
 قوت بادداشت کی بخشے تھے کہ یا محمدؐ پھر قرآن کو کبھی نہ بھولے گا قرآن کا حافظ  
 کر دینے تمام قرآن مجتہ کو یاد ہو جائے گا خبر میں آیا ہی جو حضرت جبریلؑ اللہ تعالیٰ  
 کے حکم سے ہر برس رمضان میں اگر حضرت بنی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام قرآن  
 سناتے تھے آیت آیت سورت سورت اور جس برس میں حضرت بنی صاحب کا وصال  
 ہوا اس برس کے رمضان میں دوبارہ قرآن سنایا حضرت کو تمام قرآن یاد تھا  
 یہ بھی بڑا معجزہ ہی حضرت بنی صاحب کا حضرت کہی کسی سے کوئی کتاب کچھ کاغذ  
 پڑھتے نہیں تھے اور قرآن تمام یاد تھا پڑھتے تھے اور کسی آدمی کو قدرت نہیں  
 جو بغیر کتاب کے بغیر دیکھے کسی کے تباہے آپؐ قرآن کو پڑھ سکے ہر اطرطی  
 باتیں اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری کے سچ کی دلیلین گواہیاں پدید  
 ایک یہ بات بھی پیغمبری کے سچ پر بڑی دلیل ہے جو کوئی تامل کر دیکھے تو سمجھے نقین  
 کرے ایمان لاو اور جو ایماندار ہیں انکا ہر ایک آیت میں قرآن کی ایمان اور نقین  
 زیادہ ہی زیادہ ہو جاتا ہی الحمد للہ شکر ہی خدا تعالیٰ کے اس نعمت کے



اوپر الا ماشاء اللہ سو اس آیت جو خدا چاہے بھلانا اس کا قرآن سے کچھ اور  
 بات بھولنے کی نہیں اسی قدر بھولو گے جو خدا تعالیٰ اس کا بھلانا چاہے سگایا اس آیت  
 کا پڑھنا منسوخ کر دینا منع کا حکم آویگا بعضے آیتیں قرآن کی نازل ہوئی تھیں پر  
 حکم ہوا ان آیتوں کو کوئی نہ پڑھے اور بعضے آیتیں قرآن کی تھیں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 اور سب اصحاب حضرت کے ان آیتوں کو پڑھتے تھے جب اللہ تعالیٰ نے چاہا جو ان آیتوں کو  
 بھلا دینے کا ایک دن میں ایک صبح کو جو اٹھے سب کے دل سے ایک بار کی جاتی رہیں جو  
 ہو گئیں سب کوئی بھول گئے پھر کبھی یاد نہ آئیں یہ بھی ایک دلیل ہے قرآن کی اللہ  
 اور رسول کی صداقت کی اِنَّہٗ یَعْلَمُ الْغُیُوبَ مَا یَخْفٰی تحقیق خدا تعالیٰ جانتا ہے  
 ظاہر کو اور جو چیز چھپی ہے سب طرح کے بھیدا اللہ تعالیٰ کے اوپر معلوم ہیں ظاہر کے  
 جو کچھ احوال ہیں خلق کے وہ بھی جو کچھ چھپی ہوئی ہیں  
 نون میں ہیں وہ بھی سب ظاہر ہیں کسی طرح کی  
 بات کسی کی چھپی نہیں نہ مصلحتیں خلق کی اسے معلوم ہیں جو کچھ قرآن سے سب خلق  
 کے واسطے مصلحت جانتا ہے ثابت رکھتا ہے اور جو کچھ چاہتا ہے بھلا دیتا ہے  
 پڑھنے کو تلاوت کو منع کرتا ہے اپنی حکمت کے موافق جو کچھ چاہتا ہے سو  
 کرتا ہے وَنَبِّیُّکَ لِلْیَسْرِیٰ اور آسان کر دیوینگے ہم تیرے تئیں آسانی کے  
 واسطے تو فوق دیوینگے ہم تیرے تئیں آسان راہ چلنے کے واسطے قرآن کے یاد  
 کرنے کا طریق آسان کر دیوینگے آسان دین کی طرف راہ بنا دیوینگے شریعت کو تیرے  
 اوپر آسان کر دیوینگے ایسا فضل کرینگے ہم تیرے اوپر جو اچھے عمل کرنے پر  
 طرح کے تیرے اوپر آسان ہو جاوے گا اس سبب بہت کی راہ آسان ہو گئی  
 اور دین سے تیرے جو آسان بات ہی اس کو قائم رکھینگے ثابت رکھینگے اور جو  
 کچھ سخت ہو دیگی اس کو بھلا دیوینگے دور کرینگے منسوخ کر دیوینگے اس سبب تیری امت



کے اوپر بہشت کی راہ آسان ہو جائیگی یہ بہت بڑا فضل ہے جو مسلمان کا دین بہت آسان  
 ہے اگلے زمانوں میں بڑی سختیاں تھیں مسلمانوں کے دین میں کچھ سختی نہیں آسانی ہے وضو  
 غسل کرنے کیواسطے جو پانی نہ ملے یا بیمار ہو دین تو حکم ہے تیمم کرین اور نماز میں کھڑے  
 ہونے کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر کرین لیٹ کر کرین اس طرح ہر حکم میں آسانی ہے جو  
 کوئی اس میں کے اوپر ہوا یہ راہ چلا سیدھا آسانی سے بہشت میں پہنچ رہے گا فذکر  
 اِنَّ نَفْعَ الَّذِي كَرِيحًا نَضِيحًا كَرِيحًا مُحَمَّدٌ وَعَظُّ كَرِيحًا كَرِيحًا كَرِيحًا كَرِيحًا كَرِيحًا  
 اگر نفع کرے فائدہ دے کو یہ نصیحت کرنا تیرا لوگوں کو اور اگر فائدہ نہ کرے کئے ہیں  
 کوئی نفع لیوے یا نہ لیوے نصیحت کرنا امت چھوڑ دہایت کرنے سے ہاتھ مت اٹھا  
 اور جو مومن ہیں ایمان دار ہیں ان کو یہ نصیحت خیر کی باتیں فائدہ دہا کرتی ہیں مسلمان ہے  
 آدمی ان باتوں سے فائدہ لیتے ہیں ہدایت پاتے ہیں اور جو بے ایمان ہیں دشمن  
 ہیں نالائق ہیں سے فائدہ نہ لیوینگے انکے اوپر سخت قائم ہوتی ہے کل قیامت کے دن  
 نہ کہیں جو بھکو کسی نے خبر نہ دی تھی یہ باتیں نہ سنی تھیں مومن جو عالم ہیں دیکھ  
 علم سے خبر رکھتے ہیں انکو بھی اس آیت کے حکم سے لازم ہے ضرور ہے کہ حضرت رسول  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں نصیحت سب کی کو کرتے رہیں دین کی راہ کی باتیں  
 سکھاتے رہیں سچے مسلمان فائدہ پا لیوینگے اور چھوٹے بے دین لوگ نہ سنیں تو  
 کیا ہوا اپنے کام کو کی طرح چاہئے چھوڑ دین نہیں ہدایت کر لیا ثواب بہت بڑا ہے  
 اللہ تعالیٰ کی درگاہ سے مقرر یا رہینگے پھر اللہ تعالیٰ آپ بیان فرماتا ہے نصیحت  
 کرنا کسی کو فائدہ کرتا ہے اور کسی کو فائدہ نہیں کرتا ہے سید گرامن پختی کتاب  
 جو نصیحت بیان لیوے گا جو کوئی خدا سے ڈرتا ہے چاہتا ہے جو قیامت برحق ہے حساب  
 کتاب سچ ہے بھلی بڑی بات کا بھلے بڑے کام کا ذرہ ذرہ حساب ہووے گا سوال جواب  
 ہووے گا اچھے عمل قبول ہووے گے اچھے کام کرنا بہت میں آرام میں پہنچے گے



عمل رہو ویسے قبولیت سے دور پڑینگے برے کام کریں تو اے عوام سو ویسے دوزخ  
 میں عذاب میں پڑینگے اس بات کے اوپر جس کو یقین ہے اس سب سے جو نصیحت  
 وہ سنتا ہے دین کی اچھی بات پاتا ہے اچھی راہ دیکھتا ہے قبول کرتا ہے دنیوی  
 راہ پر قائم ہو جاتا ہے بہشت میں اپنی جگہ کر جاتا ہے **وَيَجْتَنِبُهَا آلُشَّقِيِّ**  
**يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرَىٰ** اور دور جاتا ہے پرہیز کرتا ہے بھاگتا ہے نصیحت  
 سننے سے اچھی بات کے سمجھنے سے اچھی بات پر عمل کرنے سے کنارہ کرتا ہے  
 جو بڑا بد بخت کافر شرک منافق فاسق بدکار ہے در آویگا داخل ہوگا جگہا بہت  
 بڑی سخت آگ میں جو دوزخ ہی حدیث میں آیا ہے جو یہ آگ دنیا کی تیزی میں  
 جلانے میں ایک حصہ ہی ستر حصوں کا دوزخ کی آگ سے وہ آگ دوزخ کی ستر حصے  
 دنیا کی آگ سے گرمی میں تیزی میں زیادہ ہے اور خبر میں آیا ہے نار کبریٰ بڑی سخت  
 آگ نیچے کے طبقے میں ہی دوزخ کے سات طبقوں سے وہ جگہ فرعون کی مینا  
 کی ہے اور ان لوگوں کی جگہ ہے جو حضرت عیسیٰ کے مایہ کے منکر تھے اور مار صغریٰ  
 چھوٹی آگ اوپر کے طبقے میں ہی دوزخ کے سات طبقے سے وہ جگہ گنہگاروں کی ہے حضرت  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لوگوں کے واسطے جو بے ہدایت تھے بد راہی میں  
 چلے جاتے تھے بری صحبت میں بیٹھتے تھے برے کام کرتے تھے تم لا موت  
 چہنا ولا یحییٰ پھر نہ مرے گا دوزخ میں اور نہ جئے گا اور بڑا بد بخت جب دوزخ میں  
 پڑے گا عذاب کی سختی سے ایسے برے حال میں ہوگا جیسے کسی پر جانکندی کا حال  
 سخت گذرتا ہے نہ مرنے کا جو عذاب سے چھوٹ جاوے نہ جینا ہی اچھی طرح سے  
 جو آرام پاوے اس جان کندی کے حال سے ہزاروں درجے اس بد بخت کا حال دوزخ  
 میں زیادہ بدتر ہووے گا نہ کبھی مرے گا جو عذاب سے خلاص ہو جائے نہ کبھی اچھی طرح  
 سے چھوٹے گا جو آرام پاوے اس حال میں ہمیشہ تر ہوگا یہ حقیقت ہے اس بد بخت کی جو



بدراہ چلا اور اللہ تعالیٰ کی ہدایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نامانی  
 نصیحت نہ سنی مرشد و نکلے ارشاد کی بات سچی بات قبول کی سچا مومن مسلمان  
 وہی ہے جو اچھی صحبت میں بیٹھے اچھی نصیحت سے سمجھے قبول کرے دین کی بات دین کا  
 کام دین کے لوگوں سے سنتا ہے کرتا ہے اپنے دین کو پاک کرتا رہے قد افلح  
 من توکے تحقیق نیکبخت ہوا عذاب سے چھوٹا وہ مومن مسلمان جسے نصیحت سنی  
 اچھی بات قبول کی اچھا کام کیا کفر سے شرک سے نفاق سے گناہوں سے رزالتون سے  
 بد خوئیوں سے پاک ہوا وضو کیا غسل کیا ظاہر باطن کی پاکی حاصل کی و ذکر اسم  
 سریدہ فصلی اور خدا تعالیٰ کو یاد کیا اللہ تعالیٰ کا نام لیا زبان سے دل سے بکیر  
 کہی اللہ اکبر کہا پھر نماز پڑھی بندگی بجالایا تحقیق مقرر اس سچے مومن مسلمان نے فلاح  
 پائی دنیا کے فتنوں سے شیطان کے مکر و ن سے نفس کی بدیوں سے چھوٹا اور آخرت  
 کی سختیوں سے دوزخ کے عذاب سے قیامت کے ہولوں سے نجات پائی جن مومن نے ظاہر  
 باطن کی پاکی حاصل کی تن کو بدن کو جگہہ کو پاک صاف کیا نجات دور کی اپنے  
 نفس کو گناہوں سے بد خصلتوں سے پاک کیا دلوں کو غفلت سے پاک کیا اور اللہ تعالیٰ کے  
 ذکر اور کار زبان سے دل سے روح سے کرنے لگا ذکر کی ہمیشہ عادت کی پھر پاک  
 ہو کر نماز پڑھی حضور کے مقام میں پہنچا قرب کا درجہ حاصل کیا حضرت بنی صاحب  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں معراج پایا بہشت میں پہنچنے کے لائق ہوا ہمہ دولت  
 مومنوں کے نصیب ہے سچے مسلمانوں کو ملتی ہے وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ  
 کی نصیحت سنتے ہیں مانتے ہیں اور دین کے علم کی بات دین کے عالموں سے لیتے  
 رہتے ہیں اچھے عمل کرتے رہتے ہیں اور بد بخت جو قرآن حکم نہیں بجالاتے رسول  
 کی حدیث نہیں سنتے و غلط نصیحت نہیں قبول کرتے اپنی بدراہی میں چلے جاتے ہیں انکو  
 آخرت سے کچھ کام نہیں ایسے آدمیوں کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بل تویرون الحیوان



الدُّنْيَا تَمُوتُ أَمْرًا كَچھ کام نہیں رہا بلکہ تم اختیار کرتے ہو پسند کرتے ہو دنیا کے  
 جینے کو آخرت کے جینے کی قدر نہیں بوجھتے وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ اور حال یہ ہے  
 جو آخرت بہتر ہے اور باقی رہنے والی ہے آخرت کی زندگی گائی آخرت کا جینا دنیا  
 کی زندگی گائی سے دنیا کے جینے سے بہت بہتر ہے دنیا جاتی رہے گی آخرت ہمیشہ  
 باقی رہے گی بہشت کی دولت کبھی تمام ہونے کی نہیں وہاں کی جو انی کو کبھی بڑھا یا گھٹا  
 وہاں کی قوت تو تو کمزور کو کبھی ضعیفی نہیں گھٹا وہاں کے حسن و جمال کو کبھی تفاوت  
 نہیں کسی طرح ہر چیز کو وہاں کی بڑھاؤ ہی گھٹاؤ نہیں اسی دولت کو خوبی کو دنیا کی  
 دولت فانی سے کیا نسبت ہے جو کوئی دنیا کی دولت پر مغرور ہو دنیا کی زندگی گائی  
 کو اچھا چاہنا دنیا کی مال کی دوستی میں محبت میں آخرت کو بھولا رہا وہ بڑا بد بخت ہے  
 موتی نعل یا قوت کے خزانے چھوڑ کر کتنی ٹھکریاں لیتا ہے اور ان ٹھکریوں پر خوش  
 ہوتا ہے کیا چیز لیتا ہے کیا چیز چھوڑتا ہے اسی سبب اللہ تعالیٰ نے اشارت  
 فرمائی جو دنیا کو اختیار کرنا آخرت کو چھوڑنا بہت بُرا ہے اور بیان فرمایا جو کفر کا  
 سبب اور حق بات قبول نہ کرنے کا سبب دنیا کی دوستی دنیا کے مال جاہ کی محبت  
 ہے اسی واسطے ہے جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حب الدُّنْيَا  
 مِرَاسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ یعنی دنیا کی دوستی سب گناہوں کا سبب بدیوں کا سر ہے اسکی  
 دوستی سے سب بلائیں سب خرابیاں دنیا کی آخرت کی اس دنیا کے دوست کے  
 اوپر آتی ہیں دنیا کی دوستی میں اپنے آخر کی آخرت کی بھلی بات خوش نہیں آتی نصیحت  
 کا لون میں نہیں پڑ سکتی دل میں کچھ بات اثر نہیں کرتی اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اپنی  
 محبت میں اپنے رسول کی دوستی میں پیروی میں خوش رکھے آمین آمین آمین  
 اِنَّ هٰذَا لَفِي الصَّحَفِ الْاُولٰٓئِ صَحِيفِ اٰبِاٰهِيْمَ وَمُوسٰى تَحْقِيقِ یہ باتیں یہ  
 نصیحتیں یہ ولیدین اپنی وحدانیت کی حکایت آخرت کی بُرائی بھلے آدمیوں پر



ادیوں کی حقیقت بہشت و زحکا احوال ہدایت کی راہ کا بیان اور اور ہمد  
جو اس سورت میں مذکور ہوئے پہلی کتابوں میں مذکور ہیں و کتاب میں جو ابراہیم  
پیغمبر کے اوپر اتری ہیں پس صحیفے تھے اور صحیفے جو موسیٰ پیغمبر کے اوپر اترے  
تھے تو لو حقیقہ کی اللہ تعالیٰ نے آپ ان لوگوں کے اوپر اپنا کلام ہدایت کی بات پر  
لکھ کر بھیجی تھیں اس بات کے فرمایا میں اشارت ہی جو یہ باتیں یہ نصیحتیں یہ  
خبریں دنیا کی نئی باتیں نہیں اور کوئی اپنے دل میں نہ بوجھے جو ایسی باتیں پہلے  
کسی پیغمبر پر نہ اتریں تھیں ان باتوں کی کسی کو آگے خبر نہ تھی پہلے بھی کسی طرح کی  
نصیحتیں نازل ہوئیں ہیں یہ باتیں اتریں ہیں ان حقیقتوں میں کچھ تفاوت  
نہیں یہ باتیں مقرر ہیں شک شبہ کسی طرح کا ان باتوں میں نہیں جس طرح اس  
سورت میں اور تمام قرآن میں فرمایا ہے اس طرح ہو و یگا تفاوت کی بات  
نہیں سچی راہ تمام قرآن میں ہے ہر سورت ہر آیت میں سچی بات ہے سچی  
راہ کی بات ہے جس نے پالیا اور سمجھا اور اس طرح عمل کیا کام کیا وہ ہمیشہ  
کی دولت کو مقرر مقرر یا و یگا ہمیشہ کا دو لہند ہو جاو یگا سورہ غاشیہ

مکی ہے اس میں چھتیس آیتیں بہتر کلمے میں سوا کا نوے حرف ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ہَلْ اَنْتَ حَدِیْتُ الْغَاشِیَہَ کیا آئی تیرے اوپر خبر قیامت کی تحقیق آئی  
تیرے اوپر ای محمد بات قیامت کی جو ڈانسنے والی ہے قیامت کا ایک نام  
غاشیہ ہے غاشیہ اس خبر کو عربی میں کہتے ہیں جو چڑھانسنے والی ہے کسی چیز کی  
قیامت کا دن بھی اپنے ہول میں سب کسی کو اول آخر کے گو کون کو ڈھانسنے  
لیو یگا اسکی سببت سب خلق کے اوپر پڑے گی چھوٹا بڑا اسکی سببت سے چھوٹنیکا  
نہیں سب سب کو بہوش کر دیو یگا اپنے ہول میں ہیت میں سب کے ہوش جو اس



کو چھپا لیو گا اس سبب قیامت کا نام غاشیہ کھا ہی اور قرآن میں ہر ایک سورہ میں جگہ جگہ قیامت کا مذکور ہے خوب طرح کھول کھول کر فرمایا ہے جو سب کو ہی اس دن کی بات معلوم کریں جانیں وہ کام کریں جو اس دن کام آوے وہ کام کریں جو خوار سی میں ٹہریں وجوہ يومئذ خاشعۃ بہت منہ ہووینگے اس دن خوار بعضے آدمیوں کا حال اس دن ایسا ہووے گا جو ان کے منہ کے اوپر خوار سی کی لاشانی ظاہر ہووے گی وے آب خوار سی ہووینگے ذلیل ہووینگے ڈرتے کانپتے شرمندے بر حال میں پڑینگے عامۃ ناصبہ کام کریں والے رنج کھینچنے والے محنت کریں والے ہووینگے دنیا میں کچھ اچھا کام اس دن رسول کے حکم پر نہ کیا تھا بندگی کرنے سے بھاگتے تھے نماز کرنی روزہ رکھنا بہت بھاری جانتے تھے نہ کرنے کو آرام سمجھتے تھے اور لوگ جو دنیا میں بہت محنت کرتے تھے عمل کرتے تھے پر خدا تعالیٰ کی رضا مندی ان کو مقصود نہ تھی دنیا کی اپنی بڑائی چاہتے تھے اس دن دوزخ میں عذاب کے فرشتے مار مار کر ان سے کام کروا دینگے بھاری بھاری طوق لوہے کے جلتی ہوئی آگ کے گلے میں اور بھاری بھاری زنجیریں پانوں میں ڈال کر دوڑا دینگے صعود کے اوپر چڑھا دینگے صعود ایک پہاڑ ہے دوزخ کی آگ کا بنا ہوا کئی ہزار برس کی راہ کی چڑھا سی ہے اس پہاڑ کے اوپر دوزخ کو فرشتے مار مار کر زنجیروں کے ساتھ چڑھا دینگے جب کئی ہزار برس بڑی محنت کر کے اوپر چڑھیں گے وہاں سے ان کو پہاڑ کے اوپر سے ڈھکیل دیوینگے اوپر سے جو میں کھائے ہوئے پیچے کریں گے پھر گرتے ہی وے اس کو اسکے اوپر چڑھا دینگے اسی طرح سے چڑھا دینگے اور گرا دینگے ہمیشہ اسی حال میں رکھینگے ایک دم آرام نہ کرنے دیوینگے نصلی ناصرا حامیہ داخل ہووینگے وے لوگ آگ میں دوزخ کی بہت سخت جلتی ہوئی گرمی میں نہایت کو پہنچی ہوئی حدیث میں آیا ہے دوزخ کو ہزار برس عذاب کے فرشتوں نے دھونکا تمام سرخ ہو گئی پھر ہزار برس دھکا دھکا یا



زرد ہو گئی پھر ہزار برس تک دھونکا دھکا یا تو سیاہ کالی ہو گئی پھر ہمیشہ سہکاتے  
 ہیں رات دن کالی ہوتی آتی ہے ایسی ہلاکی آگ میں پڑینگے جلینگے کھینگے کشتے ہیں  
 عین ایسے پلانے جاوینگے دوزخ کی گرم پانی گرم ندیوں کے دوزخ میں پانی  
 کی ندیاں ہیں جہنم کے دوزخ کی آگ پیدا ہوئی ہے اسی دن سے وندیاں دوزخ  
 کی آگ میں آتی ہیں جلتی ہیں قیامت میں وہی گرم پانی دوزخ کو پلاوینگے سو بھی جب  
 برسوں تک رووینگے پانی پانی پانی پکارینگے عاجز یاں مستہیں کرینگے تباہ ملک  
 دوزخ کے داروغہ کا حکم ہووے گا اس پانی کے پلانے کا جب وہ پانی انکے منہ  
 کے پاس لیجاوینگے گرمی کے سبب انکے منہ کا گوشت پوست گل کر گریڑیگا پھر جب  
 انکے گلے میں وہ پانی ڈالینگے پیٹ کی آفتیں دل کا کلیجہ سب کچھ گل کر دینگے کی راہ  
 سے نکل پڑینگے اس خواری سے وہ گرم پانی ان کو دیا جاوے گا لیس کھم طعام الا  
 من ضریح نہیں ملیگا ان دوزخوئے نکتہ نشین طعام کھانا مگر ضرر مع سوائے اس کھاسکے  
 جو تمام کانٹے ہیں اس میں جب وہ کھاس سہر ہوتی ہے تازہ ہوتی ہے اس کا نام  
 شہیقہ ہے اونٹ اور جانور اس کو کھاتے ہیں اور جب سوکھ جاتی ہے اس کو ضریح  
 کہتے ہیں تب کوئی جانور بھی اس کو نہیں کھا سکتا دوزخ میں وہ کھاس کانٹوں کے سوا  
 آگ کے بجائے کھانے کے ہووے گی کڑوی زہر دار جب یہ دوزخ بھوکے ہووے گی  
 اور بھوکہ کی آگ لگے گی پیٹ میں اور یہ بھی ایک طرح کا دوزخ یوں کے اوپر عذاب ہووے گا  
 پھر برسوں تک بھوکے ہوئے پکارتے رہینگے کہتے رہینگے ہم بھوکے ہیں ہم کو کچھ کھانا  
 دو بہت برسوں تک پکارینگے مدت کے پیچھے مالک فرشتوں سے کہیگا ان کو ضرر مع  
 کھانیکو واجب ہے اسی کانٹوں کے کھاس کے نوائے انکے حلقوں میں ڈالینگے وہ کھاس  
 جا کر گلون میں پھنسیگی حلق بند کر دیوے گی یہ بھی ایک سخت عذاب ہے پھر وہ گرم پانی  
 اوپر سے پلاوینگے ہر طرح کا عذاب چکھاوینگے اور دوزخ کی کھاس ایسی زہر دار



ہے کہ تمام زہر چڑھ جاوے گا اور وہ ایک اور طرح کی بلا اور عذاب ہو جاوے گا جب  
یہ آیت نازل ہوئی اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو سنائی مومنوں نے شکر  
خوف کھا یا ڈر کیا ہانگی اور ابو جہل کافر نے شکر کہا کیا ہووے گا جیسے ہمارا ونٹ  
اس گھاس کو دنیا میں کھا کر موٹے ہوتے ہیں ہم بھی اسکو کھا کر موٹے ہووے گے  
پٹ بھرے گے اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں یہ آیت بھیجی **لَا يَمِينُ وَلَا يَغْنَىٰ**  
**مَنْ جُفِيَ نَمُوًا** کرے گا کسی دوزخی کو وہ دوزخ کا ضریح اور نہ بھوک کے لیے پروا  
کرے گا کس طرح کا اس گھاس میں کچھ فائدہ نہیں کھانا کھانے سے دو فائدے ہیں  
بھوکھ جاوے پٹ بھرے بدن فریب ہووے تازہ ہووے اس دوزخی گھاس میں کوئی فائدہ  
نفع نہیں اللہ تعالیٰ مومن مسلمانوں کو اپنی پناہ میں رکھے سب طرح کے عذاب سے  
دنیا میں آخرت میں پھر حقیقت دوزخوں کی بیان فرما کر ہشتیوں کی حقیقت اللہ  
تعالیٰ بیان فرماتا ہے **وَجُودٌ يَوْمَئِذٍ نَّاعِلَةٌ** بہت منہ اسدن قیامت کے دن میں  
تازہ ہووے گے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے اثر خوشوقتیان ان کے چہروں سے ظاہر ہو چکی  
منہ ان کے روشن اُجالے ہووے گے چودہویں رات کے سے چمکنے روشن ستاروں کی  
طرح و کلن کے **لَسَعِيدًا رَاضِيَةً** اپنی سعی کے واسطے راضی ہووے گے وہی عمل کام  
آوے گے جو دنیا میں اچھے کئے تھے جب ان عملوں کی خوبیاں ان کاموں کا ثواب  
دیکھنے کے پاوے گے خوش ہووے گے خوشوقتی کرے گے **فِي جَنَّاتٍ عَالِيَةٍ** برتر عالی بہشتوں  
میں رہنے کے سے باغ جو خوبوٹے بھرے ہوئے ہیں قدراں باغوں کی بڑی ہی مرتبہ  
بلند ہے ایسے باغوں میں ان لوگوں کے رہنے کی جگہ ہے **لَا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً**  
نہ سنے گا تو اس عالی بہشت میں بے معنی بات بہشت کے رہنے والے آپس میں بہشتی  
بات جھوٹی بے فائدہ باتیں نہ کہیں گے نہ سنیں گے جو بات ہووے گی سو اچھی بات  
کہیں گے فائدہ و نفع کی باتیں کہیں گے سچ باتیں خوشوقتی کی باتیں اللہ تعالیٰ کی تعریف



حمد شکر کی اور جو بات زبان سے نکالے سو اس طرح سچ ہو جاوے گی جو کچھ کہیں گے وہ سب ہی  
 ہو جاوے گا بات جھوٹے ہووے گی یہاں عین جاہل کی اس بہشت میں جتنے ہیں وہ ان  
 ندیاں ہیں جاری ہر قسم کی دود کی ندیاں پانی کی ..... شراب کی شہد کی قہنا  
 سرسبز قلعہ اس بہشت میں تخت ہوینگے بیٹھنے کے واسطے بلند سونے کے  
 تخت میں جڑاؤ موٹی زمرہ یا قوت ان تختوں میں جڑے ہیں بلندی میں ایسے ہیں  
 جو اوپر سے ان تختوں کے بیٹھ کر نیچے کو کچھ چیز ڈالیں تو سو برس میں بہشت کی  
 زمین پر وہ چیز پہنچے جیسا کہ اس تخت کے اوپر بیٹھا جائیگے وہ تخت آسمان سے  
 آپ زمین کے برابر ہو جاوے گی جب بیٹھ چکے اس وقت بلند ہو جاوے گی ان تختوں  
 کے اوپر بیٹھ کر اپنے تمام ملک کے تمام شہر ہمارے خوبیاں دیکھیں گے ہزار ہزار  
 برس کی راہ تک نظر جاوے گی اللہ تعالیٰ کی قدرت کے ان تختوں کے اوپر بیٹھ کر  
 تمام شہر دیکھیں گے خوشیاں کریں گے حدیث میں آیا ہے کہ مومن مسلمان جو آپس میں  
 خدا تعالیٰ کے واسطے دوستی رکھتے ہیں انہیں ان کے ملاپ کرتے ہیں اور دنیا کی کچھ  
 غرض نہیں رکھتے ایسے لوگ عالی بہشت میں بلند مکانوں میں رہیں گے ایسے ان کے  
 مکان ہووے گی جو اوپر بہشتی ان کو اپنے گھروں سے اس طرح سے دیکھیں گے طرح دنیا  
 کے لوگ زمین سے آسمان کے تاروں کو شمار و نکودیکھتے ہیں و اگر آب موصوعہ  
 اور کوزے ہیں رکھے ہوئے بہشت کی نہروں کے کناروں کے اوپر جو صوفے کے گرد کوزے  
 آنچورے طرح کے روئے ہوئے ہوں گے ہوتیوں کے لعل کے یا قوت کے طرح طرح کی  
 شرابوں سے شرابوں سے بھرے ہوئے ہیں بہت سے اتنے بیشمار ہیں جتنے آسمانوں  
 میں تارک بیشمار ہیں اور کثرت و شراہیں جو ان میں بھری ہوئی ہیں بے نہایت خوش  
 مزے ہیں خوشبو ہیں وہ نعمتیں ان میں بھری ہیں جو ایک قطرہ ان شرابوں کا  
 دنیا میں گرے تو خوشی اور خوشحالی سے تمام مرد جی اٹھیں زندگانی پھر آوے



حیات پادین اسی خوبون کے شربت شراہین بہشتی جہنم جہنم کے پونگے خوشی  
 پر خوشی بڑھتی رہی خوشی زیادہ ہوئی رہی و نماز و مصروفہ اور بالش  
 ہووینگے ہووینگے نیچے اوپر ہر مکان میں ہر جگہ رکھے ہوئے و ذرا  
 مبتوثہ اور فرش ہووینگے کچھے ہوئے بھانت بھانت کے فرش پردے قالین  
 پھونے ساہبان طرح طرح کی سزین تکتے نرم نازک رنگ رنگ لال سبز زری زری  
 بادے کے موتیوں کے مسلسل لگے ہوئے لعل یا قوت جو اہر لگے ہوئے ہر ایک گھر میں  
 ہر جگہ بہشت میں نہ طرح کی تیاریاں زیب نشین ہر ایک محل کا بناؤ سنوار موجود  
 ہی جس طرح سے بہشتی خوش ہووین انکا دل چاہے ہی طرح سے اللہ تعالیٰ کے  
 حکم سے بہشت کو تیار کر رکھا ہی اللہ تعالیٰ نے فضل و کرم سے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی برکت سے اس بند گنہگار کو اور اسکے دوستوں کو اور سب مومنوں کو مسلمانوں کو نصیب  
 کرے آمین آمین آمین خبر میں آیا ہی جب یہ آیت نازل ہوئی اور نبی صاحب صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے ان تختوں کی سرمر فوعہ کی بڑائیوں کا بیان فرمایا تب کافر آپس میں  
 کہنے لگے ایسے تخت کیونکر ہو سکیں گے اور جو ہووینگے تو بھی بلال کو صہیب کو اور اصحاب  
 کا نام لیا ان تختوں کے اوپر چڑھنے میں بڑی مشکل پڑے گی اتنی دور کیونکر چڑھ سکیں گے  
 حق تعالیٰ نے یہ آیت بھی افلا یظرون الی الا بل کیف خلقت کون نہیں دیکھتے  
 یہ کافر شکر اونٹ کی طرف کس طرح ہمارا قدرت سے پیدا ہوا ہی کیا کیا حکمتیں فائدہ  
 اس میں رکھے ہیں اونٹ اپنے قد میں آدمیوں کے قد سے اونچا ہی بڑا ہی جو چاہے  
 بغیر اسکے بیٹھے ہوئے چڑھ سکے نہیں چڑھ سکتا ہی ایسا اسکو فرمانبردار کرو یا ہی جو ایک  
 لڑکا چاہتا ہی تو اسکی دوری نکیل پکڑ کر بٹھا لیتا ہی چڑھ جاتا ہی پھر اونٹ کھڑا ہوتا  
 ہی بلند ہو جاتا ہی رات دن دیکھتے ہو اسپر تمکو کچھ تعجب نہیں آتا بہشت کے بلند تختوں  
 کے اوپر تعجب کرتے ہو اللہ تعالیٰ نے اونٹ کو اور جانوروں کو تمھارے حکم میں کر دیا



اسی پاک پروردگار کو قدرت ہے جو بہشت کے بلند تختوں کو بھی ہر شیئہ کے حکم میں کر دیوے جب اسکے اوپر بیٹھا جائے زمین سے لگ جاوے جب بیٹھ حکم میں بلند ہو جاوے اس میں کیا تعجب ہے اور کئی فائدے اونٹ میں ہیں بہت بوجھ اٹھاتا ہے سب کسی کا فرمان بردار ہے ایک لڑکا چاہے تو اسکی رسی پکڑ کر لیجاوے تو چلا جاوے ایک آدمی ایک لڑکا سودو سودو اونٹ کو کھینچ لیجاوے اور وہ ہر ایک گھاس کھاتا ہے جو گھاس ملے اسکو کھا لیتا ہے پیاس میں صبر کرتا ہے دو دو روز تین تین روز راہ چلنے میں پانی نہ ملے تو کچھ بے صبری نہیں کرتا چلا جاتا ہے بے سبب باتیں اس پاک خاوند کی قدرت کی دہلیں ہیں والی السماء کیف رفعت اور آسمان کی طرف نہیں دیکھتے کیونکہ کس طرح ہماری قدرت سے بلند کیا گیا ہے حکمتیں فائدے اس میں رکھے ہیں آسمان اپنی بلندی میں اونچائی میں دنیا کی سب چیزوں سے بڑا ہے دنیا کی سب مخلوقات کے اوپر ہے اس بڑائی کے ساتھ پروردگار تعالیٰ کے حکم سے گھومتے گھومتے بھی نیچے آتا ہے آدمیوں کے پاؤں کے تلے آجاتا ہے اور اس آسمان کے تار ستار رنگ برنگ کے بہشت کے رنگ برنگ کے گوزونکی طرح لٹکتے ہیں پھر آسمان کے اس گھومنے تلے اوپر ہونے سے آدمی کبھی اپنی جگہ سے حرکت نہیں کرتا ہے الٹ نہیں جاتا ہے اگر نہیں پڑتا ہے رات دن دیکھتے جاتے ہو لٹ پر تو کچھ تعجب نہیں کرتے ہو پر بہشت کے تختوں پر تعجب کرتے جاتے ہو دیکھو اللہ تعالیٰ نے آسمان کو کس حکمت سے تمھارے فائدے تمھارے نفع کی واسطے بنا دیا ہے حکم سے گھومتا جاتا ہے تلے اوپر ہوتا جاتا ہے رات دن اس گھومنے میں موجود ہوتے جاتے ہیں دن کو محنت مشقت کرتے ہو اپنی قوت پیدا کر لیتے ہو رات کو آسائش کرتے ہو آرام پاتے ہو سو رہے ہو نیند جاتے ہو اپنے دہلیں ذرہ سوچو سمجھو جس خاوند نے اس طرح ایسی چیز بنائی ہے جو تم سب ہمیشہ رات دن دیکھتے جاتے ہو پھر جو وہ بہشت کے تختوں کو اونچا



کرے اور اسکو پھر نیچا کرے لٹ کرے اور اسکی شرابوں کو شرابوں کے کوزے جیسے  
 کے تیسے رہیں اپنی جگہ سے حرکت نہ کریں الٹ نہ جاویں گرنہ پڑیں تو اسکی قدرت  
 کے نزدیک کیا مشکل سی کیا تعجب کی بات ہے بڑی بات نہیں بہت آسان بات ہے  
 والی اچھا لکھتے نصیب اور پہاڑوں کی طرف نہیں دیکھتے کیونکر ہماری حکمت سے  
 قدرت سے گاڑے گئے ہیں زمین پر قائم کئے گئے ہیں پہاڑوں کو بہت کے تختوں کے  
 رنگ برنگ ٹکیوں بالشون کی طرح زمین پر جگہ جگہ آدمیوں کے فائدے کے واسطے  
 رکھے ہیں اور لوگ اسمین سے کیا کیا فائدے اٹھاتے ہیں نفع لیتے ہیں اور کبھی چٹری  
 اندھی میں بھونچال میں اسمین نقصان نہیں آتا ہی ٹوٹ نہیں جاتا اگر نہیں پڑتا ہی  
 تم ہمیشہ اس بات کو دیکھتے جاتے ہو اسمین تو کچھ تعجب نہیں کرتے ہو اور بہت کے  
 غلبہ تختوں پر اور اسکے ٹکیوں پر تعجب کرتے ہو خوب سوچو چکے دیکھو جس خاوند قاور نے  
 ایسی چیز اپنی حکمت سے قدرت سے بنائی اسکی حکمت قدرت کے پاس کیا بھاری بات  
 ہے جو بہت کے تختوں کو اونچا کرے پھر نیچا کرے اور اسکے ٹکیوں میں نقصان  
 نہ آوے گرنہ پڑے یہ کچھ ایسی بات نہیں ٹھوڑی بات ہے والی اگر خوب لکھتے  
 سطحت اور نہیں دیکھتے زمین کی طرف کیونکر بچائی گئی ہے پانی کے اوپر زمین  
 سی بھاری چیز کو جو گول چوگانی صورت گو لپکی طرح ہے کس طرح اللہ تعالیٰ نے  
 پانی کے اوپر اپنی کیسی قدرت سے کیسی حکمت سے بچھا دیا ہے پھر وہ ویسی ہی انڈکی  
 طرح بھنس رہی ہے اور حال یہ ہے جو اندھے کی طرح سبک نہیں سبک چیز اسمین  
 بھری ہوئی نہیں ہے بڑی وزنی ہے اس زمین کو جب قدر حکم ہوا ہے اسی قدر وہ  
 رہی ہے اور باقی بھنس رہی ہے پھر کبھی بغیر حکم کے ملتی نہیں لرزتی نہیں پھر جب  
 حکم ہوتا ہے زمین کو لرزہ ہو جاوے بھونچال آجاوے تب ہی ملتی ہے لرزتی ہے  
 اسمین تو تم کو تعجب نہیں آتا ہی پر بہت کے تختوں پر اور اسکے فرشوں پر بھونچال



تعجب کرنے ہو خوب تامل کر کے دیکھو کہ اس خداوند نے ان چار چیزوں کو کس کس حکمت سے  
 بنایا ہے رکھا ہے یہ سب تعجب کرنے کا محل ہے پر اللہ تعالیٰ قادر جل شانہ کی حکمت قدرت  
 کے پاس کچھ تعجب کا محل نہیں جیسی ہی بہشت اور بہشت کے تختوں کا بلند ہونا اور اسکا  
 بہشت ہونا بھی کچھ تعجب کی جگہ نہیں پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم کی خاطر مبارک کی نشانی دینے کے واسطے فرمایا ہے **فَذَكِّرْ لَّهَا آتِ مَدْغَرٍ**  
 پھر نصیحت کرتا رہا اسی محمد سوائے اسکے نہیں کہ تو نصیحت کر نہو الا یہ نصیحت کرنا  
 ہی تیرا کام ہے اسکو چھوڑ مت جو کچھ خدا تعالیٰ کی طرف سے کلام اترتا ہے حکم حکام  
 آتا ہے آخرت کی خبر و زخ بہشت کی حقیقت لوگوں کو سناؤ خیر کی بات ہر ایک سے  
 کہو ہدایت کرو خلق کے بھلے کی راہ بتاؤ تمھارا یہی کام ہے اسو اسطے تمکو بھیجا ہے تاکہ  
 ماننے والے کی طرف نظر نہ کرو کوئی مانے یا نہ مانے ایمان لاؤ یا نہ لاؤ تم کہے جاؤ اچھا  
 کہتے ہو کہنے سے بڑا ہو جو کوئی ایمان لاؤ یا قبول کر لیا اچھا ہے یہ چلیں گے اپنا بھلا کر لیا اور کوئی ایمان لاؤ یا قبول کر لیا اچھا ہے  
**لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيِّرٍ** نہیں ہے تو اسی محمد ان کافر و نیردار و غم موکل اتالیق جو  
 خواہ مخواہ ان کو ایمان میں لانا ہی چاہے کسی کو دین سلما فی میں لانا  
 اللہ ہی کا کام ہے سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کسی کا کام نہیں کہ بشر کی طاقت سے ماہر  
 ہی یہ آیت **قَاتِلْ أَتِ** سے جہاد کی آیت سے منوخ ہوئی ہے پہلے ہی حکم تھا جو کوئی  
 ایمان نہ لائے مسلمان نہ ہووے اس پر زبردستی نہ کیا جائے اسکو قتل نہ کیا جائے  
 ہر طرح نصیحت کرنا چاہئے جبکہ نصیب میں ایمان ہے مسلمان ہی ہے اسے ایسی دولت  
 ملتی ہے وہ آپ قبول کر لیا پھر حکم ہوا اللہ کی طرف سے جہاد کا لڑائی کا یعنی جو کوئی  
 ایمان لاؤ کلمہ پڑھے مسلمان ہووے حق بات کو مان لیا اسکو چھوڑ دو اور جو کوئی  
 سمجھائے پر بھی نہ سمجھے اور سرکشی کرے اور مگر ہی میں پڑے اور لوگوں کو گمراہ کرے  
 خرابی میں ڈالے شرارت پیر کر باندھے حق کو جاری ہونے نہ دے تو اسکو مار و قتل کرو



جس میں لاکھوں کا بھلا ہوا اور یوں بھی معنی اس آیت کے کہتے ہیں اہی محمدؐ تو ان کے اوپر  
 نگہبان نہیں مجھ کو یہ حکم نہیں ہوا اور یہ اختیار نہیں دیا گیا کہ خواہ مخواہ تو ان کے دلوں  
 میں ایمان ڈال دے یا ان کے دلوں پر تصرف کرے مسلمانوں کی طرف کھینچ لیوے یا ان  
 کے زور سے دل کی توجہ سے ان کو مسلمان بنا دے مجھ کو یہی حکم ہی جو راہ کی بات ان سے  
 کہے ہر طرح سے نصیحت کرتا رہا جو کوئی سعادتمند ہی اور اس کے نصیب میں مسلمانوں کی دولت  
 اسی حق کو قبول کر لیو گیا اور جو بے نصیب ہے بد بخت ہی وہ قبول نہ کرے گا الا من تولیٰ  
 وکفر مکر حسنے منہ پھیرا اور کافر ہا بار بار نصیحت کرنے سے بھی جو کفر کی گمراہی کے کوٹھن  
 پھنس رہا اور تیری پیغمبری کا انکار کیا پھر کوا بار بار نصیحت کرنے پھرے اوپر فرض نہیں تھا  
 ضرورت تھا حکم احکام اللہ تعالیٰ کا پہچانا ہمیشہ کے عذاب سے ڈرانا سو کر حکا اب اللہ تعالیٰ  
 سے اس کا سروکار ہی اللہ تعالیٰ اس سے سمجھ لیگا فَبَعْدَ بَلَاءِ اللَّهِ الْعَذَابُ الْأَكْبَرُ پھر عذاب  
 اگر لگا اللہ تعالیٰ بڑا عذاب ایسا کہ مسلمانوں کو کیسا ہی گناہ کبیر کرین بڑا گناہ کرین اور بغیر توبہ کئے مرنے کا  
 ان کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بڑا عذاب نہیں ہونے کا محظ اور وہاں بیماری  
 کی صعوبت کھینچی رنج اٹھانا عذاب موت عذاب قبر یعنی کو اس سے بھی کچھ زیادہ ہی  
 سب چھوٹے چھوٹے عذاب اللہ تعالیٰ نے گنہگار مسلمانوں کے جو بغیر توبہ کئے مرنے کا  
 گناہوں کے کفار کے واسطے مقرر کر دیا ہے اور اسمیں کافر منکر بھی شریک ہیں اور  
 عذاب جو بڑا عذاب ہے دوزخ کا سخت عذاب ہے کافروں بے دینوں منکروں کے واسطے  
 مقرر ہوا ہے اس سے کافروں بے دینوں کو کبھی چھٹی نہیں خلاصی نہیں ہونے کی ہمت  
 ہمیشہ دوزخ کی آگ میں جلتے رہینگے عذاب جلتے رہینگے اِنَّ الْبَنَاءِ لِبَاہِمَ ہمیشہ  
 ہی طرف پھرتا رہا ان کافروں کا مرنے کے پیچھے سب کی روح اس جہان میں عالم  
 غیب میں پہنچی ہے اور اسمیں اشارہ برزخ کے احوال کا ہے اِنَّ عَلَيْنَا جِہَاہِمَ  
 تحقیق پھر چھپے ہر ایک کا ذرہ ذرہ حساب ہمارا اور ہر لازم ہی ہر ایک سے



سمجھ لینگے دنیا میں جو کوئی جو چاہے سو کر لیوے چاہے ایمان لاو چاہے کافر رہے  
جو کوئی ایمان لاو یگا مسلمان ہوو یگا اچھا کام کر لیو یگا بہشت میں پہنچے گا ہمیشہ  
آرام کے گھر میں رہے گا اور جو کوئی نصیحت نہ مانے گا ایمان نہ لاو یگا مسلمان نہ ہوو یگا  
اچھا کام نہ کرے گا آخرت کو دوزخ کے عذاب میں پڑے گا خوار و ذلیل ہوو یگا ہر ایک کی  
جزا ہر ایک کے کام کا بدلہ اس کے پاس موجود ہے اور اس آیت میں اشارہ قیامت کے  
احوال کا ہے جو آخر چل کے قیامت ہو نیوالی ہے اور اس کے پہلے تم لانے کا سبب ہے

سورہ فجر اس میں تیس آیتیں ایک سو بیس کلمہ یا سو شانوسے حرف ہیں

### بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَالْفَجْرِ  
سو گندھی صبح کے وقت کی اللہ تعالیٰ نے فجر کی وقت کی قسم کھائی صحابوں  
نے حضرت نبی صاحب کے اور بڑے بزرگ آدمی جو امام تھے قرآن کی تفسیر کر نیوالے ہر ایک  
نے ہر ایک طرح کی بات کہی ہے بعضوں نے کہا صبح کے وقت کی قسم کھائی وہ بڑی  
برکت کا وقت ہے دوستوں کی مناجات کا مشغولی کا وقت ہے دن کی روشنی صبح  
سے پیدا ہوتی ہے اندھیری رات کی دور ہوتی ہے جیسے کسی کے دل سے کفر و شرک کا  
اندھیار ا دور ہوو ایمان کا نور روشن ہوو بعضوں نے کہا یہ فجر کی نماز کی قسم  
اکھائی ہے وہ بہت بڑی قبولیت کی نماز ہے بعضوں نے کہا محرم کے مہینے کی پہلی تاریخ  
کی صبح کی قسم ہے کہ برس کی ابتدا اس تاریخ سے اس وقت سے شروع ہوتی ہے  
بعضوں نے کہا پہلی تاریخ ذی الحج کی قسم ہے بعضوں نے کہا ہر ایک جمعہ کی فجر کی  
سو گندھی کہ وہ مومنوں کے جمعے ہونیکا دن ہے ہر جمعے کو حج کا ثواب پاتے ہیں  
بعضوں نے کہا عرفے کے فجر کی قسم ہے کہ وہ حاجیوں کے حج کا دن ہے اس دن  
وہ عین قبول ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت مومنوں کے اوپر حج کر نیوالوں کے اوپر  
اس دن ہے بعضوں نے کہا عید کے دن کی فجر کی قسم ہے وہ بڑی خوشی کا دن ہے



مومنوں کا بعضوں نے کہا قیامت کے دن کی صبح کی قسم ہے قیامت کے دن کی بہت  
 بڑی صبح ہے اس دن سب امیدوار اپنی امید کو پہنچانے مومنوں کو ہمیشہ کی بادشاہی  
 ملیگی کافر و نیکو ہمیشہ کی ہلاکت کی خوار و ملیگی دو ستون کا مقصود حاصل ہو گا دشمن نا امید  
 ہو جاوینگے بلکہ ہر ایک صبح دنیا کی بوجھنے والوں کو قیامت کی صبح کو یاد دلاتی ہے دنیا  
 رات کی مثال ہے سونا موت کی مثال ہے جس طرح صبح کو سب جاگ اٹھتے ہیں اس طرح  
 قیامت کی فجر کو ہر کوئی اول آخر کی خلق حجاز اٹھے گی فجر کی نماز حضور میں پہنچنے کی مثال  
 ہے جو اس دن مومن اللہ تعالیٰ کا دیدار پاویں گے اللہ تعالیٰ کے کلام میں ایک ایک بات  
 میں سب طرح کی باتیں ہیں ایک محراب کے لفظ میں سب برکت کی تحریریں داخل ہوئی  
 ہیں وکیالی عشر اور قسم ہے ان راتوں کی جو دسی الجھ کے مہینے کے بقر عید کے دس دن  
 ہیں جن دنوں میں عرفہ داخل ہے ان دس راتوں کی بہت بڑائی ہے ان دس راتوں میں  
 نیکو کی عبادت کا بہت بڑا ثواب ہے یا دس راتیں پہلی تاریخ سے محرم کی لے کر  
 عاشورہ کی رات تک یہ راتیں بھی بہت بڑی بزرگی کی راتیں ہیں یا دس راتیں  
 رمضان کی آخر مہینے کی ہیں شب قدر انھیں راتوں میں ہوتی ہے یا دس راتیں  
 شعبان مہینے کے درمیان کی ہیں شب برات جن میں داخل ہے بے سب بزرگ  
 راتیں ہیں ثواب کی راتیں ہیں قسم ہے ان راتوں کے بزرگی کی و الشفع والوتر  
 اور سو گندہ جنت کی اور طاق کی جوڑنے جوڑ کی اور اکیلے کی جنت چار نمازیں ہیں  
 فرض و گائی چار گائی اور طاق تین رکعتیں پیچرب اور وتر کے نماز کی یا جنت چار  
 ہیں خاک پانی باؤ آگ سب سیکوان چاروں چیزوں سے بنایا ہے اور طاق سات  
 آسمان ہیں یا جنت بارہ برج ہیں اور طاق آسمان کے سات ستارے ہیں یا جنت  
 آٹھ ہشتین ہیں اور طاق سات دوزخیں یا جنت سب نبد و نکی صفتیں ہیں صبر  
 ساتھ عزت ساتھ خوار کی قدرت ساتھ عاجزی کے علم ساتھ چل کے قوت ساتھ



ضعف کے حیات ساتھ موت کے کسی بند کی صفت ایسی نہیں جو اسکے ساتھ ضد ہو۔  
 ہر ایک کمال کے ساتھ ایک نقصان بھی ہے جو کوئی کچھ بھی جانتا ہی سمجھ جاتا ہے کہ  
 بہت بات کی اسے قدرت ہے بہت بات کی نہیں اور طاق سب اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں  
 اللہ تعالیٰ کی حیات ایسی ہے جو اسکے ساتھ موت نہیں علم ہی جہل نہیں قوت ہی ضعیفی  
 نہیں قدرت ہی عاجزی نہیں عزت ہی ذلت نہیں جو صفت ہے اس میں کمال ہے  
 نقصان کا نام نشان نہیں اور جفت تمام خلق ہے جو چیز ہے عالم میں اللہ تعالیٰ کے  
 جوڑا جوڑا پیدا کیا ہے جو چیز اسکے ساتھ دوسری چیز کا لگاؤ ہے مرد جو رو دیویری  
 آسمان زمین مشرق مغرب روم شام مومن کافر جلا براد نیا آخرت بہشت  
 دوزخ خوشی ناخوشی اور سیطرہ ہزاروں باتیں ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں کل  
 شئی خلق ساز و جین یعنی تمامی کو پیدا کیا ہم نے جوڑا جوڑا اور وہ طاق و خراج ہے ایک  
 ایک ہے جو کوئی دوسرا نہیں اس کا وہ پاک پروردگار ہے تمام عالم کا پیدا  
 کر نیوالا ہے والیکل اذ اکسیرا و قسما ہے رات کی جو وقت سیر کرتی ہے روان ہوتی  
 ہے گزر جاؤ شب قدر ہو جاؤ پانیوالے پالیوں رات کے چلنے والے رات کو اپنے کام  
 میں چلے جاؤ میں اللہ تعالیٰ کی یاد میں شوق میں رات کو جاگنے والے جاگتے رہیں  
 اس شوق میں آنکھ اوپر رات گزر جاؤ سو گندہ اس رات کی جس رات میں حج کر نیوالے  
 عرفات سے مزدلفہ کو جاتے ہیں اور وہ رات جس رات میں علم کے طلب کر نیوالے علم دین  
 کو حاصل کرتے ہیں اور عمل کر نیوالے نماز پڑھتے ہیں ذکر کرتے ہیں هل فی ذلک  
 قسم لئن لم یحییٰ آبا اس مقدمہ میں سو گندہ معتر ہے عقلمند کو جو خدا تعالیٰ جزا دینوالا  
 ہے نہ دیکھتا انکے عملوں کے اوپر تحقیق ان چیزوں میں جو کہنے میں آئیں بہت بڑی  
 سو گندہ ہے بھاری قسم ہے ان لوگوں کے واسطے جو عقلمند ہیں دانا لوگ جانتے ہیں  
 جو قسم پروردگار نے جن چیزوں کی کھاسی بڑی قسم ہے پیغمبر کے بڑے بڑے دین



کے عالم کو معلوم ہی سمجھتے ہیں کہ یہ بڑی سو گندین مین یہ سب چیزیں اللہ تعالیٰ کی قدرت  
 کی پہچان کی دلیلین ہیں قدرت کی نشانیاں ہیں قسم ہے اس بات کے اوپر جو مقرر  
 مقدر البتہ البتہ کافروں کو منکروں کو جو سچی بات کو چھللاتے ہیں عذاب کریں گے  
 ہم دنیا میں اور آخرت میں آخر کو وہ دوزخ میں پڑینگے اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ  
بِعَادِ اِمْرًا کیا نہ دیکھا تو نے کیا نجانا تو نے اسی دیکھنے والے سننے والے کیا نہیں  
 جانا تو نے یا محمد کیا کیا کیا پروردگار نے ترے عدارم کے ساتھ کس طرح  
 ان کو ہلاک کیا مار ڈالا ذَاتِ الْجَبَابِرِ ستون کے خاوند تھے ایسے بڑے بڑے قد تھے  
 توش تھے ان کے جوان کے ہاتھ پانوں بڑے بڑے ستون کے مانند تھے لنے لنے قد تھے  
الَّتِي لَمْ يَخْلُقْ مِثْلَهَا فِي الْبِلَادِ ایسی قوم تھی وہ عادی قوم جو ان کی مثال ان لوگوں  
 کے مانند اور شہر و زمین پیدا نہیں کئے گئے ویسے آدمیوں کو کسی شہر میں پھر پیدا  
 نہیں کیا اللہ تعالیٰ نے خبر میں آیا ہی عاد دو تھے ایک عاد اولی تھا ایک عاد آخری  
 تھا عاد اولی پہلا عاد تھا اسکو عادرم کہتے تھے ایک شخص تھا اسکا نام عاد تھا ارم  
عوص کا بیٹا عوص سام کا بیٹا سام حضرت نوح پیغمبر کا بیٹا بعضوں نے کہا ہی عاد  
 عوص کا بیٹا عوص ارم کا بیٹا ارم سام کا بیٹا سام حضرت نوح کا بیٹا پھر عاد کی  
 بہت اولاد پیدا ہوئی بہت بڑی قوم ہوئی بڑے زبردست زور اور لوگ تھے  
 ہر ایک کا قد بدن سود و سونہیں چار سو گز کا تھا جو کوئی ان لوگوں میں بہت چھوٹا تھا  
 اسکا ساٹھ گز کا قد تھا اور جو کوئی ان لوگوں میں بہت بڑا تھا اسکا سات سو گز  
 کا قد تھا اور زور انکا ایسا تھا جو پہاڑوں سے ایک آدمی ایک تھر کو اب اکھاڑ  
 لیتا تھا جو اسکے نیچے ہزاروں آدمی دب جاوین اپنے زور میں لسی کو مانتے تھے  
 ایک پانوں زمین میں مارتے تھے تو پانی نکل آتا تھا بہت سرشار کرتے تھے  
 بہت پرستی کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کی ہدایت کے واسطے حضرت ہود پیغمبر کو بھیجا



انھوں نے بہت نصیحتیں کیں مگر ایمان نہ آیا آخرت کی خبر دی دوزخ بہشت کا احوال کہا اپنے غم سے منانا عمر بھی ان لوگوں کی بہت تھی ہزار ہزار برس کی عمر کم و زیادہ ہوئی تھی مغرور رہے ان میں تھوڑے لوگ ایمان لائے چار ہزار آدمی کم و زیادہ حضرت ہود کے تابع ہوئے باقی ہزاروں آدمی گمراہ رہے کافر رہے بہت شرارتیں شوخیان فساد کرتے تھے حضرت ہود نے کہا تم پر عذاب آویگا ایمان لاؤ تو بچو گے ان لوگوں نے جھوٹا جانا حضرت ہود نے کہا تمھارے اوپر باؤ کا طوفان آویگا تم کو ہلاک کرے گا انھوں نے کہا باؤ ہم درستی نہیں باؤ ہمارا کیا کر سکتی ہے حضرت ہود نے کہا غضب کی باؤ آوے گی تم کو اڑا کر تھوڑے دن پہاڑوں سے دے مارے گی انھوں نے کہا ہم آپس میں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر ہاتھ جوڑ دیں گے پانچ پانچ زمین میں پانچ گار دیوینگے باؤ ہمارا کچھ نہ کر سکے گی حضرت ہود نے بہت سمجھایا نہ سمجھے آخر کو جب وعدہ ان کے عذاب کا پورا ہوا حضرت ہود نے سب مومنوں کو جمع کر کر کہا فلاں دن غضب کی باؤ آوے گی تم سب جدا ہو کر میرے پاس آؤ اللہ تعالیٰ تم کو بچا لے گا اور سب کافر مارے جاویں گے سب مومن وقت کے اوپر حضرت ہود کے پاس آئے حضرت ہود مومنوں کو لے کر ایک طرف جدی جگہ میں گئے اور سب کو ایک جگہ بیٹھا کر تمام کے گرد آسپاس خط کر دیا گھیر دیا پھر وہ باؤ آئی پہلے آہستہ آہستہ چلنے لگی تو وہ کافر نے لگے لگے اسی باؤ سے ہم کو ہود ڈراتا ہے پھر وہ باؤ بڑھنے لگی انکی چیزیں کھانسی لگی پھر ان کے اوپر زور کی باؤ چلنے لگی باؤ کا زور انھوں نے معلوم کیا پھر آپس میں ہاتھ جوڑ کر قائم ہوئے پھر باؤ نے بھی خدا تعالیٰ کے حکم سے ایسا زور جو ان کو اکٹھا ہی اکٹھا بچا سس بچا سس سو سو آدمی گواٹھا کر زمین سے اوپر لیجاتی تھی اور وہ دے نیکی میں مر جاتے تھے پانچ پانچ ہاتھ اٹھا اٹھا کر تھوڑے دن سے دے دے دے دے مارتی تھی سر ان کے پھوٹ پھوٹ جاتے تھے ٹوٹ ٹوٹ جاتے تھے اس طرح سے وہ باؤ سات دن اور آٹھ رات رہی سب کو مار ڈالا ایک کافر نہ بچا ہلاک



ہو گئے اور وہی باوجود حضرت یوڈ کے خط پر دایرہ لکھی تھی نرم ہو لی تھی  
 ملائم چلتی تھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب مومن آرام میں تھے خوش تھے پھر سات  
 دن کے پیچھے باؤ جاتی رہی حضرت یوڈ اور سب مومن اس دایرہ سے باہر نکلے اللہ تعالیٰ  
 کا شکر بجالائے ان سب کافروں کا مال و متاع سونا روپا جو کچھ تھا مومن اسکے واسطے  
 ہوئے اور کافروں کا فریاد سے بھی گئے اور دین سے بھی گئے وہ تو زور آن کا کچھ  
 کام نہ آیا یہ معاملہ اللہ تعالیٰ نے پہلے عادی کے ساتھ کیا اس بات میں اس آیت میں  
 عادی کا بیان فرمایا ہے اور دوسرے عادی سے بھی ایک بڑی معاملت گذری اس کا قصہ  
 بھی اسی آیت میں گذرا اس قصہ کی طرف بھی اشارت ہو گئی اس قصہ کی اشارت کے  
 موافق آیت کے معنی یہ ہیں الم ترکیف فعل مہل بعد اذ و ذات العادی یعنی کیا  
 بنانا تو کیا کیا کیا پھر گرد گار عادی سے جو صاحب ارم تھا وہ ارم جو صاحب ستونوں کا  
 تھا الہی کو خلق مثلھا فی البلاد یعنی وہ ارم جو نہیں بنایا گیا اسکی مثال کوئی باغ  
 کوئی مکان شہر و ٹہن اس کا قصہ اس طرح سے ہے ارم ایک شہر کا نام ہے عادی نے بنایا  
 تھا وہ ایک شخص تھا پہلے عادی کے زمانے سے بہت پیچھے دوسرا عادی پہلے عادی کی اولاد  
 میں تھا اسکے دو بیٹے تھے ایک کا نام شداد تھا دوسرے کا نام شدید تھا وہ دو لون تھا  
 بادشاہ ہو بڑے بادشاہ ہوئے بہت ملک لئے بہت بادشاہوں کے اوپر غالب رہے  
 فتح پائی مشرق مغرب کی بادشاہت پائی پھر شدید مر گیا اور شداد اکیلا رہا پھر بادشاہ  
 ہوا سب بادشاہ اسکے تابع ہوئے تھے نو سو برس کی عمر اسنے پائی تھی کافر ہو گیا  
 خدا اسی کا دعوا کیا خلق کو اپنی نبردگی کرنے کہا مغرور ہو گیا اللہ تعالیٰ نے اسکی ہر بات  
 کے واسطے پیغمبر بھیجے پیغمبروں نے خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچایا نصیحتیں کیں پر اسنے  
 سنیں ان کا کہنا نہ مانا پیغمبروں سے پوچھا جو میں تمہارا کہا مانوں تو تمہارا خدا  
 مجھ کو کیا بڑی چیز دیوے گا جو میرے پاس نہیں پیغمبروں نے کہا جو تو ایمان لاو تو تمہارا



ملک اور بادشاہی جو اللہ نے مجھ کو بخشی ہے میرے اوپر برقرار رہے اور اس حیرت من محل  
 بہشت میں خل کرے شہزاد نے پیغمبروں سے پوچھا بہشت کیا چیز ہے پیغمبروں نے  
 بہشت کی تعریف کی اور بہشت میں سونے کے روپے کے محل ہیں باغ ہیں حورین غلمان اور  
 بہت باتیں بہشت کی کہیں شہزاد نے کہا ہے ملک اور بادشاہی جو کچھ میرے پاس  
 ہیں سو تو میرے ہیں اور وہی بہشت میں بھی بنا سکتا ہوں دو سو ساٹھ بادشاہ اس کے  
 حکم میں تھے سب بادشاہوں کو نامے فرمان بھیجے کہ جس کے پاس جو کچھ سونا روپا جو اعلیٰ  
 یا قوت مشک عنبر زعفران اور جو کچھ مصالح ہو وہ سب میرے پاس بھیج دیوے اور  
 سب ملکو میں لوگ محصل بھیجے جہاں جہاں سونا روپا موتی لعل یا قوت زمر و الماس موجود تھا  
 بیشم یا دین جمع کرین بہت برسوں تک سب طرح کے خزانے جمع کئے پھر میں نے ملک میں  
 عدن کے شہر کے پاس ایک بڑا میدان تھا اس زمین کی ہوا بہت خوب تھی وہاں یہ  
 سب اسباب جمع کئے سو داروغے مقرر کئے اس شہر کے بنائیکے واسطے ہر ایک  
 داروغے کے ساتھ ہزار آدمی تابع کر دئے لاکھ از مزدور کام کرنے والے تھے سوئے  
 روپے کی اینٹیں بنائیں عقیق پھنی کی اینٹیں بنائیں مشک عنبر کا گارا بنایا اسی طرح  
 تمام شہر کی دیوار میں تیار کیں اندر اس کے ہزاروں محل بنائے ہوئے روپے کی دیوار  
 ستون یا قوت زمر سے جڑاؤ کئے ہر طرح کے بالا خانے باغ ٹکڑے بنائے  
 نہر میں حوض فوار کتب سونے روپے کے جڑاؤ تیار کئے باغوں کے درخت بھی  
 جڑاؤ کئے زمین اس شہر کی تمام روپے کی بنائی کیا ریاں چمنیں سب جڑاؤ تیار  
 کیں پھول لکڑی زمین میں کنکر پھر کی جگہ لعل یا قوت موتی بکھر دئے زمین سوئے  
 ہیں وہ شہر تیار ہوا حورین غلمان کی جگہ خوب صورت لڑکیاں لڑکے ہزاروں  
 لگا کر وہاں محلوں میں بسے تمام شہر کو آباد کیا وہاں کے رہنے والوں کو  
 اچھے خوب طرح کے لباس پوشاک مقرر کئے بہت کاموں کا بنایا ایسا بنایا جو



اسد تعالیٰ فرماتا ہے اَلَمْ یَخْلُقْ مِثْلَهَا فِی الْبِلَادِ یعنی ایسا شہر بنایا گیا تھا وہ ارم  
جو دنیا میں ایسا اور شہر نہیں کسی نے بنا یا جب اس خوبی کے ساتھ تین سو برس میں  
تیار ہو چکا تب شہر نے آپ اسکے دیکھنے کا اشتیاق کیا سب بادشاہوں کو بلایا  
دعوت کی سب جمع ہو بڑی خوشی سے بڑی دھوم سے بڑی شان سے بڑے محل سے  
بڑی تیاری سے سب بادشاہوں کو اپنے ساتھ لے کر اپنے ملک سے اس شہر کو  
چلا لاکھوں آدمی اسکے ساتھ تھے خوشیاں کرتے ہوئے گاتے بجاتے چلے جاتے  
تھے کوچ کوچ منزل منزل جب اس شہر کے پاس پہنچے ایک دن کی راہ رہتے شہر آدھی  
بہشت پر فخر کرتا تھا غرور کرتا تھا اور سب لوگ اسکی تعریف کرتے تھے سب کو نئی خوش  
تھی کہ کل جا کر اس بہشت کو آرام کی جگہ کو دیکھینگے ایک منزل کا تفاوت رہا جو اللہ  
کا حکم ہوا ایک فرشتے کے تین اُن سب کافروں کے اوپر ایک ٹانکے فرشتے نے  
آسمان ایسی ایک سخت زور کی آواز کی جو اُن سب کافروں کے گھٹے پھٹ گئے سب مر گئے  
اُن ہزاروں لاکھوں آدمیوں ایک بھی نہ بچا اور اس شہر کو آدمیوں کی نظروں سے  
چھپا ڈالا دنیا ہی میں اسی جگہ موجود ہے کسی کو نظر نہیں آتا مردود کیا ناجنوں کر دیا  
بعضے احمق بے خبر جاہل کہتے ہیں کہ اس شہر کو اللہ نے پسند کیا آسمان کے اوپر اٹھالیا  
آٹھویں بہشت وہی ہے یہ بات بڑی جھوٹی بات ہے ایسی بات بغیر جاہل کے  
جو بہشت کی خوبی کی خبر نہیں رکھتا ہے کوئی نہیں کہتا اور وہ ارم کتنا مکان تھا کتنا  
تھا کتنی جگہ تھی جو بہشت میں حاضر ہوتا تو کسی ایک مومن کے گھر میں حاضر کے  
بھی لائق نہوتا وہ ارم عا د شہر کا سو کوس کی زمین تھی تمام دنیا ہزاروں لاکھوں  
کوسوں کی راہ میں ہی پھر بہشت میں لاکھوں کڑوڑوں آدمی پیغمبر اصحاب پیروں  
مومن مسلمان آخرت میں داخل ہونگے پیغمبر کی دولت ملک اور سب لوگوں کے  
ملک دولت باغ عو یلیان محل خوبیان نعمتیں ایسی ہیں اتنی ہیں جو بیان میں اور شمار میں



بہنیں اسکین ادنیٰ سے ادنیٰ کم سے کم چھوٹوں سے چھوٹے مسلمان جو سب کمانوں سے  
 پیچھے بہشت میں داخل ہو دیگا اس بندہ کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ایسا ملک دیوگا  
 جو ساری دنیا سے سو حصہ زیادہ ہو و یگا تمام دنیا اس برابر ہو و یگی جس میں ہزاروں  
 محل باغ بہرین حوض بہارین تماشے موجود ہیں زمین دیوارین تمام سونے روپے  
 کی جڑاؤ موتیوں کی لعل یا قوت کی بہن بہشت کے ادنیٰ مکان کی بہ حقیقت ہی  
 شداد کی کیا بہشت کیا بادشاہی ہی جو ادنیٰ بہشتی کے کسی چھوٹے گھر کی برابری  
 کر سکے عاجز بندوں کے کام کو قادر پروردگار کے کام سے حکمت سے کیا نسبت ہے  
 کیا برابری ہے وہ شداد وہ باغ دنیا ہی میں ہی تجربہ کیا ہے تفسیر کی کتابوں میں  
 لکھا ہے کہ حضرت معاویہ کے وقت میں من کے ملک میں ایک شخص تھا اسکا نام عبد اللہ  
 بن قلابہ تھا ایک بار اسکا اونٹ کھویا گیا تھا وہ اپنے اونٹ کے ڈھونڈنے کے واسطے  
 عدن کے شہر کے جنگل میں پھرتا تھا ایک میدان میں چلا جاتا تھا آگے سے اسکو ایک شہر  
 نظر آیا بڑی بڑی محکم دیوارین سونے روپے کی اینٹیں لگی ہوئیں اچھے اچھے محل ہر طرف  
 بنے ہوئے آگے چلا گیا ایک بڑا دروازہ نظر آیا سونے کا جڑاؤ اچھی قیمتی جواہر  
 اس میں جڑے ہیں دیکھ کر حیران ہوا اور آدمی کوئی اس میں نظر نہیں آیا دروازے کے اندر بچھا  
 شہر میں داخل ہوا ہر طرف طرح طرح کے محل نظر آئے سونے روپے کے جڑاؤ بنے ہوئے  
 ستون جڑاؤ یا قوت زمرود کے لگے ہیں بادلونے فرش نیچے ہیں زردوزی مسابان  
 پر دنگے ہیں زمین روپے کی نیٹی ہے کنکر تھپر کی جگہ یا قوت زمرود موتی بکھڑے ہیں  
 بہرین سونے کی جڑاؤ ہر ایک محل میں بنی ہیں اس میں پانی جاری ہے باغ تیار ہیں موتیوں  
 پھول کھل رہے ہیں بہار ہو رہی ہے اور جگہ جگہ سونے کے درخت بنے ہیں زمرود کے سبز  
 پات بہار کر رہے ہیں و سیکے سفید پھول لگے ہیں لعل کے یا قوت کے میوے بنائے ہوئے  
 درختوں میں لگے ہیں ہزاروں تماشے ہو رہے ہیں عبد اللہ نے ہر طرف سیر کی ہر



طرح کے تماشے دیکھے بڑا تعجب کیا اپنے دل میں کہا اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو جو بہشت کا وعدہ کیا ہے یہ وہی بہشت نہ ہو پھر اس جگہ سے جتنے جواہر موٹی اٹھا سکا باندھ کر وہاں سے باہر نکلا پھر وہ شہر اس کی نظر سے چھپ گیا مین مین آیا شہر کے لوگوں نے جواہر اس کے پاس دیکھ کر حقیقت پوچھی اس نے جو کچھ دیکھا تھا سو کہا لوگوں نے بہت تعجب کیا ہر ایک جگہ اس بات کا مذکور ہونے لگا چرچا ہوا مشہور ہونے لگا یہ خبر حضرت معاویہ کو شام کے ملک میں پہنچی حضرت معاویہ نے اسکو مین سے بلا بھیجا اپنے کانوں نے تمام قصہ اس کی زبان سے سنا بہت تعجب کیا اپنی مجلس میں ایک جگہ بیٹھا لا کعب اجار کو بلا یا کعب اجار ایک بڑے بزرگ تھے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں تھے نصارا تھے بڑے دانا تھے سب کتاب توریت انجیل زبور پڑھتے تھے بہت خبریں جانتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت میں مسلمان ہوئے تھے سب اصحابوں سے ملے تھے قرآن حدیث کے عالم تھے سب اصحاب ان سے ہر طرح کی بات پوچھتے تھے حضرت معاویہ نے انکو اپنے پاس رکھا تھا جب کہ حضرت معاویہ کے پاس آئے ان سے پوچھا کہ دنیا میں کوئی ایسا شہر بھی ہے جس میں ایسے تماشے ایسے خوبیاں ہیں سو نے روپکا بنا ہوا موٹی جواہر اس میں لگے ہوئے ہیں کعب اجار نے کہا یہ وہی شہر ہے جسکا بیان اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے امر ذات العباد اللہ لو خلق مثلی فی البلاد یعنی ایسا شہر عادی کے بیٹے شداد نے بنایا ہے تمام عالم کا سونا روپا موتی لعل جواہر مشک عنبر جمع کر کر وہ شہر بہشت کا نمونہ بنا ہی تین سو برس میں تیار ہوا شداد کو اس کا دیکھنا نصیب نہوا پھر تمام قصہ انھوں نے کہا بیان کیا اور کہا اس شہر کو اللہ تعالیٰ نے خلق کی نظروں سے لپھا دیا ہے پھر یہ قصہ کہہ کر کہا میں نے کتابوں میں پڑھا ہے جو تیری خلافت میں تیری حکومت کے دنوں میں ایک مرد مسلمان اپنے اونٹ کے ڈھونڈتے ہوئے کیوں



اس میدان میں جاوے گا وہ شہر اسے نظر آوے گا وہ اس میں داخل ہووے گا اس جگہ کی خوبیاں  
 اور تماشے دیکھے گا تعجب کرے گا اور اس شہر سے جو اہر ہوئی کچھ اٹھالاوے گا اور اس میدان  
 کا قد چھوٹا ہووے گا رنگ اس کا سرخ ہووے گا اور آنکھوں میں سبزی ہووے گی اور منہ کے اوپر  
 اور گردن کے اوپر اس کے خال ہووے نیگے یہ علامت اس کی ایسا شخص اس شہر میں پہنچے گا اسکو  
 دیکھے گا حضرت معاویہ نے یہ بات کعب احبار سے سنکر ابن قلابی کی طرف نظر کی دیکھا تو سب  
 علامتیں اس میں معاویہ نے کہا واللہ قسم یہی خدا کی پہلے ہی آدمی ہی کعب احبار کو  
 دکھایا اس کا قصہ جانیکا اور شہر کے دیکھنے کا بیان کیا کعب احبار نے بھی ابن قلابی کو  
 دیکھ کر کہا مقرر وہ یہی آدمی ہی سہوں نے پہلے حقیقت سنکر دیکھ کر کعب احبار کے علم پر  
 تعجب کیا اور اللہ تعالیٰ کے کلام کے قرآن کے سچ ہونے کی شاید ہی معلوم کی سننے والو کا  
 دیکھنے والو کا بیان یقین زیادہ ہوا جانا کہ خدا تعالیٰ نے کافروں کے ساتھ اور عا د  
 شداد کے ساتھ جسے ارم بنایا تھا کیسا معاملہ کیا کس کس طرح سے اسکو ہلاک کیا  
 اور اس کے شہر کو چھپا ڈالا یہ عبرت کی بات تھی خداوندی کی صاحبی کی جو اسکا فر  
 مغرور نے اپنی بنائی چیز کو دیکھنے نہ پایا ایسا غضب اس کے اوپر پڑا جو اسکا اور اس کے  
 گھر کا نام شان نہ رہا و تہود الذین جاؤا الصخر بالواد اور کیا کیا تیر خدا نے یا محمد  
 تہود کی قوم سے جو صالح پیغمبر کی قوم تھی کس طرح ان کو مارا ہلاک کیا دے لوگ تھے  
 جو وادی قریٰ میں تھے و نکو کاٹ کر اپنے رے کے واسطے گھر بنائے تھے اول جن لوگوں  
 نے بڑے بڑے سخت پتھر کاٹ کر گھر بنائے تہود کی قوم تھی عاد کے بھائی کی اولاد تھی  
 بڑے زور آور ایک ہزار سات سو شہر بنائے تھے ہر ایک شہر میں ہزاروں گھر تھے  
 سب پتھروں کے سنگین محکم طرح طرح کے محل والان بالا خانے ایک بڑے میدان میں  
 جسکا نام وادی قریٰ تھا ہزاروں کوس کا میدان تھا مال ملک گھر بار میں محفوظ تھے  
 جب انھوں نے حضرت صالح پیغمبر کی بے فرمانی کی اور ان کی اونٹنی کو جو پتھر سے حضرت



صالح پیغمبر کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے پیدا کی بھٹی مارا اور اونٹنی کے پانوں کاٹ ڈالا  
 اللہ تعالیٰ کا غضب اُنکے اوپر آیا سب مر گئے حضرت صالح اور جو مومن تھے وہی بچے  
 وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ اور نہ دیکھا نہ جانا کیا کیا کیت کیا پروردگار نے تیرے  
 فرعون کے ساتھ جو اوتاد کا خاوند تھا جس کا بڑا ملک تھا بڑا لشکر تھا محکم سپاہ بھی  
 جب باہر نکلتا تھا اسکے اور اسکے لشکر کے لئے چھپے کھڑے ہوتے تھے بے شمار ستون  
 جہنم میں لگتے تھے اپنی اس دنیا کی دولت میں مغرور تھا آدمیوں کو چومنا کر کرتا تھا  
 جبرین آیا اپنی فرعون کا ایک خزانچی تھا اسکا نام جبریل تھا فرعون نے چھپ کر حضرت موسیٰؑ  
 کے اوپر ایمان لایا تھا کسی کو معلوم نہ تھا اور جو رواسکی فرعون کی بیٹی کی مشاطہ بھی کنگھی  
 چوٹی کرتی تھی وہ بھی ایمان لائی تھی کس طرح اس کجخت لڑکی نے خبر پا کر اپنے باپ  
 فرعون کو جا کر کہہ دیا فرعون غصہ ہوا اور اسکو بلایا ایمان کی بات پوچھی معلوم کیا اس  
 کہہ اپنے ایمان کو چھوڑ دے کافر ہو جا موسیٰؑ کو مت مان بہت کہا مارنے سے ڈرایا  
 وہ بی بی اپنے ایمان کے اوپر محکم رہی نہ پھری فرعون سے کہا تو مار ڈال خواہ کچھ کر  
 میں اپنے ایمان سے پھر نہ کی نہیں تیرا حکم دنیا میں چلتا ہی کسی دین کی حکومت چلا لے  
 آخرت میں تیرا حکم کچھ چل نہ سکیگا فرعون نے کہا اسکے چاروں ہاتھ پانوں کو لوہے کی  
 چار میخوں سے زمین میں ٹھونک دے یوں جو مینا کر دیوین اس ظلم سے اس بی بی کو مارا  
 اللہ تعالیٰ نے اسکو بہشت میں داخل کیا اور فرعون کی جو رو بی بی اسکیہ انکا نام تھا  
 وہ بھی چھپ کر حضرت موسیٰؑ کے اوپر ایمان لائی تھی اس بی بی کو جو مشاطہ بھی مارتے  
 ہوئے بی بی آسیہ کو ترس آیا فرعون سے کہا کیوں اس طرح مارتا ہی ظلم کرتا ہی  
 فرعون نے غصے ہو کر کہا کیا تو بھی موسیٰؑ کے اوپر ایمان لائی ہی بی بی آسیہ نے کہا ہاں  
 میں بھی ایمان لائی ہوں فرعون نے غصہ ہو کر کہا جو تو ایمان سے پھرتی ہی تو پھر نہیں  
 تو تیرا بھی ایسا ہی حال کر دنگا اللہ تعالیٰ نے اسکو بھی ایسی قوت بخشی جو وہ اپنے ایمان



محکم رہی خاوند کی بات نہ مانی بلکہ اسے اسکو بہت نصیحت کی کہا کیوں خوار ہوتا ہے  
 عاجز بندہ ہو کر خدائی کا دعویٰ کرتا ہے تو خدا کے غضب کو نہیں ڈرتا اور ایسی  
 باتیں کہیں جو فرعون بہت غصے ہو کر اپنی شرم چٹاننگ ناموس کو دھک کر کر لوگوں سے  
 کہا جو اس بی بی پاکدامن کو بھی زمین میں چٹ لٹا کر اسی طرح چومینا کر مانتے پاتوں  
 میں میخیں ٹھونک کر مارو اسکی چھاتی کے اوپر چکی رکھو بھاری پتھر دھرو اور بہت سخت  
 عذاب کیا تو بھی بی بی آسیہ نے اپنے ایمان کو نہ چھوڑا مرتے وقت اللہ تعالیٰ کی رگاہ  
 میں دعا کی اہی میرے واسطے بہشت میں گھر بنا اپنے پاس پہنچا اللہ تعالیٰ نے اسکی  
 دعا قبول کی اسی وقت اسجگہ حضرت موسیٰ حاضر ہوئے خدا تعالیٰ کے حکم سے کہا حاضر  
 جمع رکھ نظر اٹھا کر اوپر دیکھ بی بی آسیہ نے اوپر دیکھا درمیان سے پردہ اٹھ گیا  
 بہشت میں اپنی جگہ اپنا گھر دیکھا بہشت کی خوبیاں سب نظر آئیں شکر کیا اسی خوشی  
 میں اسکی پاک روح بدن سے نکل گئی بہشت میں پہنچی اسطرح سے جو لوگوں کو فرعون چومینا کر  
 مارتا تھا اسی واسطے اسکو ذی الاوتاد فرمایا الَّذِينَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ وہ  
 لوگ جو بیفرمانی کی انھوں نے شہر و ٹہنیں یہ تینوں گروہ عادا اور فرعون اور ہود کے  
 لوگ تھے جو اپنی نادانی اور گمراہی کے سبب زندگی کی حد سے گذر گئے تھے شہر و ٹہنیں  
 بے فرمانی کے کام کرتے تھے فَاكثُرُوا فِيهَا الْفَسَادَ پھر بہت کیا ان تینوں گروہ نے  
 ان شہروں میں فساد و خرابیاں ظلم لوٹ مار زبردستیاں خواریاں اللہ تعالیٰ کا حکم ماننا  
 پیغمبروں کے اوپر ایمان نہ لائے ہدایت کی باتوں کو جھوٹھ جانا بھلے کام بھلی راہ  
 کو برا جانا بریکاموں کو اچھا جانا خلق کے اوپر ظلم کیا ستم کیا فَصَبَّ عَلَيْهِمُ سَائِغٌ  
مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ اے ان کافروں ظالموں کے اوپر تیرے پروردگار نے ایک دفع  
 کوڑا غضب کا کوڑا عذاب کا ہر ایک کو ایک طرح کا عذاب کیا پہلے عادی قوم  
 کو باؤ میں اڑا دیا دوسرے عادی قوم کو لاکھوں آدمیوں کو شہداد کے ساتھ ایک



کی آواز سے مار ڈالا ہلاک کیا اور نمود کی قوم کو بھی ایک سخت عذاب کی آواز سے ایک  
 آگ کے شعلے کے ساتھ جو آسمان سے نیست نابود کر دیا اور فرعون کو اور فرعون کے  
 ساتھ کے لوگوں کو چھتیس لاکھ آدمی کو دریا میں غرق کر دیا سب پانی میں ڈوب مرے ایک  
 آدمی نہ بچا چلیاں گھر بار محل خزانے باغ تماشے ان لوگوں کے سب کچھ ایک ہی دن  
 میں جھپٹ گئے رہ گئے یہ کچھ انکافرون کو دنیا میں عذاب کیا اس عذاب کے آگے  
 جو آخرت میں ہو و بگا ایا ہی جیسے کوڑے کی مار اور آگ میں جلنا اور ہمیشہ کے  
 عذاب میں رہنا ابھی باقی ہے ان آیتوں میں نصیحت ہے ارشاد ہے تمام آدمیوں کو  
 چاہئے کہ ہمیشہ ڈرتے رہیں مومن مسلمان بندگی کرنے میں حکم بجا لائیں حسرت و  
 چالاک رہیں اور کافر مشرک بدین انکار کرنے والے بے فرمان حکم ماننے والے  
 اپنے دلوں میں سمجھیں بوجھیں جو پروردگار نے اگلے زمانے میں جن لوگوں نے حکم  
 نہ مانے تھے اور کیسے کیسے بڑے زور اور قوت والے تھے بڑی دولت دنیا مال خزانے  
 لوگ شکر رکھتے تھے انکو ان کی بے ایمانی کے سبب کس کس طرح سے خراب رسوا کر  
 مارا بے کس بھروسے کے اور پر ایمان نہیں لائے اپنے پیدا کر نیوالے کا حکم نہیں مانے  
 بندگی نہیں کرتے اسد و رسول کے حکم کو قبول نہیں کرتے اسد تعالیٰ کے عذاب کو اور  
 اسد کو کیا دور بوجھا اِنَّ رَبَّكَ لَبَاسٌ صَدِ تَحْقِيقِ پروردگار تیرا یا محمدؐ مرصاد پر ہی  
 مرصاد گذرگا ہ کو کہتے ہیں جہان اور راہ ہو و بے ایک ہی راہ ہو وے تنگ اور  
 کوئی جانیوالا ہو و مسافر راہ کا چلنے والا اسی راہ میں ہو کر نکلے اور اس گذر کے  
 سے یکے اوپر جو گذر بان بیٹھا ہے سب راہ چلنے والے اسکے آگے ہو کر نکلے ہیں  
 اس گھاٹو الکو سب مسافرون کی خبر رہتی ہے ہر ایک کو پوچھتا ہے ٹھک ہو رہا  
 اس سے چھپا نہیں رہتا ہر ایک سے اسکے موافق سلوک کرتا ہے چور ٹھک پڑا  
 جاتا ہے سچا صاف شاہ آدمی خاطر جمع سے چلا جاتا ہے اسی مثال پر اللہ تعالیٰ



فرماتا ہے خبر دیتا ہے جو پروردگار اس پر جسے ہی سب خلق کے اوپر سب کسی کے  
 ساتھ سب کی نسبت مرصدا ہے کوئی بندہ اس کے آگے سے کہیں جا نہیں سکتا ایک  
 راہ کے سوا اور راہ نہیں دنیا سے آخرت کو سب کوئی چلا جاتا ہے آگے یا پیچھے اور دنیا  
 میں جو کوئی جو کچھ کام کرتا ہے بھلا بُرا اور جیسی نیت بھلی بُری دل میں رکھتا ہے  
 پروردگار دیکھتا ہے جانتا ہے اور جیسی کوئی بات کہتا ہے بھلا بُرا سنتا ہے وہ  
 بات لکھی جاتی ہے کوئی کام کوئی نیت کوئی بات اس پروردگار سے چھپی نہیں  
 دنیا میں جس کو چاہتا ہے برے کام بری بات بری نیت کے بدلہ میں عذاب کرتا ہے خواہ  
 کرتا ہے ذلیل کرتا ہے اور آخرت میں کافروں مشرکوں بدبینوں کو مقرر عذاب کرتا ہے  
 اور کریگا کافر ہمیشہ کے عذاب میں پڑے گا اور مسلمان گنہگار و نیک جو چاہے گا  
 عذاب کریگا جس کو چاہے گا نہ کریگا اور دنیا میں جس کو چاہتا ہے اچھی بات اچھے  
 کام اچھی نیت کے بدلے میں ثواب دیتا ہے صحت عافیت خیر برکت خیر کی توفیق  
 دین و ایمان کی رغبت بخشتا ہے اور ہزاروں خوبیاں دیتا ہے عزت حرمت بخشتا ہے  
 اور آخرت میں آخر کو مومنوں مسلمانوں کو بہشت میں داخل کریگا سب کسی کو مومن  
 کافر سچے جھوٹے کو دنیا سے آخرت کی راہ میں چل کر قیامت میں پروردگار کے  
 حضور میں پہنچاتا ہے جزا سزا ہر ایک کو ملیگی اور قیامت کے دن دوزخ کے اوپر  
 بلصراط کھڑا ہووے گا ہر ایک کو اسی راہ پر گزرنا ضرور ہووے گا بلصراط بال سے ہر ایک پر  
 ہے تلوار سے تیز تر ہے بیش ہزار برس کی اسپن راہ ہے سب کوئی اسی راہ پر ہو کر  
 چلیگا سچے مومن مسلمان آرام سے خوشی سے شتابی سے چلے جاؤ نیگے مار ہو جائیگا  
 اور جھوٹے لوگ منافق مشرک کافر چل نہ سکیں گے پاؤں ہاتھ کٹ کٹ کر دوزخ میں  
 گر پڑیں گے اور فرشتے آگ کے گزر ہاتھ نہیں لئے ہوئے دونوں طرف سے ملے  
 کھڑے ہووے گے ہر کسی سے ایک طرح کی بات کا سوال کریں گے پوچھیں گے اس پر



کے اور پرست مقام میں جدا جدا سوال ہو گا جو کوئی ٹھیک جواب دیو گا اچھی طرح  
چلا جاوے گا اور جو کوئی جس مقام میں جواب نہ دے سکیگا وہیں کٹ کر دوزخ میں گر  
جاوے گا اول مقام میں ایمان کا سوال کرینگے پوچھینگے دنیا میں تو اللہ و رسول کے اوپر  
ایمان لایا تھا خدا تعالیٰ کو ایک جانتا تھا اسکی بندگی میں اور کسی کو شریک کرتا تھا  
یا نہ کرتا تھا پھر جو کوئی دنیا میں بے ایمان تھا کافر مشرک منافق تھا اسجگہ سوال میں  
اٹک جاوے گا کلمہ نہ پڑھے سکیگا پانچ سات تباہ ہو گا فرشتے گزر مار کر دوزخ میں ڈال  
دیونگے اور مومن مسلمان اپنے ایمان کی خبر دے کر کلمہ پڑھ کر آگے چلا جاوے گا  
پھر دوسرے مقام میں نماز کا سوال ہووے گا پوچھینگے تو مسلمان تھا نماز پڑھتا تھا یا نہ پڑھتا  
تھا اور جو پڑھتا تھا تو کس طرح پڑھتا تھا فرض واجب سنت مستحب فاسد مکروہ نماز  
کے ارکان احکام کیا ہیں جو اچھی طرح جواب دے سکیگا اچھی طرح سے آگے چلا جاوے گا  
اور جو جواب میں اٹک جاوے گا اور دنیا میں نماز نہ پڑھتی کچھ نہ کہہ سکیگا وہ بند نیچا  
میں پڑے گا بات بہت مشکل ہو پڑے گی ایک ایک بات کے تفاوت میں ہزار ہزار برس  
قید پڑے گا پھر تیسرے مقام میں زکوٰۃ کا سوال ہووے گا چوتھے مقام میں روزہ کا  
سوال ہووے گا پانچویں جگہ میں صلہ رحمی کی بات پوچھینگے ہیں بھانجے کا حق بچا لایا تھا  
ان کا حق تلف کیا تھا چھٹے مقام طہارت کا یعنی وضو غسل پاکی ناپاکی کا سوال  
کرینگے ساتویں مقام ما باپ کا حق خویش اقربا بھائی بند یار آشنا دوست ہمسائے  
ان کے کا حق ادا کیا تھا یا نہ کیا تھا یہ سوال ہووے گا جو کوئی اس سوال کا جواب اچھا دے  
وے گا سب گرفتار ہوئے فراغت کر چکیگا فارغ ہووے گا چھٹی پاویں گاتب بہشت میں جاوے گا  
داخل ہووے گا اور جو کوئی اچھا جواب نہ دیوے گا دوزخ میں گرے گا عذاب میں پڑے گا  
یہ حقیقت اس گزرگاہ کی ہے سب کسی کو اس راہ پر جانا ہووے گا خواہ خواہ اللہ  
گزرنا ہووے گا یہ سب معاملتیں اسجگہ ہر اک کے اوپر گزریں گی جیسا جیسا دنیا میں جس



کسی نے کام کیا ہو گا ویسا ہی ویسا پاویگا اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرشتے اس گزر  
 میں منتظر ہیں موجود ہیں ہر ایک کے حال کے موافق ہر ایک سے سلوک کریں گے کوئی  
 اچھی طرح سے چلا جاویگا یا راتر جاویگا کوئی بند میں پڑ جاویگا مار کھاویگا حداب  
 میں پڑیگا یہ حقیقت ہے اس راہ کی تسمائے کو چاہئے جو دنیا میں اس حقیقت کو شکر  
 سمجھ بوجھ کر اچھی راہ میں قدم رکھے حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں  
 محکم ہووے اللہ تعالیٰ سے توفیق مانگے جو دین کی راہ میں اس کا قدم ثابت کر دیوے  
 اور کسی راہ میں نہ جا پڑے گمراہ نہ ہو جو صاحب علم ہو آپ کتاب کا پڑھنے والا  
 ہو تو دین کی کتابوں سے قرآن مجید سے تفسیر سے حدیث سے دین کی راہ کو معلوم  
 کر لیوے اسکے موافق کام کرے اور جو ان پڑھا ہو تو طاقت کے موافق علم حاصل  
 کرے پڑھے اور جو آپ پڑھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو پڑھوں سے پوچھتا  
 رہے ایمان کیا چیز ہے مسلمان فی کیا چیز ہے ایمان کے اعتقاد کی حاصل کتنی ہیں اللہ  
 تعالیٰ کی کیسی صفاتین قرآن مجید میں کیا کیا کچھ فرمان ہیں کیا نصیحتیں ہیں حضرت  
 محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے آخرت کی کیسی حقیقت ہے سب خلق آخر  
 کو جوینگے اٹھینگے کیسی معائناتیں انکے آگے آئیں گے دوزخ کیسی ہے اور کیا ہے جہنم  
 بہشت کیسی ہے اور کیسی نعمتیں ہیں اس میں حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 دنیا میں کیا کیا کام کئے کیسے کیسے کام امت کو فرمائے کس طرح خدا تعالیٰ کی بندگی  
 کی کس طرح نماز پڑھی روزہ رکھا خلق سے کیا معاملتیں کین کس طرح اٹھے کس طرح بیٹھے  
 کس طرح کھایا کئے کس طرح پایا کیا عبادت تھی کیا عادت تھی یہ سب علم اور جو دین  
 کے علم ہیں سب ضرور ہیں لازم ہیں جس کسی نے نیک بندے نے یہ راہ پائی اور اس  
 راہ کے اوپر قائم ہوا بری راہوں سے دور ہوا دنیا میں بھی خوش رہا مرنے کے بچھے  
 بھی خوش ہوا اور آخرت میں بھی خوشی سے اس گزرگاہ سے چلا جاویگا تائبی



سے پل صراط کے اوپر سے گزر جاوے گا بہشت میں پہنچ جاوے گا اور جس نے اس راہ کو  
 نہ بوجھانہ سمجھا نہ پایا دین کی راہ میں نہ چلا دنیا میں آخرت میں دونوں جہان میں  
 خوار ہو وے گا کہیں اس کا ٹھکانا نہیں اللہ تعالیٰ سب مومنوں کو جو پل سے ناواہی  
 سے گمراہی سے بے فرامانی سے اپنی پناہ میں رکھے یہ حقیقت ہے اچھی راہ کی پہہ بات  
 ہی عزت کی بہتری کی جو کوئی اس اچھی راہ میں دین کی راہ میں چلا طے ہر باطن  
 کے کام دین کی بہتری بزرگی کو پہنچا دنیا میں آخرت میں عزت آبرو پائی اور جن نے  
 دین ایمان کی مسلمان کی راہ چھوڑ دی وہ دونوں جہان میں خوار ہووے دین کی راہ  
 اور یہ ہے ایمانی کی راہ خوار کی راہ ہے آدمی کو چاہئے کہ اس میں فرق کرے  
 سوچ کر اچھی راہ اختیار کرے و لوگ سے آدمی جن کو ایمان نہیں اللہ و رسول کو آخرت کو  
 نہیں پہچانتے نہیں جانتے عزت اور خوار کی اور نیک نختی اور بد نختی دنیا ہی  
 میں بوجھتے ہیں وہ بڑے نادان ہیں یہ حقیقت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاَمَّا  
 الْاِنْسَانُ اِذَا مَآ اَبْتَلَاۤهُ رَبُّهُۥ فَاَكْرَمَہٗ وَنَعَمَۥ فِیْضُوۡلِہٖۤ اَلْکُوۡنِ پھر آدمی  
 جوقت آزمایا اس کو پروردگار نے اسکے پھر بزرگی دی اس کو اور نعمت دی  
 اس کو پھر کہتا ہے پروردگار نے میرے بزرگ کیا مجھے بڑا کیا مجھے وَاَمَّا اِذَا  
 مَآ اَبْتَلَاۤهُ فَقَدَرۡ عَلَیْہٖۤ سِرۡقَہٗ فِیۡقُوۡلِ رَبِّیۡۤ اِهَآۡنِیۡۤ اَوۡرَجِبۡۤ اَزۡمَآیَاۤ اَدَمی کو  
 پروردگار نے پھر تنگ کیا اسکے اوپر رزق کو وہ کہتا ہے پروردگار نے میرے  
 حقارت کی میری امانت کی میری خوار کیا مجھ کو وہ آدمی جو کافر ہیں منافق  
 ہیں بیدین ہیں بے ایمان ہیں اور جو بے ایمان ہیں دین میں سست ہیں آخرت میں  
 اوپر یقین نہیں رکھتے رات دن دنیا کے کام دنیا کی دوستی میں ڈوبے رہتے ہیں  
 آخرت کے اوپر کچھ ایمان نہیں رکھتے ایسے لوگوں کے پاس بزرگی بڑائی عزت  
 آبرو کچھ ہی سود دنیا کے مال میں اسباب میں روئے اشرافی میں ہے ان لوگوں کو



اسی بڑائی کی فکر ہے اسی بڑائی کو ڈھونڈتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سب بندوں کو ہر طرح سے  
 آزماتا ہے بہت لوگوں کو دنیا کی فراغت جمعیت مال دولت میں آزمائش کرتا ہے  
 جو کونسا بندہ یہ دولت نعمت پا کر شکر بجالا دے یا مال کو خدا تعالیٰ کے حکم میں خرچ  
 کرے گا اچھے کام میں دین کے کام میں لگا دے گا غریبوں کی خبر لیوے گا بھوکھوں کو  
 کھلا دے یا ننگوں کو پہنا دے یا حق میں لیوے یا حق میں دیوے گا جو کوئی ایسا کرے گا  
 آخرت کو ثواب پاوے گا اور کونسا بندہ اس دنیا کی نعمت دولت پا کر ناشکری کرے گا  
 مال کو حرام میں کھوے گا نیکو غرور کرے گا گناہوں میں پڑے گا اللہ تعالیٰ کے حکم کو الٹا کرے گا اس سبب  
 دوزخ کے عذاب کے لائق ہو جاوے گا یہ ایک طرح کی آزمائش ہے اور بہت لوگوں کو  
 فقیر سی نادار سی تنگی تصدیع میں آزماتا ہے جو کونسا بندہ اپنے ایمان میں رہ کر صبر  
 کرے گا اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے اوپر راضی رہے گا بہشت کے ثواب کے لائق ہو جاوے گا  
 اور کونسا بندہ بی صبری کرے گا اللہ تعالیٰ کا شکوہ کرتا رہے گا تقدیر سے ناخوش  
 ہو جائے گا بد راہی میں جاوے گا دوزخ میں گرنے کا سزاوار ہو کر آخر کو دوزخ میں  
 بد بخت ہو جاوے گا اللہ تعالیٰ مومنوں مسلمانوں کو اس بلا سے اپنی نیاہ میں رکھے  
 طرح کی یہ آزمائش دنیا میں اللہ تعالیٰ نے بنائے تاکہ ساتھ کرتا ہے جب ان آدمیوں کو  
 جو کافر مشرک منافق بدین ہیں اور وہ لوگ جو دین میں کست ہیں دنیا ہی کے طلب  
 کر نیوالے ہیں وہ پاک پروردگار آزماتا ہے تو ان کو مال دنیا دولت اولاد مراد و خواہش  
 نعمتیں دیتا ہے وہ ایسے دنیا میں دنیا کے کار بار میں مشغول ہوتے ہیں جو کوئی  
 ان کو ہدایت کرے آخرت کی راہ بتا دے آخرت کے بھلے کی باتیں سناوے تو وہ  
 اس ہدایت کو کچھ نہیں سمجھتے خیر خوبی کی باتیں کچھ نہیں مانتے جو کوئی ان لوگوں سے  
 کہتا ہے تم دنیا میں اتنے مت مشغول ہو جاؤ دنیا کے مال کے اوپر مغرور مت رہو  
 غافل مت ہو ظلم زیادتی گناہ مت کرو آخرت میں تم کو عذاب ہووے گا دوزخ



میں پروگے آگ میں جلو کے سمجھو بندگی کرو اپنے کفر شرک نفاق کو چھوڑو ایمان کے  
 مسلمان کے کام میں سستی مت کرو تو وہ لوگ اسکے جواب میں کہتے ہیں ہم کو خدا  
 بزرگی دی ہی ہے مال دولت میں بڑا کر دیا ہے ہم کو کیا پرواہ ہے کچھ ہو و بگا دنیا میں  
 ہم بڑے ہیں اور بڑے باپ کے بیٹے ہیں آخرت میں بھی ہم کو بڑائی ہے بلکہ پھر اتنی  
 محنت کرنے سے ہم کو کیا کام ہے اور جب ایسے لوگوں کو وہ خداوند پاک آزمائش  
 کرتا ہے روزی رزق کو تنگ کرتا ہے فقیری ناداری میں آزماتا ہے بیٹا بیٹی ان کے  
 مار ڈالتا ہے اے آدمی بے یقین اللہ تعالیٰ کی قضا سے سخت ناخوش ہوتے ہیں  
 ناراض ہوتے ہیں گلہ کرتے ہیں ہر وقت شکوہ کرتے ہیں کہتے ہیں ہم کو خدا نے خوار  
 کیا ہمارے امانت کی ہمارے سوا کیا ہمارا برا کیا ایسے آدمی بے یقین ہیں جو آخرت پر  
 ایمان نہیں آخرت کی خوبی کے اوپر یقین نہیں رکھتے وہ دنیا ہی کی دولت کو مال کو  
 دنیا ہی کی جمعیت کو فراغت کو دنیا ہی کے اسباب کو اولاد مراد کو بہت بڑی بات  
 بوجھتے ہیں عزت آبرو اپنی سب طرح کی اسی میں سمجھتے ہیں اسی کی زیادتی میں خوش  
 ہوتے ہیں اور روزی کے کم ہونے کو فقر فاقہ کو بہت برا جانتے ہیں دنیا کے مال دولت  
 اولاد نہ ہونے کو اپنی رسوائی اپنی امانت اپنی خوار خرابی سمجھتے ہیں اس سبب بہت  
 ناخوش رہتے ہیں ناخوشی ظاہر کرتے ہیں گلہ شکوہ کرتے رہتے ہیں بہت آدمی ایسے  
 ہیں جو کافر ہیں مشرک ہیں اور دنیا کے دو لہتمند ہیں اور انکو کوئی ہدایت کی بات کہے  
 اچھے کاموں کی طرف بلادے برے کاموں سے منع کرے تو ہرگز نہیں مانتے اور یہی  
 بات کہتے ہیں ہم اچھے ہیں ہمارا دنیا میں بڑا مرتبہ ہے اور آخرت بھی ہو چکی تو ہمارا  
 بھلا ہی ہو و بگا اور اگر فقیری میں ہو وین تو بھی ایمان نہ لاوین اور کہیں خدا نے  
 ہم سے دنیا میں کیا بھلا کیا جو آخر کو آخرت میں بھلا کر بگا خوار خرابی میں پروگے ہیں  
 اور وہ لوگ جو منافق ہیں اور انکو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں مال دولت دیا ہے تو اپنے نفاق ہی کو بڑا کرتے ہیں یہی

جس کا کیا ہے

دین



دل میں یہی کہتے ہیں خدا نے ہمیں اس طرح بے ایمانی میں دولت دی ہے تو یہی بات  
 ہمارے بھلی ہے اور جو ان کو فقیر کرے نادار کرے تو بھی نفاق زیادہ کرتے رہتے  
 ہیں کہتے ہیں مسلمانوں سے ہم کو کیا فائدہ ہوا، کلمہ پڑھنے سے ہم کو کیا نفع ہوا ہے  
 جو کچھ مسلمانوں کے کام کریں اس طرح وہ مسلمان بھی جو اپنے ایمان میں سست  
 ہیں آخرت کی حقیقت خوبی ان کو کچھ معلوم نہیں زیب زینت خوبی دنیا ہی کی دیکھتے ہیں  
 اس کو بہت بڑی چیز جانتے ہیں جب خدا تعالیٰ ایسے لوگوں کو دنیا کا مال دولت دیتا ہے  
 آزمائش فرماتا ہے تو یہ لوگ اپنی اس دولت میں مغرور ہو جاتے ہیں دین کے علم سے  
 دین کے کاموں سے دین داری سے دین کے عاملوں فاضلوں سے برار رہتے ہیں  
 کرتے ہیں حقارت کی نظر دے دیکھے لوگوں کو دیکھتے ہیں آپ کو بہت بڑا جانتے ہیں  
 اپنے دلمیں بوجھتے ہیں جو اسی طرح ہمیشہ خوش رہینگے یہ دلمیں سمجھ کر اپنی دنیا کے عیش  
 میں خوشی میں سب دنیاداری کے کاموں کو بھولے رہتے ہیں آخرت کی اپنے بھلے کی فکر  
 نہیں کرتے اور جو تنگی تصدیع میں پڑیں فقر فاقہ میں پروردگار ان کو آزمائش  
 کرے تو اپنے دلمیں بوجھتے ہیں زبان سے کہتے ہیں خدا تعالیٰ نے ہم کو خواری میں  
 خرابی میں ڈالا ہے کیا ہمارا بھلا کیا ناز و روز سے کیا ہم کو فائدہ ہوا مسلمانوں کے  
 کاموں کا کیا اچھا بد لا دیا اس طرح گلہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی نبدگی سے روزے  
 نماز سے دلمیں اعتقاد کو سست کرتے ہیں ایمان اور مسلمانوں کے کاموں کی خرابی  
 علموں کا بد لا دینا ہی کے مال دولت کو سمجھتے ہیں یہ بات ایسا اعتقاد بہت بڑی  
 جہالت ہے نادانی ہے آخرت کی حقیقت سے بخبری ہے اللہ تعالیٰ نے جو کچھ مومنوں  
 مسلمانوں کے واسطے اچھے کاموں کا بد لا آخرت میں مقرر کیا ہے اس سے ان کو  
 بے خبری ہے بیہوشی ہے اور بے آدمی جو سچے مومن مسلمان ہیں یقین ان کا کامل ہے  
 ان کے پاس دنیا کے مال دولت کا ہونا نہ ہونا برابر ہے مال دولت کے ہونے سے



کچھ اپنی عزت حرمت نہیں بوجھتے اور اسکے ہونے سے اپنی بے حرمتی نہیں سمجھتے عزت  
 حرمت آبرو کرامت اپنی اسی میں بوجھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اُن کو جہل کی بلا سے  
 نادانی کے گمراہی کے کوئے سے نکال کر فہم کے ایمان کے درجے میں پہنچا یا مسلمان کیا  
 مسلمان کی دولت بخشی اپنی بندگی کی توفیق عنایت کی زیادتی بڑائی بزرگی اسی میں بوجھتے ہیں  
 جو ایمان میں مسلمان ہیں رہیں تقویٰ میں زہد میں زیادہ زیادہ توفیق پاتے جاوین خلاق  
 اچھے ہوتے جاوین بد خصلتیں چھوٹی جاوین نیک خصلتیں آتی جاوین اللہ و رسولؐ  
 کی محبت زیادہ ہووے اللہ تعالیٰ کی یاد سے شوق سے دل معمور ہو جاوے رسول اللہؐ  
 کی پیروی میں قائم ہو جاوین اللہ تعالیٰ کی بندگی میں محکم ہووین خلق کے اوپر شفقت  
 کرتے رہیں یمینوں کے اوپر ہر بانی کرتے رہیں اپنے مقدر سے بھوکھونکا پیٹ بھریں  
 تنگن کو کپڑے پہناوین ہر ایک پر احسان کرتے رہیں سب کا بھلا چاہتے رہیں  
 یہ باتیں اور سیطرہ کی بہت باتیں ہیں جو مومن اپنی بڑائی اس میں بوجھتے ہیں  
 اور خوار سی خرابی ذلت حقارت کفر میں شرک میں نفاق میں بے ایمانی میں سمجھتے ہیں  
 جس طرح وہ شخص اُن بلاؤں میں پھنسا ہی جہالت سے کفر سے شرک سے نفاق سے  
 نکل نہیں سکتا ویسا ہی بے ایمانی کی باتوں کو بھلا جانتا ہی اور ایمان اور مسلمان  
 کے کاموں کو برا جانتا ہی اس سبب جو سچے مسلمان ہیں بوجھتے ہیں کہ یہ بہت  
 بڑی خرابی اور امانت ہے جو خدا تعالیٰ نے اُنکے اوپر ڈالی ہے خدا تعالیٰ سے  
 پناہ مانگتے ہیں اور جب آپ میں دیکھتے ہیں کچھ غفلت آگئی بندگی کی توفیق کم ہوگئی  
 کوئی گناہ ہو گیا کسی فرض میں واجب میں خلل آ گیا کوئی سنت ترک ہوگئی کسی حرام کی  
 خواہش نفس میں پیدا ہوئی دنیا کے مال کی دوستی دہین آگئی امر نہی کے ادا کر نہیں کچھ  
 خلل آ گیا تو ان باتوں میں اپنی حقارت ذلت دیکھتے ہیں ندامت کرتے ہیں شرمندہ  
 ہوتے ہیں توبہ کرتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اُنکو عزت کے درجوں میں پہنچاتا ہے



دین کے کاموں میں محکم کر دیتا ہے اور جس کو دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو دنیا کا مال  
 دیا ہے دو لقمہ کیا ہے اور توفیق نہیں دی جو اس مال کو خدا کی راہ میں خرچ کرے  
 بخیلی کرتا ہے دین کی جگہ میں نہیں دیتا نالایق کاموں میں حرام باتوں میں اٹھاتا ہے  
 یتیموں کی خبر نہیں لیتا غریب فقیروں کی کھانے پینے میں یاد نہیں کرتا اور صلہ  
 رحم حق ہمسایوں کا مسافروں کا اور جو حق اس کی گردن کے اوپر ہیں نہیں بجاتا تو ان  
 باتوں کو ایسے کاموں میں امانت بخارت بوجھتے ہیں دنیا کے ہونے نہونے میں  
 بڑائی چھوٹائی نہیں بوجھتے اسی بات پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگلا یہ بات نہیں  
 حوتم گمان کرتے ہو اسی کا فرشتہ کو بے ایمانوں دنیا آزمائش کا محل کا گھر ہے جزا  
 کی جگہ نہیں اکرام اور امانت کی جگہ عزت اور خواری کا ٹھکانا جو عملوں کے بدلے  
 میں مقرر ہوا ہے آخرت ہی دنیا نہیں دنیا میں عزت اس بات میں ہی جو خیر کے کام  
 کرو دنیا کے مال دولت میں نہیں ہی دنیا کی خواری خرابی اس بات میں ہی جو برے  
 کام کرو بری خصلتیں تم میں ہو جاوین ماداری فقیری میں نہیں بل لا تکرہون الیم  
 بلکہ امانت خواری تمھاری اس میں ہی جو یتیموں کے حال پر نیکی نہیں کرتے یہ بہت بری  
 بات ہے بچو بد بنتی ہے مسلمانوں کو لازم ہے جس بچے کا باپ مر جاو اسکے اوپر چاہے  
 شفقت کریں پیار کریں اسکے کھانے پینے کی خبر لیوین اس کو تربیت کریں اللہ تعالیٰ  
 کے پاس قبولیت کا درجہ پاوین اور اس بات کا اٹا کرنا کافروں بے ایمانوں کا کام  
 ہے وَلَا تَخَاصُّوْنَ عَلَى طَعَامِ الْمَسْكِيْنَ اور یہ بات ہے جو آپس میں ایک دوسرے  
 کو فقیر مسکین کے کھانا دینے کے واسطے نہیں کہتے آپ بھی کسی بھوکے کو کھانا نہیں  
 کھلاتے اور جو لوگ طاقت کھلانے پلانے کی رکھتے ہیں ان کو غریبوں کی کھانے  
 کھانا دینے میں رغبت نہیں دلاتے نصیحت بھی نہیں کرتے وَتَأْكُلُونَ الثَّرَاثَ  
 اگلا لٹا اور یہ بات ہے امانت کی تمھاری جو کھاتے ہو تم میراث کے مال کو بہت



سخت کھانا حرام حلال میں کچھ تفاوت نہیں کرتے اور میراث والوں کا حصہ دہا رکھتے ہو  
 بہت بہت طرح کی لذتیں لینے میں مشغول ہوتے ہو بھانت بھانت کے کھانے پکا کر  
 رات دن کھاتے رہتے ہو پیٹ بھرتے رہتے ہو اور کچھ اپنی آخرت کے بھلے کا غم نہیں  
 کھاتے و نرات کھاتے ہی کی فکر میں کھاتے ہی کے کام میں رہنا حیوانوں کا کام ہی  
 یہ بھی بہت بری بات ہے وَتَحِبُّونَ الْمَالَ حُبَّ الْجَمِّ اور یہ بات ہی امانت کی  
 تمہارے جو دوست رکھتے ہو مال کو بہت دوست رکھنا مال کا خواہ حلال ہو و خواہ حرام  
 ہو و بڑی محبت اسکی رکھتے ہو مال جمع کرنا میں بڑی حرص ہے تم کو کبھی طر حکا مال ہو و  
 لے لیتے ہو یہ سب باتیں بد بختی کی دلیل ہیں خوار سی کی نشانیاں ہیں پھر انھیں باتوں  
 میں امانت ہی تمہاری اور نادار سی فقیر سی میں امانت نہیں اور جو سچے مومن مسلمان  
 ہیں انکو دنیا کی اور دنیا کے مال کی محبت نہیں وے اللہ تعالیٰ کے حکم کی رسول اللہ ﷺ  
 علیہ وسلم کی متابعت پیروی کی دین کے علم کی محبت دوستی رکھتے ہیں حلال کھاتے ہیں  
 عبادت بندگی کرنے کی قوت کی نیت سے کھاتے ہیں اپنے مقدور کے موافق ہر ایک  
 کا حق پہچانتے ہیں بھوکھو لکو کھانا کھلاتے ہیں مسکین فقیروں کی حاجت بر لاتے ہر  
 یتیم بچے کے حال پر شفقت کرتے ہیں یہ باتیں ہیں بڑی عزت کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک  
 دنیا کے مال و دولت میں کچھ بڑائی نہیں گلا لایق نہیں بچا ہے کسی کے نہیں جو اسطر حکا  
 اعتقاد رکھے دنیا کے مال و دولت میں اپنی بڑائی بوجھے فقیر سی کو خوار سی جانے فقیر و لکو  
 خوار سمجھے اور بے ایمانی بے دینی کے کام کرتا رہے اِذَا دَكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا  
 جسوقت کوٹی جائیگی زمین ہلائی جائیگی ٹوٹ جائیگی کوٹنے پر کوٹنا ٹوٹنے پر ٹوٹنا ریزہ  
 ریزہ ہو کر ہموار برابر ہو جائے گی بلند سیستی او پچا نیچا اس میں نہ رہیگا و جَاءَ رَبُّكَ  
 وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا اور آویگا حکم پر وردگار کا تیرے خلق کی جزا دینے کے واسطے  
 اول آخر کی خلقت زندہ ہوو گی سب جی اٹھیں گے ہر ایک اپنے عمل کا جزا بدلا پاویگا



پروردگار کی قدرت کے اکثر تماشے ظاہر ہووینگے نظر آوینگے ہر آسمان کے فرشتے  
 حشر کے میدان میں صف باندھ باندھ کر کھڑے ہووینگے اول تمام خلق کو اول آخر  
 کے آدمیوں کے پہلے آسمان کے فرشتے گھیر کر کھڑے ہونگے پھر دوسرے آسمان کے  
 فرشتے صف باندھ کر پہلے آسمان کے فرشتوں کو گھیر کر کھڑے ہووینگے اسطرح سے  
 سب آسمان کے فرشتے صف باندھ کر ایک دوسرے کے پیچھے کھڑے ہووینگے حکم کی تظاری  
 میں — ہووینگے جب کو حکم ہووے گا ویسا ہی کریگا و جائیومئذ یجھنم اور  
 لائی جاوے گی آسمان دوزخ فرشتے اس کو حکم سے پروردگار کے کھینچ لاوینگے عرصات  
 میں حشر کے میدان میں حاضر ہونگے خبر میں آیا ہی جب حکم ہووے گا دوزخ کو حاضر کرو  
 ستر ہزار ہزار بنجیرین گاہوونگی ہر ایک زنجیر سے ستر ہزار فرشتے لگ کر دوزخ کو  
 کھینچ کر لاوینگے اور اسوقت دوزخ غصے سے جوش مارے گی پہاڑ پہاڑ برابر شعلہ دوزخ  
 ٹھلکنگے ایسی ہیبت کی آواز آئے گی کہ دوزخ ٹھلکنگے جو حشر کے میدان میں کوئی نہ رہے گا  
 خوف سے ڈرے ہیبت سے زانو کے اوپر گر پڑے گا ہوش جو اس سب کسی کے  
 جائے رہینگے پر پیغمبر کو ملائے ولی مومن مسلمان بھی اس ہیبت میں پڑ جاوینگے گرجاؤ  
 کافرون منافقون کی آواز ہوئی ہر کوئی اسوقت یا نفسی یا نفسی کہیگا کوئی کسی کو یاد  
 نہ کریگا سب کسی کو ہیبت مارے اپنی ہی فکر پڑ جاوے گی سوائے حضرت محمد رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ کے کہ وہ اپنی فکر اسوقت کچھ نہ کریں گے اپنی امت ہی  
 کے واسطے دعا کریں گے کہ یہی امتی الہی میری امت کو اس ہیبت سے  
 غضب سے نجات بخیر فرمائے دوزخ اسوقت حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کے جواب میں  
 کہیں گی یا محمد صبر تجھے میں امت سے جو سچے مومن مسلمان ہیں کیا کام ہی اللہ تعالیٰ  
 اسوقت سب فرشتے سے فرماوے گا دیکھو میرے دوست کی طرف میرے حبیب کی طرف  
 سب کوئی نفسی نہیں ہوئی محمد امتی امتی کہتا ہی اسوقت بھی حضرت محمد رسول اللہ ص



کا درجہ مرتبہ سب خلق کے اوپر ظاہر ہووے گا سب کوئی جا ہیگا جو ایسا بندہ پیارا مقبول  
 خدائے تعالیٰ کا کوئی نہیں جب ہول ہدیت حشر کے میدان میں پڑ جاوے گی اسوقت ہر  
 کسی کو اپنی حقیقت سوجھ پڑے گی دنیا کی زندگی کی حشرت کھاوے گا دنیا مفت ہاتھ سے  
 جانے رہے گا غم اٹھاوے گا یومئذ یبکون الناس ذللاً الذکر الذکر ہی اسدن نصیحت  
 لیو یگا اپنے گناہوں کو یاد کرے گا آدمی اور کہاں ہے کہ کو فائدہ نصیحت کا وہ لوگ  
 جو دنیا میں کافر رہے مشرک منافق بے دین آخرت کے اوپر ایمان نہ لائے قیامت  
 کے دن کی حقیقت کچھ نہ جانی معلوم نہ کی دنیا کی فکر میں رہا رہے آخر کی کچھ فکر نہ کی خوب  
 خیال سا جانا برسی باتیں برے کام کرتے رہے اپنے اپن اور سلمانی کو ٹھیک نہ کیا  
 اسی غفلت میں دنیا سے چلے گئے جب ہول ہدیت میں آن پڑیگی تب ہزاروں طرح کی  
 حسرتیں اپنے دل میں کریں گے افسوس کریں گے کہیں گے ہم کیا کیا کیا کیا پیغمبروں کی  
 پدایتوں کو ماننا خاطر میں نہ لائے مرشدوں کی بات نہ سنی کچھ اچھا کام نہ کیا بہت  
 پیچھا دینگے اسدن سب خبر و نگوچ جائیں گے سب نصیحتوں کو اپنے دل میں مانیں گے کہیں گے پیغمبر  
 سچ کہتے تھے کہو یقین نہ ہوا اسد تعالیٰ فرماتا ہے اس دن ان کی نصیحت کرنا کچھ  
 فائدہ نہ کریگا افسوس کرنا کچھ کام نہ آئے گا کام کات گذر گیا عمل کا ٹھکانا  
 دنیا میں تھا وہ بے فائدہ جاتا رہا آخرت بدلے کی جگہ عمل کی جگہ نہیں ہی  
 جس نے دنیا میں اسد تعالیٰ کا حکم بجا لا کر مرضی کے رضا مند عملے کام کئے اچھا بدلہ پاد  
 اور جس نے حکم نہ مانا پیغمبر مرضی کے کام کئے خوار ہو گیا برا بدلہ پاد اور جو وقت کا فریاد نہ کیا  
 برسی صورتیں عذاب کی صورتیں نظر آویں گی ہدیت پڑے گی ال برادیکھیگا یقول  
 یا کینے قد مت لیحیاتی کیسکا کاش میں آگے بھیجا میں جینے کے واسطے  
 بے دین بے ایمان آدمی اسوقت غم کھاوے گا حشر کریگا کہیں گے میں نے کیا برا کام  
 کیا خوب ہوتا جو دنیا میں ایمان لاتا بندگی کرتا دنیا کی تھوڑی سی کامیابی میں حیرت کا کام کرتا



اس دن کیواسطے اس جہان کے ہمیشہ کے چلنے کے واسطے خوبان نعمتین دو کتنیں بھیجتا اس حسرت  
 میں ایسا ملتا رہے گا کچھ فائدہ نہ کرے گا فَيَوْمَئِذٍ لَا يُعَذِّبُ عَذَابُهُ أَحَدًا وَلَا يُثِقُ  
 وَثَقُهُ أَحَدٌ پھر اس دن قیامت کے روز عذاب نہ کرے گا خدا کا سا عذاب کرنا کوئی اور  
 نہ نہ کرے گا خدا تعالیٰ کا سانس نہ کرے گا کوئی اسد تعالیٰ کا فروں منافقوں کو ایسی ہی طرح  
 سے عذاب کرے گا جو ایسا ہے عذاب کرنا کسی کے اوپر کسی بندہ کو قدرت نہیں  
 اور ایسے محکم بندوں و قید و بین و وزخ کی ان کو بند کرے گا جو کوئی کسی کو اسطر  
 بند نہ کر سکیگا کافر مشرک سنا ہے ایسے سخت بندوں میں طوق زنجیروں میں پڑینگے  
 جو تمام آسمان زمین کی خلق ہووین اور چاہیں کہ کسی ایک و زحی کافر مشرک کو چھڑا  
 لیوین نہ چھڑا سکیں گے سب کو پائین قید و ننگے ٹوڑنے میں عاجز ہو جاوینگے پھر اللہ تعالیٰ  
 نے دوزخیوں کی حقیقت کو ان فرما کر کچھ سچے مومنوں مسلمانوں کی حقیقت کو بیان فرمایا  
 جس وقت مومن مسلمان ہیں پاک اعتقاد دنیا سے اٹھا چاہتا ہے دنیا کو چھوڑتا ہے  
 آخرت کی طرف کوچ کرے گا جان بدن سے جدا ہوتی ہے اس وقت خدا تعالیٰ کی طرف  
 سے فرشتے اگر اسکو خواہتا ہوتے ہیں کہتے ہیں يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ اِی  
 جان پاک آرام پائی ہو تو اِجِیْ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً رجوع کر چل اس دنیا  
 سے اپنے پروردگار کے پاس اس حال میں جو تو خدا تعالیٰ سے راضی ہے اور خدا تعالیٰ  
 تجھے راضی ہے یہ جو تون میں بندہ کو آوے گی جس بندہ نے ایمان میں آرام پایا ہے  
 خدا کی بندگی عبادت میں رہ کر پڑا ہے اسکے دل نے اسد تعالیٰ کی یاد میں اخلاص میں  
 محبت میں آرام پایا ہے اللہ تعالیٰ کے حکم میں راضی ہوا ہے اللہ تعالیٰ کو آپ سے راضی  
 کیا ہے فرشتے اسے قریب وقت میں یہ خطاب کریں گے جو خوش ہو کر آسانی سے اس دنیا  
 کو چھوڑ دے گا اس میں چلیگا پروردگار کی رحمت میں داخل ہو جاوے گا اور بعض  
 خاص بندوں کو اللہ تعالیٰ آپ خطاب کرتا ہے فرماتا ہے فَاَدْخُلْ



فِی عِبَادَتِیْ وَادْخُلْ جَنَّاتِیْ پھر داخل ہو ورا آئی جان پاک میرے خاص ...  
 بندوں کے درمیان اور میری بہشت میں میری خاص رحمت میں داخل ہو آرام کر خوش  
 رہ یہ رحمت کا خطاب مومنوں کے حق میں مرنے کے وقت بھی ہوتا ہے اور جب وقت قیامت  
 ہووے گی قبروں سے اپنی ہر کوئی اٹھیکر اس وقت میں ہووے گا اور جب وقت مومن بہشت  
 میں داخل ہووے گی اس وقت بھی یہ خطاب ہووے گا سیکو رحمت کے فرستے یہ خوشخبری  
 سناتے ہیں اور سیکو ہوا سطرہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے آپ یہ خوش وقت  
 سناوے گا اور خطاب کی سب طرح کی لذتیں اور فرسور خوشحالیان مومن کو ہو جائیگی  
 اور جن بندوں کی روحیں پاک ہیں ان روحوں کے اوپر یہ خطاب ہووے گی اللہ تعالیٰ  
 یہ خطاب آخر وقت اس بندے گنہگار کو بھی اپنے ک بندوں کے صدقے نصیب کرے  
 سو وہاں بلدی ہے اسمیں بائیں آئین تر اسی کلمہ رتین سو اکتیس حروف

١٠٠

لَا أَقْبِلُ هَذَا الْبَلَدَ وَتَمَّ كَرَّمَاهُ بَيْنَ عَيْنِ اس شہر کی ہند ہی مکہ کے شہر کی وہ  
 بڑا بڑا شہر ہے وَأَنْتَ حِلُّ هَذَا الْبَلَدِ اور تو حل ہو و یگا اس شہر میں  
 یعنی مجھ کو قتل کرنا مکہ میں حلال ہو و یگا اور حلال یہہ جوہر اخل ہی یا محمد اس شہر  
 میں تو رہنے کا رہا ہی تیرے پیدا ہونے کی رہنے کی جگہ یہی مکہ کے شہر کو اللہ تعالیٰ نے  
 بڑی بڑی بخشی ہی مکہ کے درمیان میں اپنے نام کا بند کی بندگی کرے کہ واسطے  
 ایک گھر مقرر کیا بیت اللہ اس گھر کا نام رکھا حج کی جگہ امان کا ٹھکانہ کیا جو کوئی  
 اس گھر میں سچی نیت سے جاوے داخل ہووے و زرخ کے غلبے امن پاوے اور ظاہر کے  
 قتل سے مار نیسے امان میں ہے اس شرف کے ساتھ اپنے کے محمد رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے رہنے کا شرف زیادہ کیا اور فرمایا تو اس شہر ہے والا ہی اس سبب  
 اس شہر کی بڑائی ہے وَاللَّيْلِ وَمَا وَكَلَا اور سو گند کر میں جئے وائے کی



اور اسکی جو جہاں ہم قسم ہی حضرت آدمؑ کی جو سب آدمیوں کے باپ ہیں اور تمام آدمیوں کی جو  
 آدمؑ کی اولاد ہیں قیامت تک پیدا ہوتی جاتی ہیں اور بعضوں نے کہا ہے والد سے  
 ابراہیم خلیل اللہ مراد ہیں اور ماولا سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور انکی  
 اولاد ہیں اور مکے کے قسم کی اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی جو اٹھون نے کعبہ بنایا مکہ  
 میں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جو مکہ میں پیدا ہوئے اور مکہ میں اول رہتے تھے  
 قسم کا جواب یہ ہے لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ مقرر کیا گیا ہے ہم نے  
 آدمی کے تین سختی کے واسطے ممت مشقت رنج کھینچنے کے واسطے دنیا میں آخرت میں  
 اول آدمی کی پیدائش چار چیز کی بنی گرمی سردی تری خشکی چار چیزیں آپس میں ضد ہیں چار  
 طبیعت میں جو ایک غالب آوے زیادہ ہو ورنہ رنج آزار تصدیع پاؤں نہ پہننے اپنی مان  
 کے پیٹ میں رحم میں بے دان میں ذر ہٹا ہے پھر سختی سے باہر نکلتا ہے پھر کٹی برس عاجز  
 رہتا ہے چل نہیں سکتا کچھ کام کہیں سکتا بول نہیں سکتا ضعیف ہے محتاج ہے پھر اٹھون  
 کے نکلنے کا بڑا رنج کھینچتا ہے پھر بہت بیماریوں مرضوں میں گرفتار ہوتا ہے پھر وہ وہ  
 چھوڑنے کی تصدیع پاتا ہے پھر کون بیفائدہ کھیل کر مکتب میں قید پڑتا ہے پڑھنے لکھنے  
 میں استاد کی مار وھاڑ اٹھاتا ہے پھر کٹی برس میں عقل سمجھ دنیا کی دنیا کے کاموں کی  
 آتی ہے پھر جب بالغ ہوتا ہے حاجت سیاہ کی فکر پڑتی ہے جو روٹ کے ہوتے ہیں معاش  
 کی فکر و تدبیر و بین پڑتا ہے جھگڑے قضیے لڑائیاں ناخوشیاں آپس میں آتی ہیں  
 غم غصہ کھینچتا ہے پھر قوت پیدا کرنے کی ہر ایک کو جدی جدی طرح آگے آتی ہے  
 بغیر محنت کے حاصل نہیں تو کڑی چاکری میں پڑتا ہے حکم میں چلنے کی عوارسی  
 کھینچتا ہے تجارت سود اگر بن اور یا جنگل جنگل شہر شہر میں ادھر سے ادھر ادھر سے  
 ادھر مارا مارا اور پھر کھیتی کر میں تمام دن دھوپ میں چار گھنٹے میں گرمی میں  
 برسات میں سیلاب کے شکار ہوتا ہے زمین کو چھاڑتا ہے بیج بوتا ہے



اور اسکی جو جہاں ہم قسم ہی حضرت آدمؑ کی جو لب آدمیوں کے باپ ہیں اور تمام آدمیوں کی جو  
 آدمؑ کی اولاد ہیں قیامت تک پیدا ہوتی جاتی ہیں اور بعضوں نے کہا ہے والد سے  
 ابراہیم خلیل اللہ مراد ہیں اور ما والد سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور انکی  
 اولاد ہیں اور مکے کے قسم کی اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی جو اٹھون نے کعبہ بنایا مکہ  
 میں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جو مکہ میں پیدا ہوئے اور مکہ میں اول رہتے تھے  
 قسم کا جواب یہ ہے لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي كَبَدٍ تحقیق مقرر پیدا کیا ہی ہم نے  
 آدمی کے تین سختی کے واسطے محنت مشقت رنج کھینچنے کے واسطے دنیا میں آخرت میں  
 اول آدمی کی پیدائش چار چیز کی بنا اگر می سردی تری خشکی چار چیزیں آپس میں ضد ہیں چار  
 طبیعت میں جو ایک غالب آویں زیادہ ہو کر رنج آزار تصدیع پاؤں پہننے اپنی مان  
 کے پیٹ میں رحم میں بے دان میں پیدا ہوتا ہے پھر سختی سے باہر نکلتا ہے پھر کئی برس عاجز  
 رہتا ہے چل نہیں سکتا کچھ کام کر نہیں سکتا بول نہیں سکتا ضعیف ہے محتاج ہے پھر اٹھون  
 کے نکلنے کا بڑا رنج کھینچتا ہے پھر وہ بہت بیمار یوں مریضوں میں گرفتار ہوتا ہے پھر وہ وہ  
 چھوڑنیکی تصدیع پاتا ہے پھر کئی نسیفائدہ کھیل کر مکتب میں قید پڑتا ہے پڑھنے لکھنے  
 میں استاد کی مار دھاڑ اٹھاتا ہے پھر کئی برس میں عقل سمجھ دنیا کی دنیا کے کاموں کی  
 آتی ہے پھر جب بالغ ہوتا ہے طرح بیاہ کی فکر پڑتی ہے جو روٹ کے ہوتے ہیں معاش  
 کی فکروں تدبیروں میں پڑتا ہے جھگڑے قضیے لڑائیاں ناخوشیاں آپس میں آتی ہیں  
 غم غصہ کھینچتا ہے پھر قوت کے پرا کرنے کی ہر ایک کو جدی جدی طرح آگے آتی ہے  
 بغیر محنت کے حاصل نہیں ہو سکتا کری چاکری میں پڑتا ہے حکم میں چلنے کی خوار می  
 کھینچتا ہے تجارت سود اگر سی ما دریا جھگل جھگل شہر شہر میں ادھر سے ادھر ادھر سے  
 ادھر مارا مارا خوار پڑا پھر کبھی کریمین تمام دن دھوپ میں جا کر میں گرمی میں  
 برسات میں سیلوں کے نیچے تک کرنا رہتا ہے زمین کو چھاڑتا ہے بیچ بوتا ہے



جو کیداری کرتا ہے کتنی کتنی محنت کے پیچھے نوالا منہ میں پڑتا ہے دو کا مدار سی میں  
 کسی ٹکون کی لالچ میں سا گردن اپنی دو کا نہیں قید ہو پھار ہتا ہے مزدوری کر کے کسی  
 پیسوں کے واسطے سر کے اوپر بھاری بوجھ اٹھا کر سختی کا پچھا ہوا کوسون دوڑا چلا جاتا ہے  
 لوہا رہیں تھوڑی مزدوری کی خاطر سا گردن آپ کو گم میں جلاتا ہے دھوئیں میں تن  
 بدن کو کا لاکرتا ہے ابی طرح ہر ایک کسب جو قوت لاکر کرنے کے واسطے ہی بغیر محنت  
 بغیر سختی حاصل نہیں ہوتا ہے غرض ہر ایک آدمی باوجود ہ سے لیکر غریب فقیر تک سختی  
 میں رہتے ہیں بادشاہ نے یہ مال پایا ہے دولت پالی طبیعت اسکی کہتی ہے سب طرح کی  
 لذتیں لیتا رہ فرے اڑا تارہ آرام کرتا رہ سب لوگ باجائے پھیر لیتے ہیں غرض میں جانتیں  
 عرض کرتے ہیں ہزاروں طرح کے مقصد کہتے ہیں اندر میں چھپی نہیں ملتی ایک دم بھی  
 خاطر جمع کے ساتھ آرام نہیں کر سکتا پھر دشمن مدعی ٹوک لگے ہی رہتے ہیں دیکھتے ہیں  
 جو ہمیشہ میں پر غافل ہو جاوے تو اسکا ملک چھین لیا اب میں ہرج مرج ڈالیں پھر  
 شکر کشی کی لڑائی کی سختی اٹھاوین پھر اسد و رسول کا اور جو خلق کی نگہبانی کرتا رہ  
 آپ کو آرام میں مت ڈال عدل کرا حسان کر ظلم مت کرتا رہی ت کی نیکی بدی کی زور زیادتی  
 کی پریش تھے ہووے گی بادشاہ ان قیدوں میں رہتا رہے ہیں اور رعیت ہمیشہ  
 بادشاہوں کے حکم میں ہیں خوف میں ڈر میں ہیں حاکموں کی ہش مار ڈانڈ کی سختی کھینچتے ہیں  
 اولاد باپ کے استاد کے حکم میں چلنے کا خدمت کا ہے میں ما باپ اولاد کی پالنیکی  
 اور اسکی تربیت کی سختی میں ہیں جو روخاوند کے ہاتھ سے رہی ہے خاوند جو رو کے  
 ہاتھ میں انگ رہا ہے لوٹھی غلام میان بی بی کے حکم میں دن کام کا ج مار دھاڑ  
 میں بند ہیں بی بی میان ان کی شرارت میں کام کے میں عاجز ہو رہے ہیں تنگ  
 ہیں گالی مار کرتے کرتے تھک گئے ہیں غرض سب آسمانوں کے ساتھ ہیں ہر کوئی  
 جبے بالغ ہوا ہے تب ہی سے شریعت کا حکم آیا ہے کھول کا فرمان اس پر



پہنچا ہے دین کا حکم علم کی بنا پر ہے اور پر فرض ہے مسلمانوں کے کام کرنا اور کام  
سوائے مسلمانوں کے مت کرنا پاک رکھ غسل کرو صلو کرنا زپڑھ روزہ رکھ زکوٰۃ  
دے حج کر ایسا ایسا کر اچھا کام دین کا کام کرنا ہر کام چھوڑ دے حق پہچان حق  
میں سے حق میں دے حلال کھا حرام مت کھا ناحق کی طرف مت جا اچھا کام کرے گا  
تو آخر کو اچھا بد لا اچھی جزا اور یگا ہر کام کر یگا تو آخر کو بڑی خرابی میں پڑ یگا پھر آدمی  
کی طبیعت میں ہزاروں طرح کی بری باتیں چھپی ہوئی ہیں شہوت غصہ حرص ہوا گناہ غرور  
کبر اور بہت ایسی چیزیں ہیں اسکی طبیعت میں موجود ہیں کبھی شہوت حرص لا لچ غلب  
آتی ہے حلال حرام کے اوپر نظر نہیں کرتا گائے بیل کی طرح حلال آگے آوے یا حرام اندھا ہو کر  
اس میں پڑتا ہے سمجھے کیا ہو یگا مار کھا و یگا مارا جاو یگا کچھ نہیں دیکھتا کبھی غصہ کی آگ  
اٹھی ہے تو لڑتا ہے جھگڑتا ہے مار کٹائی کرتا ہے پھاڑ کھاتے کو دوڑتا ہے کتا بھیر یا  
باگھ ہو جاتا ہے ان خصلوں میں مغلوب ہو جاتا ہے خدا اور رسول کے حکم پر نظر نہیں  
رہتی آدمی جو اپنی اسراں کی طرف نظر کرے غور کر دیکھے تو جانے کس طرح کی محنت  
سختی میں ایچ کھینچ میں لڑا ہے ہر ایک کی شریعت کا خدا حکم ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے  
حکم ہے یہ کہ یہ نہ کر ایسا نفس جو دنیا کی زیب زینت مانگتا ہے دنیا کی لذتیں مزے چاہتا ہے  
خدا حاکم ہے طبیعت دکھانا پینا مانگتی ہے خدا حاکم ہے شیطان خدا حکم ہے خدا اور رسول  
کی بیفرمانی کی طرف بلاتا ہے خلق یار دوست خدا حاکم ہیں اپنی اپنی طرف کھینچے ہیں  
جو روٹیا بیٹی اپنی جنت میں بلاتے ہیں کہتے ہیں تو بہشت میں جا خواہ دوزخ میں گر  
ہمارا کام کر دے ہمارے کھانے پینے کے واسطے پیدا کر دے لاد حلال ہو و یا حرام  
نامان غلو سے ہو گا میں یہ آدمی بیچارہ غریب عاجز اس سختی میں پڑا ہے کہ ہر کدھر  
جاو جو اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف جا یا چاہے اللہ و رسول کو اختیار کرے تو بغیر بہت  
بڑی سختی اٹھائے ہیں جا سکتا اور جو یہ نہ اٹھاوے تو بھی اور کے غیروں کے



حکم میں مارا مارا پھرتا رہے ہزاروں حواریوں میں پڑا رہے ہر طرح کی مشکل ہی مشکل  
 آگے آتے رہتی تھی پھر اور طرح کی سختیاں لگی رہتی تھیں آزار بیماریاں تپ جاڑا اور کھ  
 گھیرے رہتے تھیں اور سانس پکھو پکھو ہاگھ پھیر پاجن بھوتہ قوت بلا مجھ کھی کھیڑا نکوڑا  
 اور بہت طرح کی بلائیں جدی دشمن تھیں پھر بڑھا پے کھنکھناتی کے رنج میں پڑتا رہی  
 ہر طرح کی قوت کم ہوتی تھی کوئی آدمی اس طرح کی محنتوں سے خالی نہیں دنیا میں ان  
 سختیوں سے فراغت کر کے بچھ نہیں سکتا پھر ان سب سختیوں کے ساتھ آخر کو موت  
 کی سختی جاکندنی کی سختی گھر بار جو رو بیٹا بیٹی یا دوست کی کسی کی سختی پھر کوا بعد  
 نے اپنے فضل و کرم سے جب دنیا میں اچھے عملوں کی توفیق پائی تو اپنی طرف انکا شوق دیا  
 اپنی راہ میں چلا یا تب اسنے حق کی راہ میں سچے دین کے عمل میں محنت کی دنیا میں بعد  
 تعالیٰ کے حکم میں چلا اور کیا حکم اپنے اوپر نہ چلا یا نہ شوق کا نہ طبیعت کا اور جو کوئی  
 خدا کی راہ سے پھر نہ والا تھا ان سب کے اوپر وہ غالب آتا ہے کہ ہاتھ سے اپنا دامن  
 چھڑا لیا سب ناپاکیوں سے پاک ہو کے اپنے ایمان اور مسلمان سچا ہوا اس خاص  
 بندے کو مرنے کے پیچھے سے آخر تک ہمیشہ ہمیشہ آسان پہچان ہی تا رام ہی آرام  
 ہی اسکو سختیاں سب دنیا میں ہو چکیں سب محنتوں سے چمکا اور سوائے ایسے  
 خاص بندوں کے ہر ایک آدمی کو اپنے گناہوں کے قصیر و عموافق موہن ہو سکے  
 یا کافر ہووے تھوڑی یا بہت سختی آئی ہی ہول بیت ہائی اور وہ لوگ جو ایمان  
 مسلمان کی کچھ بھی سلامت لگتے ہیں آخر کو جب اللہ تعالیٰ چاہے چھوٹے تھوڑے  
 سختی کھنچیں یا بہت اور جن لوگوں نے دنیا میں دنیا ہی کے رنج میں سختیاں کھنچیں  
 محنتیں کی ہیں اللہ تعالیٰ کے راہ میں سچے دین میں کچھ سختی ہی بھلے کام بھلی باتوں  
 کو بھلا جانا اور دنیا کے سب کاموں کو بھلا جانا ساری عمر وہی حکم ہزار ہزار طرح کی  
 سختی کھنچتے رہے مرنے کے پیچھے سے ایسی بلا اور سختیوں میں نہیں کوئی نہ ہو سکے



بد

اور مرتے وقت کی سختی کا کچھ حساب نہیں مرنے کے چھپے قبر کی تنگی تاریکی تنہائی کی سختی سنکر  
 تکیر کا جواب سوال قبر کا عذاب پھر قیامت کے ہول عملوں کی پریشانی ترزو کا کھڑا ہونا بھلے  
 برے کاموں کا ملنا سورج کا ترابیک آنا بڑی سخت دھوپ میں ہزاروں برس کھڑا رہنا  
 بھوکھ پیاس کا لگنا کھانے پینے کو نہ پانا کسی کو اپنا مہربان نہ دیکھنا سب یاروں دوستوں کا  
 دشمن ہو جانا ہمیشہ کی دولت کا ہاتھ سے جاتا رہنا اس دولت کے پانچا وقت دنیا  
 میں گزر جانا آپ کو خیر خوبی نہ عملوں سے خالی ہاتھ مفلس دیکھنا آپ کو خوار ذلیل پانا نا  
 امیدی حسرت گناہوں کی شند گیان غفلتوں کی حیا تقصیر و نکی خجالت دوزخ کی آگ اور  
 عذابوں کا نظر آنا بہشت کی خورن کا معلوم ہونا اور اس نعمت سے اپنے تئیں محروم کرنا پھر  
 بلا صراط کے اوپر چلنے کا خوف کھانا اس راہ میں چل نہ سکا بے ایمانی کفر شرک نفاق  
 کے سبب دوزخ میں گر کر ہمیشہ کے عذاب کی سختی کھینچے رہنا تمام آدمیوں کو دنیا میں اور  
 سختیاں ہیں اور بد بختوں کی حرمت میں یہ سختیاں ہیں آدمی کا وجود تمام رنج محنتوں  
 میں خمیر ہوا ہے یہ بیان تھوڑا سا بساں کا جو آدمی رنج محنت سختی کے واسطے پیدا ہوا ہے  
 اور اس آیت کے یہ معنی اسد تعالیٰ فرماتا ہے لقد خلقنا الانسان فی کبد یحییٰ  
 آدمی کو پیدا کیا ہے ہم فنی میں قوت میں قدرت میں توانائی میں زور میں تین بدن اگرچہ  
 ضعیف ہے نا توان ہے مان کا دل کا بڑا سخت ہے کیسی کیسی سختیاں اسکے اوپر آتی ہیں  
 سب سختیوں کو اپنے اوٹھا لیتا ہے اور جان کی قوت سے آدمی کے بدن میں بھی  
 قوت پیدا ہوتی ہے جس طرح کے کام کرتا ہے تدبیر میں کرتا ہے مرغ کو اڑتے جانور  
 کو سواتے ہے آواز میں جال میں پھانس لیتا ہے مچھلی کو پانی سے کھینچ لیتا ہے  
 اونٹ کھاتا جانور سے اونٹ لے جانور کو گرا کر اسکی ناک میں نیل ڈال کر کھینچے  
 میراں شتر کا قسار کی ہاتھی کی گردن پر سوار ہو کر جہاں چاہتا ہے لئے لئے پھرتا ہے  
 دھون سے لڑتا ہے مٹی بہت بڑے بڑے کام کرتا ہے یہ اذنی دلیل ہے اللہ



تعالیٰ کی قدرت کی عقل مند معلوم کرتا ہے کہ جس خداوند ایسا عجوبہ نہ اور پیدا کیا ہے وہ  
 بڑا نادور خداوند ہے اسکی بہت بڑی قدرت ہے اور اس آیت کے یہہ معنی ہیں جو  
 آدمی کو دنیا میں سختی کھینچنے کے واسطے پیدا کیا ہے وہ بڑے کہ یہہ آدمی سمجھ کر اچھے  
 کام کی سختی اپنے اوپر اٹھا لے نفس کا طبیعت کا شیطان کا حکم نہ مانے اللہ و رسول کا  
 حکم دل سے قبول کر دین کی راہ میں اچھے کاموں کی گائی کھینچنے میں کمر محکم باندھ لے  
 آخر عمر تک دین کی راہ میں دین کے کاموں میں سختیاں بٹھاتا رہے تو آخر کو سب طرح  
 کی آسانیوں کے دروازے کھل جائیں آسانی ہے آراستن گھر میں پہنچ جاوے اس واسطے  
 دنیا میں وے سختیاں کھینچنے کے واسطے پیدا کیا ہے یہہ نہیں تو دونوں جہان میں  
 بڑی سختیاں کھینچتا رہے گا اور اس آیت کے ضمن میں خدا تعالیٰ ایک کافر کی حقیقت  
 کو بیان فرماتا ہے کہ ایک شہر میں ایک مشرک تھا اسکا نام تھا کلدہ اس کا بیٹا اسکو  
 کلدہ بن اسید کہتے تھے بڑا زور اور پہلوان تھا ایسا زور تھا اسکو جو پہل گائے کے  
 چمڑے کے اوپر کھڑا ہو کر کہتا جو کوئی اس چمڑے کو ہلے گا میں پانوں کے نیچے سے نکال  
 لیوں تو اسکو اتنا کچھ وہ نہ بہت سے لوگ ملکر نہ پڑتے پکڑتے کھینچتے وہ چمڑا  
 ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا اور اسکے پانوں کے نیچے سے ملے آسکتے اس زور کے واسطے  
 اسکو ابوالاسدین بھی کہتے تھے جب حضرت پیغمبر ﷺ کو مسلمان ہونے کو فرمایا  
 وہ کافر اپنے غرور سے ایمان نہ لایا کتہری کی باتیں کر رہا تھا اور اپنے بارون سے  
 کہنے لگا کہ محمد مجھ کو ایسے بند بچانے سے دوزخ میں دکھاتا ہے اور اتنا ہے  
 جس کے انیس رکھوالی ہو کل میں ان سب انیسوں کو ایک بنا کر جس میں تمام رکھوں گا  
 تمام عرب کے آدمیوں کو چھڑاؤں گا اس کافر کے جواب پر آیت نازل ہوئی اے نبی  
 اِنَّ لَنْ يَّقْدِرَ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِّنْهُمْ لَوْ كَانُوا بِرِئَاسَةٍ لِّبَنِي اِسْرَءٰىلَ  
 نہ ہو سکیگا اسپر کوئی اور اپنے زور کی مغروری میں بوجھتا ہے اسکو زور نہ کر سکے گا



دنیا میں بھی اپنے زور کے آگے کسی کو خاطر میں نہیں لانا مرنے کے پیچھے بھی بوجھتا ہے جو  
فرشتوں کے انھوں سے عذاب سے بچ رہیگا نہیں جانتا کہ جس خاوند نے آدمی کو ایسا  
ناور عجب بہ پیدا کیا ہے بڑا سخت جان پیدا کیا ہے کہ سب سختیاں اٹھاتا ہے سختیاں  
کھینچتا ہے اسی نے اس کافر کو ایسا زور پیدا کیا ہے وہی پاک خاوند اس کے اوپر اور  
خلق کے اوپر قادر اور زور آور ہے ہر بات کے اوپر قادر ہے کہ جس کو جو کچھ چاہے  
سوا یکدم میں کر ڈالے وہ کاش کیا چیز ہے تمام عالم کو آسمان زمین کو جس وقت چاہے  
ہلاک کر دیو یوگا میں نابود کر لے پھر اس کو پیدا کر کہ جس کو جس طرح حکا بدلا دینے چاہے  
خبر میں آیا ہے جب پاک پرور نے چاہا اس کافر کو ہلاک کرنے اسے اسی تکبر میں غرور  
میں تھا جو حکم ہوا اس کے پیٹ پر کبریٰ سختی سے ایک درو پیدا ہوا اسے کچھ بھول گیا زمین  
پر پڑا ہوا لوثا تھا فریاد کرتا تھا اور کہتا تھا محمد کے خدا نے مجھے گوارا اس طرح  
فریاد کرتا رہا مر گیا **يَقُولُ أَهْلَكَ مَا لَكَ لَبِدا** کہتا ہے ہلاک کیا کھو یا میں نے مال بہت  
دشمنی میں عداوت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور لوگوں کو وہ کافر رشوت دیتا ہے  
دیتا جو کسی طرح کوئی آدمی حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کو آزار پہنچاؤ تصدیق دیوے  
چھ چھکرو دشمنی میں مال اپنا خرچ کرتا اور اپنے دلدین بوجھتا جو اور کسی کو خبر نہیں اس واسطے  
فرماتا ہے پروردگار تعالیٰ **اَلْحَسْبُ اَنْ لَّمْ يَخْشَ اَحَدٌ كَيْدًا** کہتا ہے وہ کافر بہت  
جو نہیں دیکھتا اس کو کوئی اور اس مال کے خرچ کر نہیں ایسے بے کام ہیں اس کو اور اسکے ان  
عملوں کو کوئی نہیں جانتا کیا نہیں سمجھتا جو اللہ تعالیٰ سب کے کاموں کے اچھے برے دل کے  
خطر و نگوں بیٹوں کو اچھی طرح جانتا ہے دیکھتا ہے ہر طرح کے بدلا دینے کے اور  
تاور ہی **اَلَمْ يَجْعَلْ لَّهُ سُلْطٰنًا** کیا نہیں دیا ہم نے آدمی کو کیا نہیں پیدا کیا ہم نے  
آدمی کے واسطے وہاں زمین بنیاد کیے والین جو ان آنکھوں سے آسمان زمین سب  
کچھ دیکھتا ہے **وَلِسَانًا وَشَفٰٓئٰتٍ** اور زبان کو باتیں کرنیوالی اور دوہونٹ جس کے سبب



منہر کی زیب زینت ہی بہت باتیں ہوتی ہیں اس کے سبب منہر سے نکلتی ہیں اور دونوں  
 کے اوپر پردے ہیں منہر کے کیوار ہیں جب دانت تھے تب ہونٹوں سے ماکا دودھ  
 کھینچتا تھا کھاتا تھا پیتا تھا اور دم کرنا پھونکنا ہونٹوں ہی کا کام ہے وہ دنیا  
 الخدین اور ہدایت کی راہ بتائی سمیٹنے دوپٹے کی پیسہ بھی ایک بہت بڑا احسان  
 ہے پروردگار کا اس آدمی کے اوپر جو اپنے ولیمین سے کر دیکھے معلوم کرے جب ماکے  
 پیٹ سے نکلتا ہے کچھ بوجھ سمجھ نہیں رکھتا کسی بار کو نہیں بوجھتا بغیر کسی اور کے  
 بتائے اللہ تعالیٰ کی قدرت سے پستان کی طرف قصد کرتا ہے دودھ ہونٹوں سے نکل کر  
 پینے لگتا ہے پرورش پاتا ہے اور جب آدمی کو اللہ تعالیٰ عقل بخشا ہے بالغ ہوتا ہے  
 اس کے واسطے دو طرح کی راہ بیان کر دی ہے نیکی بدی کا راہ کی باتیں اپنے کلام بھیج کر  
 اپنے پیغمبروں کی زبان سے دینی عالموں کی زبان سے ہر کسی کو سنا دیتا ہے عقل میں  
 آدمی کی نیک بدی کے پہچاننے کی سمجھ رکھتی ہے جو پہچان نہ کرے نیک اہل چلے بری اہل  
 میں بجاوے ایسی نعمتیں سکھاتی ہیں ان نعمتوں کا شکر نہ کر کر کافر ہوتا ہے نیک  
 راہ نیک کام آدمی کے اوپر بہت بھاری پڑتا ہے اچھے کاموں کو بہت سخت جانتا ہے  
 اور برے کاموں کو بہت آسان بوجھتا ہے بری باتوں پر بہت خوشی سے دل لگاتا ہے اچھی  
 باتوں سے دور بھاگتا ہے نہیں سنتا آسانی کی بات نہ دھونڈھتا پھرتا ہے یہ نہیں  
 بوجھتا ہے جو آدمی کو سختی کے واسطے پیدا کیا ہے جسے دنیا میں اچھی راہ چلنے کی سختی  
 اٹھانی اچھے کام میں محنت کی آخر کو آسانی کی راہ میں آرام سے چلا جاوے گا اور جسے  
 دنیا میں آسانی اختیار کی تن کے آرام میں طبیعت کی خوشی میں آخر کو بہت بڑی سختی  
 میں پھنسیگا اس بات کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **فَلَا أَقْبِلُكُمْ بِرُحْمَةٍ وَأَنَا مَخْلُوعٌ**  
**فِي شَيْءٍ** نہ ہوا آدمی سخت راہ میں وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو نہ بوجھتا شکر نہ  
 کیا اپنی طبیعت کی خواہش میں چلا گیا وہ کام نہ کرے جس کا اللہ تعالیٰ کی عیب دہی



ہی رضا مندی ہی ایسے کاموں کو سخت جانا نفس کی ہوا کی طبیعت کی شیطان کی مخالفت  
 نہ کی اس سے مجاہدہ نہ کیا دین کے دشمنوں کے ساتھ نفس سے شیطان سے لڑائی  
 نہ کی خدا کی راہ میں چلنے کے رنج نہ اٹھائے قیامت میں دوزخ کی سخت راہ سے گزریگا  
 پلصراط سے اتر نہ سکیگا وما آذ لك ما العقبۃ اور کیا جانتا ہے تو اسی جانتے والے  
 کیا چیز ہے عقبہ سخت راہ سخت کالم دنیا میں جسکے کئے سے آخرت کی راہ آسان ہو جاتی  
 ہے وہ کام یہ ہے فک سرفتنے چھٹانا کھولنا گردن کا ہے غلامی کی قید سے غلام کا  
 آزاد کرنا ہی خدا کے واسطے ثَوَاتُطْعَامٍ فِی یَوْمٍ ذِی مَسْعَیۃٍ یا کھانا کھلانا ہی کھانا  
 دنیا ہے بھوکھ کے دنوں میں اِذَا مَقْرَبَہٗ کسی شہیم کو جو قریب ہی ہے اِذَا مَقْرَبَہٗ کسی شہیم کو جو قریب ہی ہے  
 بند خویش اقربا سے ہو اِذَا مَقْرَبَہٗ یا کسی سکین کو اِذَا مَقْرَبَہٗ یا کسی سکین کو  
 فرشتہ بھونٹا نہیں پاتا خاک میں گر رہتا ہے زمین میں گر رہتا ہے بہت محتاج ہے مسکین  
 وہ فقیر وہ جو عیال دار ہے اِذَا مَقْرَبَہٗ اور کھانا اور کھانا کی اسکو آمدنی نہیں خرچ  
 بہت چاہئے اس سبب خراب ہوا ہے اور جو فقیر خدا کی اِذَا مَقْرَبَہٗ خالی ہے اور جو بیمار ہے  
 کوئی اسکا خبر گیر نہیں زمین میں گر رہتا ہے اور جو کوئی غریب فریب اپنے شہر سے  
 دور پڑا ہے کوئی اسکو پوچھتا نہیں ایسے لوگوں کی خبر لینا حاجت بر لائی خدا بیگالی  
 کی رضا مندی ہی بڑا کام ہے یہ سب کام اپنے غلام کو آزاد کرنا مسکین کی مدد کرنی  
 جو اسکی گردن آزاد ہو وہ اِذَا مَقْرَبَہٗ کھانا کھانا ہر حال میں ۵۵ یہ خاص کر ایسے  
 وقت میں جو گری ہو اِذَا مَقْرَبَہٗ غریبوں کے اوپر نیکی جو دے تصدیق ہو  
 بھوکھے مرنے والوں کے ہوا میں لوگوں کی خدمت کرنی حاجت بر لائی پیہمی  
 پرویش کرنی غریبوں کی ہر طرح سے خبر لینا ان کا کام کر دینا یہ سب کام  
 دے کام ہیں جسکے اِذَا مَقْرَبَہٗ کی سکین آسان ہوتی ہیں سخت راہ  
 دوری کی آسانی ہے اور ان کاموں کا کرنا پلصراط سے شتاب باز



ہو جاتا ہے یہ بہت بڑے کام ہیں ان کاموں کی جو بیان ہر ایمان خدیون میں بہت  
 آئی ہیں حضرت نبی صاحب فرمایا ہے جو کوئی غلام لونڈی سے آزاد کرتا ہے حق تعالیٰ غلام  
 لونڈی کے ہر ایک عضو ہاتھ پاؤں سارے بدن کے بدلے میں آزاد کر نیوالے کے ہر ایک  
 عضو ہاتھ پاؤں تمام بدن کو دوزخ کی آگ سے آزاد کر دیتا ہے دوزخ سے خلاص  
 کر دیتا ہے ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا پھر ہونے سے پہلے سب کام کر نیوالے ان لوگوں سے  
 جو ایمان لائے ہیں سچے مومن یہ سب کام ایمان کی راہ سے کرتے ہیں خدا تعالیٰ  
 کے حکم سے اسکی رضا مندی حاصل کرنے کے واسطے کرتے ہیں اپنے نام کی واسطے  
 کچھ طبع کو سب سے نہیں کرتے وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ اور آپس میں نصیحت کرتے ہیں دنیا  
 کے رنج و غم سے تین بلا میں تنگی میں تصدیق میں یہ مومن مسلمان اور مومنوں  
 مسلمانوں کی بات لائے ہیں اور گناہوں سے دور رہنا سختو نہیں صبر کرنا بتاتے ہیں  
 اور خدا کی بندگی میں بھی صبر کرنا قائم رہنا فرماتے ہیں وَتَوَاصَوْا بِالْحَيَّةِ اور آپس  
 وصیت کرتے ہیں ایک دوسرے کو رحم کرنے کے لئے خلی کے اوپر اور شفقت کرنی لوگوں  
 کے حال پر بتاتے ہیں أَوَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ آيَةً یہ لوگ ہیں مین کے برکت کے ضا  
 و نیدار ایمان کی قوت رکھنے والے قیامت میں وہی طرف عرش کے کھڑے ہو نیوالے  
 نامے اعمال کے لئے دہنے ہاتھ میں دیوینے بیٹا کے در حضرت آدم کے دہنے  
 ہاتھ کی طرف تھے دہنے طرف بہشت میں جاوینگے یہ ان جو مومن کا حال ہے جو اپنے  
 ایمان میں سلمانی میں پورے ہیں کامل ہیں اور اورون کو مین ایمان میں سلمانی میں  
 کامل کرتے ہیں ہدایت کرتے ہیں آپ خیر کے کام کرتے ہیں اورون کو خیر کے کاموں کی  
 دلالت کرتے ہیں اپنے خیر کے کام کا ثواب پاتے ہیں اورون کی ہدایت کر سکا  
 ثواب بھی پاتے ہیں ہر ایک طرح کی آدمی کو اسکے حال کے موافق خیر کے کام سکھاتے  
 ہیں جو لوگ فقیر ہیں محتاج ہیں ان کو صبر سکونت کی نصیحت کرتے ہیں تاکہ فقیر ہی



محتاجی کا ثواب بھی بڑی سے جاتا ہے اور ہر طرح صبر کا بے حساب صواب ہے۔  
 اور جو لوگ دولت مند ہیں ان کو خیر کے کام سکھاتے ہیں تو غلاموں کو آزاد کرنے کا  
 ثواب بھوکو نکو کھلانے کا ثواب یتیموں کے اوپر شفقت مہربانی کا پرورش کا ثواب  
 فقیر مسکین محتاج کی حاجت بر لائے کا ثواب یتیمین جیسے دنیا میں دولت مند ہیں  
 آخرت میں بھی ہمیشہ کی دولت پائیں یہ لوگ ہیں پیر مرشد نہایت خوب و شکی طرف  
 ہدایت کرنیوالے ایسے اچھے نیک عمل سکھائیوالے اور یہ لوگ سچے مومن مسلمان  
 جو ایسے لوگوں میں داخل ہوتے ہیں ایسے کام کرتے ہیں جو فقیر میں غریب ہیں تو آپس میں  
 فقیر و نکو صبر کی نصیحت کرتے ہیں اور جو دولت مند ہیں تو خیر خوبی شفقت مہربانی خلق  
 کے اوپر کرتے رہیں اور اور دولت مندوں کو رحم کرم فقیر مسکینوں کے لئے کیا  
 رہیں دین کی دنیا کی دولت نہ پائی پاتے رہیں یہ کام نیک بخئی کی سچوڑ ہے اور یہ  
 ہیں اول ایمان دوسری نصیحت کہ زنی صبر کرنے کے اوپر تیری نصیحت کرنی خلق کے اوپر  
 مہربانی کرنے کی چوتھا بندہ کو بھاڑ کر ناپا سچوان کھانا کھانا قوت کی خبر لینی مستحق کی خدا سے  
 کی رضامندی حاصل کرنے کے واسطے والذین کفروا یا یا تینا ہم اصحاب المسمی  
 اور جو لوگ جو کافر ہیں ایمان لے آئے آیتوں کو نہ مانی نہ شانیاں جو ہماری وحدانیت  
 کی ظاہر ہیں قرآن کتابان یتیموں کے معجزے ان کے اوپر یقین نہ کیا اچھے خیر کے کام  
 کچھ نہ کئے ہی لوگ ہیں یہ کثبات کے بد بخئی کے یار شوم بخش نامبارک یثاق کے دن  
 یہ لوگ حضرت آدم کے لئے ہاٹے کی طرف تھے دنیا میں اچھی راہ میں نہ چلے اچھے کام  
 میں سست سے قیامت کے دن ان کے عملوں کے نامے بائیں ہاتھ میں دیو نیگے عرش کے بائیں  
 طرف سے دوزخ میں پھلے دیو نیگے علیہم ناسر موصدہ اوپر ان کے ہووے کی ایک سخت  
 آگ سب مسلمان گنہگار ہوں ہر حکم ہو و بگا دوزخ سے نکلنے کا درجہ بدرجہ نکلنے کے جب سب  
 نکل چکے تب حکم ہو و بگا دوزخ کے دروازہ بند کر دیں و بند کر دیو نیگے اس طرح سے حکم



نہد ہو دیکے جو ہمیشہ ہمیں پہن کھینکے دوزخی کا فراموشی اندر کھٹ کھٹ جھینکے  
نہ باہر سے کوئی باؤ ٹھنڈی اندر جاوے گی نہ اندر سے آگ کا دھوان بخار باہر نکلیگا اندر نکلا  
مومنوں سلمانوں کو دنیا آخرت میں اپنے غضب سے پناہ میں رکھے آمین آمین آمین  
سورہ شمس کی یہ اس میں پندرہ آیتیں چونکہ سورہ چھالیس حرف میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالشَّمْسُ وَضَحِيحًا قَسَمٌ هِيَ آفَاقُ آبِ اسکی روشنی کی صبحی کے وقت کی  
وَالْقَمَرُ إِذَا تَلَّهَا اور قسم ہے چاند کی جب سورج کے پیچھے نکلتا ہے چودھویں آیت  
کا چاند اور سو گندہ ہے چاند کی جو نکلتا ہے رات کو سورج کے پیچھے پہلی رات کی روشنی  
اکتے پہلے دو دن بنے کے پیچھے ہوتی ہے وَالنَّجْمُ إِذَا جَلَّهَا اور قسم ہے دن کی جب  
روسلان کی کہ بتعالیٰ نے آفتاب کو دن میں اور روسلان کی کہ دن نے رات کے اندھیا  
تاریکی جاتی رہی دنیا کی زمین سب روشن ہو گئی وَاللَّيْلُ إِذَا تَغْشَاهَا اور سو گندہ ہے رات کی  
جب ڈھانپ لیتی ہے چھپا لیتی ہے اپنے اندھیا سے اور جگہ زمین کو دنیا کو اللہ تعالیٰ  
ان چیزوں کی قسم کرتا ہے جو ہر ایک چیز پروردگار کی قدرت کی بڑی نشانی ہے سورج کی  
بہت بڑی علامت ہے اللہ تعالیٰ کی قدرت کی بہت بہت علامت ہے سورج سے متعلق ہیں  
تمام جہان آفتاب کے نکلنے سے روشن آجلا ہو جاتا ہے کہ شمس کے اناج دھوپ ہی  
میں پکتے ہیں جس چیز کا سکھانا درکار ہوتا ہے دھوپ ہی اسے سکھاتے ہیں چار انوج  
ہی کی گرمی سے دفع ہوتا ہے اور جو کچھ فائدے میں سورج سے چکے پیدا کرنے میں  
سب کسی کو بہت فائدے معلوم ہیں اور بہت بہت فائدے ہیں جو نہیں معلوم  
اور چاند بھی دوسری نشانی ہے پاک پروردگار کی قدرت کی بہت بہت فائدے  
چاند میں رکھے ہیں ایک بڑا فائدہ یہ ہے جو چاند کی گندہ سورج سے شمار ہو سکتا  
ہے مینو نکا دونکا جانا جاتا ہے تاہنچین پھلی خروں کی پھلیوں کی معلوم ہوتی ہے



[illegible]



جھوٹے سچ ناپاک پاک بدکاری نیک کاری کفر ایمان شرک توحید تفاق اخلاص بد خوئی  
 خوش خوئی گناہ گاری بندگی پرہیزگاری ناپرہیزگاری یہ سب باتیں اور ان کی  
 حقیقت اول سے آخر تک کی تمام کھوکھوہ ذرہ ذرہ بیان کر دی بیان کروادی تو ہر کوئی  
 سمجھ کر کام کرے اپنی خیر خوئی کی بھلائی کی راہ لیوسے بد راہ میں خرابی میں بجاوے  
 خوار ہووے یہ سب احسانوں سے خاص احسان ہے اللہ تعالیٰ کا بندوں کے اوپر  
 اور خاص نعمت ہے جو کوئی اس نعمت کی اس احسان کی قدر بوجھے چاہے شکر گزاری  
 کرے پھر اوپر اس سورت میں جو قسمیں کھائیں اللہ تعالیٰ نے جواب ان قسموں کا یہ ہے اس بات  
 پر سو گند کھائیں فرمایا قَدْ أَفْلَحَ مَنْ وَكَلَهَا تحقیق رستگار ہوا عذاب سے چھوٹا نجات پائی  
 نیک بخت ہوا وہ شخص وہ آدمی جس نے پاک کیا اپنے نفس کو کفر کے شرک کے گناہ کی  
 بد خوئیوں کی ناپاکیوں سے وَقَدْ خَابَ مَنْ دَلَّهَا اور تحقیق زیانکار ہوا انا امید ہوا  
 ہلاک ہوا خوار ہوا جس نے گم کیا اپنے نفس کو اپنی جان کو کفر میں شرک میں فسق میں بدکاری  
 میں بے فرمانی میں جس آدمی نے اچھی راہ لی ایمان لایا مسلمان کے کام کئے اچھے  
 چلا صلاح تقویٰ اختیار کیا آپ کو برے کاموں سے بری خصلتوں سے پاک صاف کیا  
 اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور خلق کے پاس اپنی قدر بڑھانے اپنا مرتبہ زیادہ کیا اور جو کوئی  
 بری راہ چلا بد عمل برے کام کرنے لگا آپ کو ناپاک رکھا اپنے نفس کو گندگی میں  
 ناپاکیوں میں ڈھانپ دیا چھپا رکھا خدا تعالیٰ کی قبولیت سے دور پڑا خلق کی نظر و بین  
 خوار ہوا آخر کو عذاب کی بلا میں پڑا بعضے ان لوگوں کی حقیقت کو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ  
 جنہوں نے پیغمبر مانی کی گناہ کی ناپاکی کی چادر اپنے اوپر اوڑھی آخر کو آپ خراب ہوئے  
كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَغْوَاهُمْ اٹھلایا دروغ گو کہا ثمود کی گروہ نے اپنے پیغمبر کو خدا کے  
 رسول کو حضرت صالح کو اپنے کفر کے پیغمبر مانی کے سبب بد راہ سے بد بختی سے اذیت  
 اٹھنا جو وقت اٹھا اور کھڑا ہوا بد بختی کے کام میں پیغمبر مانی میں وہ بڑا بخت جو بخت



اسکے قیدی ہیں قدار سالف کے بیٹے نے اور کتنے بد بختوں کے ساتھ ملکر اس اونٹنی کے  
 مار نیکا قصد کیا جو حضرت صالح کا معجزہ تھا ان کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے  
 بڑے پتھر میں سے پید کی تھی اسکے سبب سے تمام اس قوم میں برکت تھی سب کو اسکا  
 دودھ پہنچتا تھا فقال رسول اللہ ناقة اللہ وسقياھا پھر کہا ان لوگوں کے دشمن  
 اللہ تعالیٰ کے رسول نے صالح پر پیغمبر نے خردار دور ہو اس خدا کے ناقے سے پرہیز  
 کرو ڈرتے رہو مارنے کا خیال مت کرو اس اونٹنی کا اور دور رہو پرہیز کرو اسکے  
 پانی کے حصے میں خلل مت کرو پینے سے پانی کے بند مت کرو اسکا پانی کا حصہ تمام دلو  
 کم مت کرو جب تک یہ اونٹنی تمہارے درمیان رہے گی خیر برکت رہے گی عذاب تمہارے  
 اوپر نہ آوے گا یہ نصیحت کی انکے بھلے کے واسطے مگر انھوں نے مانا نہ کیا وہ نہیں کرتا  
 پھر جھٹلایا صالح کو ان کی قوم نے اس بات میں اور اونٹنی کے سبب میں بھٹیگا جسطرح  
 دروغ کو کہا پھر یہ کہا کہ اسکے کو حسین ماریں اس اونٹنی کو مار ڈالے فرمانی کی بد انجامی  
 میں بانٹ لیا سب قوم اس مارنے کی مشورت کی پھر اللہ تعالیٰ نے بھی  
 ٹھوڑا سا بیان اس قصے کا یہ ہے کہ ثمود ایک قوم کا نام تھا اور ثمود قوم ہو  
 پرستی کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے حضرت صالح پر پیغمبر کو اس کے ہدایت کرنے کو بھی دیا  
 انھوں نے قوم سے جو کہتا تھا سو کہا جکا بھلا ہونا ایمان لایا اور بہت آدمی ہیں  
 کافر رہے پھر اس قوم نے کہا ایک اونٹنی کا بھن چڑو نوں کی فلا نے بڑے پتھر  
 سے ہمارے روبرو رکھے ہم اپنی آنکھوں سے پھر ٹھکر اس وقت ایک بچہ جنے  
 تب ہم ایمان لاوین اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکمت صالح تو خاطر جمع سے دعا کر  
 مانگ میں نے چار ہزار برس کے انکے سے ایک اونٹنی اس پتھر میں پیدا  
 کر رکھی ہے حضرت صالح نے اس کے حصہ دعا کی پتھر سے اونٹنی پیدا ہوئی اور  
 اس وقت بچہ جنی جو کوئی ایمان لایا یہ پتھر کو سولا یا اور کتنے لوگ بد بخت



کا فر ہی رہے پھر وہ اونٹنی جگہوں میں باغون میں پانی کے کنارے پھرتی چھوٹی ہوتی  
 گھاس بھی بہت کھاتی پانی بھی بہت پیتی دودھ بھی بہت دیتی اس قوم میں پانی بہت  
 تنگ تھا کم تھا انکے مویشی چار پاسے جانور کو پانی کمی کرتا گھاس ٹھوڑی ہوتی پھر گھاس  
 پانی کا منت کیا ایک دن اونٹنی کا اور ایک دن سب کی مویشی کا جہنم مویشی کا ہوتا ہوا  
 اونٹنی نہ آئی اور جہنم اونٹنی کا ہوتا اگر سب پانی کو وہ پی لیتی پھر جس راہ سے آئی اسی  
 سے پھر جاتی پانی کی تنگی کے سبب قوم تنگ آئی کہنے لگی یہ اونٹنی ہمارے واسطے کیسی بلا  
 ہوئی ہی یا صالح کو مار ڈالیں یا اسی اونٹنی کو ماریں پھر نو آدمی اکٹھے ہو کر رات کو حضرت  
 صالح کے یہاں گئے دیوار میں گھر کی کوئلے سے کراندہ بیٹھے مارنے کا قصد کیا اللہ تعالیٰ  
 نے ان کو پہنچایا حضرت صالح کے گھر کے کوٹھے کے اوپر اور فرشتوں کے ساتھ  
 بد خوئیوں کی ناپاک چہل قدمی کا فرقہ ان کو پھرون سے مار ڈالا صبح کو قوم نے نو آدمی کو حضرت  
 ہلاک ہوا خوار ہوا جس پر پانی زیادہ گھر نے لگے پھر ایک دن ایک عورت کے گھر میں  
 میں بے فرمانی میں جس پر پانی مانگا اس عورت نے کہا آج اس اونٹنی کی نوبت ہے  
 چلا صلاح تقویٰ اختیار سے لاؤ نہ سکو تو ہم کو اس بلا سے چھڑاؤ اس اونٹنی کو مار ڈالو  
 اللہ تعالیٰ کے فرشتوں نے اس بات پر تہمتیں کھائیں مارنا مقرر کیا پھر سب لوگوں کے گھر  
 پہنچے ہر ایک ایک کو اس مشن شریک کیا قوم سب راضی ہوئی کسی نے مخالفت  
 نہ کی کیونکہ ان کی پھر دو آدمی جا کر اسکی راجھ پائے سے جہاں وہ اس ٹھکانے میں آئی ایک آدمی  
 نے اسکو تیر مارا اور دوسرے نے زہرین پانی کا ڈال دیا اور ٹھکانے پر ہی بچہ بہاڑ  
 کے اوپر بھاگ کر چڑھ گیا تین بار بولا اماہ اماہ اماہ پھر غایب ہو گیا جب یہ خبر  
 حضرت صالح کو پہنچی حضرت نے بہت ہنس کیا اور کہا تمہاری کمبختی آئی اب عذاب  
 کے منتظر ہو تین دن کے بعد تمہارے عذاب آویگا پہلے دن تمہارے سب کے  
 منہ زرد ہو جائیں گے دوسرے دن سرخ ہونگے تیسرے دن کالے ہو جائیں گے چوتھے دن



کافر ہی رہے پھر وہ اونٹنی جھلون میں باغون میں پانی کے کنارے پھرتی چھوٹی ہوتی  
گھاس بھی بہت کھاتی پانی بھی بہت پیتی دودھ بھی بہت دیتی اس قوم میں پانی بہت  
تنگ تھا کم تھا انکے مویشی چار پائے جانور کو پانی کمی کرتا گھاس ٹھوڑی ہوتی پھر گھاس  
پانی کا مسئلہ کیا ایک دن اونٹنی کا اور ایک دن سب کی مویشی کا جہنم مویشی کا ہوتا ہوتا  
اونٹنی نہ آتی اور جہنم اونٹنی کا ہوتا اگر سب پانی کو وہ پی لیتی پھر جس راہ سے آتی اسی  
سے پھر جاتی پانی کی تنگی کے سبب قوم تنگ آتی کہنے لگی یہ اونٹنی ہمارے واسطے کیسی بلا  
ہوتی ہی یا صالح کو مار ڈالیں یا اسی اونٹنی کو ماریں پھر نو آدمی اکٹھے ہو کر رات کو حضرت  
صالح کے یہاں گئے دیوار میں گھر کی کوئلے سے کراندہ بیٹھے مارنے کا قصد کیا اللہ تعالیٰ  
سبک ہو پھر نبی حضرت صالح کے گھر کے کوٹھے کے اوپر اور فرشتوں کے ساتھ  
بدخویوں کی ناپائاں کافروں کو پھروں سے مار ڈالا صبح کو قوم نے نو آدمی کو حضرت  
ہلاک ہوا خوار ہوا چہ پاپا چہ پیسہ پھر نے لگے پھر ایک دن ایک عورت کے گھر میں  
میں بے فرمانی میں جس آدمی نے اچھی ریس عورت لے لیا آج اس اونٹنی کی نوبت ہے  
چلا صلاح تقویٰ اختیار کیا آپ کو برے کہیں بلا سے چھڑاؤ اس اونٹنی کو مار ڈالو  
اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور خلق کے پاس ایسی مین مارنا مقرر کیا پھر سب لوگوں کے گھر  
برے راہ چلا بد عمل برے کام کرنے لگا آپ کو قوم سب راضی ہوئی کسی نے مخالفت  
نہی کیوں میں ڈھانپ دیا چھپا رکھا خدا تعالیٰ آپ وہ اس ٹھکانے میں آئی ایک آدمی  
خوار ہوا آخر کو عذاب کی بلا میں پڑا بعضے ان لوگوں کا ڈالے اونٹنی گر پڑی بچہ بہار  
جنہوں نے پیغمبر مانی کی گناہ کی ناپاکی کی چادر اپنے امہ امہ پھر غایب ہو گیا جب یہ خبر  
کذب بتاؤ دیکھو ہمارا جھٹلایا دروغ گو کہا تمہود کی کہا تمہاری بھتیجی آئی اب عذاب  
رسول کو حضرت صالح کو اپنے کفر کے پیغمبر مانی کے سبب بلا پہلے دن تمہارے سب کے  
آشفتہ جوق اٹھا اور کھڑا ہوا بد بختی کے کام میں پیغمبر مانی کا بے ہو جائیگے چوتھے دن



عذاب آویگا پھر اگلے دن کی صبح کو جو سو کر اٹھے سب کیسے نہم زد ہو گئے پھر سرخ  
 پھر سیاہ ہو گئے تب سب کو یقین ہوا جواب ہم مرینگے پھینگے نہیں بہت آہ نالے فریاد کرنے  
 لگے کچھ فائدہ نہ کیا فکدہ علیہم ربکم یذنبہم فوہما پھر بھیج دسی ہلاکی انکے  
 اوپر انکے پروردگار نے انکے گناہ کے بے فرمانی کے سبب پھر اس ہلاکی کو برابر  
 کر دیا اس قوم کے اوپر چھوٹا بڑا عورت مرد کے اوپر وہ عذاب یکساں ہو گیا سب  
 کو سنی اس عذاب میں آگئے کوئی نہ بچا سب خاک کے برابر ہو گئے حضرت جبریل کو حکم  
 ہوا اٹھون نے ایک غصیب کی آواز کی جو سب کے ایک بارگی کھینچے بھٹ گئے دل طرقت گئے  
 سوائے حضرت صالح ؑ اور مومنوں کے کوئی نہ بچا سب اکٹھے آئے وَلَا يَخَافُ عَذَابَ  
 اور نہیں ڈرتا خدا تعالیٰ آخر کام سے اس ہلاکی کے خدا شرم کا کچھ پرواہ نہیں کرتا  
 بے فرمانوں کے مار جانے سے کہ وہ آخر کو کس بلا میں پڑے گا عذاب میں پھنسیگا جسطرح  
 اس قوم کا بڑا بد بخت اونٹنی کا مارنا والا حکم کے خلاف براہ چلا بے فرمانی کی بد انجامی  
 میں دوڑا حکم نہانے میں گیا آخر کا اسکے کچھ سوچنا نہیں نہ لایا خدا تعالیٰ نے بھی  
 کچھ پرواہ نہ کی کیا برا حال ہو گیا بے فرمانوں کا کہ بچ رہا نہیں چلے گئے اس قصہ ہو  
 اشارت ہی جو کوئی اللہ تعالیٰ کا فرمانا اس کی دلیل کا حکم نہایگا اسکا رہیہ دیتا  
 حال ہو و یگا جیسا انہو کی قوم کا حال ہوا بد علیٰ حج کی حیرتوں ہی اللہ تعالیٰ اونکے میں  
 رسول کے حکم ماننے میں ہی اور سب طرح یہی بنا برائی عذاب خوار سی ان کی سزا  
 میں ہی مومنوں کو اللہ تعالیٰ ہمیشہ دیں ایمان میں قائم دائم رکھے آمین آمین آمین  
 سورہ بل کی ہی آیتیں کہتر کلمہ اور میں سورہ دس حرف میں یہ سورہ  
 حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حق میں اور امیہ بن خلف جو ایک کافر تھا اسکے  
 احوال میں اثر ہی نازل ہوئی اور سب کی کو نصیحت ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



واللیل اذ یغشی سوگند ہے رات کی جب ڈھانپ لیتی ہے عالم کو اپنی اندھیری سی  
 میں والہما یرد انجلی اور سوگند ہے دن کی جب ظاہر ہوتا ہے رات کی اندھیری  
 کو دور کرتا ہے یہ رات اور دن دو آئین ہیں دونوں شان بیان ہیں دو دلیلیں ہیں  
 قدرت کی خلیق کے بوجھنے کے واسطے کبھی دن زیادہ ہوتا ہے رات گھٹی کبھی رات  
 زیادہ ہوتی ہے دن گھٹتا ہے ایک دوسرے کے پیچھے چلا آتا ہے تفاوت نہیں ایک  
 قاعدہ بندھا ہوا ہے پھر اس قاعدہ میں تفاوت نہیں جاننے والے جانتے ہیں جو  
 ایک خداوند ہے پیدا کر نیوالا دانا قادر حکیم کریم اپنے بندوں کے فائدوں کے واسطے  
 یہ تدبیر کرتا ہے شریعت سے قدرت سے حکمت سے رحم سے کرم سے دن پیدا  
 کرتا ہے جو یہ سب سے بڑا ہے دن کے پھرین چلین کام کسب کرین روزی پیدا کرین پس  
 میں ایک دوسرے کو نہ پہنچاؤں پھر رات کو پیدا کرتا ہے اندھیری آتی ہے جو یہ  
 آدمی کام کاج کی حرکت سے چھوٹ کر سووین آرام پاوین پھر تازگی قوت آوے پھر  
 جب دن ہووے وہی کام کسب کرنے لگیں اور بہت فائدے حکمت کے اس دن رات  
 چلا کر سنے میں ہیں **فما خلقکم و الا انشی اور سوگند ہے پیدا کرنے کی نرا اور**  
**اسد تعالیٰ** اور عورت کا پیدا کرنا بڑی دلیل ہے اسد تعالیٰ کی قدرت کی  
 برکات کے درمیان اپنی حکمت سے پھر پیدا کرتا ہے کسی کو مادہ پیدا کرتا ہے  
 باپ کیس حکمت سے سب خلق کی نسل پڑھو آپس میں ملین چلین فائدے ایک دوسرے  
 خواہ سے لیتے رہیں اور ہزاروں طرح کی حکمت میں چھپی ہیں اپنے وقت میں پیدا  
 ہوتی ہیں جواب قسم کا یہ ہے **ان سبغکم لشی تحقیق** کسی کوشش کام کاج تمہارے  
 پر آگندے ہیں طرح طرح کے ہیں کوئی دہاؤ دھندلہ ہوتا ہے کوئی آخرت ڈھونڈتا ہے  
 بہت لوگ ایمان سلما فی کے کام کرتے ہیں خیر کی راہ میں جاتے ہیں بہت آدمی کفر کے  
 فسق کے بے فرمانی کے کام کرتے ہیں بدی کی راہ میں چلے جاتے ہیں بہت لوگ



دنیا بھی چاہتے ہیں آخرت بھی ڈھونڈتے ہیں بعض صورت میں خدا تعالیٰ کی  
 رضا مندی ڈھونڈتے ہیں دیدار چاہتے ہیں ہر کوئی ہر طرح کا کام کرتا ہے ہر ایک  
 کام کا بدلہ بھی آخرت میں جدا جدا ہے جیسا کام کریگا جیسی نیت رکھی ہوگی ویسی  
 ہی جزا یا سزا کا بیان فرماتا ہے پاک پروردگار فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَ اٰتٰی  
 وَ صَدَّقَ بِالْحُسْنٰی پھر جسے خدا کے واسطے دیا اور پرہیزگاری کی اور سچا جانا  
 اللہ تعالیٰ کے رسول کو بہشت کے وعدوں میں دنیا آخرت کے ثواب میں جس آدمی  
 نے آپ کو دیا خدا کی راہ میں یعنی اپنا دل دیا اپنی جان دی اپنا مال دیا اللہ تعالیٰ کی  
 رضا مندی حاصل کر نیلے واسطے اور تقویٰ کیا کفر سے شرک سے نفاق سے پیغمبرانی  
 سے اور مال کے دینے لینے میں پرہیز کیا بخل سے ریا سے حرام کام میں لینے سے حرام  
 کام میں دینے سے اور کسی مستحق کے دینے میں پرہیز کیا منت رکھنے سے اسپر اپنے  
 احسان تھوڑا جانے سے اور سایل کو مانگنے والے کو جھڑکنے سے ناخوش ہونے سے  
 اور راست گوجانا سچا جانا اللہ تعالیٰ کو سب وعدوں میں دنیا کے آخرت کے چنانچہ  
 اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا اَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يَخْلِفُهٗ یعنی جو کچھ خرچ کرتے ہو  
 خدا کی رضا مندی میں چیز کے کام میں خدا تعالیٰ اسکا بدلہ برکت دنیا میں بھی دیتا  
 ہے حدیث میں آیا ہے دو فرشتے ہر روز دعا مانگتے ہیں خدا تعالیٰ سے کہتے ہیں  
 اَللّٰهُمَّ اِنْتَ مُنْقِلِنِ خَلْقًا یعنی اسی پاک پروردگار خرچ کر نیوالوں کو تیری  
 میں دینے والوں کو خلیفہ انکے مال کا اور نیک بدلائنا دنیا میں بھی بخش اور اس طرح  
 بہت آئین حدیث میں وعدوں کی جو کوئی چیز کرتا ہے دنیا میں بھی اسکو خیر خوبی  
 برکت دولت نیک نامی ملتی ہے اور آخرت میں بھی بہشت کا ہڑ اور جہنم ملتا ہے اور  
 نعمت ملتی ہے جو سب دنیا آخرت کی خیر خوبی کی اصل ہے جڑ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے  
 فَذٰلِكَ لَیْسَ بِالْخُسْرٰی پھر تحقیق آسان کریں گے ہم اسکو پیرے کے واسطے بہشت کی راہ



اسکے اوپر آسمان کو نیگے جو کوئی ایسا ہو دیکھا ایسا مقبول کام کر چکا اسکو ہم تو فقیہ و یونیکے  
 سب طرح کے اچھے کاموں کی سب طرح کی بندگی عبادت کی اپنی راہ پر اسکو قائم کر دینگے  
 ایک دم ایک قدم وہ ہماری رضا مندی کی راہ کے سوائے اور راہ میں نجا و بگا آسانی سے  
 بہشت میں داخل ہو دینگے لائق ہم اسکو کر دینگے اور دنیا آخرت کی اسکی شکل میں آسان  
 کر دینگے یہ آیت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حق میں اتنی ہی قصہ یہ ہے ایک  
 کافر مشرک تھا اسکا امیہ نام تھا خلف کا بیٹا اسکو امیہ بن خلف کہتے ہیں حضرت بلال  
 رضی اللہ عنہ جو بڑے اصحابوں میں ہیں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پراپان  
 اول لائے ہیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ ملکر اور بہت بڑا اور جہاں ان کا پہلے  
 وے اس مشرک کے غلام تھے اسکے بت خانے کے داروغہ تھے جب اللہ تعالیٰ کا فضل  
 و کرم ہوا مسلمان ہوئے اپنے ایمان میں بہت محکم ہوئے سچے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بندگی  
 میں عبادت میں جیسا حکم تھا قائم ہوئے ایک ذرہ تفاوت نہ کرتے تھے ان کے انہی  
 مسلمانوں کی خبر امیہ کو معلوم ہوئی انکے دن اسنے حضرت بلال سے پوچھا کہ کس کی بندگی  
 کرتا ہے تیونکو پوچھا ہے یا محمد کے خدا کو پوچھا ہے حضرت بلال نے کہا میں اس  
 معبود ہر حق کی بندگی کرتا ہوں جسکا دوسرا کوئی شریک نہیں آسمان زمین کا اور  
 خلق کا پیدا کرنے والا پالنے والا روزی دینے والا دانا بے نیاز وہ اللہ تعالیٰ  
 سچا خداوند ہی اور ان بتوں کو پوجنے سے میں بیزار ہوا ناخوش ہوا ان کی بندگی  
 بے فائدہ ہے امیہ یہ باتیں سنکر ناخوش ہو کر کہا تو اس دین سے پھر بیزار ہو  
 نہیں تو میں تجھے کو مار ڈالوں گا عذاب کرونگا حضرت بلال نے کچھ سہراہ نہ کی  
 ایسی باتیں کہیں جو اسنے مقرر جانا کہ دین سے پھرنے والے نہیں پھر اس کا فرتے مارنا عذاب  
 کرنا مقرر کیا طرح طرح کے عذاب کرتا کہ طرح مسلمانوں سے ناخوش ہو دین بت پرستی  
 میں پھر آدین مکران باتوں سے انکا ایمان زیادہ بڑھتا جاتا تھا اللہ تعالیٰ کی محبت



سلمانی کی دوستی بہت ہوتی جاتی تھی کبھی آنکھوں کا کر کر کاٹھون کی چھڑیوں سے مارتا  
 کانٹے آنکھ کے بدنہین گوشت میں تمام چہرہ چہرہ جلتے اور جب دھوپ گرم ہوتی تھگے بدنہین  
 آنکھ کے زرہ پہنا کر دھوپ میں بیٹھا لٹا اور کبھی ان کو تنگا کر دھوپ میں گرم رہتی میں لٹا  
 اور آنکھ کے سینے کے اوپر بھاری پتھر رکھتا اسی طرح کے عذاب کرتا اور کہتا محمد کے دین  
 سے پھر وے اللہ و رسول کو یاد کرتے اور کہتے اللہ احد رسول محمد ایک دن  
 حضرت امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کام کو اس طرف چلے جاتے تھے  
 امیہ کے گھر سے ایک آواز رونے کی آنکھ کے کانہین پڑی لوگوں نے پوچھا کیا ہے کہا امیہ  
 اپنے غلام کو مارتا ہے کہ وہ محمد کے خدا پر ایمان لایا ہے وہ اس دین سے اب اسے  
 پھرایا چاہتا ہے وہ نہہین پھرتا یہ بات سنکر ابو بکر صدیق اس کے دروازے میں  
 گئے اسکو بلایا احوال پوچھا اس نے یہ سب حقیقت کہی حضرت ابو بکر نے اس سے کہا  
 ویلک لم تعذب ولی اللہ یعنی خوار ہو تو ہلا کی او سے تیرا وہ خدا کے دوست کو  
 کیون ایسا عذاب کرتا ہے امیہ نے کہا جو تیرا دل اس کے اوپر بہت جلتا ہے بڑا اس کا  
 مہربان ہے تو اسکو میری قید سے چھڑالے اسکو مجھ سے مول لے انھوں نے کہا تو  
 بیچتا ہے کہا میں بیچتا ہوں کہا کتنے کو بیچتا ہے کہا وہ تیرے اس رومی غلام کے بدلے  
 میں بیچتا ہوں حضرت ابو بکر صدیق اس کے پاس ایک غلام تھا گورا چار رومی نطاس  
 اسکا نام تھا دس ہزار دینار اس کے پاس حضرت ابو بکر نے سوداگری کا ماہ تھا  
 پوچھی تھی اور وہ غلام دنیا کے بہت کام کا تھا سوداگری خرید و فروخت جواب سوال  
 خوب جانتا تھا امیہ کے اور سب لوگوں کے پاس اسکی قدر تھی حضرت ابو بکر نے اسکو  
 مسلمان ہونے کو کہتے تھے اور اس سے کہتے تھے اقرار کرتے تھے جو مسلمان ہو  
 تو یہ مال سب میرا بھتی کو بخش دوں وہ ہرگز مسلمان نہ ہوتا تھا کفر میں خوش تھا  
 اس سبب حضرت ابو بکر نے اس سے ہزار تھے امیہ نے یہ بات بہت بری بانی جاکر



کہا تھا اور حضرت بلال اس کے پاس بہت بے قدر تھے جانتا تھا ابو بکر ایسے ناکار کا  
 غلام کو ایسے کام کے غلام سے کس طرح بدل کرے گا جب حضرت ابو بکر صدیق نے  
 یہ بات اس سے سنی اسی وقت قبول کی غنیمت جانی خوش ہو کر فسطاس کو ہلا کر دس  
 ہزار دینار کے ساتھ اسکے حوالے کیا اور حضرت بلال کا ہاتھ پکڑ کر لے چلے آمیہ ہنسا  
 حضرت ابو بکر نے پوچھا تو کیوں ہنستا ہے اس مشرک نے کہا تم نے اپنا بڑا نقصان  
 کیا کچھ سمجھ نہ آئی تم کو یہ غلام میرے پاس ایسا بے قدر تھا جو کوئی ایک مڑھی کو مول  
 لیتا تو مین دے ڈالتا تم نے ایسے کام کے غلام کے بدلے اور دس ہزار دینار کے  
 بدلے مین بلال کو لے لیا بڑا نقصان کیا حضرت ابو بکر بھی بہت ہنسے اور اس سے  
 کہا نقصان زیان تو کچھ کو ہوا بلال کی قدر میرے پاس ایسی ہی ہے جو تو اسکو میرے  
 سارے مال و متاع کے بدلے مین دیتا تو مین غنیمت جانتا پھر حضرت ابو بکر بلال کو لے کر  
 حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے قصہ بیان کیا حضرت نبی صلی  
 بہت خوش ہوئے اور فرمایا ابو بکر تم نے بہت بڑا کام کیا بلال کے مول لینے مین  
 خرید کرنے مین مجھے بھی شریک کرو حضرت ابو بکر نے کہا مین نے بلال کو خدا کے  
 واسطے خرید کیا جو خدا تعالیٰ لا شریک ہے اسکا شریک کوئی نہیں اب مین نے بلال کو  
 اسی خدا کی رضا کی واسطے آزاد کیا حضرت نبی صاحبؐ ابھی خوش ہوئے اور سب اصحابؓ  
 خوش ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان مین یہ سورت  
 بھیجی اور روایت ہے جو حضرت ابو بکر کی یہ عادت تھی کہ بردے خرید کرتے اور خدا  
 کے واسطے آزاد کر دیتے اسی طرح نو غلام اور تھے مسلمان ہوئے تھے پہلے ایمان  
 کے سبب کافروں کی قید مین تھے عذاب مین تھے حضرت ابو بکر نے خبر پانچراں کو خرید  
 کیا اور خدا تعالیٰ کی راہ مین آزاد کیا ایسے ایسے بڑے کام تھے حضرت ابو بکر کے  
 جس نے سبب اللہ تعالیٰ نے ان کو قبولیت اور بڑائی بخشی اور ان کے اوپر سب عذبتوں کی



راہ دین دنیا کی دولت کی راہ بہشت کی راہ اپنے قریبی راہ آسان کر دی آسانی  
 سے سب دولت کو پہنچائے ساری امت کے پیشوا ہو گئے جو کوئی ایسا کام کرے گا اُنکے  
 طفیل سے اسپر بھی آسانی کی راہ کھل جاوے گی دین و دنیا کی سعادت کو آسانی  
 سے پہنچ جاوے گا پھر اس بات کو فرما کر اللہ تعالیٰ امیہ بن خلف کی بات اور جو کوئی  
 ایسے کام کرے ایسے کاموں میں اسکا تابع ہووے پروہو اسکی بات فرمانا ہی  
 وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَىٰ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَىٰ ۖ  
 اور جھٹلایا اور جھوٹا جانا اللہ و رسولؐ کے وعدوں کو فسادیسیرۃ للعسریٰ پھر تحقیق میں  
 کر دیونگے ہم اسکو عسریٰ کے واسطے بڑی سختی میں گرنے کی راہ اسکے اوپر آسان ہو جائے گی  
 جس نے بخیلی کی اپنے مال دینے میں خدا کے حکم میں اور خدا کی راہ میں اپنا مال ندیا اور  
 جان دینے میں بخیلی کی جہاں کہیں سر دینے کا حکم تھا جان دینے کو فرمایا تھا کافرون سے جہاد  
 کا حکم فرض ہوا تھا مال کی جان کی لالچ کی دل دینے میں بخیلی کی ایمان نہ لایا خدا کو یاد کیا  
 دہمیں خدا و رسولؐ کی محبت نہ رکھی ہمیشہ اور و ن کی اور کاموں کی یاد میں محبت میں رہا زبان  
 میں تن میں بخیلی کی خیر کا کلمہ نہ کہا بندگی طاعت پروردگار کی نہ کی اپنے اوپر اسکو بھائی  
 جانا نفس کی شیطان کی خلق کی بندگی میں رہا اور بے نیازی کی بے پروائی کی خدا تعالیٰ  
 کی رضامندی میں کچھ کام ثواب کا نہ کیا اور خدا کی رحمت کا آپ کو محتاج نہ جانا اس  
 سبب خدا کے حکم نہ مانے بندگی نہ کی نماز روزہ اور کام مسلمانانہ کے کرنے کے فائدے  
 نہ جانے اور خدا تعالیٰ کے وعدہ نکو اور خبروں کو جو دنیا آخرت کی فرمائی ہیں اور اچھے  
 نیک کاموں کو تو انکو بہشت کی نعمتوں کو خوبوں کو جھوٹھ جانا اس جھوٹھ جاننے کے سبب  
 اور بے پروائی اور بخیلی کی شامت کے باعث بڑی سخت بلا میں پڑے گا دوزخ میں گرنے کی  
 راہ اس پر آسان کر دیونگے اور جس سبب شباب دوزخ میں پڑے جلے عذاب  
 پہنچے ویسے ہی کام اسکے اوپر آسان کرینگے اور اسکو ویسی ہی سوجھ بڑھتی رہے گی



وہی کام آسان نظر آویگے جن کاموں کے سبب سیدھا شتاب و زح میں چلا جاوے کچھ کچھ  
 نہ ہووے ویسی ہی باتیں سننے ویسے ہی اسباب جمع ہو جاوین یہ اثر ہی ایمان نلانی کا  
 اور اللہ و رسول کے وعدوں کو بیچ بخانے کا بخیلی کرنے کا کافر شرک منافق انھیں بلاؤں  
 میں پڑے ہوئے ہیں وَمَا يُغْنِي عَنْهُمْ كَذَبُهُمْ لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ  
 کریگا اور کچھ کام نہ آوے گا وہ مال جس مال میں اس نے بخیلی کی خیر کی راہ میں نہ دیا  
 جیسے او کا فرامیہ ایمان نلایا حضرت بلال کو جو اسکے مال تھے خدا کے واسطے آزاد کیا  
 ہر طرح بخیلی کی خدا کے وعدوں کو بہت کو چھوٹھ جانا حضرت بلال کے بدلے میں بہت  
 مال لیا کیا نفع کریگا اس کو جو وقت وہ موت کی بیماری میں مر کر پھر گور میں کریگا پھر آخرت  
 میں زندہ ہو کر دوزخ میں پڑے گا آگ کے کوٹے میں گرے گا ہزاروں بلاؤں  
 میں جا پڑے گا یہی حال سب کافروں شرکوں منافقوں بے دینوں کا ہے ابو جہل ہوں  
 یا ولید ہووے یا امیہ ہووے یا اور کوئی ہووے پھر فرماتا ہے پاک پروردگار اِنَّا  
 عَلَيْنَا لِلْهُدٰى حَقِّقْ ہمارے اوپر ہے بیان کرنا حق کا اور باطل کا وعدے وعید کا اسباب  
 کے بیان کا ایک فائدہ یہ ہے جب اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی باتیں بہت بہت طرح سے  
 فرمائیں اب کسی کی خاطر میں نہ آوے جو نادانی سے کہے کہ اتنا بیان کس واسطے  
 کیا اسکی حقیقت یہ ہے حق تعالیٰ نے آخرت کے کارخانے کی بہت بڑی تفصیل  
 مقرر کی ہے میزان حساب کتاب مواقف پھر اظہار دوزخ بہشت اور ہر طرح کے عمل کی جزا  
 مقرر ہو چکی ہے بھلے کی بھلی اور بری کی بری اور جو بات اللہ تعالیٰ نے مقرر کی ہے  
 اس میں پھر کسی طرح سے تفاوت نہیں سب کچھ ہو چکا ہے لکھا گیا ہے پھر بندوں کو  
 ایک طرح کے اختیار کے اسباب سے ہیں عقل شعور سوج بوجھ ہاتھ پاؤں قوت قدرت  
 اور بہت چیزیں پھر دنیا میں پیدا کیا ہر طرح کی چیز دیکھی ہر طرح کی بات سنی ہر طرح کے  
 مزے پائے ویسے ہی مزدوں کی طرف دل دوزخ لگا اسکی طلب پیدا ہوئی ہر طرح کے



کام کرنے لگا وہ پاک پروردگار جانتا تھا جو آدمی اپنی عقل سے دنیا ہی کی باتیں  
 بوجھ سکیگا اختیار اپنا دنیا ہی کے کام میں جاری رکھیگا دنیا ہی کے کام کر سکیگا آخرت کی باتیں  
 اور اس جہان کے کام نہ بوجھ سکیگا اور جو یہ آدمی اس جہان کی آخرت کی تمام حقیقت  
 نہ سنیگا نجانیکا حساب کتاب دوزخ بہشت کے بے خبر رہیگا تو اپنے اختیار سے ایسے کام  
 کریگا ایسی باتیں کہیگا ایسی خصلتیں پکڑیگا ایسی راہ چلیگا جس کے سبب ہلاک ہو جاوے گی اسید  
 دوزخ میں چلا جاوے گی ہمیشہ دوزخ کی آگ میں جلتا رہیگا اس سبب اللہ تعالیٰ نے  
 اپنے فضل و کرم سے آخرت کی راہ سمجھانا بتانا اپنے اوپر لازم پکڑا مقرر کیا انھیں ان میں  
 میں سے بعضے نبدون کو بڑا مقبول کر دیا ان کو پاک کر دیا فرشتے حضرت جبریل کو ان کے  
 اوپر بھیجا اپنے کلام بھیجے وحی بھیجی جو علم چاہئے تھا وہ سکھا دیا ان کو پیغمبر کیا خلق  
 کی طرف بھیجا فرمایا ان لوگوں کو آخرت کی باتیں بتا دو سکھا دو اور دوزخ بہشت کی  
 حقیقت بتا دو اور وہ کام جن کاموں سے دوزخ میں پڑتا ہے ہمیشہ کے عذاب میں  
 رہتا ہے ان سے کہہ دو اور وہ کاموں کے دوزخ سے نجات پاوین کسی شکل میں نہ پھنسید  
 راہ آسان ہو جاوے گی شتاب بہشت میں پہنچین ہمیشہ آرام سے ہمیشہ کی دولت کے ساتھ  
 رہیں بیان کر دو ہمارا کلام ان کے اوپر پڑھ کر سنا دو سکھا دو پھر آخر زمانے میں سب  
 پیغمبروں کے خاتم تمام خلق سے بہتر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا سب طرح کی  
 ہدایتیں سب پیغمبروں کے طریق مسلمانوں کی راہ میں جمع کر دی قرآن اپنا کلام بھیجا اول  
 آخرت کی باتیں حکم احکام خیر کے طور طریق سب کچھ فرمادئے یہ سب خبریں اور بیان  
 آخرت کے اور حکم احکام سکھانا اللہ تعالیٰ نے اپنی مہربانی کے اور پر لازم کر کے کہا  
 احسان کیا ان نبدون کے اور جو اس بات کی قدر بوجھیں اور اپنے اختیار کو اللہ و رسول  
 کے اختیار میں دیوین ان کے حکم کے تابع رہیں دین کا علم سب طرح سے اول آخر تک اپنی  
 طاقت کے موافق سنتے زمین حقیقت کو جانتے رہیں ویسا ہی کام نیکی کے کرتے رہیں



جس سے ہدایت پاوین تو فقیق پاوین مقصود کو پہنچ جاوین ایک فائدہ یہہی اس  
بیان کا اور دوسرا فائدہ یہہی جو کافروں مشرکوں منافقوں بے دینوں کے  
اوپر حجت ہووے قیامت کے روز جب دوزخ کے عذاب میں گرفتار ہووین نہ کہیں جو بھلو  
اس بدن کی دوزخ بہشت کی خبر نہ تھی راہ جانتے نہ تھے اچھے کاموں کی خبر نہ رکھتے  
تھے ہماری کیا نصیحتیں اور جو اللہ تعالیٰ نے حقیقتیں آخرت کی بیان نہ کرتا یہ خبریں  
نہ دیتا اپنے رسول سے دوزخ بہشت کی حقیقت نہ بیان کر داتا تو ہرگز کوئی بخان  
سکتا نہ بوجہ سکتا سب اندھے رہتے دنیا ہی کے کار بار میں پڑ رہتے بہشت  
سے محروم رہتے دوزخ میں جا پڑتے اس سبب اس حکمت کی واسطے فرمایا اِنَّ  
عَلَيْنَا الْهُدٰى یَعْنٰی تحقیق ہمارا اور پر لازم ہی ہم نے اپنے فضل و کرم سے اپنے  
اوپر واجب کیا ہی اچھی راہ کو دکھانا ایمان کے بھید سلما نی کا تقویٰ پاکی ناپاکی  
کی حقیقت کرنی ایمان اور کفر توحید اور شرک طاعت اور بے فرمانی میں فرق کر دینا  
سکھا دینا سمجھا دینا تو یہی آدمی سنکر سمجھ کر اپنے اختیار سے ہدایت پاوین ایمان  
لاوین مسلمان ہووین تو فقیق پاتے جاوین صالح متقی ہووین کمال کو پہنچن نقصان  
سے چھوٹن تو سب درجے پاوین اور جو اس بیان کو سنکر نہ سمجھن اپنے اختیار سے حکم  
نمائین تو ان پر تو فقیق کی راہیں بند ہو جاوین خوار ہو جاوین اور اس بات سے یہہی  
جانا چاہئے کہ ہدایت دو قسم ہی ایک ہدایت یہہی راہ کا دکھانا راہ کی بھلی  
بہتر حقیقت بیان کر دینی اس ہدایت کو اپنے اوپر لازم کیا ہی اور اپنی مہربانی  
سے کرم سے جو کچھ بیان کر دینے کی بات تھی بیان کر دی اور دوسری ہدایت یہہی  
ہے راہ دکھا کر راہ کے اوپر قائم کر دینا مقصود کی منزل میں پہنچا دینا یہہی ہدایت  
خاص ہی یہہی دو قسم ہی ایک ہدایت یہہی جو کوئی اپنے اختیار سے ایمان  
لاوے اچھے عملوں کی تو فقیق پاوے پھر جیون جیون اچھا کام کرتا جاوے زیادہ



زیادہ تو فائق پاتا جاوے اور اچھے کام اس سے ہوتے جاوے مقصود و ن کی منزل سے نزدیک ہوتا جاوے یہم ہدایت کی طرح خاص ہی جیسے اس سورت میں فرمایا فاما من اعطی والتقی للعسریٰ تک یعنی پھر جسے دیا خدا کے واسطے اور پھر پیری کی برسی باتوں سے اپنے اختیار سے بچ رہا اور سچ جانا اللہ کو اللہ کے کلام کو اللہ کے وعدہ کو اور رسول کو رسول کے کلام کو رسول کے وعدہ کو بہشت کو آخرت کی نعمتوں کو اسکے اوپر آسانی کی راہ کھول دی بہشت کی راہ آسان کر دی اور جس نے اپنے اختیار سے یہم کام اور جن کاموں کے کر نیکا اس کو حکم تھا نہ کئے اللہ تعالیٰ اس کو اسکے اختیار میں چھوڑ دیتا ہے اور اس کو تو فائق نہیں ملتی کچھ بوجھ نہیں سکتا اپنے اختیار میں پڑا رہتا ہے برے کام آپ ہی آپ کرتا رہتا ہے اپنے اختیار سے آپ گمراہ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس میں کچھ گمراہی اپنے طرف سے نہیں کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ کا جو کام ہے سب خیر ہی کا کام ہے بادی شرارت آدمی ہی کے کسب میں کام میں ہوتی ہے یہی معنی ہیں جو کوئی بخیلی کرتا ہے بے پروائی کرتا ہے سب باتوں کو اللہ و رسول کی جھوٹ جانتا ہے آپ سے آپ اسکے اوپر سختی میں پہنچنے کی راہ کھل رہتی ہے عسریٰ میں پہنچ رہتا ہے یہی حکمت ہے پاک پروردگار کی جس نے حکم کو نمانا آپ سے آپ گمراہ ہوا اور تو فائق نہ ملی اسی حکمت میں فرمایا جو کوئی بخیلی کرتا ہے اور برے کام کرتا ہے اس کو ہم دوزخ میں جانے کی راہ آسان کر دیتے ہیں اور دوسری خاص ہدایت یہم جو وہ پروردگار بدو ن کسی عمل کے کسب کے کسی اپنے بند کو آپ ہی راہ سمجھا دیوے آپ ہی مقصود و ن کی منزل میں پہنچا دیوے جسے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اول بغیر کچھ عمل کئے ایسے وزجے میں پہنچا دیا جو کوئی تمام عالم کے عمل کرے تو اس درجے کو نہ پہنچے پھر ایسے بڑے درجے میں پہنچا کر عمل کر نیکی راہ بھی آسان کر دی سب طرح کی دولتیں بخشیں اور حضرت عیسیٰ کو ماکے پیٹ سے نکلتے ہی پیغمبری بخشی علم انجیل کا پڑھا دیا جو دینے چاہا سودیا



اور اس طرح حضرت محمد رسول اللہ کی امت میں بہنوں کو بغیر پڑھے پڑھائے  
 بغیر محنت کئے ولی کر دیا یہ ایک خاص الخاص بات ہے پر یہ اپنے اوپر لازم نہیں  
 کیا جس کو خاوند چاہتا ہے اسی کو دیتا ہے بندوں کو بھی اس راہ میں خواہ نہ خواہ  
 دخل نہ کیا چاہئے جو کچھ ان کو حکم ہوا ہے اسی کیا اور چلے جاوین شاید قبولیت کے  
 درجے کو پہنچ جاوین یہ ایک تھوڑا بیان یہ ہے ان علینا اللہ کے کا پھر اس بات  
 کے چھپے فرماتا ہے پاک پروردگار جو آدمی کو چاہئے ہمارے حکم کے تابع رہے ہم نے جو  
 کچھ اس کو راہ بتائی ہے اپنے کلام میں بیان کیا ہے اس کو یقین سے سنئے سمجھے اخلاص  
 سے اس راہ کے اوپر قائم ہووے کسی اور راہ میں نہ پڑے اور کسی بات پر نظر نہ کرے  
 ہمیں کچھ پارہنگا وَإِنَّ لَنَا لَلْآخِرَةَ وَالْأُولَىٰ اور تحقیق آخرت اور دنیا ہمارا ہی ملک  
 ہے دنیا اور آخرت اور کسی کا ملک نہیں ہم جس کو کچھ دیوین وہ وہی پاک جس کو چاہیں آخرت  
 دیوین جس کو چاہیں دنیا آخرت دونوں دیوین ہمیں اشارت ہے جو کوئی پروردگار کی  
 محبت نہیں رکھتا اخلاص نہیں کرتا دنیا ہی کی محبت میں پھولا پھرتا ہے دنیا ہی کو طلب  
 کرتا ہے بہشت کی دولت ڈھونڈھتا ہے بے اخلاصی کی راہ میں وہ بڑا احمق ہے  
 آخرت بے اخلاصی کی راہ میں ملتی نہیں دنیا ملتی ہے وہ دنیا آخرت کو وفا نہیں کرتی  
 جان کی بلا ہو پڑتی ہے بلا میں لے ڈالتی ہے دانا عقلمند وہ کوئی ہے جو اللہ تعالیٰ  
 کا ہو رہے اسکے حکم کو سر کے اوپر رکھے جو کام کرے سو اخلاص محبت سے کرے مزدور  
 نہ ہووے مزدور سی کے اوپر نظر نہ کرے اس بند کو جو کام کرنا فرمایا ہے دل سے  
 ہن سے کرتا رہے جس خاوند کا کام ہے وہ جانے وہ پاک خاوند سب کی نیت سب کے  
 کام سے واقف ہے کسی کو کیا دیکھے کون کس لائق کا ہے بہتر جانتا ہے اس کا کام  
 اسی کے حوالے رکھے اور جو کچھ مانگے اسی خاوند سے عاجزی کی راہ سے بندگی کی راہ سے  
 مانگتا رہے دعا کرتا رہے دنیا کے آخرت کے حکم کے موافق اپنی بھلائی چاہتا رہے



اور جو کچھ مانگے انسی طرح مانگے جس طرح حکم ہی زیادہ اپنا کچھ تصرف نہ کرے حکم جلاو  
اسکو کیا خبر ہی جو اسکے واسطے کوئی چھلی ہی اس پاک پروردگار کے حوالے کر دے جیسا  
بہتر جائیگا ویسا کرے گا سب کچھ اسکے ہاتھ میں ہی اور جسے اس پاک پروردگار سے کچھ کام  
نہ رکھا حکم نہ مانا دنیا آخر — ہاتھ سے جاتی رہیگی اور آخرت ہاتھ نہ آوے گی بڑی بلا میں رہ  
جا پڑے گا قَاتِلُ سِرْجَانَا تَلْظِي بِصِرْطِ دُوسِی مَن نَّهَتْکُوْا بِکِی اَکْ کی شعلہ  
کر نیوالے کی یعنی دوزخ کی حقیقت تم سے بیان کی تمہارے ڈرنیکے واسطے جو درو  
بے فرمانی نہ کرو جو پیغمبر مانی کرو گے تو ایک ایسی آگ میں پڑو گے جو بہت بڑا بھڑکاؤ ہی  
اس آگ کا خبر میں آیا ہے کہ دوزخ جب حشر کے میدان میں آوے گی ایسا شعلہ کرے گی  
جو دوسو برس کی راہ تفاوت میں کافروں کو گرا دیوے گی اور فرشتے عذاب کے کافروں کو  
زنجیر و نمین باندھ باندھ کر پھینکے اور لوہے کے گرزوں سے مار مار جلاتے جاؤنگے  
اور اس حال پر دوزخ کے شعلوں کی ہیبت سے گر گزریں گے اس طرح دوزخ میں پھینکے لا  
يَصْلٰهَا اِلَّا الْاَشْقٰی الَّذِیْ کَذَبَ وَتَوَلٰی نہ در او پگانہ داخل ہووے گا اس آگ  
میں ویسی سخت شعلہ مار نیوالی آگ میں ہمیشہ رہنے کے واسطے کوئی مگر وہ بڑا بد بخت  
جس نے جھٹلایا دُرُغ کو کہا رسول کو اور جھوٹے جانا اللہ تعالیٰ کے کلام کو اور منہ پھیر  
لیا ایمان لانے سے مسلمان ہو نیسے اللہ تعالیٰ کی بندگی نہ کی رسول کی متابعت نہ  
ماز رہا جسے امیر بن خلف ابو جہل ابو لہب اور لوگ جن کی یہ بد بختی ہے وَتَجِبْهَا  
الَّذِیْ یُوْتِیْ مَالَهُ یَتْرَکْے اور شتاب ہی جو دور کیا جاوے گا اس آگ سے  
وہ بڑا شقی پر پیڑگار وہ جو دنیا خرچ کرتا ہے اپنا مال حشر کے کام میں اور خدا کے  
واسطے پاکی ڈھونڈھتا ہے اس مال نے میں اپنے مال کو پاک کرتا ہے آپ پاک  
ہوتا ہے یہ آیت بھی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی  
ہی اور یہی آیت دلیل ہے اس بات کی جو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پیغمبر کے



مترتبوں کے پیچھے بیوں کے درجوں کے بعد اور سب کسی سے افضل ہیں  
 بہتر ہیں اس واسطے کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان کو اتنی ہی بڑا متقی  
 کہا اور اور حکیم قرآن میں فرمایا ہے ان کو مکہ عند اللہ اتقوا یعنی تحقیق بہت بڑا  
 تمہارا خدا کے پاس وہ آدمی ہے جو اتنی ہی بڑا متقی ہے پر ہر گاہ کہ کفر شرک  
 اتفاق بیفرمانی سے بہت پرہیز رکھتا ہے امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے جو کوئی  
 حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں کچھ شبہہ کھے طعنہ کرے اسے گویا سب اصحابوں کے  
 اوپر مہاجر و انصار کے اوپر طعنہ کیا کیونکہ سب اصحابوں نے جمع ہو کر ان کو خلیفہ کیا اور  
 ان کو آپ سے بہتر جانا اور جسے پیغمبر کے اصحابوں کو برا کہا طعنہ مارا ان کو جھوٹھا جانا  
 نالایق جانا بے عقل بے فہم بے دین جانا اور جس نے اصحابوں کو حضرت نبی صاحب  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسا جانا اسے حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کو مرشد کامل نہ جانا کچھ  
 نہ جانا وہ بڑا بد بخت ہے اس نے اپنے ایمان میں خلل ڈالا دوزخ میں جانے کے لائق ہوا <sup>نہین</sup>  
 کافروں سے معلوم ہوا جو دوزخ میں نجا و بچا سوائے اس بد بخت کے جس نے اللہ و رسول کو  
 جھٹلایا اور سچی راہ سے منہ پھیرا دوزخ میں جانے کی ہی علت ہے جسے سب طرح سے دیکھو  
 جھوٹھا جانا سب خیر کے کاموں سے سب طرح سے منہ پھیرا وہ دوزخ میں جاوے گا اور کبھی  
 باہر نہیں نکلیگا اور مسلمانوں گنہگار و نہین وہ آدمی دوزخ میں جاوے گا جن نے کسی خیر کے  
 کام سے کسی وقت منہ پھیرا کچھ سستی کی اللہ و رسول کے حکم سے نکل کر نفس کے شیطان کے  
 حکم میں گیا ہے عمل کے خلل سے اسے امید نکلنے کی ہے مگر ایمان کے خلل سے خدا پناہ  
 میں رکھے اور اصحابوں کے اوپر نقصان کی تہمت دینے سے ایمان کا خلل ہے سب اصحاب  
 رسول کے رسول کے پاس مقبول ہیں اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں پیارے ہیں وہ اللہ  
 تعالیٰ سے راضی ہیں اور اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے رضی اللہ عنہم و رضوا عنہم کہے جاتے  
 ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور اس سے کیا زیادہ درجہ ہو و بچا جو کوئی ان کو برا



جائے وہی آپ بُرا ہی اور جسے بُرے کام کئے پڑا ہے منہم پھر ایمان میں ناقص  
 رہا سچی باتوں کو جھٹلایا وہ بھی بُرے لوگوں کے ساتھ دوزخ میں داخل ہووے گا اور جو  
 کوئی دوزخ سے کبھی نکلیگا سو ایمان اور مسلمانی کی برکت سے نکلے گا اور جس کسی نے وہ  
 کام کئے جیسے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کئے اور بُرے بُرے اصحابوں نے چارون  
 خلیفوں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان کو اپنے کامل کیا مسلمانی  
 کے ظاہر باطن کے کام تمام کئے جو کچھ کیا سو خدا تعالیٰ کی رضا مندی کے حاصل کر نیکی  
 واسطے کیا وہ آدمی اُنکے ساتھ نجات پاوے گا دوزخ کو ایسے لوگوں کے ساتھ کچھ کام  
 نہ ہووے گا اس میں اور دوزخ میں پردہ پڑ جاوے گا بہشت میں خیر خوبی سے داخل ہووے  
 جاوے گا یہ پورا ایمان کی برکت ہے پورے مسلمان کے واسطے ہی اللہ تعالیٰ سب مومن  
 مسلمانوں کو ایمان اور مسلمانی میں محکم رکھے کامل کر دے آمین آمین آمین پھر جب  
 حضرت ابوبکر صدیق نے حضرت بلال کو اس قیمت میں خرید کیا اور آزاد کیا تب کافروں کو  
 بہت بُرا لگتا ہوا کہنے لگے ابوبکر کے اوپر بلال کا کچھ حق تھا اس سبب اتنا مال بلال  
 کے واسطے خرچ کیا اس حق کا بدلہ یا حق تعالیٰ ان کی بات کے رد میں فرماتا ہے  
 وَمَا لَاحِدٍ عِنْدَكَ مِنْ نِعْمَةٍ يُجْزَىٰ أَوْ لَمْ يَكُنْ لَكَ مِنْ نِعْمَةٍ شَيْءٌ أَوْ لَمْ يَكُنْ لَكَ مِنْ نِعْمَةٍ شَيْءٌ  
 کسی طرح کی نعمت سے جو جزا دی جاوے اور بعضوں نے کہا ہے حضرت بلالؓ احد  
 اتنا کہتے تھے جو لوگوں نے سننے والوں نے اُن کا نام احد رکھ دیا تھا اللہ تعالیٰ کا احد نام  
 ہی وہ ہے ہمیشہ کہتے ہر دم کے کہنے کے سبب انکا یہ نام ہو گیا تھا اس آیت یعنی وما  
 لاحد سے بلال کے اوپر اشارت ہے اور معنی اس طرح ہیں اور نہ تھی بلال کی ابوبکر  
 کے پاس کوئی نعمت دوستی منت جو عوض کیا جاوے إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَىٰ مگر طلب  
 کرتا تھا رضا مندی کا اپنے پروردگار کی جو برتر ہے سب کے اوپر غالب ہے حاکم  
 ہی ابوبکر کے اوپر بلال کا کچھ حق ثابت نہیں تھا جو اس حق کا بدلہ لا کر ضرور ہووے



یہ جو کچھ عمل کیا ابو بکر نے اس واسطے جو ابو بکر خدا کی رضا مندی کا طالب تھا اور  
 بس و کسوف یعنی اور ہر طرح سے شتاب راضی ہو و یگا ابو بکر وہ ہماری رضا مندی  
 چاہتا تھا ہم اس کو شتاب بہشت میں داخل کریں گے اور وہ نعمتیں اس کو دینگے ایسی جو بیان  
 اس کے ساتھ کریں گے جو ابو بکر ہم سے راضی ہو و یگا جو کچھ اس کی رضا مندی ہو و سے گی  
 وہی کریں گے رضا کا بہت بڑا درجہ ہی نہایت عالی مقام ہی کامل بندوں کے  
 لئے دنیا میں اور بہت بڑی نعمت ہی آخرت میں سو یہ دولت حضرت ابو بکر  
 صدیق رضی اللہ عنہ اور جو کوئی اس کے طریق پر چلیگا اس کو بھی ان کے طفیل سے ملے گی اور یہ  
 عاصی گنہگار بھی امیدوارہ اللہ تعالیٰ کے رحم کرم کا جو اس کو بھی اپنے سب مقبول بندوں  
 کے طفیل سے اس دولت سے نصیب بخشنے آمین آمین آمین سورہ الضحیٰ مکی  
 ہے اس میں گیارہ آیتیں چالیس کلمے اور ایک سو باونے حرف ہیں

### بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَالضُّحَىٰ وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَىٰ ۖ وَمِمَّ يَصْحَىٰ ۚ يَعْنِي چاشت کے وقت کی اور قسم ہی رات کی  
 جب تاریکی ہوتی ہے اور سب چیز کو اپنی اندھیاری میں چھپا لیتی ہے اللہ تعالیٰ نے  
 صبح کی اور لیل کی قسم کھائی دین کے بڑے لوگوں نے اس میں بہت باتیں کہیں ہیں  
 صبح چاشت کا وقت ہے جو وقت آفتاب بلند ہوتا ہے دھوپ سارے عالم میں پھیل جاتی  
 ہے اچھا وقت ہے دنیا کے کام میں کسب میں کار بار میں مشغول ہونے کا کسی فرض نماز  
 کا وقت نہیں نفلوں کا وقت ہے یا دنیا کے کاموں کا وقت ہے ایسے وقت میں جو  
 کوئی عبادت میں مشغول ہو دو رکعت چار رکعت بارہ رکعت تک جتنی ہو سکے اشرق  
 کی صبح کی نیت میں پڑھے تو بہت ثواب پاوے یہ نماز اخلاص کی ایمان کی نشانی ہے  
 کیونکہ غفلت کا وقت تھا دنیا کے کام میں مشغول ہونیکا وقت تھا اس وقت میں وہ خلل  
 سے پاک پرور گاہ کی زندگی میں حاضر ہوا حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے



جو کوئی فجر کی نماز پڑھ کر اپنے مصلیٰ پر بیٹھا رہے اور جب آفتاب بلند ہووے شراق  
 کی نماز پڑھے جتنی رکعتیں پڑھے سکے پوری حج کا ثواب پاوے اسی واسطے بعضوں نے  
 کہا ہے جو صبح کی قسم شراق کی نماز کی قسم ہے اور دنیا کے کام میں بھی جو کوئی نماز  
 پڑھ کر مشغول ہووے اور نیت حلال قوت کے پیدا کرنے کی رکھتا ہووے اور اپنے  
 دہین کہے نیت کرے کہ جو اس قوت سے قوت ہووے گی اس قوت کو خدا کی بندگی میں  
 خرچ کرونگا اس دنیا کے کام میں بھی مومن ثواب پاتا رہتا ہے اور چاشت کا وقت  
 وہ ہے جو اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ سے کلام کیا اور اسی وقت میں حضرت موسیٰ اور فرعون  
 کے جادو گروں سے مقابلہ ہوا ستر ہزار آدمی ایمان لائے پاک پروردگار کو سجدہ  
 کیا بعضوں نے کہا ہے صبح سے تمام دن مراد ہے یہ دن ایک بڑی نشانی ہے قدرت  
 کی یقین نماز میں فرض تمام دن میں اور روز فرض دن ہی میں ہوئے ہیں حج بھی دن میں  
 ہوتا ہے اور رات بھی ایک بڑی نشانی ہے قدرت کی رات نہ ہوتی تو دن کی قدر  
 معلوم نہوتی اور خلق کے آرام کا وقت ہے رات کی بندگی بڑی مقبول ہے مغرب کی نماز  
 عشا کی نماز فرض اور وتر رات کو ہوتی ہے اور آخر شب کی نماز تہجد کی نماز رات  
 ہی کو ہے تہجد کی نماز کا بہت بڑا ثواب ہے بڑی اخلاص کی بندگی ہے اللہ تعالیٰ سے  
 جو کوئی آخر شب کو اٹھے بندگی میں حاضر ہووے اسکے واسطے ایسی نعمتیں خوبیاں چھپا  
 رکھی ہیں جنکے دیکھنے سے آنکھیں ٹھنڈی ہووین روشن ہو جاوین ان نعمتوں کی کسی  
 کو خبر نہیں کوئی نہیں جانتا جو بہشت میں تہجد کی نماز رات کی نماز پڑھنے والوں کو ملیگی  
 خبر میں آیا ہے جو کوئی فقر سے ناداری سے ڈرتا ہے چاہے کہ چاشت کی چار رکعت  
 نماز پڑھے اور جو کوئی گور کی اندھیاری سے تنگی سے دہشت رکھتا ہے ڈرتا ہے چاہے  
 کہ آخری رات کی نماز پڑھے اور بعضوں نے کہا ہے صبح سے مراد وہ دن ہے جس دن  
 میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے پردے پر پیدا ہوئے اپنی ما کے شکم



سے باہر آئے وہ دن بڑی برکت کا دن تھا اس دن کی قسم کی اور راستے سے مراد معراج کی راستہ ہے اس رات میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس بلایا عرش کے اوپر پہنچا یا سب طرح کی نعمتیں بخشیں اور بعضوں نے کہا ہے والضحیٰ یعنی قسم ہی دن کی جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی مشغولی کا وقت ہے خلق کی ہدایت کرتے ہیں دعوت کرتے ہیں سب کو کفر سے شرک سے نکال کر ایمان کی توحید کی طرف بلاتے ہیں اور وایل یعنی قسم ہی رات کی جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مشغولی کا وقت ہے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں انس و جن اور بعضوں نے کہا ہے والضحیٰ یعنی قسم ہے نورانی کے چہرے کی چہرہ مبارک محمدؐ کا آفتاب سے زیادہ روشن ہے دو نون جہان میں اس روشن نورانی چہرے کا نور پہنچ گیا ہے دو نون جہان کو روشن اجالا کر دیا وایل یعنی قسم ہے زلفون کے بالوں کی نوی مبارک کی جو کالی رات کی طرح سیاہ ہیں حقیقت یہ ہے جو والضحیٰ وایل میں یہ سب قسمیں داخل ہیں جواب قسم کا یہ ہے ما وکذبت ربک و ما قلی نہیں چھوڑ دیا کھتہ کو یا محمدؐ تیرے پروردگار نے اور دشمن نہیں جانا یہ آیت کا فرون کی ایک بات کے جواب میں آئی جب حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے مکے میں خلق کو دعوت کی ایمان کی طرف بلایا شرک بت پرستی کو چھوڑ دینے فرمایا تب مکے کے لوگوں نے تعجب کر کے دینے میں یہود و نصاریٰ کے پاس اپنے آدمی بھیجے دے حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کے دین میں تھے تو یہ انجیل جو حضرت موسیٰؑ کے اوپر اور حضرت عیسیٰؑ کے اوپر اللہ تعالیٰ کے پاس سے آتری تھی ان کتابوں میں حضرت محمد مصطفیٰؐ کی سب خبریں تھیں یہود نصاریٰ واقف تھے ان سے پوچھ بھیجا کہ تمہاری کتابوں میں کیا لکھا ہے آخر زمانے کے پیغمبر کے پیدا ہونے کا وقت ہوا ہے یا نہیں ہوا ہمارے درمیان میں محمد نام ایک آدمی ہے توہ محمدؐ ہمارے بھائیوں میں سے پیدا ہوا ہے پیغمبری کا دعویٰ کرتا ہے



کہتا ہے کہ میں آخر زمانے کا پیغمبر ہوں تم اپنی کتابوں میں دیکھ کر معلوم کرو ہم کو  
 خبر دو یہ بات سچ ہے یا کسی ہی مدینے کے لوگوں نے یہود نصارا نے سب کتابیں  
 دیکھیں اور کہا آخر زمانے کے پیغمبر کے پیدا ہونے کا یہی وقت ہے اور یہہم جو تم میں پیدا  
 ہوئے ہیں ان سے تین باتوں کا سوال کرو پوچھو ایک اصحاب کہف کا احوال دوسرا  
 اسکندر ذوالقرنین کا قصہ تیسری روح کی بات کیا چیز ہے روح جو بے پہلی دُوبالو کا  
 جواب دین اور روح کا جواب نہ دین تو ہم سے کہلا بھیجو تب ہم سچ جھوٹہ معلوم کرینگے  
 وے آدمی مکے کے مدینے سے یہہم بات لائے پھر مکے کے مشرکوں نے ایک دن حضرت  
 بنی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ سوال کئے حضرت نے فرمایا کل کو جواب  
 دو نگا مگر انتہا اللہ تعالیٰ نہ کہا وحی کی اللہ کے کلام کی انتظار ہی کی کتنے دنوں وحی  
 نہ آئی حضرت جبریل نہ اترے بعضے کہتے ہیں دس دن بعضے کہتے ہیں پندرہ دن یا  
 انیس دن یا پچیس دن یا چالیس دن تک جبریل نہ آئے حضرت پیغمبرؐ اور اصحاب  
 حضرت کے بہت عکس ہوئے جو ابدینے میں جواتنے دن ڈھیل ہوئی کا فرط غم مارا  
 لگے اور کہنے لگے وعدہ اللہ و قلاہ یعنی ترک کیا چھوڑ دیا محمدؐ کے خدا نے محمدؐ کو  
 اور دشمن رکھا اسکو پھر کتنے دنوں کے پیچھے حضرت جبریلؑ وحی لائے یہ سورۃ  
 نازل ہوئی حضرت بنی صنا کو اور اصحاب کو بڑی خوشی ہوئی حضرت جبریلؑ سے نہ آنے کا دیر  
 ہونیکا سبب پوچھا اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا جو پھر ہر کام میں انتہا اللہ تعالیٰ کہنا  
 منت چھوڑو انتہا اللہ تعالیٰ نہ کہا تھا اسواسطے وحی نہ آئی اور دو سوالوں کا جواب  
 آیا اور تیسرے سوال کی بات کا کچھ بیان نہ ہوا ان پوچھنے والوں سے بیان کیا انھوں  
 نے یہود کو کہلا بھیجا یہود نے جانا جو سچے پیغمبر میں کتاب میں لکھا تھا جو دو سوال کا جواب  
 دیوے اور ایک کا نہ دیوے یہی علامت ہے سچ کی پھر یہود نے جان بوجھ کر حیرت  
 مکے کے لوگوں سے کچھ نہ کہا مال بتایا پھر اس صورت میں وہ بات جو کافر کہتے تھے



کہ اللہ تعالیٰ نے محمدؐ کو چھوڑ دیا اس بات کو رد کیا قسم کھائی صبحی کی اور لیل کی جو محمدؐ کو اللہ  
 تعالیٰ نے نہیں چھوڑا اور دشمن نہیں بکڑا یہ بات کہنے والے جھوٹے ہیں حضرت عبداللہ  
 ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جو حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے  
 بشارت خوشخبری بھیجی فتح کی جو پیرا دین یا محمدؐ سب جہان میں پھیل گیا روم شام میں  
 مصر ایران توران بڑے بڑے ملک تیری امت کے ہاتھ آویسے تیرا خطبہ پڑھا  
 جاوے گا حضرت اس خوشخبری کو سن کر بہت خوش ہوئے پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت  
 بھیجی **وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ** اور مقرر آخرت دوسرا جہان بہتر ہے تیرے  
 واسطے یا محمدؐ دنیا سے پہلی جہان سے دنیا فانی ہے اور آخرت باقی ہے دنیا کا  
 سب مال ملک آخر کو جاتا رہے گا آخرت کا مال ملک ہمیشہ باقی رہے گا بڑھتا رہے گا  
 دنیا میں کیسا ہی مال ملک فتح ہووے ہاتھ لگے رنج محنت اسکے ساتھ لگی ہوئی  
 ہے آخرت میں بہشت میں ہزار محل ہوئیں گے تیرے واسطے تیار ہیں اور وہاں ہی  
 اسباب لوازم باغ بہار حورین غلمان فرش فرش سب کچھ تیار ہیں جو ایک ایک  
 محل میں ہزاروں دنیا کے ملک سما جاویں اس آیت میں اشارت ہے جو اللہ تعالیٰ  
 کی حکمت میں بہت قاعدہ مقرر ہوا ہے جو ہر چیز میں پہلے کی ہے پیچھے زیادتی ہے آدمی  
 پہلے نطفہ تھا پھر علقہ مضغہ ہو کر جنین ہوا لڑکا ہوا پھر بالغ ہوا عقل ہوئی شعور ہوا جوان  
 ہوا بوڑھا ہوا کمال کو پہنچا پھر کس طرح جانا چاہئے جو دنیا میں کیسا ہی مال ملک  
 کمال درجہ ہووے آخرت کے آگے ٹھوڑا ہی ہے دنیا سب گھستے ہی کی جگہ ہے بڑی  
 دولت حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ان کے طفیل سے ان کی امت کی مومنوں  
 مسلمانوں کی آخرت میں ہووے گی حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے اول کافر و کفر  
 ہاتھ سے آزار پایا رنج کھینچا بے ادبیان دیکھیں طعنے سنئے آخر کو سب زیر ہوئے مار  
 گئے مسلمان ہوئے تابع ہوئے غلبہ فتح حضرت کو نصیب ہوا پھر آخر کو بڑے بڑے



ملک اصحابوں کے ہاتھ آئے پھر بڑھتے بڑھتے دو تہذیبوں کے دین کا جھنڈا سب دنیا میں  
کھڑا ہو گیا پھر سی بات سے معلوم کیا چاہئے جو آخرت میں کیسا کچھ بڑھاؤ ہووے گا  
تفاوت دنیا میں اور آخرت میں یہی ہے جو دنیا میں نقصان سے کمال ہوتا ہے اور دنیا  
کے کمال کو کبھی زوال بھی ہوتا ہے اور آخرت کے کمال کو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے  
اور پیچھے آنکے سب مومنوں مسلمانوں کے ہمیشہ بڑھاؤ ہی رہے گا گھٹاؤ کا نام و نشان  
نہیں ہونے کا سب طرح کی دولتوں کی ہمیشہ ہمیشہ زیادتی رہے گی نقصان ہرگز کبھی نہیں  
ہو نیکا و کسوف یعطیک ربک فترضہ اور مقرر ثواب عطا کرے گا دیوے گا  
بخشے گا تجھ کو یا محمد پاک پروردگار تیرا پھر راضی ہووے گا تو دے و نعمتیں خوبیاں بخشے  
تجھ کو یا محمد پیدا کر نیا لائے آخرت میں جو تو خوش ہو جاوے گا سب طرح کی فکرین  
جاتی رہیں گی تمام عالم کی شفاعت کا درجہ مقام محمود تمام امت کی شفاعت کا حکم بہت  
کی بڑی بڑی نعمتیں بے حد بے نہایت ہمیشہ کا دیدار ایسی بڑی خوبیاں تیرے واسطے  
رکھیں ہیں خاطر کو خوش رکھے ان کافروں مشرکوں کے طعنے مار نہیں غمگین ناخوش  
مت ہو کوئی دن میں یہ سب باتیں جاتی رہیں گی تم کو خوشی ہمیشہ ہمیشہ رہے گی روایت ہے  
جب یہ آیت نازل ہوئی حضرت رسول اللہ خوش ہوئے اور فرمایا میں ایک آدمی کے  
بھی میری امت کے دوزخ میں نہ ہونے کا راضی نہیں ہوں نیکا یہ بات امت کے واسطے  
بہت بڑی خوشخبری ہے پھر اس بات کو اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے جو کمی سے زیادتی  
ہی تھوڑی سی بہتایت ہی پہلے حال سے آخر کا حال بہتر ہے دنیا سے آخرت بہتر  
ہی اَلْمُحْسِنَاتُ يَنْتَظِرْنَ فَاوْحٰی کیا پنا یا تجھ کو یا محمد پروردگار نے تیرے پیغمبرے باپ  
پھر جگہ دی اس درجہ میں پہنچا یا حضرت رسول اللہ ص اول اپنی ما کے پیٹ میں تھے جو  
حضرت کے باپ عبد اللہ کا واقعہ ہوا وفات پائی پھر جب تولد ہوئے کئی دن کے تھے  
بی بی آمنہ حضرت کی والدہ نے بی بی حلیمہ کہ جو دائی تھیں حضرت کی حضرت کو حوالے کیا



چار برس اُنھوں نے اپنے گھر جا کر پالا پھر جب چھ برس کی عمر حضرت کی ہوئی بی بی آمنہ کا بھی واقعہ ہوا یتیم رہ گئے پھر عبدالمطلب حضرت کے دادا نے بھی پرورش کی دو برس کے چھ عبدالمطلب بھی مر گئے اس وقت حضرت کی آٹھ برس کی عمر مبارک تھی تب دادا نے ان کے مرتے وقت حضرت کو ابوطالب کے چچا تھے حوالے کیا پھر ابوطالب ہمیشہ حضرت کی پرورش کرتے اور بہار شفقت دوستی ان کے ساتھ رکھتے پھر چھ برس کی عمر میں حضرت بی بی خدیجہ کو نکاح کیا پھر حضرت جب چالیس برس کی عمر میں پہنچے اللہ نے پیغمبری کی خلعت ان کو پہنائی وحی نازل ہوئی حکم کیا جو ان شرکوں کو ہدایت کرو کفر سے شرک سے خلق کو ایمان کی طرف خدا کی توحید کی طرف بلاؤ پھر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم خدا تعالیٰ کا بجالائے اول سب مکے کے لوگوں کو اپنے خویش اقربا کو ایمان کی راہ دکھائی جس پر اللہ تعالیٰ نے فضل کیا دین دنیا کی سعادت اسکے نصیب تھی ایمان لایا اور بہت قریش مکے کے لوگوں نے تعجب کر کر اپنے دین سے بتوں کے پوجنے سے پھر نہایت مشکل جانا پھر حضرت کی دشمنی میں کمر باندھی ہر طرح کی تصدیع دینے لگے اس حال میں ابوطالب حضرت کے چچا حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کے باپ حضرت کی یاری مدد گاری حمایت حطرح چاہے کرتے رہے پھر کئی برس کے چچے ان کا بھی واقعہ ہوا پھر شرکوں نے دشمنی کو زیادہ کیا تب اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا جو مکے سے مدینے کو ہجرت کریں حضرت رسول اللہ حضرت ابوبکر صدیق کو ساتھ لیکر مدینہ کو روانہ ہوئے مدینے میں انصار تھے حضرت کے داخل ہونے سے انصاروں نے بڑی خوشی کی دل و جان سے ایمان لاکر غلامی میں رفاقت مدد گاری میں کمر باندھی جان و دل خدا ہو کر حاضر ہوئے اللہ تعالیٰ نے مدینے کو حضرت کے رہنے کی جگہ مقرر کی پھر مہاجرین و انصار جو قریش تھے مکہ کے رہنے والے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اُنھوں نے ہجرت کی اللہ و رسول کی رضا مندی میں اپنے گھر چھوڑے مال چھوڑا



جو روٹ کے لڑکیاں چھوڑیں مدینے میں آئے اور انصار مدینے کے رہنے والے  
 سب جمع ہو کر خدمت میں حاضر ہو کر دشمنوں سے دین کے لڑنے میں کمر باندھی پھر  
 لڑے بہت اصحاب شہید ہوئے آخر کو فتح پائی اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو رسول  
 کو بہت بڑی جگہ دی بہت بڑا مرتبہ بخشا اول آخر کی خلق کے اوپر ان کو فضیلت بخشی آخر  
 زمانیکا پیغمبر کیا اپنے بڑے قرب کے درجے میں پہنچایا اور دنیا میں سب کے اوپر غالب  
 کر دیا اس یکتی کے حال سے آپ اپنے فضل و کرم سے پرورش کر کر درجے بڑھا کر انکو  
 بہت بڑی جگہ میں پہنچایا ان کی حدیث کو کلام کو ان کی دوستی محبت کو سب مومنون  
 مسلمانوں کے دلمین جگہ بخشی ایسی جگہ بخشی جو قیامت تک اور آخرت میں ہمیشہ  
 بڑھتی دولت رسپی اور اس آیت میں یہ اشارت ہے کہ یتیم اس موتی کو کہتے ہیں جو خوبی  
 میں بڑائی میں صفائی میں روشنی میں ویسا اور موتی نہو دے پھر ویسا موتی سوائے  
 بادشاہوں کے اور کسی کے جگہ کے لائق نہیں ہوتا محمد صلی اللہ علیہ وسلم یتیم تھے ایسی خوبیوں  
 میں تھے جو دوسرا انسان کوئی نہ تھا پھر ایسے یتیم کی اور کوئی جگہ لائق نہ تھی اللہ تعالیٰ  
 نے ان کو اپنے خاص خاص رحمت میں اپنے نہایت قرب میں جگہ بخشی اور فرمایا گا  
 وَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدٰى اور پاپا تیرے سینہ یا محمد تیرے خدا نے راہ بھولا ہوا  
 پھر ہدایت کی راہ دکھائی روایت ہے جو بڑکین حضرت کی چار برس کی عمر تھی نبی  
 جلیہ حضرت کی دائی اپنے گھر سے حضرت کو ملے میں لانی تھیں اس واسطے جو حضرت کو ان کی  
 والدہ کے اور دادا کے حوالے کر دیوین ملے میں پہنچا کر ایک جگہ میں حضرت کو بیٹھا کر آپ  
 کسی کام کے واسطے گئیں پھر آکر جو بکھا تو حضرت کو نہ پایا بہت پریشان ہوئیں روتی تھیں  
 ڈھونڈھتی تھیں کہیں نہ پایا اور حضرت مکے کے پہاڑوں میں چلے گئے تھے راہ سے  
 تفاوت ہو گئے تھے پھر عبدالمطلب نے حضرت کو ڈھونڈھ کر پایا اور یہ بات ہے  
 حضرت کے پیغمبر ہونے سے پہلے نبی خدیجہ کے نکاح کرنے سے اول کی کہ جب حضرت



سودا گری کے واسطے شام کے ملک میں گئے تھے خرید و فروخت کر کے مکے کو پھرے  
تھے مکے سے تین دن کی راہ درمیان رہی تھی اور وہ قافلہ سودا گروں کا بی بی خدیجہ  
کا تھا لوگوں نے قافلے کے کہا کوئی جاوے بی بی خدیجہ کو خوشخبری قافلے کی سلامتی  
کی پہنچاوے اور ضابطہ تھا عرب کا جو کوئی آگے آن کر قافلے کی سلامتی کی خوشخبری  
دیتا تو وہ اونٹ جس کے اوپر سوار ہو کر آتا تھا اس کو بخش دیتے سب لوگوں نے حضرت  
کا بھیجا مقرر کیا جو آگے جا کر خزد یون ابو جہل بھی اس قافلے میں تھا آگے سے بھی  
کچھ دشمنی رکھتا تھا اس نے کہا ان کو مت بھیجو آخر کو سبھوں نے حضرت ہی کو بھیجا جب  
اکیلے راہ میں آئے شیطان نے اونٹ کی نکیل پکڑ کر ان کو اور راہ کی طرف پھیر دیا  
راہ سے دور پڑ گئے اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا حضرت جبریلؑ کو انھوں نے آکر ایک شیطان  
کو ایسا مارا جو حبش کے ملک میں پھینک دیا اور مہار پکڑ کر اونٹ کو راہ میں لگا دیا  
اور زمین کی رگین ایسی کھینچ لیں جو ایک ساعت میں حضرت مکے میں جا پہنچے بی بی خدیجہ  
کو قافلے کے آنے کی خوشخبری دے دی بہت خوش ہوئیں اور وہ اونٹ حضرت کی نیاز کیا  
پھر حضرت مکے سے پھر کر قافلہ کی طرف چلے ایک ساعت میں قافلے کے درمیان جا پہنچے  
اور کہنا مکے میں پہنچ کر خدیجہ کو میں نے خوشخبری دے دی وہ خوش ہوئی اور یہ اونٹ اس نے  
میرے بیٹے دیا کسی نے یہ بات نہانی ابو جہل نے کہا میں نہ کہتا تھا کہ ان کو مت بھیجو  
پھر وہ اونٹ حضرت سے اور لوگوں نے پھر لیا خدیجہ تین دن کے پیچھے مکے میں پہنچے سب  
کی خبر بی بی خدیجہ کو دے دے غصے ہوئیں اور کہا تین دن ہوئے جو محمدؐ نے آکر مجھ کو  
خوشخبری سنائی میں نے اونٹ ان کو دے دیا ہے تم نے کیوں پھر لیا اور یہ بات  
تم نے جھوٹے جانی لوگوں نے کہا تین دن کی راہ دو تین ساعت میں کس طرح آئے  
اور پھر گئے اس واسطے ہم نے یہ خبر نہانی بی بی خدیجہ نے کہا یہ بات سچ ہے تفاوت  
نہیں اونٹ پھر پھر وادیا اور حضرت کی دوستی اپنے دل میں رکھی اور جانا کہ محمدؐ



آخر زمانے کے پیغمبر ہو نیگے یہ حال آگے اپنے بھائی۔۔۔ ورنہ نبیؐ فل حیا کے بیٹے سے سنا تھا  
 وہ اگلی کتاب میں پڑھے تھے علامتیں معلوم کی تھیں اور اس آیت کے وجود کا ضالافہدی  
 کے مرنے پہلے میں اور پایا مجھ کو گمراہ لوگوں میں گمراہ قوم میں پیدا کیا وہ کچھ نہیں جانتے تھے  
 پڑھے لکھے نہیں تھے سب خبر کی باتوں سے بے خبر تھے ایسے لوگوں میں پایا مجھ کو یا محمدؐ پھر  
 پیغمبرؐ کی ہدایت کی مجھ کو سب طرح کا علم تھا سب خبر کی بہتری کے کام سکھائے اور  
 یہ بات معلوم کیا چاہتے کہ ضلال گمراہ کے نشین کہتے ہیں ضلالت گمراہی ہی گمراہی کفر  
 ہی ورسب پیغمبرؐ خدا نے تعالیٰ کے کفر سے ہر حال میں پاک ہیں پیغمبری سے پہلے بھی  
 کفر سے پاک ہیں اور پیغمبری سے پیچھے بھی سو پیغمبروں کو ضلالت اور گمراہی کی نسبت  
 کرنی بھی درست نہیں ہمیشہ معصوم ہیں اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہیں اول سے آخر تک ایمان  
 اور سلامتی کے گھر میں رہتے والے ہیں مسلمان پیدا ہوئے دنیا میں مسلمان آئے مسلمان  
 رہتے مسلمان ہی دنیا سے جاتے رہے روایت ہے ایک دن ابو طالب نے ایک بت  
 مول لیا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لڑکاپن کے وقت دیا جو گھر پہنچا دیوین  
 حضرت نے لیا جب آگے چلے اسکو زمین میں ڈال دیا ایک سی اس کے گلے میں بازو ہکر  
 کتے مردار کی طرح گھسیٹتے ہوئے پہنچا دیا ہمیشہ معبود برحق سے اللہ تعالیٰ سے خبردار  
 تھے و لیکن پیغمبری سے پہلے بہت باتوں کا علم نہ تھا پڑھے نہیں تھے لکھنے نہیں  
 جانتے تھے شریعت کے حکم احکام روزہ نماز سے اور بہت باتوں سے خبردار نہیں  
 تھے اس سبب بعضوں نے یہہ معنی کہے ہیں ووجدک ضالافہدی کہ یعنی اور  
 پایا مجھ کو یا محمدؐ میرے پروردگار نے ناواقف بہت باتوں سے بہت کاموں سے  
 پیغمبری کا منصب نہ ملا تھا قرآن نازل نہ ہوا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اپنے فضل و  
 کرم سے پیغمبری کی خلعت بخشی قرآن جو سب کتابوں سے افضل ہی بہتر ہی تھا کہ  
 اوپر نازل کیا بھیجا جو کچھ جانا چاہئے بوجھا چاہئے کیا چاہئے سب کچھ سکھا دیا



اسد تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے ما کنتم تدبر ما الکتاب ولا الایمان یعنی ایک وقت ایسا تھا یا محمدؐ جو اس حال میں تھا جو نہ جانتا تھا کتاب کیا چیز ہے اور ایمان کسے کہتے ہیں ایمان تھا اور علم ایمان کا نہ تھا اور کسی کو ایمان کی راہ نہ بتا سکتے تھے یہ اسد تعالیٰ کا فضل ہوا جو سب کچھ معلوم کیا بڑے عالم ہو گئے عارف ہو گئے یہ بڑا احسان پروردگار کا تھا کہ اوپر اور احسان پروردگار کا تھا کہ اوپر یہ ہے **وَجَدَكَ غَائِلًا فَأَغْنَىٰ** اور پایا تجھ کو یا محمدؐ پروردگار فقیر محتاج عیال دار پھر تو نگر کر دیا دولت مند کر دیا ہر طرح غنی کر دیا بی بی خدیجہ کو اللہ تعالیٰ نے تو فقیہ بخشا انھوں نے اپنا سارا مال نیاز کیا پھر تجارت سوداگری کرنے لگے سہین برکت بخشا پھر بہت یار مددگار اصحاب جمع کر دے کافرون سے جہاد کا لڑائی کا حکم ہوا فتحین بخشین بہت مال دولت عنایت آنے لگی ملک فتح ہوئے کسی بات کا کسی چیز کا محتاج نہ رکھا سب خلق سے بے نیاز کر دیا یہ بات دلیل ہے اس بات کی جو خدا دولت مندی مال کا ہونا کسی کا محتاج نہ ہونا یہ بھی بہت بڑی نعمت ہے برسی چیز نہیں جو برسی بات ہوتی تو اسد تعالیٰ اپنے محبوب کے اوپر اس بات کا غنی ہونے کا احسان نہ رکھتا منت نہ جتا تا اور اپنے حبیب کو ہر طرح غنی کر دیا دنیا آخرت کا بہت بڑا دولت مند کر دیا اور ان آیتوں میں رد ہی کافرون کے قول کا جو کہتے تھے محمدؐ کے خدا نے محمدؐ کو چھوڑ دیا دشمن رکھا اور حضرت کی مبارک خاطر کی تسلی ہے جو وحی کے بند ہونے سے ان کے دلہن غم آیا تھا پروردگار نے قسم کر کر فرمایا محمدؐ تیرے پروردگار نے تجھ کو چھوڑا نہیں دشمن نہیں پکڑا اول سے آخر تک تیرے اوپر خدا کی مہربانی اور فضل ہی ہے اول سے آخر بہتر ہی بہتر ہوتا جاوے گا تیرے اوپر کئی دن وحی کا بند ہونا بھی بہتر تھا اس بات کا اول سے آخر بہتر ہوا اب وحی کی قدر معلوم ہوئی علم کی شان علم کا درجہ مرتبہ معلوم کیا ایسی نعمت انتظار کے پیچھے پائی جس بند کو ایسی ایسی بڑی نعمتیں بخشیں ہیں اس پیار کے بند کو کس طرح چھوڑا کیونکہ دشمن رکھا یہ کافر مشرک احمق ہیں چھوٹے



اپنی رنجش کو یا محمد غمگین نہ ہونا چاہئے خوش ہو نیکی بات ہی ان نعمتوں کے اوپر شک نہ کیا چاہئے ایک وقت تو یتیم تھا یا محمد پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اس درجہ میں پہنچایا اس نعمت کی شکر گزاری یہی ہے جو یتیموں کی خبر لیو جو کچھ بس آوے سو ان کو دوان کو پیار کرو فَاَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْلُسْ پھر اس نعمت کو اپنے اوپر سمجھ کر بوجھ کر یتیم کے اوپر قہر مت کرو غصے مت ہو اس کو مت جھڑکواس سے محبت رکھو پیار کرو یتیموں کی قدر بوجھو تم بھی ایک دن یتیم تھے یتیم کو پیار کرنا یتیم کی خبر لینی اس کو کھانا کھلانا کپڑا پہنانا بہت بڑا ثواب ہے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انا وكافل الیتیم کھاتین فی الجنة و اشار بالسبابة والوسطی و فرج بینہما شیئاً یعنی میں اور جو کوئی یتیم کی اپنے بچکانے میں تفاوت مت جانکر پرورش کرتا ہی خبر لیتا ہی اس کو پیار کرتا ہی بہشت میں ہم ایک جگہ ہو وینگے آپس میں ہم سایہ ہو وینگے اس طرح سے نزدیک رہینگے جیسی یہ دونوں انگلیاں یہ بات فرما کر دونوں انگلیوں کو ٹھوڑا اسمین کشادہ کر کر اصحابوں کو دکھلایا اور فرمایا اس طرح ایک جگہ ہو وینگے اور خبر میں آیا ہی من مسخ علی اس الیتیم لہ لكل شعر حسنة یعنی جو کوئی مومن مسلمان خدا کی رضا مندی کے واسطے یتیم کو پیار کرے یتیم کے سر کے اوپر ہاتھ پھیرے جتنے اسکے سر کے اوپر بال ہو دین ان سب بالوں کی گنتی کے شمار کے موافق نیکیاں خوبیاں اسکے عملنامہ میں لکھی جاتی ہیں اتنا ثواب پاتا ہی اور خبر میں آیا ہی یتیم جب کسی غم سے پرہوتا ہی تو عرش عظیم اللہ تعالیٰ کا کانٹا ہی اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی یتیم کا مال مت کھاؤ ظلم مت کرو جو کوئی ظلم سے یتیم کا مال غصب کرتا ہی چھین لیتا ہی اس کو کھانا، وہ مال اسکے پیٹ میں آگ ہو جاوے گا ہمیشہ جلتا رہے گا دوزخی ہو وگا وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَشْ اور سائل کو مانگنے والے کو محروم مت کرو جھڑکو سخت آواز نہ کہو جو کچھ تمہاری طاقت ہو اسکا کام کرو اور جو نہ ہو اسکے تو زحمت سے خوشی سے جواب دو اپنی فقیری



نادارنی محتاجی کو یاد کرو اسکی قدر بوجھو مگر خدا تعالیٰ نے غنی کر دیا شکر گزار ہی ہیں  
اسباب کی سبیل کے حال پہچانو اور اس میں اشارت ہی نصیحت ہی ہر ایک مسلمان کو  
جو کسی مومن مسلمان کے پاس جو کوئی جسطرح کا سوال کرے علم کا سوال کرے کسی مسئلہ  
کی بات پوچھے جو آتا ہو وہ تو اچھی طرح سے خوشی سے جواب دے جو کچھ کی شور سنجی  
نہ کرے اور جو نہ آتا ہو وہ تو خوشی سے شیرین زبانی سے کہے مجھ کو نہیں آتا اور  
حدیث میں آیا ہے جو کوئی اپنے بھائی مسلمان کا کچھ کام کرتا ہے اسکی حاجت برآ  
میں ہوتا ہے خدا تعالیٰ اسکی خیر کے کام میں متوجہ ہوتا ہے ثواب دیتا رہتا ہے  
وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ اور اپنے پروردگار کی نعمت کو ظاہر کر دے نعمت  
خوبیان جو تیرے پروردگار نے تجھے بخشیں ہیں لوگوں سے بیان کر دے خبر کر دے  
نبوت کی نعمت تمام خلق کے اوپر اپنی فضیلت اور بہتری مقام محمود کی آخرت میں  
اور خلق کی شفاعت کا درجہ اور بہت بڑی نعمتیں جو تمہیں بخشی ہیں اور کسی کو  
نہیں بخشیں سب بیان کرو نعمت کا بیان کرنا اظہار کرنا شکر ہی نعمت دینے والی  
اور نعمت کے بیان کو مطلق ترک کرنا کفران ہی نعمت دینے والے کا حدیث میں  
آیا ہے جسکو اللہ تعالیٰ کچھ نعمت بخشا ہے اور وہ نعمت کے اثر کو ظاہر کرتا ہے  
اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے خبر میں آیا ہے حضرت عبداللہ حضرت عمر کے بیٹے رضی  
اللہ عنہا رات کو نماز پڑھتے صبح کو لوگوں سے کہتے کہ میں نے آج رات کو اتنی  
رکعتیں نماز کی پڑھی ہیں کسی نے ان سے کہا یا عبداللہ یہ بات کہنی کیا رہا نہیں ہے  
جو تم کہتے ہو انھوں نے کہا کیا خدا تعالیٰ نے نہیں فرمایا وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ  
توفیق طاعت کی بندگی کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نعمت ہی بندے کے اوپر کیوں ہو  
شکر گزار ہی اس نعمت کی کس طرح نہ کروں ہر مومن مسلمان کو چاہئے اللہ تعالیٰ کی نعمتیں  
جو کچھ ہر ایک کو ملتی ہیں جب وہ اپنے اوپر دیکھے شکر کرے اپنے دلمین اور اپنے



دوستوں سے کہے ہیں فقیر تھا محتاج تھا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو غنی کیا جاہل تھا عالم کیا ایسا  
 مسلمان کو کچھ نہ جانتا تھا مومن مسلمان کیا نادان تھا عارف کیا خبردار کرو یا یتیم تھا کوئی  
 ایسا نہ کہتا تھا جو تربیت کرے دین کا علم سکھلا دیا استاد پیر میر واسطے مقرر کر دیا  
 میں نے تربیت پائی مجھے توفیق بخشی جو استاد کا حکم بجا نہ لاتا جو یہ توفیق نہ پاتا تو  
 محروم رہتا پروردگار کے شکر کہا شک بیان کر سکتا ہوں اس خاوند کی نعمتیں  
 بہت ہیں میرا شکر ٹھوڑا ہی تقصیر بہت ہے اور یہ بات ہے جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے  
 وَاٰمَنَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ یعنی اپنے پروردگار کی نعمتوں کا حق بیان کر دے وہ  
 جو مجھ کو بخشیں ہیں اور وہ نعمتیں جو سب خلق کو ہر ایک عام نعمتیں اور خاص نعمتیں بخشیں  
 ہیں ہاتھ پاؤں آنکھ کان عقل شعور علم ہر ایمان مسلمان توفیق ایک ایک ایسی نعمت ہے  
 نہ وہ تو اسکی قدر جانیں ان نعمتوں سے ہتھ پٹ کے سبب غافل ہو رہے ہیں انکا  
 شکر نہیں کرتے اور وہ نعمتیں جو مومنوں مسلمانوں کو آخرت میں وعدہ کیا بیان  
 کرو خبر دو کیونکہ یہ خلق سب نعمتوں کو دوست رکھتی ہیں نعمت کے سبب نعمت دینے  
 والے کو دوست رکھے گی اور ہماری صفتوں کو جیسے کرم فضل احسان ہر بانی پیدا کرنا  
 رزق دینا خلق کی محافظت کرنی اور سب صفتوں کو ہماری بیان کرو اسطرح سے خلق  
 کو ہمارا دوست کر دہا ہر طرف ان کو بلاؤ یہ سب محتاج ہیں جو محتاج نعمت کی بات  
 سنیں اور نعمت دینے والے کو پہچاننے اسکی طرف ہکو بے اختیار جانا ہی اسکو دوست  
 رکھنا ہے جو کوئی ہم کو دوست رکھے گا ہم اسکو دوست رکھینگے تم درمیان میں اس  
 دوستی کے وسیلے ہو گے محبت کے واسطے سبب ہو گے یہ کام ہی تمہارا اس سبب ہمارا  
 نزدیک تمہارا اور بھی بہت بڑا مرتبہ ہووے گا اور یہ بات ہے وَاٰمَنَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ  
 یعنی اپنے پروردگار کے نعمتوں کی خلق سے حدیث کر بات کہوے نعمتیں علم کی معرفت  
 کی ہدایت کی جو ہم نے تیرے اوپر تمام کائنات سب کسی کو جو کچھ لینے چاہے لینے والا



ہو وے بیان کر کہدے جان کر چھپا مت یہ اس بات کا شکر ہے جو تو بھی یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم واقف نہ تھا کچھ نہ جانتا تھا پھر ہم نے بھٹے کو ہدایت کی اپنے دیدار کی اپنے معرفت کی راہ بنا دی یہ خلق بھی کچھ نہیں جانتی نا واقف ہے بے خبر ہے انکو ہدایت کر راہ بنا ان سے تو حدیث کہنارہ باتیں کہنا تیری جو بات ہے سو حدیث ہے وہ سب نعمت ہے نعمتوں کا بیان ہے ہدایت ہے اخلاص سے سننے والوں کے واسطے رحمت ہے نجات ہے اللہ تعالیٰ کے کلام قرآن مجید اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث دو دریا نعمتوں کے ہیں تمام لذتیں دنیا کی آخرت کی ان میں ہیں سعادتیں ان میں ہیں تمام نقصانوں سے چھوٹنا تمام کمالوں کو پہنچنا ہمیشہ کی راحت آرام ان میں ہے اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کے تئیں ہر طرح کے احسان جتائے ہیں پیغمبر کے حال سے بہت بہت بڑے درجوں میں پہنچا یا فقیر سی محتاجی کے حال نکال کر غنی کر دیا بے نیاز کر دیا ناواقف بے خبری کے حال سے سب طرح خبردار کر دیا ہدایت بخشی ان تین نعمتوں کی تین طرح کی شکر گزاری کا حکم کیا یتیم کے اوپر قہر نہ کرنا سائل کو رد نہ کرنا سخت نہ کہنا اور کلام اور حدیث کی راہ سے ناواقفوں کو واقف کرنا بے خبروں کو خبر دی ہدایت کرنی یہ بھی ایک بھید ہے اس آیت کا اور قصور اس بیان ہے اس سورت کا اور اللہ تعالیٰ کے کلام کے اور رسول اللہ کی حدیث کے بہت بھید ہیں کوئی کہا تک بیان کر سکتا ہے اللہ تعالیٰ سے امیدوار ہیں ہم توفیق کے ہدایت کے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں دین میں قائم و ایم رہنے کے امین امین امین

**سورہ الم نشرح** مکی ہے اس میں آٹھ آیتیں ہیں اور سٹائیس کلمہ ہیں ایک سو تیس حرف ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الم نشرح لک صد رک کیا نہیں کھو لیا ہم نے تیرے واسطے سینہ تیرا یا محمد



اس سورت میں اللہ تعالیٰ اپنی بڑی بڑی نعمتوں کی خبر دیتا ہے جو حضرت بنی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر بخشی ہیں اور اپنے احسان جتاتا ہے اور تسلی فرماتا ہے تو کسی بات کا غم نہ کھاؤ بن اور راہ بتاتا ہے آخرت کی بڑی نعمتیں پانے کی کیون غم کھاتے ہو تم یا محمد کیون فکر مند ہوتے ہو تم ہماری ہر بانی کے اوپر نظر کرو جو تمہارے اوپر ہی کیا نہیں کھولا ہم نے دل تمہارا کیا نہیں ایسا بڑا کر دیا سینے کو تمہارے جو اس میں سب درجے ایمان کے سب طرح کے اچھے پاک اعتقاد بہتر عقیدے سما گئے سب طرح کی ہدایت کا علم تمہارے دل میں خدا کے حکم سے آگیا اچھی خصلتیں بہتر خصلتیں آگئیں مسلمان کی باتوں سے خدا کی یاد سے محبت سے اخلاص سے شوق سے دل تمہارا آباد ہو گیا سب قسم کے بھیدوں نے وحی کے قرآن کے تمہارے دل میں راہ پائی جگہ پائی سب طرح کے بھید جو لائق تھے تمہارے دل میں آگئے ان نعمتوں کی طرف نظر کرو قدر بوجھو شکر کرو کیا ہم نے کیا ہم نے نہیں دین تم کو یہ نعمتیں خوبیاں جن لوگوں کے دل کو نہیں کھولا ہم نے ان کے دل تنگ ہیں ان کو نہیں ایمان نہیں آسکتا مسلمان کی جگہ نہیں پاسکتی اچھی خصلتیں ان کو نہیں نہیں بٹھہر سکتے ہدایت کے علم جس حکم دنیا کا دین کا نفع ہو سکتے ہیں پاسکتے خدا کی یاد سے بھولے رہتے ہیں خدا کی محبت ان کو نہیں نہیں آسکتی کچھ نہیں پاسکتے ایسے دل ہمیشہ کفر میں شرک میں نفاق میں دو بے رہتے ہیں تنگی میں اندھ ہمارے میں خوار رہتے ہیں پریشان رہتے ہیں ورنہ نہیں جانے کے لائق ہو جاتے ہیں اور جبکا دل جتنا جس قدر اللہ تعالیٰ کے حکم سے کھلتا ہے اتنا ہی اتنا ایمان دین یاد اخلاص محبت اس میں جگہ پاتی ہے حضرت بنی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کے لکھا اللہ تعالیٰ نے ایسا کھولا تھا ایسا بڑا کیا تھا جو سب طرح کی خیر خواہی میں آخر کی تمام ان کے دل میں آگئی رحمت خدا تعالیٰ کی اور سلام اسکا ان کے اوپر اول سے آخر تک اور تفسیرون میں لکھا ہے شرح صدر سینے کا کھلنا جو الم نشرح میں فرمایا



اشارت ہی بیان ہی اس بات کا جو کئی مرتبہ حضرت ہی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک  
 سینہ اور دل چاک ہوا تھا ایک بار لڑکپن کے وقت جب بی بی حلیمہ اپنی دانی کے کھربن  
 تھے چار برس کی عمر تھی ایک دن ہم عمر لڑکوں کے ساتھ سستی سے باہر گئے تھے یکایک حضرت  
 جبریل اور حضرت میکائیل علیہما السلام اگر حضرت کو لڑکوں کے ۵۵ ۵۵ در بیان  
 اچک لیکر بہار کے اوپر لے جا کر سیدھا لٹا کر مبارک سینے کو چاک کیا دیکو بائز نکال کر  
 بہار ایک ٹکڑا سیاہ لہو کا بندھا ہوا دل میں سے نکال کر دوڑا ل دیا اور کہا شیطان  
 کے وسوسے کا حصہ تھا دور کیا پھر ذلکو ایک سو نیکے طشت میں زعفران کے پانی سے دھو کر  
 اسی جگہ رکھا سینے پر ہاتھ پیرا جیسا تھا وہاں ہی ہو گیا کچھ درد نہ معلوم ہوا  
 لڑکوں نے یہ حال دیکھا وہاں سے بھاگ دوڑتے ہوئے گھر آئے بی بی حلیمہ کو خبر دی  
 جو دو آدمیوں نے آکر محمد کو پکڑ کر مار ڈالا یہ حقیقت ہم نے دیکھی بی بی حلیمہ روتی  
 ہوئی دوڑیں جب وہاں پہنچیں دیکھیں تو حضرت صبح سلامت بیٹھے ہیں مگر چہرے کا  
 رنگ متغیر ہو رہا ہے احوال پوچھا حضرت نے تمام قصہ بیان کیا سینے کے چاک کرنے کا  
 اثر بی بی حلیمہ نے دیکھا ڈر گئیں اور اپنے ولیمین کہنے لگیں جو عبدالمطلب حضرت کا دادا  
 یہ بات سن کر کچھ کر مجھ کو کیا کہے گا اور آگے نہ جانوں اور کیسی بات ہووے  
 بہتر ہے جو محمد کو عبدالمطلب کے حوالے کر دوں اس واسطے کہ میں لے آؤں خیریت ہے  
 حضرت کے دادا کے حوالے کر دیا اسی بار حضرت کو بی بی حلیمہ نے مکے کے بہار و نمین  
 گم کیا تھا جو اوپر و اضحیٰ میں بیان قصے کا ہوا پھر دوسری بار چھٹے برس یا گیارہویں  
 برس یا پھر پورے سے یہ بات ہوئی اور تیسرے بار شب معراج میں حدیث میں آیا  
 ہی کہ معراج کی رات جبریل نے میرے تین عصا پر تکیہ دیکر میرے سینے کے اوپر  
 سے ناف تک شگاف کر دیا چیرا اور میکائیل ایک سو نیکے طشت میں زعفران کا  
 پانی لائے اس پانی سے میرے سینے کے اندر کی اور حلق کی رگین دھوئیں اور جبریل



نے میرے دل کو باہر کال کر چیرا اور دھوپا پھر دھو کر اٹھت سو نکالائے ایمان کے نور سے  
 حکمت کے نور سے میرے دل کو اس نور سے بھرا اور معمور کیا پھر ایک نور کی انگوٹھی سے  
 نو کے نگیں سے مہر کر کر اسکی جگہ میں رکھا اور سینے کو ایسا ملا دیا جو سوئے ایک خط کے  
 زخم اسکا نہ رہا اور مجھ پر معلوم نہ ہوا اور اس نور کے بھرنے کی سینے میں اور مہر کر نیکی  
 لذت خوشی میں نے ایسی پائی جو اب تک میرے بند بند گنگن ہیں ہر طرح سے ظاہر  
 میں باطن میں شرح صدر سینے کا کھلنا ہوا پھر اس نعمت کا اللہ تعالیٰ بیان کر کر اور نعمت کا  
 بیان فرماتا ہے **وَضَعْنَا عَنكَ وِزْرَكَ** اور دوڑ کر دیا ہم نے تجھے یا محمد بھاری  
 بوجھ تیرا **الَّذِي أَفْقَضَ ظَهْرَكَ** وہ بھاری بوجھ جو بیت بھاری کیا تھا اس بوجھ نے  
 تیری پیٹھ کو اپنی کسی تقصیر کا کسی گناہ کا جو پیٹھ سے پہلے ہوا ہو و یگا غم تھا اس غم کا  
 بوجھ تھا فکرت تھی کیا ہو و یگا سطر جسے بخشے جاوینگے اللہ تعالیٰ نے حضرت کے اوّل  
 آخر کے گناہ بخش دئے فکرتیں دور کیں اور ان کی امت کے گناہوں کا ان کو غم تھا اس  
 غم کا بڑا بوجھ تھا اس بوجھ کو بھی دور کیا حضرت کی شفاعت امت کے حق میں قبول  
 کی خوش خبری دی امت کا گناہ بخشینگے حضرت کے بخشانے کے سبب اور وعدہ کیا جو  
 کوئی تیرے حکم پر چلے گا تیری متابعت کرے گا تیری بات سنے گا تیری راہ اختیار کرے گا  
 تیرے واسطے اسکو بھی ہم پیار کریں گے دوست رکھیں گے اور جو گناہ ان سے کچھ ہو جاوینگے  
 غفلت کے سبب بشریت کے سبب بھول چوک سے سب بخش دیونگے ہم تیری خاطر دنیا میں  
 ان کو توبہ کی توفیق دیونگے عملوں کی سختیاں ان کے اوپر آسان کر دیونگے اور جو  
 کوئی ایک بار ایمان بھی دنیا سے اپنے ساتھ لے جاوے گا آخر کو تیری شفاعت کے سبب اسکو  
 دوزخ سے نکالینگے بہشت میں پہنچا دیں گے اور وہ بڑا غم دور کیا جو حضرت کے دہلیز  
 پڑا تھا پہلے توں میں جب پیغمبر ہوئے خلق کی ہدایت کا حکم ہوا بڑی فکر تھی یہ لوگ  
 مشرق مغرب میں اپنی رسم میں عادت میں بند ہیں کس طرح ایمان لاوینگے کیونکر تابع



ہو و نیگے ہات سینکے مائیکے کس طرح انکو ہدایت کرنیکے کیا راہ بتا و نیگے کیونکر لوگ جھکو  
اس بات میں سچا جانیکے ہر کام کے اوایل میں ہر کسی کو یہ فکر ہوتی ہے یہ بہت بڑا کام  
تھا بھاری کام تھا اس بات کی بہت بڑی فکر ہوئی تھی اللہ تعالیٰ نے یہم بوجھ بھی دور  
کیا اپنا کلام قرآن بھیجا ہر سوال میں ہر بات میں ہر کام میں آیت آیت — سورت  
سورت اترتی گئی ہر طرح کی سوجھ سمجھ پڑتی گئی پھر تمام قرآن میں سب طرح کی ہدایت کی  
راہ بتا دیا قرآن کو معجزہ کر دیا پیغمبری کے سچا کرنے کے واسطے دلیل ہوئی کہنے کی بات  
ہوئی گوئی ایسا اور بھی کہہ سکے تو کہہ لاکو نہیں تو یقین جانو یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے  
کسی آدمی کو جن کو پر ہی کو یہ قدرت نہیں جواب کلام کہہ سکے پھر بہت لوگوں نے چاہا  
جواب کلام کہلا دین کوئی نہ کہہ سکا سب عاجز ہو گئے پھر اور اور بہت بہت بڑے  
بڑے معجزے حضرت کے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ نے خلق کو دکھائے چودھویں رات کے  
چاند کو دو ٹکڑے کئے پھر وہ نے حضرت کی پیغمبری کی سچائی پر گواہی دی ایک  
وقت شکرین پانی تمام ہوا تھا آدمی گھوڑے اونٹ پیاسے ہوئے حضرت نے  
خیر پانی فرمایا کہین سے تھوڑا پانی پیدا کر لیا ایک شجر بائیں لائے حضرت نے  
ایسا مبارک ہاتھ اس میں رکھا پانی کی ندیاں نہرین انگلیوں سے جاری ہوئیں  
تمام شکر اور جانور دن نے پانی پیاسہ کین پھر لین ذخیرہ کر لیا اور بہت بہت  
طرح کی باتیں ایسی بخشین جو سب کے اوپر ظاہر ہوئیں سب نے جانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
پیغمبر ہیں ہزاروں آدمی اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت کے اوپر ایمان لائے ہزاروں  
لوگ دل سے جان دوست ہو گئے حضرت کو اور حضرت کے پیاروں کو دشمنوں سے  
غالب کر دیا دشمنوں کو زیر کر دیا اپنی طرف سے حضرت کے دوستوں کو حضرت کی دشمنوں  
قوت بخشی مدد کی غالب کر دیا قیامت تک فتح دی غلبہ دیا حضرت کے دین کو ہر  
مسلمانی کو تمام عالم میں رواج دیا قیامت تک جاری رکھا اور وہ بھاری عظیم



دور کیا حضرت کو اپنی امت کے واسطے مبارک لیل میں تھا بھاری حکم احکام میں  
 واجب انکے اوپر جسے پہلے امتوں کے اوپر آئے تھے اور ان سے ہو سکتے تھے آوین  
 اور ان سے ہو سکے تو کیسی بات ہو دیکھی ان پر سخت عملوں کی تکلیف ہو بلکہ جو کچھ  
 کم ہوا ہی اس میں بھی تخفیف ہو وے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے احسان کیا سب  
 کام آسان کر دئے سب حکم احکام شریعت کے آسان ہو گئے سب طرح کے کاموں میں  
 آسانیاں بخشیں اور فرمایا جو کوئی تھوڑا بھی عمل روزہ نماز حج زکوٰۃ اخلاص کے ساتھ  
 بجالائے گا ہم قبول فرمائیں گے تم کو اور تمھاری امت کو اسی راہ آسان میں چلا کر  
 شتابی سے سب پہلے پھر اس طرح پارا تار دو یونگے بہشت میں پہنچا دو یونگے ان شہابیوں  
 کے اوپر نظر کیا جائے شکر کیا جائے کیسے کیسے غمخواروں کے بوجھ بھاری  
 دور کئے گروائی سبکدوش کرو یا حضرت کے طفیل سے حضرت کی امت کو قیامت تک  
 ہمیشہ ہمیشہ تک اس طرح رکھا اب اس بات پر گاہ کیا جائے وَمَرْفَعْنَا لَكَ ذِكْرًا  
 اور بلند کیا ہم نے تیرے واسطے ذکر تیرا بڑھا یا او بچا کیا زمین میں آسمان میں تیری  
 ثرائی دینے کے واسطے تیری عظمت شان بڑھانیکے واسطے سب جہان میں ظاہر کیا ذکر  
 تیرا نذر تیرا یا محمد پھر کوئی کہتا ہے محمدؐ بڑے رسول ہیں خاتم الانبیاء ہیں پیغمبری انکے  
 اوپر ختم ہو چکی تمام عالم میں مشہور ہوا ہے اللہ تعالیٰ کا محمدؐ سادوسرا مقبول بندہ کوئی نہیں  
 سب امتوں کے اوپر پیغمبروں کے اوپر ساری خلق عالم کے اوپر محمدؐ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کو فضیلت دی ہے بڑا ہی بختی ہے سب کا سردار بنایا ہے اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں  
 یہ ہیں ان کا دین قیامت تک قائم رہے گا پہلی کتابوں میں تورات انجیل زبور میں تیرا  
 نام ہے ذکر قرآن میں تیرا ذکر ہے اور اس طرح محمدؐ کا نام بلند کیا جو اس پاک نام  
 کو اپنے پاک نام کے ساتھ جمع کیا کلمہ طیب شہادت میں اذان میں اقامت میں  
 نماز میں النبیات کے درمیان خطبے میں جو کوئی اللہ تعالیٰ کو یاد کرے محمدؐ کو یاد کرے



جو کوئی مسلمان ہوا چاہے دین میں آوے اور اللہ تعالیٰ کا نام لیوے پیغمبر کے نام لئے قبول نہ ہو وہ مسلمان کی دولت نہ پاسکے ایسی بڑائی کسی پیغمبر کے تین نہ دے دے جتنی جو اپنے نام کے ساتھ اسکا نام ملا دین جمع کریں سوائے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے اور **واطيعوا اللہ واطيعوا الرسول** یعنی اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور فرمایا **ومن يطع الله ورسوله يدخله جنات تجري من تحتها الانهار** یعنی جو کوئی اطاعت کرے اللہ کی اور اللہ کے رسول کی داخل کریگا اللہ تعالیٰ باغوں میں بہشت کے جن باغوں کے نیچے سے نہریں پانی کی شہد کی دودھ کی شربت کی جاری ہیں اور فرمایا **ومن يعص الله ورسوله فاز لهنا جنت** یعنی اور جو کوئی پیغمبر مانی کریگا اللہ تعالیٰ کی اور اللہ کے رسول کی تحقیق اسکے واسطے ہی آگ و زخ کی اسی آگ میں جلتا رہیگا اپنی بے فرمانی اور رسول کی بے فرمانی کو ایک دے میں رکھ کر یہ عذاب مقرر کیا اور اپنی اطاعت کو اور رسول کی اطاعت کو ایک جگہ برابر کر دے وہ ثواب مقرر کیا اور کسیکا ایسا بڑا مرتبہ نہیں ہوا ہی کسی کی یہ بڑائی نہیں ہوئی ہے نہ ہووگی اور فرمایا مومنوں سے خطاب کیا جو اللہ تعالیٰ اور فرشتے اللہ کے درود بھیجتے ہیں نبی کے اوپر ای گروہ مومنوں کی تم بھی درود بھیجو نبی کے اوپر اور سلام کرو سلام کرنا ادب کر تعظیم کرو اور فرمایا رسول اللہ کو جو تم مومنوں سے کہو ان **كنتم تحبون الله فاتبعوني** یعنی جو تم خدا تعالیٰ سے دوستی کیا چاہتے ہو دوست ہوا چاہتے ہو تو میری متابعت کرو میری راہ پر چلو خدا تم کو اپنا دوست کرے گا خدا تعالیٰ کے محبوب ہو جاؤ گے یہ بڑا بیان بخشین اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور انکے طفیل سے انکے چاکرون کو متابعت کی برکت سے محبوب کی ایسے درجہ کا وعدہ فرمایا ہی تو اس مرتبے سے کو سامرتبہ بڑا ہو و بگا غنایت مہربانی اپنی بیان کی جو حضرت کے اوپر بے نہایت ہی اور ستمین اشارت ہے جو اس فضل کرم احسان کی طرف ہمارے نظر کر دے اور کسی بات کا غم مت کھاؤ جو کچھ ہماری حکمت کے موافق کچھ تنگی آوے تو صبر کرو کشادگی



کھلاؤ کی انتظار ہی کرو کچھ شکل آپرے آسانی کے منظر رہا امیدوار رہو فان مع  
العسر کسیر ان مع العسر یسر پھر تحقیق سختی کے ساتھ آسانی ہی تنگی کے ساتھ کشائش  
ہی اول تم کو کس طرح کی فکرین تھیں سب دور کہیں کیا کیا غم کھائے تھے سب غم اٹھاؤ  
اسی طرح جانا چاہئے جو مشکل آپرے گی وہ آسان ہو جاوے گی دشمن سب زیر ہو جائیں گے  
تم سب پر غالب ہو جاؤ گے فتح تمہاری ہووے گی غنیمتیں ہر طرف سے آنے لگیں گی دنیا میں بیخ  
کنج ملا ہوا ہی جہان بیخ ہی پھر وہاں گنج ہوتا ہی دشواری کے ساتھ آسانی ہی  
محنت میں راحت ہی اور اس آیت میں اشارت ہے اس بات کی طرف جو کوئی دنیا میں  
اپنے اختیار سے اچھے کام میں محنت کرے گا راحت کو پہنچے گا دنیا آخرت کی دولت پاوے گا  
بغیر محنت کے راحت نہیں ملتی جو کوئی اچھا کام کر نہیں رہے نہ اٹھاوے گا محنت نہ کرے گا  
اپنی جان کو تن کو بغیر محنت کے آرام دینے کی فکر نہ کریں رہے گا اور ہر دم ایسے کاموں میں  
اپنی خوشی چاہے گا دنیا آخرت کی خوبیوں کو کس طرح پہنچے گا راحت آرام کیوں کر پاوے گا  
جو کوئی دنیا میں دنیا کے کاموں میں دنیا کے واسطے محنت کرے گا دنیا میں راحت  
پاوے گا اور جو کوئی دنیا کے کاموں میں دین کے کاموں میں آخرت کے واسطے خدا سے  
کی رضا مندی کے واسطے رہے کھینچے گا محنت اٹھاوے گا دنیا آخرت کے  
آرام اور راحت کو پہنچے گا دولتیں پاوے گا جن نے محنتیں کیں کام کئے مجاہدہ سختیاں  
اٹھائیں آراموں کو راحتوں کو پہنچے پھر اس آیت کے درمیان اور آخر کی آیتوں کے  
درمیان ایک اس طرح کی بات کے اوپر اپنے حبیب کو اشارت کی ہے یا محمد اب یہ بات  
یقیناً ہوئی ہے ہماری حکمت کا قاعدہ ہی دستور ہی جو محنت کے پیچھے راحت ہی  
ہے کسی محنت کی شکل کے اوپر جو دنیا میں کچھ آن پڑے غم مت کھاؤ اور پریشان مت ہو  
اور تم کو ضرور ہی لازم ہی جو ٹھالے مت رہو ہمارے حکم کے موافق کام کرتے رہو  
خاطر جمع ہو کر مت بیٹھو خلق کو ہدایت کرو راہ تباؤ تربیت کرو دین کا علم سکھاؤ قرآن



پڑھاؤ ہمارے حکم احکام لوگوں کو پہنچاؤ ہمارے امر نہی کرنے نہ کرنے کی باتیں مسلمانوں کے احکام ارکان عبادت بندگی کے عمل آپس میں معاشرت کی طرحین جہاؤ ظلم سے بری خصلتوں سے چھٹاؤ بندگی کے عملوں میں روزہ نماز حج زکوٰۃ میں شیخ میں ذکر میں دعا میں اچھی نیتوں کو سکھاؤ اخلاص محبت کی راہ دکھاؤ مومنوں مسلمانوں کو خوشخبری دو بہشت کا وعدہ کرو جیسا جیسا عمل اخلاص اور سچے جو کوئی کریگا ویسا ہی وہی درجہ بہشت میں پاویگا اور بہشت کی نعمتوں کی خوبیوں کے مومنوں کو خبر دو اور کافروں مشرکوں منافقوں کو دوزخ کے عذاب کی خبر دو کافروں سے لڑو جہاد کرو ان کو دین میں لاؤ محنت کرو سفر کا رنج سختی اپنے اوپر ہماری راہ میں اٹھاؤ اور بیمار بکس غریبوں کی خبر لو بھوکوں کو کھانا کھلاؤ محتاجوں کی حاجت بر لاؤ حق ہمسایہ صلہ رحم بجالاؤ اپنے گھر بار کا کام کرو اپنی بی بیوں کا عیال کا جو حق ہی ادا کرو آل اولاد کا اور ان کی تربیت اور دینے لینے کا خدمت گزار و نکاح حق جیسا جسکو چاہئے بجالاؤ یہ سب کام کرتے رہو فاذا فرغت پھر جو وقت فارغ ہو تم ان سب طرح کے کاموں سے جو جو کچھ جس طرح کا حکم ہوا ہی اور اسے کر چکو پھر بھی خاطر جمع کر ٹھالے ہو کر مت بیٹھو فا نصب پھر رنج کھینچو محنت کرو طاعت بندگی میں رہو نفل نماز پڑھو روزہ رکھو راتوں کو جاگو قرآن پڑھو ذکر کرو شیخ مجتہد بخیر تہلیل بنا صفت تعریف پاک پروردگار کی کرتے رہو بڑائی بزرگی سے اسکو یاد کرتے رہو دعا کرو حاجتیں مانگو اور معافی چاہو استغفار کرو مغفرت بخشش بخشائیں مانگو اپنے واسطے اور اپنی امت کے واسطے شفاعت کرو ہم سب دعائیں تمھاری قبول کر نیکی اور برے کے عذاب سے محفوظ رہو عذاب سے اپنی امت کی نجات مانگو اپنے واسطے اور اپنی امت کو اپنے واسطے بہشت کی نعمتیں دو سچے مانگو ہم سب تمھاری حاجتیں بر لاؤ نیکی تمھاری امت میں سے جو کوئی اپنے ایمان پر ثابت رہیگا شرک نہ کریگا نفاق نہ کریگا اخلاص مند آویگا اسکو ہم سب



ہدایت کریں گے راہ بنا دیں گے اس کو نفع کا علم سکھا دیں گے اچھے کاموں کی توفیق بخشیں گے  
 تو بہ کی توفیق دیں گے بد راہی سے بچا دیں گے ان سب کاموں پر پتھاری شفاعت کریں گے لائق  
 کردیوں کے اور دوزخ سے بچا کر بہشت میں داخل کریں گے تم ان سب کاموں کی فراغت کے  
 وقت یہ کام کرتے رہو بندگی میں حاضر رہو دنیا آخرت کی حاجتیں مراد میں مقصد پتھار کے  
 حاصل ہو دیں گے پتھاری دعائیں مقبول ہو دیں گی والی دلائل فائز غیب اور اپنے پیدا  
 کرے والے پروردگار کی طرف پھر و رغبت کرو جب سب کاموں سے تم دین کے دنیا کے  
 خلق کی ہدایت سے فارغ ہو تب بندگی میں تن سے زبان سے قایم ہو رجوع ہو محنت  
 کرو حاجت مانگو بخشائش چاہو اور جب ان سب آداب اور ارکان سے فراغت کر چکو تب  
 سب طرح کے کاموں سے مشغولیوں سے خالی ہو کر اپنے پروردگار کے حضور میں  
 مشغول ہو سب کاموں بہت بڑا کام یہی ہے آخر کا کام یہی ہے راحت اسی میں ہے  
 اور ایمان کے درخت کا پانی یہی ہے مسلمان کے عملوں پر قایم ہونا محکم ہونا اور  
 انھیں عملوں کی برکت سے بہشت میں مومنوں کو دیدار کی دولت ملیگی اللہ تعالیٰ اپنے  
 فضل و کرم سے اپنے حبیب کی حرمت سے اپنے محبوب کی برکت سے اس عاجز گنہگار کو  
 اور سب بھائی مومنوں مسلمانوں کو اپنے نبیؐ کی دوست کی پیروی میں رکھ کر اپنی  
 رضا مندی بخش کر اس بڑی دولت کو پہنچا دے آمین آمین آمین

سودہ والثین مکی ہے اس آٹھ آیتیں چوبیس کلمہ ایک سو پچاس حرف ہیں

اَللّٰهُمَّ اَلْحَمِّنِ اَلْحَمِّمِ

وَالثَّانِيْنَ وَالْثَّانِيَّوْنَ وَطَوْرُ مَدِينَتَيْنِ قسم ہے تین کی اور زیتون کی اور طور سینین کی  
 تین انجیر کا نام ہے انجیر ایک میوہ ہے بہشت کا زمین بیٹھا ہے خوش مزہ ہے کھٹا  
 نہیں اس میں مچھلکا باریک ہے کھانہ میں لطافت رکھتا ہے اس میں فضلہ نہیں اور شتاب  
 ہضم ہوتا ہے نفع اس میں بہت ہے بوا سیر کو دفع کرتا ہے نبد بند کا درد تفرس و لکا



درد اور کتنی بیماریاں اسکے کھانے سے دور ہوتی ہیں بدن ہوتا ہوتا ہی منہ کی بو اچھی ہوتی ہی سر کے بال بڑھتے ہیں اور انجیر کے درخت میں یہ خوبی ہی بہشت میں حضرت آدمؑ نے جب گہیوں کھائیں سب کپڑے بدن سے بہشت کے گرگئے تھے ننگ ہو گئے تھے درختوں سے پات چاہتے تھے ستر کے ڈھانپنے کے واسطے کسی درخت نے اپنے پات نہ دئے اٹھ کے داؤ سے دور ہو گئے پھر انجیر نے اپنے پات دئے جو حضرت آدمؑ نے اپنا ستر پوشیدہ کیا اور زیتون بھی ایک میوہ ہی سالن بھی ہے دو ابھی ہی روغن اس میں بہت پیدا ہوتا ہی بہت کام آتا ہی مبارک درخت ہی حق تعالیٰ نے اس درخت کو شجرہ مبارک فرمایا ہی اول درخت جو دنیا میں پیدا ہوا تھا زیتون تھا اب شام کے ملک میں بہت پیدا ہوتا ہی حضرت ابراہیمؑ نے اس درخت کو برکت کی دعا دی یہ دونوں درخت برکت کے ہیں اس واسطے اندر خٹون کی قسم کھائی پروردگار نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں تین حضرت ہنر نوحؑ کی مسجد کا نام ہی اس مسجد کے گرد پیش انجیر کے درخت بہت ہیں اور زیتون بیت المقدس کی مسجد ہی بہت پیچھے ہے اسی طرف نماز پڑھی ہی حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام نے بنا سی ہی اسکے گرد پیش زیتون کے بہت درخت ہیں اور بعضوں نے کہا ہی تین اور زیتون شام کے ملک میں دو مسجدیں ہیں ان دونوں مسجدوں کا نام ہی اور بعضوں نے کہا ہی تین اصحاب کہف کی مسجد ہی اور زیتون ایلیا شہر کی مسجد ہی جس کا بیت المقدس نام ہی حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ اور ضحاک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی تین اور زیتون دو پہاڑوں کا نام ہی شام کے ملک میں ہیں ایک پہاڑ میں انجیر بہت پیدا ہوتے ہیں دوسرے پہاڑ کے اوپر زیتون کے درخت بہت ہیں اور بعضوں نے کہا ہی تین ایک پہاڑ کا نام ہی جس کا ایک جودی بھی نام ہی حضرت نوحؑ کی کشتی اسی پہاڑ کے اوپر جا لگی تھی اور بیت المقدس میں ایک پہاڑ ہی زیتون اسی کا نام ہی اور بطور اشارہ



ایک اور پہاڑ کا نام ہے جس پہاڑ کے اوپر حضرت موسیٰ مناجات کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ سے کلام ہوتا تھا باتین ہوتی تھیں یہ سب جہن اور پہاڑ برکت کے مکان ہیں پیغمبر کے عبادت خانے ہیں وَ هَذَا الْبَلَدِ الْأَمِينِ اور سوگند ہے اس شہر امین کی کہ مکہ مبارک ہے وہ امان دینے والا ہے جو کوئی اس میں داخل ہو دے حرم میں آؤ قتل سے مارنے سے اسن پاؤ گئے کا خدا کے گھر کا طواف کر کے دوزخ امن پاؤ گچا پاؤ اور اس شہر کی برکت یہ ہے جو حضرت محمد مصطفیٰ کے تولد کا مکان ہے وطن ہے ایسی برکت کی چار چیزوں کی قسم کھائی جواب قسم کا یہ ہے لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ مقرر تحقیق پیدا کیا ہم نے آدمی کے تئیں بہت بہتر صورت میں اچھے بند و بست میں حق تعالیٰ نے آدمی کو حیوان کی جنس سے بہت بہت باتوں میں خاص کیا ہے اتنی قدرت کی کارگیریاں اور حکمتیں آدمی میں ظاہر باطن میں اسکے خرچ ہوئی ہیں جو کوئی بیان کیا چاہے نہ کر سکے لکھے تو دفتر پھر جانے کسی حیوان کو ایسی صورت نہیں بخشی جو آدمی کو بخشی ہے کسی چیز کو دنیا کی جو ظاہر میں نظر آتی ہے ایسا جمال نہیں دیا جو آدمی کو دیا ہے اس طرح جسم بنایا اسکا کہ ہر طرح سے بندگی کر سکتا ہے یعنی کھڑے ہو کر قیام کرتا ہے نہوڑ کر رکوع کرتا ہے زمین میں سر رکھ کر سجدہ کر سکتا ہے دو زانو چار زانو ہو کر ہر طرح سے بیٹھ سکتا ہے ہر طرح کا کام کر سکتا ہے اور عقل شعور تیز سیر آدمی کو بخشی ہے ہر طرح کی خصلتیں اس میں رکھی ہیں آسمان زمین دریا پہاڑ آگ پانی باد خاک پھر درخت چرند پرند سب چیز کی حاجتیں آدمی میں دین میں ہر چیز کے کمال پیدا کرنے کی قوت اس میں بخشی ہے ہر طرح کی گریہ ہر آدمی کرتا ہے خدا تعالیٰ کی صفیوں کے اثر آدمی میں بہت بہت طرح سے ظاہر ہوتے ہیں حیات علم ارادہ قدرت دیکھنا سننا کلام رحم کرم غضب قہر عدل بخشش حکم کرنا دنیا نہ دنیا حاجت کو بردا کرنا انکے سوا اور بہت صفیوں آدمی میں موجود ہیں اور اپنی امانت کے اٹھانیکا اسکو قابل کیا ہے وہ امانت جو آسمان زمین پہاڑ اس امانت کو نہ اٹھا سکا عشق کی صفت بھی آدمی کو دی ہے جو دنیا



میں عاشقوں کا شور ہو رہا ہے اور معشوق کی بھی آدمی کو ایسی بخشی جو اسکے حسن و جمال کی  
دھوم مچا رہی ہے پھر بہت بڑے کمال کے لائق کیا ہے اپنی معرفت اور قرب  
کا سزاوار کیا ہے محبت اور محبوبیت کے درجے کو وہ پہنچ سکتا ہے پروردگار نے  
وے مشین کھا کر فرمایا ہے جو آدمی کو آپ کچھ پیدا کیا ایسا خوب بنا ہی پھر فرمایا  
جو آپ بنا کر تم مردِ دناہِ اسفلِ سافلین پھر پھر دیا ہم نے آدمی کو گرا دیا ہم نے اسکو  
اسفلِ سافلین میں ایسی نیچی جگہ میں ڈال دیا جو اس سے نیچی جگہ اور کوئی جگہ نہیں اس  
بات کا بیان یہ ہے اللہ تعالیٰ نے آدمی کو بہت — بڑے بڑے درجوں میں پہنچنے  
کے لائق کیا ہے عقل و شعور انائی اسکو بخشی عقل کے سب سے حیوان کی جنس سے اسکا  
رتبہ بڑا کر دیا پھر طبیعت کے تنگ بند سی خانہ میں اسکو ڈال دیا ایسے گڑھے میں بھنسا دیا  
اور نرمادہ مرد جو رو میں جماع کا جفتی کرنے کا شوق رکھ دیا اس مز کی طلب میں بے اختیار  
کر دیا جفت ہونا اور غصے ہونا حیوان کا خاصہ اور حیوان کا درجہ آدمی کے درجے سے  
نیچے ہے پھر شہوت اور غضب یہہ جو دونوں حیوان کی خاصیتیں ہیں آدمی ان کو عمل میں  
لا کر ان کے سبب اس نجان میں گرا پھر اس درجے سے بھی نیچا درجہ درختوں کا ہے  
زمین سے اگنے والی چیزیں جس میں جس حرکت نہیں دیکھنا بھانا سننا سونگھنا چلنا پھرنا  
نہیں اور یہ سب حیوانوں میں ہیں درخت اور گھاس پات میں یہ باتیں نہیں  
صرف کھانا پینا درخت کی گھاس پات کی خاصیت ہے درختوں کی کھیتی کی گھاس کی قوت  
خاک اور پانی ہی پانی نہ پاؤ تو خشک ہو جاو اس کھانے پینے کی خاصیت کے  
سب آدمی درختوں کے درجے سے بھی نیچے گرا پھر اس سے نیچا درجہ پھر کا ہے اسکا  
کام نہیں ہے جو ایک جگہ گرا پڑا رہے آپ سے حرکت نہ کرے آدمی میں یہ سب باتیں  
یہ سب خاصیتیں پھر کی درخت کی حیوان کی جمع ہوئی ہیں ان سب خاصیتوں کا نام  
طبیعت ہے یہ سب درجے آدمی کے واسطے نجان کے درجے ہیں آدمی کے واسطے







ہونے کے منکر ہیں عذاب و آفات کا انکار رکھتے ہیں مرنے کے پیچھے پھر جینے کو چھوڑتے  
 جانتے ہیں اپنی طبیعت کی عادت کی قیدوں میں بند ہیں اچھے کاموں کو دین کے برا  
 جانتے ہیں فرماتا ہے اللہ تعالیٰ انکی مشرک ہے دین کیا سبب ہے جو تو دین کو اب  
 تک جھٹلاتا ہے ایسے ہدایت کے بیان ظاہر ہوئے ایسا کلام اللہ تعالیٰ نے نازل  
 کیا بھیجا قسم کر فرمادیا جو آدمی کو بہت اچھے بند و بست میں اچھی صورت میں پیدا کیا  
 پھر اسکو اسفل السافلین میں ڈالا اس میں بہت حکمتیں ہیں پھر اس بچان سے نکلنے کی  
 اور کوئی نہیں سوا ایمان کے اور اچھے کام کرنے کے مسلمان کے کام کے جو کوئی اس سے  
 اپنے اختیار سے نکلا بڑی دولت کو پہنچا ہمیشہ کی دولت پاویگا اور جو کوئی اسی گڑھے  
 میں اسی کوٹے میں اپنے اختیار سے پڑا رہیگا ہمیشہ ہمیشہ خوار رہیگا و زخ کے گڑھے  
 میں گرا ہوا رہیگا ایسے بیان کے پیچھے بھی تجھ کو شک رہا انکار رہا حقیقت کو نہ بوجھا  
 بات کو نہ سمجھا اسفل السافلین سے نہ نکلا دنیا ہی کے کاموں میں بند ہو رہا نجات کی  
 راہ چھٹکارے کی راہ نہ لی اَلَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمِ الْأَعْيُنِ کیا نہیں ہے اللہ تعالیٰ بہت  
 اچھا حکم کرنے والا سب حکم کر نیوالوں میں زمین میں آسمان میں کسی کا حکم یا عدل کا  
 انصاف کا نہیں جیسا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اس پاک پروردگار کے سب طرح کے حکم  
 احکام دو قسم سے تیسری قسم نہیں دو ہی قسم ہیں خواہ دنیا میں خواہ آخرت میں  
 فضل کرم کا حکم کرتا ہے یا عدل انصاف کا حکم کرتا ہے ایک ذرہ ظلم قسم پاک پروردگار  
 کے حکم میں نہیں آدمی کو اچھی صورت سیرت میں پیدا کیا اسفل السافلین میں ڈال کر  
 عقل ہی شعور دیا اختیار کی نعمت دی سب اسباب پیدا کر دئے اس بچان سے نکلنے  
 کی راہ بتائی ہدایت کی خاطر پیہر بھیجے جو کوئی سمجھ کر اختیار سے اس ہدایت کو مانگا  
 ایمان لاویگا اچھی راہ چلے گا بہت بڑی دولت کو پہنچا ایسے لوگوں کی واسطے  
 یہی حکم لایا ہے اور جو کوئی عقل و شعور کو اسباب کے سمجھنے میں نہ دوڑا ویگا اختیار کی



قد نبو جھ کر ہدایت کی راہ نہ چلیگا اپنی طبیعت کی خوشی میں برسی عادت میں اپنے احتیاج سے چلا جاوے گا اسکے واسطے وہی حکم لایا ہے جو ہمیشہ دوزخ کے گڑھے میں چلا جاوے طاعت کرنیوالوں کو ثواب دینا فضل کا حکم ہے اور حکم نمائے والوں کو عذاب میں رکھنا عدل کا حکم ہے • انصاف کا حکم ہے

**سورہ** علق مکی ہے مکی میں نازل ہوئی ہے اس میں انیس آیتیں ہیں بہتر کلمے ایک ہی حرف میں

ابن عباس اور بی بی عائشہ اور مجاہد اور عطاء رضی اللہ عنہم کہتے ہیں پہلے سورہ قرآن کی جو اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر نازل کی حضرت جبریلؑ کی وساطت سے بھیجی وہ یہی سورت اقراہی اور بہت تفسیر لے کتے ہیں اول سورت جو نازل ہوئی ہے انحد سورہ فاتحہ ہے پھر احمد کے پیچھے سورہ لون والقم ہے پھر اسکے پیچھے سورہ مدثر نازل ہوئی پھر سورہ مزمل پھر پانچویں سورت والضحیٰ ہے اور اقرا تمام سورتوں کے پہلے نہیں اتری پھر یہ بات سب کے پاس ثابت ہے جو پہلے سورتوں سے سب قرآن کی آیتوں سے پانچ آیتیں اقرا کی اول ہیں حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغمبری سے چھ مہینے پہلے سچی سچی خواب میں ظاہر ہونے لگیں جو کچھ رات کو دیکھتے تھے صبح کو وہی صوٹ دیکھا آفتابا ظاہر ہوتا حسب طرح سے دیکھتے تھے اسی طرح ہوتا پھر جب مبعوث ہونیکا زمانہ وحی کے اترنیکا وقت نزدیک ہوا قرآن مجید کے نازل ہونے کے دن نزدیک آئے حضرت کو تنہائی خلوت پیاری ہو گئی حرا ایک پہاڑ ہے مکے کے پاس اس میں ایک غار ہے اس غار میں اکسیر ہو کر جاسٹھتے اللہ تعالیٰ کی یاد میں تسبیح اور تہلیل میں مشغول رہا کرتے دو دو رات میں رات دن وہیں رہتے پھر زیادہ رہتے کبھی ایک مہینے تک بھی وہیں رہتے تھے کھاتے پینے کے واسطے کچھ اس غار میں اپنے ساتھ لیجاتے ایک دن حضرت نے آواز سنی کوئی رہ رہ رہا ہے یا محمد اور کسی کو نہ دیکھا پھر دوسری بار سنا یا محمد پھر کسی کو نہ دیکھا پھر تیسری



بار آواز سنی یا محمد اس وقت پہاڑ کے اوپر کھڑے تھے جو ایک بارگی آسمان وزمین کے درمیان  
 مین نظر پڑی دیکھا ایک سونے کے جڑاؤ تخت کے اوپر ایک شخص آدمی کی صورت بہت  
 خوب صورت بیٹھا ہی سبز کپڑے پہنے ہوئے ایک نور کا تاج سر کے اوپر دھر حضرت پھر  
 اسکو بہت خوش ہوئے پھر خوب دیکھتے رہے تمام دن دیکھا کئے شام کو وہ تخت ۵۵  
 ۵۵ اور وہ بیٹھنے والا غائب ہو گیا حضرت نے بہت تعجب کیا پھر دوسرے دن بھی اسی طرح  
 وہی صورت ظاہر ہوئی کچھ بات نہ کہی پھر تیسرے دن بھی اسی طرح ظاہر ہو کر وہ تخت  
 کا بیٹھنے والا نزدیک آیا حضرت کو ایک خوف پیدا ہوا چاہا جو آپ کو پہاڑ سے نیچے گرا دیں  
 انھوں نے کہا یا محمد اور وہ جبریل ہوں اللہ تعالیٰ نے مجھ کو تمھارے پاس بھیجا ہے  
 تم خدا کے رسول ہو آخر زمانے کے پیغمبر ہو اس امت کی طرف تم کو ہدایت کرنے کیواسطے  
 مقرر کیا ہے یہ بات سن کر حضرت کی بارے کچھ تسلی ہوئی پھر حضرت جبریل نے اپنے پروں  
 کے درمیان سے ایک نامہ نکالا بہشت کا حریری کپڑے کا یا قوت اور موتیوں کا گونٹھا ہوا  
 حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک لائے اور کہا پڑھو حضرت نے فرمایا میں کچھ  
 پڑھا نہیں اور اس نامہ میں کچھ لکھا ہوا دیکھتا بھی نہیں حضرت جبریل نے حضرت رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر بغل میں دابا دابا جو عرق آگیا  
 نزدیک تھا جو حضرت بیہوش ہو جاوین پھر چھوڑ دیا جب حضرت بحال ہوئے تب حضرت  
 جبریل نے کہا اقرأ یعنی پڑھو حضرت نے فرمایا مانا بقاری میں کچھ پڑھا نہیں پھر  
 حضرت جبریل نے اسی طرح گودی میں اپنی لیکر دابا نزدیک تھا جو بیہوش ہو جاوین  
 طاقت نہ رہی چھوڑ دیا پھر کہا اقرأ یا محمد یعنی پڑھو حضرت نے فرمایا مانا بقاری  
 میں کچھ پڑھا نہیں میں مرتبے کی طرح کچھ پڑھتی ہوں حضرت جبریل نے کہا اقرأ  
 باسم ربك الذی خلقنا پنج آیتیں پڑھیں پھر حضرت کی زبان کھل گئی خدا کے حکم  
 سے یہ آیتیں پڑھ گئیں حضرت بھی پانچ آیتیں پڑھیں پھر جبریل نے رسول کو پہاڑ سے میدان میں اتارا



اور زمین میں ایک پانوں مارا جو ایک پانی کا چشمہ نکل آیا حضرت نے اس پانی سے وضو کیا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرنا سکھایا اور دو رکعت نماز کی پڑھیں اور اپنے ساتھ حضرت کو بھی سکھائیں اور کہا یہ طرح ہی خدا تعالیٰ کے بندگی کرنے کی پھر اس وقت سے حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم ہر روز دو رکعت نماز پڑھتے تھے جب تک معراج میں پانچ وقت کی نماز کا حکم ہوا پانچ نمازین فرض ہوئیں پھر اول اللہ کی طرف سے پڑھنے کا حکم ہوا فرمایا اقرا اس ایک فرمانے میں سب طرح کے علم قدرت سے پڑھا و سب علموں کی قوت پڑھنے کی ہو گئی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اقرا بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ پڑھو یا محمدؐ اپنے پروردگار کے نام کی برکت سے وہ پاک پروردگار ہی جس نے سب خلق کو پیدا کیا خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ پیدا کیا آدمیوں کو بندگی ہوئے ہوئے سے اِقْرَا وَرَبُّكَ الْاَكْبَرُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ دوسری بار فرمایا پڑھ یا محمدؐ حال یہ ہے جو پروردگار تیرا کریم ہے اسکے کرم کو نہایت نہیں بہت بزرگ ہی کسی کی بڑائی بزرگی اس پاک پروردگار کی بڑائی بزرگی کو نہیں پہنچ سکتے وہ بزرگ خاوند ہے مہربان ہے کریم ہے جو سکھایا لکھنا قلم سے اپنی مہربانی — اور کرم سے آدمی کو خط کتابت کا ہنر بتایا یہ بہت بڑی نعمت بخشی جو کوئی سمجھ کر دیکھے تو جانے کیسی بڑی نعمت ہے یہ لکھنا پڑھنا تمام دین دنیا کا کارخانہ قلم میں بندھا ہوا ہے قلم کے نیچے ہی امام قنابہ کہتے ہیں لَوْ لَا الْقَلَمُ لَمَّا اَقْلَمَ الدِّیْنَ وَلَا اَصْلَحَ الْحٰیثُ یَعْنِیْ اگر قلم نہ ہوتا تو دین قائم نہ ہوتا اور دنیا کی زندگی گانی اصلاح نہ پائی قلم کے سبب قرآن جو کلام ہے خدا تعالیٰ کا حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر حضرت جبریلؑ کی زبانی بھیجا تھا دل میں حضرت کے یاد ہوتا تھا پھر حضرت کی مبارک زبان سے نکل کر اصحابوں کے کانوں میں پڑ کر ان کے دلوں میں آتا تھا یاد رہتا تھا جو اس طرح سے پہنچتا



یا نہ رہتی تو اور امت کے لوگوں کو یہ دولت نہ پہنچتی قرآن لکھنے میں آیا مصحف کہلایا  
 لاکھوں کڑوڑوں مصحف لکھے گئے قرآن اس طرح سے قیامت تک دنیا میں رہے گا  
 یہ فیض جاری رہے گا پھر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں کی کتابیں لکھی گئیں  
 پھر ان کتابوں سے لاکھوں کڑوڑوں کتابیں لکھنے میں آئیں تمام دنیا میں پھیل گئیں جن دنوں  
 میں پہلے وقت میں حدیثیں لکھنے میں نہ آئی تھیں اور جس جس کو حدیثیں پہنچیں تھیں یا دیکھیں  
 کوئی روم میں تھا کوئی شام میں تھا کوئی ایران میں کوئی توران میں پھر جن لوگوں نے حضرت  
 پیغمبر صاحب کلام نہ سنا تھا حدیث ان کو نہ پہنچی تھی بہت مشتاق تھے لیکن کہیں جا نہیں سکے  
 اور بہت لوگ اشتیاق سے اپنے اوپر محنت اٹھا کر ایک ایک حدیث دو دو حدیث کے سننے  
 کے واسطے مہینے مہینے کی راہ چل کر گئے دو مہینے کا سفر اختیار کیا ایسی سختیوں سے ملک سے  
 جا کر لیکر لکھتے گئے جمع کرتے گئے کتابیں ہوئیں اور سب لوگوں کے اوپر ان کا احسان ہوا  
 اب اس زمانہ میں ہر شہر میں حدیثوں کی کتابیں موجود ہیں جو کوئی مشتاق ہو دے دین دنیا  
 کی سعادت چاہے ہزاروں حدیثیں لکھی ہوئی کتابوں میں تیار ہیں پڑھ لیوے ہزاروں  
 نعمتیں دین دنیا کی پاوے پھر اسی طرح کتابت کی راہ لکھنے کے سبب قلم کی وساطت سے  
 طرح کے علم دین دنیا کے قید میں آئے پڑھنے والوں کو ہزاروں طرح کے فائدے نفع حاصل  
 ہوئے ہیں اول کی خبریں آخر کی حقیقت بھلی باتیں آخرت کے احوال ازل ابد کے بھید کتابوں  
 سے معلوم کئے جاتے ہیں پھر نامے خط کتابت فرمان نشان حساب کتاب دفتر لکھے اور تصدی  
 منشی کے اور ہزاروں کارخانے قلم کی اور خط کی برکت سے قلم میں جو قلم نہ ہوتا تو کچھ نہ ہوتا  
 نہ ہوتا آدمیوں کے سب کام مگرڑے سب کارخانے ابتر رہتے خراب رہتے بے نہایت فائدے  
 اللہ تعالیٰ نے قلم میں رکھ کر آدمیوں کو یہ راہ سمجھائی بہت بڑے بڑے احسان فرمایا  
 خبریں آیا ہی جو اول حق تعالیٰ نے لکھا حضرت آدم کو سکھایا اور مشہور یہ ہے جو اول حضرت  
 اور پیغمبر کو خط کتابت کی تعلیم ہوئی سب آدمیوں کے پہلے انھوں نے خط لکھا اللہ تعالیٰ



کے حکم سے پہلے وہ نکالی تمام عالم کو فائدے پہنچے عِلْمُ الْاِنْسَانِ مَا لَمْ يَعْلَمْ سکھایا آدمی کو کچھ نہ جانتا تھا سکھایا خدا تعالیٰ نے آدمیوں کے تئیں اور وہ کچھ سکھایا جو جانتے تھے اور پیغمبرؐ کی خاص کیا اپنی طرف سے اُن کو علم بخشا بغیر علم کے بغیر کتاب کے سب لوگوں کے تئیں کتاب کا قلم کا واسطہ درمیان میں رکھا اس طرح سے جو کوئی طلب رکھتا تھا شوق مند تھا اس کا نصیب میں تھی اس کو پڑھنے کا شوق ہوا کتاب کی راہ سے جو کچھ جانتا تھا اس نے معلوم کیا ہزاروں فائدے حاصل کئے علم بہت بڑی نعمت ہے اس نعمت کا بہت بڑا احسان ہے اللہ تعالیٰ کا آدمیوں کو جو علم نہوتا تو سب کوئی جاہل رہتے اچھا بڑا کام نیک بد کی راہ نفع ضرر کی بات کچھ جانتے حلال حرام نہ پہنچاتے اللہ تعالیٰ کو اپنے پیدا کر نیوالے کو پیغمبروں کو دین آئین کو آخرت کے بھلے بڑے کو کچھ نہ بوجھ سکتے حیوانوں کی طرح دین کھانے پینے میں پڑے رہتے بے فائدے کام بد تدبیر بے سمجھ کرتے رہتے — ظلم زیادتی بیچائی بے شرمی ہزاروں طرح کی خرابیوں کے دریا بہتے دنیا آخرت کی خوار خرابی ابتری ہلاکی کے سوائے اور کچھ سیکے ہاتھ نہ آتا یہ علم کی دولت علم کے وسیلے کتاب کی راہ سے بڑی آسانی سے ہاتھ آتی ہے اس واسطے اللہ تعالیٰ نے اپنے اس بڑے احسان کو جتایا آدمیوں کے اوپر منت رکھی جو اس نعمت کی قدر بوجھیں جس طرح سے یہ علم کی نعمت کو لے سکیں حاصل کر سکیں غنیمت جان لیویں حاصل کرین جاہل بے خبر بیہوش تیرہین پھر اُن تئیں اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کو بیان فرماتا ہے آدمی کے اول آخر کی بات کہہ کر اپنا احسان جتاتا ہے فرماتا ہے کہ آدمی کا پہلے ایک یہہ حال تھا جو اپنی ما کے پیٹ میں ایک لہو کا ٹکڑا تھا جا ہوا بندھا ہوا جو اس حال کو کوئی بوجھ سمجھے تو جانے کس کام کا تھا کس لائق کا تھا پھر اس حال سے آدمی کو اپنی قدرت سے اپنی مہربانی سے نکال کر کس کس جان لو نہیں پہنچا کر آدمی کی صورت میں لاکر سرورش کر کر پال کر چھوٹے سے بڑا کیا لڑکے سے جوان کیا عقل شعور کا درجہ بخشا علم کے حاصل کرنے کے لائق کر دیا جس خراب حال سے نکال کر کس بڑے عالی درجے میں پہنچایا ایسی بڑی قدرت کسی ہی ایسی بڑی مہربانی کون کر سکتا ہے پھر علم کی



راہ کھولنے کی راہ علم و ساطت سے ظاہر کی یہ احسان پر احسان کیا جو کوئی اس  
 قدرت اور اس احسان کو بوجھے تو اپنے پیدا کر نیوالے خاوند کا اقرار کرے و ملین پاک  
 پروردگار کی محبت رکھے ایمان لاو تن بدن جان مال کو اس کے حکم میں بندگی میں خرچ کرے  
 سچا بندہ ہوئے دنیا کی خیر خوبی پاو اور یہ اشارت ہے جو اپنے خاص بند کو محمد رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم کو فرمایا بغیر قلم کے کاغذ کے بغیر خط کتابت کے جو کچھ پڑھانا تھا پڑھا دیا سکھا دیا  
 اور وہ کو اس علم کے درجے میں پہنچنے کے واسطے قلم کو وسیلہ واسطہ ڈالا اور اشارت ہی اس میں  
 حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تئیں جو کچھ تمھارے اوپر اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم  
 آئے قرآن کی آیتیں سورتیں نازل ہووین اپنے اصحابوں کو کہو لکھتے جاوین اس طرح  
 قرآن جمع ہو کر سب خلق کو پہنچا یہ نعمت قیامت تک قائم رہے گی تمام عالم کو فائدہ پہنچا  
 اسی واسطے حضرت نے حکم کیا تھا اصحابوں کو جو آیت جو سورت آتی جاوے لکھتے جاو پھر  
 حسب طرح جو آیت جو سورت آتی جاتی تھی اصحاب لکھتے جاتے تھے کہ قلم کی وساطت سے  
 سب بندہ کو جو سعادت مند تھے اس نعمت سے اس دولت سے ذخیرہ پہنچاوین جس میں دین  
 دنیا کے فائدے ملین ان نعمتوں کا پاک پروردگار کی کہانتک کوئی شکر ادا کر سکے ہر ایک  
 بال زبان ہو جاو اور ہر زبان سے لاکھوں کروڑوں بار حمد اور شکر کرتا رہے تو بھی ان  
 نعمتوں کا حق ادا نہ ہو سکے پھر یہ ہر بانیان فضل کرم عام ہیں کوئی آدمی اس بات سے  
 ان ہر بانیوں سے خالی نہیں اس رحمت میں سب کوئی داخل ہے وہ آدمی بڑا بے نصیب ہے  
 جو اس پاک پروردگار کی ان نعمتوں کو اپنے اوپر نہ بوجھے کافر ہے ان نعمتوں کا کفران  
 کرے یہ دروازہ علم کا جو ہر ایک کے واسطے کھلا ہے رحمت کا دروازہ اس رحمت  
 کے دروازہ میں جو نہ بیٹھے نہ ا جاہل احمق اندھا رہے اور اس نادانی سے خوش ہووے تو یہ  
 بہت بُری بات ہے علم کی نعمت کب کیو در کار ہے کوئی اس دولت سے بے پروا غنی نہیں ہو سکتا  
 پھر یہ بات فرماتا ہے کَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنَّا غَفِيٌّ سزاوار نہیں کسی کو جو نعمت کی



قدر نہ بوجھے کفران نعمت کا کرے ناشکر ہووے تحقیق آدمی بے فرمانی سرکشی کرتا ہی  
 اَنْ دَاہِ اسْتَعْنٰی یہہ جو دیکھتا ہی آپ کو ہدایت کی راہ سے مستغنی بے نیاز بے پروا تھوڑا  
 سادہ دنیا کا مال لے کر مال پر مغرور ہوتا ہی ہدایت کی راہ چھوڑ دیتا ہی علم کی راہ میں جانے  
 سے آپ کو بے نیاز بوجھتا ہی کہتا ہی پڑھنے لکھنے سے کیا کام ہی مجھ کو علم کے حاصل  
 کرنے سے کیا بھلا ہوگا میرا دنیا میں مال دولت کھانا پینا جو چاہئے سو میرے پاس ہی  
 علم کو لے کر کیا کرونگا جیسے ابو جہل اور اور کا فر مشرک اپنے مال دولت میں مغرور  
 رہے اللہ و رسولؐ کے کلام کو خاطر میں نہ لائے قرآن حدیث نہ سنی اس دین کی قدر نہ ہو  
 کا فر ہے مشرک ہے ایمان نہ لائے کچھ اچھا کام نہ کر سکے کسی دن جئے کھائے پیئے آخر کو  
 مر گئے سید دوزخ میں چلے گئے اور اس آیت میں یہہ ہدایت ہے آدمی کو چاہئے جانے  
 دنیا آخرت کی خیر خوبی علم کی راہ میں مال ہووے یا نہ ہووے دانا عالم فاضل ہر حال میں اچھا ہی  
 اور جو نہ مال ہووے اور علم نہ ہووے تو ہر جگہ دنیا میں یا آخرت میں خراب ہووے خوار ہووے  
 یہہ بات بھی اس آیت سے نکلتی ہی کلا ان الانسان لیطغی ان دَاہِ اسْتَعْنٰی یعنی تحقیق  
 مقرر آدمی بے فرمانی میں جاتا ہی مغرور ہوتا ہی گمراہ ہوتا ہی بد راہی میں پڑتا ہی  
 جب آپ کو بے نیاز دیکھتا ہی مال کے ہونے سے آپ کو غنی پاتا ہی یہہ عادت ہی خصلت  
 ہے آدمی کی جو علم نہ ہووے اور مال ہووے تو خواہ نہ خواہ گمراہی تکبری کی بلای میں پڑتا ہی  
 اس سبب آخر کو ہمیشہ کی خوار ہی میں چلا جاتا ہی عقلمندوں کو چاہئے جو اس بات کو  
 سمجھ کر ہر طرح دین کا علم جو کچھ حاصل کر سکیں کر لیں تغافل نہ کریں مال کے حاصل کرنے کی  
 جیسی فکر رکھتے ہیں اس سے زیادہ علم دین کے حاصل کرنے میں فکر رکھیں جو علم ہووے اور مال  
 بھی ہووے تو علم کی برکت سے مال بھی بہت فائدے دنیا آخرت کے مانتے آوین اور جو مال  
 ہووے اور علم نہ ہووے تو اس مال میں کچھ خیر برکت نہیں ہزار ہزار طرح کے فساد برے کام  
 اس سے پیدا ہووینگے نادانی جہالت کی راہ سے دین ایمان کی کچھ خبر نہ رکھ کر پروں گا



کی بندگی نہ کرے گا سوائے پیغمبر مانی کی راہ کے اور راہ میں نکل سکے گا پھر دنیا میں بدنام رہ کر آخرت میں عذاب میں دوزخ کی آگ میں جا رہے گا اِنَّ اِلٰی رَبِّکَ الرَّجْعُ تحقیق پاک پروردگار کی طرف تیرے یا محمدؐ باز گشت ہے آخر کو سب کوئی بھلا بُرا اللہ تعالیٰ کے حضور میں جا پہنچے گا اپنے کئے کی ہر کوئی جزا سزا پاوے گا اس وقت معلوم ہووے گا جو آخرت میں دین کا علم اور دین کے عمل کام آتے ہیں مال کو کوئی نہیں پوچھتا ہے کچھ کام نہیں آتا دنیا میں ساری دنیا بھر اگر مال کسی کے پاس ہو تو مرنے کے وقت کچھ کام نہیں آتا گور کے کنارے ہی تک رہ جاتا ہے جانہ ولی چیز نہیں تھوڑی بیوی چیز سوائے علم دین کے اور عمل کے کچھ نہیں اور کوئی چیز نہیں دنیا میں جن کنہین نے دین کے علم قرآن حدیث تفسیر فقہ فرائض اصول فروع حاصل کئے خدا اور رسول کے فرمانے کے موافق کام کئے اچھے عمل کئے ہمیشہ فائدے نفع خوشحالیان آرام پاتا رہے گا یہہ جزا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور جن کنہین نے بے فائدے علم سیکھے سحر جادو نجوم طلسمات اور برے کام بے فرمانی کے عمل کئے تالاف کام کئے ظلم زیادتی مار ڈالنا لوٹ لینا سون کا پوچھا قبر و نکو سجدہ کرنا شراب پینا جو اکھینا حرام کھانا اور بد عمل کئے اور بندہ نکو خدا کی بندگی سے منع کیا ہمیشہ ہمیشہ غم میں بد حالی میں ناخوشی درد دکھ عذاب میں پھنسا رہے گا وہی برے کام اسکے آگے آتے رہیں گے یہہ سزا ہے خدا تعالیٰ کی طرف سے سب کوئی اس ٹھکانہ میں جزا پانے کی جگہ میں خدا تعالیٰ کے حکم سے جا پہنچے گا کسب کا حساب ہو رہے گا اَوَیْتَ الدُّنْیَا بِنَہٰی عِبَدَہٗ اِذَا صَلَّیْکَ کیا دیکھا تو نے اسی دیکھنے والے ایسے آدمی کو جو منع کرتا ہے ایک بندہ کو جو وقت وہ بندہ نماز پڑھتا ہے خبر میں آیا ہے ابوہل کا فر نے حضرت رسول اللہ کو منع کیا اور کہا تم کعبے کے حرم میں کعبے کے گرد پیش اس مسجد میں نماز نہ پڑھا کرو حضرت اسکی بات کچھ خاطر مبارک میں نہ لائے خاطر جمع سے نماز پڑھتے رہے پھر مکہ میں ابوہل نے اور کافروں سے کہا جو میں محمد کو نماز پڑھتے مسجد میں سجدے میں پاؤں گناہ دیکھوں گا تو اپنے ناپاک قدموں اس پاک گردن کو توڑ ڈالوں گا گردن پر پاؤں رکھ کر مار ڈالوں گا



یہ خبر مشہور ہوئی سب اصحاب حضرت کے یہ بات سن کر ناخوش ہوئے و لکیر ہوئے حضرت کی جناب میں عرض کی اور کہا یا حضرت اس مسجد میں تشریف نہ فرماوین نہ جاوین تو بہتر ہے وہ کافر نے ادبی کیا چاہتا ہے حضرت نے فرمایا کچھ سو اس نہیں اللہ تعالیٰ میرا حافظ ہے وہ کافر قدرت نہ پاسکیگا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاطر جمع سے تشریف لے گئے نماز پڑھنے میں مشغول ہو گئے سجدہ کیا سجدہ میں بہت دیر کی کافروں نے دیکھ کر ابو جہل کو خرد می وہ سن کر بڑے غصے سے آیا حضرت کی طرف نے ادبی کی نیت سے چلا۔ حضرت کے نزدیک پہنچا اسی وقت تھیلے پانوں سے بھاگا منہ زرد ہو گیا بدن کا پنے لگا لوگوں نے پوچھا کیوں پھرا تو کیا حال ہوا پترا اسنے کہا میں نے اپنے اور محمد کے درمیان میں ایک خندق دیکھا اس میں آگ جلتی ہوئی تھی اور ایک اثر دماغ سے سر نکال کر منہ پھیلا کر میری طرف دوڑا اور اسنے کہا جو تو نے ایک قدم آگے رکھا تو تجھے کو گل جاؤنگا کھا جاؤنگا اور بہت جانور پرند دیکھے پر کے اوپر پر ملائے ہوئے کھڑے تھے اس سب میں اپنی جان بچا کر بھاگا پھر یہ خبر حضرت کو پہنچی حضرت نے فرمایا جو وہ کافر ایک قدم آگے رکھتا تو فرشتے اسکو ٹکڑے کر ڈالتے بند بند جدا جدا کر دیتے پھر یہ معجزہ دیکھ کر بھی وہ بد بخت نہ لایا بے ایمان رہا یہ معزوری تھی مال کی اور یہ اندھیاری تھی جہالت کی نادانی کی اسی پر یہ بات فرمائی اللہ تعالیٰ نے کہ آدمی جب آپ کو عتی مالدار دیکھتا ہے اور علم کا نور اس میں نہیں ہوتا سرکشی کرتا ہے بے فرمانی کرتا ہے اس مرتبے میں بے فرمانی کے طغیانی کے پہنچتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی بندگی عبادت کی راہ چھوڑ دیتا ہے اور بندوں کو بھی بندگی سے منع کرتا ہے خدا کے بندوں سے دشمنی کرتا ہے پھر ایسا بد بخت کسی نے دیکھا ہے جو ایسے پاک بند کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کی بندگی کرنے سے منع کرتا ہے دشمنی کرتا ہے کیسا بڑا بد بخت ہے کیسے عذاب کے لائق ہوا ہے کیسی اپنی سزا کو پہنچا آیت ان کان علی الھدی کیا دیکھتا ہے تو رہا



دیکھنے والے کیا جانتا ہے تو اسی جاننے والے کیا خوب ہووے اگر ہووے یہ منع کرنا  
 ہدایت کی راہ پر اور ایمان لاد پروردگار کی بندگی میں قائم ہو جاوے اور بالیقوی  
 یا حکم کرے اور و نکو تقویٰ کا پرہیزگاری کا اب آپ وہ بے ہدایت ہے اور اورون کو  
 ہدایت کی راہ سے منع کرتا ہے اگر وہ ایمان لاد ہدایت کی راہ پر قائم ہو جاوے  
 اور اس درجے میں پہنچے جو اورون کو ہدایت کی راہ بتاوے محمد کی پیروی کرے پورا  
 تابع دار ہووے تو کیا بڑا ثواب پاوے کیا بڑی دولت کو پہنچے آمرات ان کذب  
و قوٹی کیا دیکھتا ہے تو جانتا ہے تو جھٹلاوے جھوٹھا کہے سچ کہنے والوں کو اور  
 جھوٹے جانے ایمان کو مسلمان کے کاموں کو اور اپنا منہ پھیرے ایمان کے قبول کرنے  
 ہدایت کی راہ سے تو ایسا آدمی ابو جہل کا پورا تابع دار ہووے تو کس بڑے سخت عذاب  
 میں پڑے کس طرح کی خوارگی اسکے اوپر آوے آخر کو رجوع بازگشت سب کسی کی پروردگار  
 کے حضور میں ہوتی ہے جو کوئی ہدایت کی راہ پر قائم ہے اور اورون کو ہدایت کرتا ہے  
 جیسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور جو اسکے پورے تابع ہیں ایسے بڑے درجہ نکو پہنچینگے اور جو کوئی  
 آپ بھی گمراہ ہے اور اورون کو بھی گمراہ کیا چاہتا ہے جیسے ابو جہل اور جو اس کے  
 تابع ہیں کیسے عذاب میں جا پڑینگے کیا حال ہووے گا ان کا الم یعلم یا اے اللہ یوحی  
 کیا نہیں جانتا ہے ابو جہل جو کوئی بد بخت ہے اسکو خبر نہیں اس بات کی جو تحقیق اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے  
 ہر حال کو ہر کام کو ہر کسی کے اچھے حال و نکو نیک نیتوں کو بھی دیکھتا ہے بڑے کاموں کو  
 بڑے حالوں کو بڑی نیتوں کو بھی دیکھتا ہے ہر طرح کی جزا سزا تیار ہے جیسے کو تیسرا  
 بد لاہنچ رہیگا ذرہ ذرہ ہر ایک کی حقیقت معلوم ہے اور خبر میں آیا ہے جو ایک دن  
 حضرت رسول صرحم میں نماز پڑھتے تھے ابو جہل آن کر پہنچا اور کہنے لگا کیوں یہاں  
 نماز پڑھتے ہو میں نے تم کو کیا منع نہیں کیا تم نماز پڑھنے سے باز نہیں آتے حضرت  
 رسول نے اسکے اوپر غصہ کیا اور فرمایا تو خدا تعالیٰ کے غضب سے نہیں ڈرتا ہے



ایسی باتیں کرتا ہی اس ملعون نے کہا تو مجھ کو اپنے خدا سے ڈراتا ہی میں اتنا شکر فوج  
جمع کر سکتا ہوں جو تمام مکہ سواروں سے اور پیادوں سے بھر جاؤ کسی کی مجلس میری مجلس کے  
برابر نہیں کوئی مجھے مقابلہ نہیں کر سکتا اور اس طرح کی جھڑپوں کی باتیں کہیں اللہ تعالیٰ  
آیتیں بھیجے گا کہ لَئِنْ كُنْتُمْ لَكُمْ شَفَاعَةٌ بِالنَّاصِيَةِ حَقِّهَا تَحْقِيقُ حَقِّهَا جَوَازٌ لَّهٗ اَوْ يَكُوْنُ  
ابو جہل ان شوخی کی باتوں سے نماز کے منع کرنے سے بے ادبیوں سے تو متعجب نہ  
ہو گئے ہم اسکے بال پیشانی کے خوار کر دیو گئے زمین میں گھسیٹ کے اور ذلیل کر دیو گئے  
قیامت میں فرشتوں سے فرما دیو گئے جو اسکی پیشانی کے بال پکڑ کر گھسیٹ کر دوزخ میں  
ڈال دیو گئے نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ پیشانی جھوٹی خطا کار فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ پھر  
کہو بلاؤ اپنی مجلس کو جمع کرے اپنی مجلس کے لوگوں کو سوار پیدا و خویش قرابتی مدد کریں  
کو سَدِّدِ اِلَیَّهَا ثَابِتٌ ہر تھوڑی مدت سے جو بلا دیو گئے ہم زبانوں کو دوزخ کے  
دار و غزن کو دربانوں کو عذاب کے فرشتوں کو جو اسکو اور ایسے کافروں کو  
گھسیٹ کر خواری سے کھینچ کر دوزخ میں عذاب میں ڈال دیو گئے نَادِيَهُ ہاں اسکی یہ  
باتیں کسی کو سزاوار نہیں ہے گستاخان نماز میں ایسی بھائیوں کا قَطْعُ مَتِ اطاعت  
کرنا اسکی یا محمدؐ اس مشرک کا حکم جو منع کرتا ہی نماز سے بندگی کرنے سے مانوس  
کئے کا خلاف کرتے رہو اپنے پروردگار کی طاعت بندگی میں ثابت رہو وَاَسْجُدْ  
وَاقْرَبْ اور سجدہ کرو اور قرب حاصل کرو اپنے پروردگار کے حضور میں زمین میں  
سر رکھو عاجزی کرو اس راہ سے بندگی کی راہ سے اپنے پروردگار کی نزدیکی  
ڈھونڈو اس آیت میں اشارت ہے جو اللہ تعالیٰ کے قرب کا درجہ نزدیک ہونیکا  
مرتبہ بندگی عاجزی کی راہ میں ہی سجدہ کرنا زمین میں سر رکھنا اپنے پیدا کرنا والے  
پاک پروردگار کے حضور میں نہایت درجہ ہی بندگی کا اس سبب سجدہ میں نہایت قرب  
حاصل ہوتا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اقرب ما یكون العبد من ربه وہو ساجد



فاکثر وافہا من اللہ عاریعے بڑے قرب کا بہت نزدیک ہو چکا وقت بند بچا اپنے پروردگار  
 سے وہ وقت ہی جو وقت سجدہ کرتا ہی اپنے پروردگار کو زمین میں سر رکھتا ہی  
 سجدے کے واسطے پھر چاہے جو وقت جو کوئی تلاوت کا سجدہ کرے تو بہت دعا کرے  
 اسکی دعائیں پروردگار کی درگاہ میں بہت مقبول ہو جاوےں یہ آیت بھی سجدے کی ہی  
 چودھواں سجدہ قرآن مجید کا جو کوئی پڑھے یا سنے اس آیت کو چاہئے سجدہ کرے یہ سجدہ  
 سنت ہی اور ان آیتوں میں یہ سجدہ آیت ہے جو ہر مسلمان کو چاہئے خدا تعالیٰ کی بندگی  
 سے پاک خدمت سے اللہ تعالیٰ کے حکم سے خیر کی راہ سے کسی طرح گردن نہ پھیرے کوئی دشمنی کر  
 اس راہ سے ٹھٹھہ پھر کسی کے منع کرنے سے خیر کا کام موقوف نہ کرے دشمنوں کی  
 بات نہ سنے شیطان کا نفس کا حرص کا تابع نہ ہو رہے خدا تعالیٰ کے حکم کا فرمان کا تابع  
 فرمان بردار ہو رہے اپنا مددگار حافظ نگہبان پاری بنے والا ہر حال میں پاک پروردگار  
 کو بوجھے حضرت محمد رسول اللہ کا ہر کام میں ہر عادت میں ہر عبادت میں پیرو ہووے  
 اسی سیدھی راہ میں چلا جاوے جو کوئی ایسا کرے گا اللہ تعالیٰ کے فضل سے مقصود کے  
 منزل میں پہنچ رہیگا ہمیشہ کی دولت اسکو مل رہیگی وہ پاک پروردگار اس عاصی گنہگار کو  
 اور سب مومن مسلمانوں کو بھی توفیق بخشے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں  
 ثابت رکھے قائم رکھے آمین آمین آمین — سورہ قدر رکعتی ہی اس میں پانچ شہین  
 نہیں کلمہ ایک سو بارہ حرف ہیں تفسیر و ن میں لکھا ہی کہ سبب نازل ہونے کا اس سورت  
 کے یہ ہے جو بنی اسرائیل کی قوم میں ایک شخص تھا شمعون ان کا نام تھا بعض کہتے ہیں  
 میمون نام تھا ہمیشہ دن کو روزہ رکھتا تھا اور رات کو نماز پڑھتا تھا بندگی میں کھڑا رہتا تھا  
 اور کافروں کے ساتھ جہاد کرتا لڑتا کافراں کے ہاتھ سے تنگ آئے تھے ایک بار ان  
 کافروں نے مصلحت کر کے شمعون کی بی بی کو بلایا اور اسکی کہانی راخاوند تجھ سے کچھ کام  
 نہیں رکھتا دن کو روزہ رکھتا ہی رات کو عبادت کرتا ہی تجھ کو کیا فائدہ ہی تو ایک



حیلہ کر کر اسکو بند کر ہم اسکو لے کر تیرے ساتھ ایک گھر میں بند کر دیونگے سمیت تو آرام  
 سے رہی عورت تو ناقص عقل ہوئی ہے اسنے یہ بات قبول کی لوگوں نے ایک بوٹی رسی  
 بالوں کی بانٹ کر اس بی بی کے حوالے کی جو اس رسی سے اسکو باندھیا ایک رات سمعون  
 کو کچھ نیند آئی تھی بی بی نے انکے ہاتھ باندھ لئے سمعون جاگ اٹھے کہا کیا کرتی ہے  
 کیون مجھ کو باندھتی ہے اسنے کہا میں تیری قوت زور آزمائی ہوں سمعون نے اس رسی  
 کو ٹوڑ ڈالا اور کہا میری قوت اس سے بھی زیادہ ہے پھر بی بی نے کافرون کو خبر دی حقیقت  
 کہی پھر کافرون نے لوہے کی زنجیر لا کر دی دوسری رات اسنے خاوند کو زنجیر سے باندھا  
 اسکو بھی اسے ٹوڑ ڈالا اور کہا میرا زور اس سے بھی زیادہ ہے کافرون کو بی بی نے  
 خبر دی انھوں نے کہا ہم عاجز ہوئے لوہے سے کوئی چیز سخت نہیں تو اسی سے پوچھ  
 جو تجھ کو کس چیز سے باندھیں جو تو توڑ نہ سکے بی بی نے اسے پوچھا سمعون کہا جس چیز  
 سے کوئی مجھ کو باندھے تو توڑ ڈالوں سو ا میرے سر کے بالکے جو کوئی میرے بالوں سے  
 مجھ کو باندھے تو وہ توڑ نہ سکوں اس بی بی نے کی طرح اسکے سر کے بال لیکر سی بنا کر  
 اسکو باندھا انھوں نے کہا کھول دو روئے کہا میں نہیں کھولتی تو توڑ ڈال ج طرح اور  
 چیز و نکو توڑ تا تھا انھوں نے کہا میں نے تجھ سے کہا ہے میں اسکو توڑ نہیں سکتا اس  
 بی بی نے کافرون کو خبر دی انھوں نے آکر ان کو پکڑ لیا اور وہ قول قرار جو اس احمق  
 بی بی سے کیا تھا کچھ نہ کیا سمعون کے ہاتھ پانوں ناک کان کاٹ کر شہر کے دروازے  
 کے آگے ڈال دیا جو خراب ہو کر مر جاوے رات کو جب نماز پڑھنے کا وقت ہوا  
 سمعون نے اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں مناجات کی دعا مانگی کہا اے پروردگار توجاہت  
 تیری راہ تیری دوستی میں ان کافرون نے میرے ساتھ یہ معاملہ کیا ہے تو قادر ہے  
 جو مجھ کو چھا کر دیوے میری مدد کرے حق تعالیٰ نے سمعون کی دعا قبول کی اسی وقت  
 ہاتھ پانوں سب کچھ ٹھیک ہو گئے اور جو کچھ اسکی قوت تھی زور تھا وہ بھی دیا بلکہ اس



وقت اور زیادہ بخشی اٹھ کر کھڑا ہوا شہر کے دروازے کے پاس آیا لوہے کا دروازہ  
 تھا شہر کا بند تھا پکڑ کر اکھاڑ ڈالا اندر پیچھے کر ہر گھر میں جا کر گھروں کے ستون پکڑ پکڑ  
 کر کھینچ لیتا تھا چھتین گھروں کی گرہ پڑتی تھیں سب کو ٹی چھتوں کے نیچے گر کر مر جاتے تھے  
 اسی طرح اسی ایک رات میں سب کو ہلاک کیا مار ڈالا پھر حق تعالیٰ نے شیعوں کو ہزار  
 مہینے کی عمر اور بخشی ہزار مہینے تک دن رات کو روزہ رکھنے کا فروع سے جہاد کرتے  
 رات کو نماز پڑھنے میں مشغول رہتے ایسے ایسے کام کرتے اتنا ثواب پاتے تھے جو حضرت  
 جبریلؑ نے ایک دن یہ قصہ حضرت رسول اللہؐ کی خدمت میں بیان کیا حضرت نے سب یاروں  
 اصحابوں کے رو برو فرمایا یاروں نے سُنکر اس کے ثواب پر حسرت کی اور تعجب کیا اور  
 کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری عمریں تھوڑی ہیں ان تھوڑی عمروں میں ایسے  
 عمل ہم کیونکر کر سکیں ایسے ثواب کس طرح سے پاویں ایسی بڑی دولت کو کیونکر پہنچیں  
 اس بات کے اور حق تعالیٰ نے یہ سورت بھیجی اور فرمایا تمکو ایک رات ایسی دی ہے جو اس  
 رات کو جاگوندگی کرو تو ثواب میں ہزار مہینے سے زیادہ ہے بہتر ہے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ تَحْقِیْقًا ہم نے نازل کیا ہے بھیجا ہے قرآن کے تین اثابراہی اسکو  
 فی لیلۃ القدر شب قدر میں تمام قرآن اس رات میں لوح محفوظ سے دنیا کے آسمان  
 پر ایک بارگی آیا اور بیت العزت میں جو چوتھے آسمان میں ایک گھر ہے فرشتوں کے حوالے  
 ہوا پھر جبریلؑ اللہ تعالیٰ کے حکم سے سین سین آیت آیت سورہ سورہ ہر وقت  
 مصلحت کے موافق لائے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس طرح قرآن  
 پہنچا وَمَا اَدْبَارُکَ مَا لَیْلَۃُ الْقَدْرِ اور کس نے بتایا تجھ کو کیا جانتا ہے تو کیا چیز ہے  
 شب قدر کیسی عزت کی اور بڑائی کی رات ہی یہ رات شب قدر کے دو نام ہیں لیلۃ  
 المبارک اور لیلۃ السلام یہ برکت کی اور سلامتی کی رات ہے اور لیلۃ القدر اس واسطے



رات کا نام ہے جو قدر تقدیر کے انداز سے کے معنی میں اس رات میں ایک برس تک  
 جو کچھ تقدیر اللہ تعالیٰ کی بندہ ن کے حق میں ہوتی ہے کس کا کیا نصیب ہے کیا پہنچے گا کیا نہ  
 پہنچے گا کیا ہووے گا کیا نہ ہووے گا کون پیدا ہووے گا کون جیتا رہے گا کون مرے گا یہ سب کچھ  
 فرشتوں جو کام کر نیوالے فرشتے ہیں ان کو معلوم ہوتا ہے برس دن تک کی طرح کام کرتے  
 رہتے ہیں اس انداز میں اس حکم میں تقدیر کے کچھ تفاوت نہیں کرتے اس سبب اس رات کا  
 شب قدر نام ہے اور یہ سبب ہے جو قدر مرثیے کو کہتے ہیں اس سبب اس مبارک رات کی  
 سب راتوں میں بہت بڑی قدر ہے اس واسطے شب قدر نام پایا خبر میں آیا ہے جو سب  
 فرشتوں کی پیدائش اسی رات میں ہوئی اور کتاب میں جو سب پیغمبروں کے اوپر اتاری تھیں تو بہت  
 حضرت موسیٰؑ پر انجیل حضرت عیسیٰؑ پر زبور حضرت داؤدؑ پر اور صحیفہ حضرت ابراہیمؑ کے  
 اور اسی رات میں نازل ہوئے ہیں اترے ہیں اور قرآن مجید حضرت محمدؐ رسول اللہؐ کے اوپر اسی  
 میں اتر آیا اور بہشت کے باغوں کی اور حضرت آدمؑ کی ابتداء سے پیدائش اسی رات میں  
 ہوئی اللہ تعالیٰ نے اسی رات کے حق میں فرمایا ہے قرآن میں فیہا یفرق کل امر حکیم یعنی  
 اس رات میں جدا ہوتا ہے ہر ایک کام محکم بڑے بڑے کام محکم اللہ تعالیٰ کے قدرت کے  
 اس رات میں پیدا ہوئے ہیں اس سبب اس رات کی بڑی قدر ہے لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ  
 أَلْفِ شَهْرٍ شب قدر بہتر ہے ہزار مہینوں سے طاعت و بندگی میں بلکہ بہتر ہے ان ہزار  
 مہینوں کی راتوں سے جن میں غارتگی بنی اسرائیل کے اپنے زمانے میں جہاد کرتے تھے  
 اور عبادت کرتے تھے اور جو مومن مسلمان بندگی کرتے ہیں اس رات میں جاگتے ہیں  
 نماز پڑھتے ہیں خدا کی یاد میں رہتے ہیں ہزار مہینے کی بندگی کا ثواب پاتے ہیں  
 عزت بڑائی اللہ تعالیٰ کی طرف سے حاصل کرتے ہیں ہر ایک شے عمل کی قدر اچھے کام  
 کا مرتبہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کے لئے زیادہ ہوتا ہے حضرت رسول اللہؐ نے فرمایا  
 ہِیْ مِنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ يَمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ



یعنی جو کوئی قایم ہووے بندگی میں کھڑا ہووے نماز پڑھے شب قدر میں ایمان کی راہ سے اخلاص سے اس کام کو بڑا کام جان کر قدر بوجھ کر اسکے اول آخر کے گناہ بخشے جاویں اسد تعالیٰ اپنی مہربانی سے سب گناہ اس بندیکے بخش دیونسے تقصیر میں معاف کرے حضرت بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پوچھا میں جو شب قدر کو پانوں تو کیا ذکر و عاکرون رسول اللہ ص نے فرمایا یہ دعا کر **اللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ عَفْوَ حَبِّ الْعَفْوَ نَاعْفُ عَنْكَ اَللّٰهُمَّ اَرْزُقْنِيْ ثَوَابَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَتَوْفِيقِيْ مَسْلَمًا وَ اَتَحَقِّقِيْ بِالْصَّالِحِيْنَ** یعنی اسی پروردگار یا اللہ تحقیق تو عفو ہی بخشے والا ہی گناہوں کا نام پیرا عفو ہی دوست رکھتا ہی تو بخشش کو تو میرے گناہوں کو بخش دے یا اللہ نصیب کر میرے واسطے ثواب اس رات کا اور جو وفات دیوے مجھ کو تو مسلمان کی کے حال میں مارا اور صالح اچھے بندوں میں داخل کر یعنی پیغمبروں صدیقوں کے ساتھ مجھ کو ملا دے اور قدر عربی میں تنگی کو بھی کہتے ہیں لیلۃ القدر کے معنی اس طرح بھی کہتے ہیں جو بہ تنگی کی رات ہے اس سبب رات کی تنگی ہی جو اس رات میں اتنے فرشتے آسمان سے دنیا میں زمین اوپر آتے ہیں جو تمام دنیا فرشتوں کی بہتایت تنگ ہو جاتی ہے بعضے بزرگ بڑے لوگوں نے کہا ہے شب قدر سب تمام برس کی راتوں میں کوئی ایک رات ہی اور بہت لوگ بزرگ بڑے آدمیوں نے کہا ہے اور کہتے ہیں کہ یہ رات رمضان ہی کی راتوں میں ہے پھر یہ لوگ رمضان کی راتوں میں مقرر کہتے ہیں بعضے ان لوگوں میں سے کہتے ہیں کہ تمام مہینے کی راتوں میں کوئی ایک رات ہوتی ہے کبھی اول کی دس راتوں میں کبھی بیچ کی دس راتوں میں کبھی آخر کی دس راتوں میں اور بہت علمائے فرمایا ہے جو آخر ہی کی دس راتوں میں ایک رات ہے طاق راتوں سے اکیسویں تیسویں چھپسویں ستائیسویں انتیسویں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **اَللّٰهُمَّ سُوِّهَا فِي الْعَشْرِ الْاٰخِرَةِ الْاَوْتَمَرُ مِنْ رَمَضَانَ** یعنی ڈھونڈ ڈھونڈ کر وہ شب قدر کو آخر کی



راتوں میں طاق راتیں رمضان کی سے بعضے اصحاب اور امام شافعی اور ان کے  
 لوگوں نے اکیسویں رات مقرر کی ہے اکثر بزرگوں نے اکیسویں ہی تاریخ میں رمضان کی  
 شب قدر پائی ہے اور اکثر اصحابوں نے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم اور امام  
 اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے سٹائیسویں رات اختیار کی ہے یہ اپنی دلیل اس طرح  
 لاتے ہیں جو لیلۃ القدر کے نو حرف ہیں اور اس سورت میں تین بار لیلۃ القدر کا لفظ آیا ہے  
 نو حرف جو تین بار آئے سٹائیس ہوئے یہم اشارت ہے جو سٹائیسویں رات ہے بہت  
 بزرگوں نے سٹائیسویں رات میں شب قدر پائی ہے اور یہ بات جو اس سورت میں  
 سٹیس کلمے میں سٹائیسوان کلمہ ہے کا لفظ ہے جو ہی حتی مطلع الفجر میں آیا ہے اور ہی کا  
 لفظ شب قدر کے اوپر دلالت کرتا ہے اس بات میں بھی اشارت ہے جو وہ سٹائیسویں  
 رات میں ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ بہتر جانتا ہے کونسی رات ہے جس کے نصیب ہوتی ہے  
 وہ کونسی رات میں پابہر رہتا ہے بہت چیزیں اللہ تعالیٰ نے چھپائیں ہیں کتنی چیزیں  
 کتنی چیزیں پوشیدہ کی ہیں جمعے کے دن میں ایک ساعت ہے اس ساعت کو جو کوئی  
 پاوے اور جو دعا کرے اس وقت قبول ہو جاوے پھر اس ساعت کو جمعے کی تمام ساعتوں میں  
 چھپا دیا ہے اور صلوٰۃ الوسطیٰ کو پانچ نمازوں میں چھپایا اور اسم اعظم کے پڑھنے سے  
 سب مطلب حاصل ہو جاتے ہیں تمام اسموں میں اپنے چھپایا ہے انھیں اسموں میں ہی  
 ان سے باہر نہیں اور ولیوں کو دوستوں کو اپنے مومنوں میں مسلمانوں میں چھپایا ہے انھیں  
 میں ہیں ان سے باہر نہیں اور مقبول طاعتیں جو مرضی کے موافق ہیں اللہ تعالیٰ اور بندگیوں  
 اور طاعتوں میں چھپی ہیں اسی طرح شب قدر کو اور راتوں میں چھپایا ہے اور موت کا  
 وقت ہر ایک کا مقرر کر کر نہیں فرمایا انھیں وقتوں میں وہ بھی ایک وقت چھپایا ہے  
 اور قیامت آنی کی بھی ایک ساعت ہے انھیں ساعتوں میں اس کو چھپایا ہے مقرر کر کے  
 نہیں بتایا جو اتنے برسوں میں اتنے دنوں میں فلاں دن فلاں ساعت قیامت آوے گی



اس چھپا نہیں بہت فائدے ہیں بندوں کے واسطے جمعے کی ساعت کو پوشیدہ کیا ہے جو کوئی طلب کیا چاہے تو تمام دن بندگی میں دعا میں مشغول ہے تمام دن کی بندگی کا ثواب پاو اور وہ ساعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاو اور درمیان کی نماز کی نگہبانی کا تقید فرمایا محفاظت کرنے کہا ہر ایک نماز پانچون نمازوں میں درمیان ہے میں میں ہے صبح کی نماز درمیان ہے دو نمازین دن کی ظہر عصر ایک طرف دو نمازین رات کی مغرب عشا ایک طرف اور یہ بات بھی ہے جو صبح کی نماز صبح کی روشنائی اور رات کی اندھیری کے درمیان میں ہے پھر ظہر کی نماز درمیان میں ہے اٹھادھان ایک طرف اٹھادھان ایک طرف اور دو نمازوں کے درمیان ہے صبح کی اور عصر کی اور حدیث میں آیا ہے اور بہت صحابہ اور امام کہتے ہیں صلوٰۃ الوسطیٰ عصر کی نماز ہے دو نمازین اسکی ایسی ایک طرف میں ظہر اور فجر ظہر میں قصر ہے سفر میں چار کی جگہ دو پڑھنے میں آتی ہیں اور فجر میں قصر نہیں اسی طرح دو نمازین ایک طرف ہیں جو ایک نماز میں مغرب کی قصر نہیں اور عشا کی قصر ہے اور مغرب کی نماز بھی وسطیٰ ہے درمیان میں ہے زیادہ اور کم رکعتوں میں فرض نمازوں کی زیادہ چار رکعتیں ہیں فرض اور کم دو رکعتیں ہیں فرض پھر چار اور دو کے درمیان میں تین رکعت ہیں سو مغرب کی نماز ہوئی اور مغرب کی نماز اس طرح درمیان ہے کہ دو نمازین ایک طرف ہیں اسکے جن نمازوں میں تخی قرأت ہے یعنی آہستہ پڑھتے ہیں ظہر اور عصر دو نمازین ایک طرف ہیں جن میں جہر پڑھا جاتا ہے یعنی پکار کر پڑھتے ہیں عشا اور فجر پھر عشا کی نماز بھی درمیان میں ان ہی دو نمازوں میں جن میں قصر نہیں مغرب اور فجر کی نمازین مغرب کی نماز سے رات کی عبادت شروع ہوتی ہے اور صبح کی نماز سے رات کی عبادت ختم ہوتی ہے اس طرح ہر نماز ہر ایک طرح سے درمیان میں ہے اور اسم اعظم کو سب اسموں میں چھپایا ہے تو ہر کوئی ہر اسم کو اللہ تعالیٰ کے ہر نام کو اسم اعظم ہی بوجھے بڑا ہی نام جانے پھر



ہونی فوج کی شکست پیون کا پیدا نہ ہونا فقر و فاقہ اور اس طرح کے کام شب برات میں بھی  
ہوتے ہیں ایک ہر س تک کا جو کچھ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرشتوں کو حکم احکام ہوتے  
ہیں سلام بھی وہ رات شب قدر کی تمام خیر کی اور سلامتی کی ہے اور فرشتے ہر جگہ ہر  
گھر میں مومنوں کے گزر کرتے ہیں مومنوں کے اوپر سلام کہتے ہیں دین ایمان کی سلامتی کی  
مومنوں مسلمانوں کے بشارت دیتے ہیں دعا کرتے ہیں حتیٰ علیٰ الفجر ہر فرشتوں کا  
اترنا اور سلامتی کی بشارت دینی اول رات سے لیکر نہایت وقت پیدا ہونے تک صبح صاف  
کے وقت تک ہے جب تک سپیدی صبح کی نکلتی ہے ایک روایت حدیث میں ہے جو روح ایک  
فرشتہ ہے بزرگ بڑا فرشتہ ہے سر اسکا عرش کے نیچے ہے اور پائوں اس کے ساتویں زمین  
کے نیچے ہزار ہزار ہیں اس کے ہر ایک سر اسکا ساری دنیا سے بڑا ہے ہر سر میں اس کے سر  
چہرے ہیں اور ہر ایک چہرہ میں ہزار دھن ہیں منہ میں ہزار ہزار زبانیں ہیں ہر ایک  
زبان سے وہ جدی لغت کہتا ہے جدی بولی بولتا ہے جو ایک بولی دوسری بولی سے ملتی  
نہیں ہر ایک بولی میں پاک پروردگار کی تسبیح کرتا ہے ثنا صفت تعریف کرتا ہے اور اس کی  
تسبیح کرنا ساتویں آسمان کے فرشتے خدا تعالیٰ کو سجدے کرتے ہیں تسبیح کرتے ہیں  
عرش کے بعد کوئی چیز اللہ تعالیٰ نے اس روح فرشتے سے بڑی نہیں بنائی صبح شام کو  
تسبیح کیا کرتا ہے پھر وہ فرشتہ بھی اس رات کو پاک پروردگار کے حکم سے آپ کو چھوٹا  
کر کر دینا میں اترتا ہے اور گناہوں میں لکھا ہے جب شب قدر ہوتی ہے حق تعالیٰ کی طرف  
سے جبریلؑ کو حکم ہوتا ہے جو اور لاکھوں کڑوروں فرشتوں کے ساتھ دنیا میں اترتے ہیں  
ایک سبز نشان جھنڈا نور کا آنکے ساتھ ہوتا ہے کعبے کے چھت کے اوپر کھتے ہیں اور  
فرشتے زمین پر سیر کرتے ہیں پھر تے ہیں ہر ایک گھر میں مومنوں کے داخل ہوتے ہیں  
جس گھر میں گناہ ہوتا ہے یا تصویر ہوتی ہے یا سرو د کے اسباب سے کچھ ہوتا ہے دوسری  
طہور مردگ کباب شراب یا اسباب شراب کے صراحی پیالے ہوتے ہیں ان گھروں میں داخل



ہوتے ہیں اور سب جگہ جاتے ہیں جو مومن مسلمان جاگتا ہے نماز پڑھتا ہے ذکر کرتا ہے  
قرآن پڑھتا ہے اچھا کام کرتا ہے اسکے اوپر سلام کرتے ہیں جو کوئی دعا کرتا آمین کہتے ہیں  
اور حضرت جبریلؑ اور فرشتے مومنوں کے ساتھ مصافحہ کرتے ہیں ہاتھ چومتے ہیں شافی  
سلامت انکے ہاتھ چومنے کی یہ ہے کہ دل اسوقت نرم ہو جاتا ہے آنکھوں سے آنسو  
چلتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی رحمت مومنوں کے اوپر نازل ہوتی ہے اترتی ہے خدا تعالیٰ  
کی بخشش بخشائش پاتے ہیں قدر منزلت مومنوں کی دنیا آخرت میں بلند ہوتی ہے پھر صبح  
نزدیک ہوتی ہے حضرت جبریلؑ سب فرشتوں کو پکارتے ہیں کہتے ہیں اب چلو آسمان کی طرف  
پھر سب فرشتے حضرت جبریلؑ کے ساتھ ہوتے ہیں جھنڈا اٹھالیتے ہیں آسمان کو چلے جاتے ہیں  
پھر فرشتے حضرت جبریلؑ سے پوچھتے ہیں حق تعالیٰ نے مومنوں مسلمانوں محمد رسول اللہؐ کی  
امت کے ساتھ کیا کیا جبریلؑ فرشتوں سے کہتے ہیں حق سبحانہ و تعالیٰ نے انکے اوپر رحمت کی  
مہربانی کی نظر سے دیکھا انکے گناہوں کو معاف کیا بحث اسوۂ چار گروہ کے چار طرح کے  
آدمیوں کے جو مومن مسلمان کہلاتے تھے ان کو نہ بخشا فرشتے پوچھتے ہیں دے کون  
لوگ ہیں جو ایسی نعمت سے محروم رہے جبریلؑ کہتے ہیں ایک دو لوگ ہیں جو شراب خمر میں  
ہمیشہ شراب پیتے رہتے ہیں دوسرے علق وے لوگ ہیں جو اپنے مانباپ کو آزار دینے  
ناخوش کرتے ہیں تیسرے وہ لوگ ہیں جو قاطع رحم ہیں اپنے بھائی بھائی خولیش قرابوں  
کے ساتھ پیوند نہیں کرتے نہیں ملتے ایک باحق بجا نہیں لاتے آپس میں لڑتے ہیں ناخوشیاں  
کرتے ہیں اخلاص پیار شفقت دینا لینا نہیں کرتے چوتھے مشاجن وے لوگ ہیں جو آپس  
میں کینہ رکھتے ہیں اور اپنے بھائی مسلمانوں سے دشمنی کرتے ہیں آپس میں بات نہیں کہتے  
ناخوشیاں بد اخلاقیات کرتے ہیں ان چار گروہ کو نہ بخشا اور سب کو بخشا اللہ تعالیٰ  
سب مومنوں مسلمانوں کو توفیق بخشے اچھے کام اچھے عمل اچھی خصلتوں کی اور برے  
کام برے عملوں میں بری خصلتوں میں بد اعمالی سب طرح سے ایمان مسلمانوں میں بچائے







تفاوت کر دینے والا سچ اور جھوٹ کا روشن دلیل ظاہر حجت مرسلوں میں اللہ پیغام  
 لایا نیوے خدا نے تعالیٰ کی طرف سے پیغامبر برحق سچے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
 بہت معجزوں کے ساتھ ان سب کے اوپر ان کی پیغمبری کا سچ ظاہر ہوا ایک بڑی  
 دلیل ان کے سچے ہونے کی یہ ہے جو آدمی تھے کچھ کسی سے تعلیم نہ ہوئے تھے نہ پڑھے  
 تھے خط لکھنے نہ جانتے اس حال میں قرآن مجید کا خدا تعالیٰ کا کلام محمد ﷺ کو لا کھون کڑوڑ و ان پڑ  
 ہوئے فاضلوں نے اسکو قبول کیا مانا ایمان لائے اور ہزاروں کافروں دشمنوں نے  
 چاہا جو ایک سورت کے برابر بھی قرآن کی سورتوں سے کہہ لاوین کہنے کی جگہ پاوین جو  
 یہ خدا کا کلام نہیں آدمی کا کلام ہے محمد کہلائے ہیں ہم بھی کہہ سکتے ہیں ایسی بات  
 ہم بھی ہکا و بینکے بہت کہتے رہے بہت فکر کرتے بہتیری محنت کی ایک سورت کے برابر چھوٹی  
 سورت کے برابر بھی نہ کہہ سکے سب دشمن عاجز ہو رہے زرد و ہو گئے ایسا بڑا معجزہ  
 لائے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جو قیامت تک وہ معجزہ جاری رہے گا اور محمد مصطفیٰ ص آپ  
 بھی روشن دلیل ہیں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی اور وہی روشن دلیل قرآن مجید  
 اپنے ساتھ لائے اسی بات کو فرماتا ہے پاک پروردگار ریتلو صحفاً مطہرة پڑھنا  
 رسول اپنی امت کے اور پر تعلیم کرتا ہے سکھاتا ہے امت کو صحیفے کاغذ لکھے ہوئے  
 وہ پاک ہے عیبوں سے نرل سے بیفائدہ یہود و ہاتون سے غلطیوں سے تفاوت کی  
 چل چل ہاتون سے اور ایسا پاک مصحف ہے جو جھوٹ سے تہمت سے باطل سے بے بہرہ  
 ہاتون سے دور الگ ہے اور وہ قرآن مجید ہے پاک پاکیزہ اچھے گھر کی راہ بہت کی  
 راہ بتاتا ہے سب کتابوں کی ہدایت اس کتاب میں جمع ہے فہما کتب قیمۃ ان  
 پاک صحیفوں میں قرآن کی جدی جدی سورتوں میں انکاغذوں میں جو لکھے ہوئے ہیں  
 محکم باتیں حکمت کی باتیں حکم احکام خبریں نصیحتیں لکھی ہوئی ہیں ہر ایک سورت محکم کتاب  
 ہے ہر سورت میں ہر طرح کے فائدے ہیں باتیں لکھی ہوئی ہیں تمام قرآن میں جن باتوں



سب مومن مسلمان اچھی راہ بہشت کی راہ اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کی راہ پاوین دوزخ  
 سے چھوٹیں بہشت میں خدا تعالیٰ کے قرب دولت دیدار کی دولت کو پہنچیں یہ سب فائدے  
 ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنکے اور قرآن مجید کے لائے کے حضرت نبی صاحب  
 کے آنے پہلے سب لوگ اپنی اپنی راہ رسم و آئین کے اوپر تھے آپس میں درہم برہم تھے  
 پوری غفلت جہالت نادانی کی راہ میں چلے جاتے تھے مومن کافر میں فرق ظاہر  
 نہ تھا کسی کو معلوم نہ تھا جو لایت کون ہی نہ لایت کون ہی سب اچھے برے گڈ بڈ ہو رہے  
 تھے ابو بکر صدیق رحمہ اور اور سب اصحاب مومن مسلمانوں میں اور ابو جہل ابو لہب  
 اور سب کافر و کفر میں کچھ فرق تفاوت نہ تھا جب خدا تعالیٰ کی طرف سے محمد مصطفیٰ صلی اللہ  
 علیہ وسلم پیغمبر ہو کر آئے اور محکم کلام خدا کا لائے سب طرح کی خیر خوبی کی باتیں قرآن  
 مجید کی سب کو سنائیں بعضے لوگ جو اصل سے سعادتمند تھے کلام سننے کی توفیق پائی  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر ایمان لائے رسول اللہ کو سچا جانا پاک  
 پروردگار کو پہچانا کتاب کو مانا آخرت کے اوپر یقین کیا خدا تعالیٰ کے حکم بجالانے  
 کلمہ پڑھا روزہ رکھا نماز پڑھی مال کی زکوٰۃ دی حج کیا اور جو کچھ نکرنا تھا سو نہ کیا مومن  
 ہوئے مسلمان کہلائے ہمیشہ ہمیشہ کی نعمتوں کو اور بعضے لوگ جو اصل سے کمبخت تھے  
 وٹے آدمی حضرت محمد رسول اللہ کے اوپر ایمان نہ لائے ان کی بات نہ سنی کچھ نہ جانا  
 خدا تعالیٰ کو نہ پہچانا قرآن نہ پڑھا نہ بوجھا نہ مانا آخرت کے اوپر ایمان نہ لائے بے  
 یقین رہے حکم خدا تعالیٰ کے بجا نہ لائے کلمہ نہ پڑھا روزہ نہ رکھا نماز نہ پڑھی زکوٰۃ  
 نہ دی جو کچھ کام منع کئے گئے تھے وہ کام کرتے رہے ہمیشہ دنیا کے تھے غفلت  
 کے گڑھے نادانی کے کوٹے میں ڈوبے رہے یہ لوگ کافر رہے مشرک رہے منافق  
 رہے مومن مسلمانوں سے جدا ہو چکے دوزخ میں چلنے کے لایت ہوئے مومن  
 کافر میں فرق تفاوت ظاہر ہو گیا دو طرح کے حکم احکام و شریعت لے کر آخرت تک



جاری ہو گئے یہ ہزاروں لاکھوں فائدے اللہ تعالیٰ کی حکمتوں کے پیدا ہو گئے ظاہر ہو گئے  
 وَمَا تَشْرَقُ الدِّينَ اَوْ تَوَالِ كِتَابٍ اور جدا نہ ہوئے اختلاف نہ کیا محمد رسول اللہ  
 کی پیغمبری میں ان لوگوں نے جن لوگوں کو کتاب دی گئی ہے توریت انجیل و اے  
 ہو و نصاریٰ اِلَا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْكُمْ الْبَشِيرَةُ مگر اچھے اس بات کے جو آئی اور آپ کے  
 روشن دلیل ظاہر محبت محمدؐ سچے پیغمبر اور قرآن اور سچے محمد رسول اللہ کے اس بات  
 کے اچھے خدا ہو گئے حضرت بنی کے آنے سے پیغمبر ہونے سے پہلے سب لوگ یہود  
 نصاریٰ تھے کتاب والے حضرت پیغمبر رسول اللہ آخر زمانے کے پیغمبر تھے اور ایمان رکھتے  
 کیونکہ خدا تعالیٰ کے کلام میں توریت انجیل میں دیکھتے تھے حضرت رسول اللہ کی صفت  
 اور تعریف جو خدا تعالیٰ نے کی تھی پڑھتے تھے یقین جانتے تھے کہ محمدؐ آخر زمانے کے  
 پیغمبر ہیں ان کے تابعدار ہونے میں خدا کا حکم ہے ہمیشہ انتظار میں رہتے کب آخر زمانہ  
 کے پیغمبر پیدا ہو وین جو آپ کے اور ایمان لا وین سعادت پا وین پھر جب حضرت بنی  
 صاحب کو رسالت کا حکم ہوا پیغمبر سی آئی قرآن کی سورتیں آئیں وحی اترنے لگی  
 خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے لگے سب خلق کے اور ظاہر کیا جو میں آخر زمانے کا  
 پیغمبر ہوں میرے تابع ہو جاؤ و و نون جہان کی خیر خوبی پاؤت کتاب و اے متفرق  
 ہوئے دو گروہ ہو گئے بعضے ایمان لائے بعضے کافر رہے خدا تعالیٰ کو ہر ایک کی  
 حقیقت دلون کی چھپی بات معلوم تھی بعضے لوگ ان کتاب والون میں ایسے تھے  
 جو کتابوں کے پڑھنے سے جانتے تھے جو محمدؐ آخر زمانے کے پیغمبر ہو و شیکے ان کے  
 اور ایمان لانا ان کے دین میں داخل ہونا خدا کا حکم ہے اس پر یقین رکھتے تھے  
 لیکن آپ جو اپنے لوگوں میں سردار تھے بہت لوگ ان کے تابع تھے اس سبب  
 ان کو اور کا تابعدار ہونا بڑا لگتا تھا ظاہر میں کہتے تھے جو آخر زمانے کے پیغمبر پیدا  
 ہو وین تو ہم بھی ان کے تابع ہو وین اللہ تعالیٰ کی حکمت نے چاہا جو ایسے لوگوں



کو بھی سچے لوگوں سے سچے مومنوں سے جدا کر دیوے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کو رسول روشن معجزوں کے ساتھ ظاہر کیا اچھے برے میں فرق ظاہر ہو گیا جھوٹے  
 سچے جدا ہو گئے مومنوں کو قبولیت کا درجہ ملا کافروں کے اوپر اس کی حجت قائم ہو گئی  
 کہنے کو قیامت میں بات ہوئی الزام دینے کی جگہ ہوئی ان لوگوں کی طرف اس وقت خطاب  
 ہو دیکھا کہ پہلے تم محمد رسول اللہ کے اوپر ایمان رکھتے تھے کتابوں میں صفت محمد کی  
 پڑھتے تھے پھر کیوں پھر گئے کس سبب کافر ہو گئے تم نے محمد مصطفیٰ سے کیا خلاف  
 دیکھا انھوں نے کس بری راہ پر تم کو چلنے کہا ہمارے رسول نے وہی راہ بتائی تھی  
 جو ہم نے سب پیغمبروں کو سب خلق کو وہ راہ چلنے فرمایا تھا سو وہ راہ خلاص کی اصل  
 پکی راہ ہے اس پر یہ بات فرماتا ہے اللہ تعالیٰ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ اور  
 حال یہ ہے جو حکم نکلے گئے تھے یہ یہود و نصاریٰ سب کتاب والے خدا تعالیٰ انکو  
 اور کچھ نہ فرمایا تھا سوائے اس بات کے جو خدا کی بندگی کریں خدا کو پوجیں خدا کے  
 بندے ہووین مخلصین کہ الدین اس حال میں پوجیں اس طرح سے بندگی کریں جو  
 پاک کر نیوالے ہووین خدا کے واسطے دین کو پاک کرنا دین کا اس طرح سے ہے جو اپنے  
 ایمان میں کسی طرح کا شک شبہ نہ رکھیں اپنا پیدا کر نیوالا پالنے والا روزی دینے والا  
 خبر لینے والا سب کام آنے والا خدا کو جانیں خدا تعالیٰ نے جو کچھ خبر دی ہے آگے  
 کی نیچے کی کیا ہوا تھا کیا ہو گیا جس طرح سے خبر دی ہے اسی طرح سے سچ جانیں  
 خدا تعالیٰ کی خبر و نکو جھوٹے سے پاک جانیں اور جو کچھ فرمایا ہے کر نیو نہ کرنے کو  
 کرنا نہ کرنا قبول کریں خدا تعالیٰ کے حکم کے خلاف کرنے سے اپنے دل کو اپنے تن  
 بدن کو اپنی زبان کو اپنے مال کو پاک کریں خدا تعالیٰ کی بندگی میں یاد میں اور  
 کسی کی بندگی یاد نہلاوین اور اپنے دل کو سوائے خدا کی یاد کے اور کی یاد سے  
 سوائے خدا کی محبت کے اور کی محبت سے سوائے خدا تعالیٰ کے خلاص کے اور کے



اخلاص سے پاک کریں خفائہ میل کر نیوالے ہو دین پھر نیوالے ہو دین جھوٹے عقیدوں سے  
 سچے عقیدوں کی طرف اور بری راہ سے اچھی راہ کی طرف برے کاموں سے اچھے  
 کاموں کی طرف بری باتوں سے اچھی باتوں کی طرف غفلت سے یاد کی طرف باطل سے  
 حق کی طرف رغبت کریں ابراہیم کا جو طریق جو اسل طریق سچی ملت ہی اسکو قبول کریں  
 وَتَقِيُوا الصَّلَاةَ اور نماز پڑھتے رہیں اپنے تین بدن کو خدا کی بندگی میں قائم رکھیں  
 جس خداوند نے عقل دی شعور بخشا اسکا شکر کریں اس خداوند کو سجدہ کریں اس مہربانی سے  
 رحم کرم کر نیوالے صاحب کے آگے کھڑے ہو دین عاجزی کریں زمین میں اپنے سر پر زمین  
 ٹکڑی مغرور نہ کریں اس کے حکم کو سر کے اوپر رکھیں ہمیشہ عاجزی کرتے رہیں و یونہی  
 الزکوٰۃ اور مال کی اپنے زکوٰۃ دیوں جس پروردگار نے مال بخشا ہی اسکا حکم بجالاؤ  
 مال کی لالچ نہ کریں وَذَلِكْ اور یہی بات ہی جو حکم تھا سب کتاب والوں کو یہود نصارا  
 کو فرمایا تھا کہ اپنے دل کو کفر سے شرک سے نفاق سے پاک کریں اخلاص کے ساتھ محبت کے  
 ساتھ خدا تعالیٰ کی بندگی کرتے رہیں جان دل سے تن سے خدا کا حکم بجالاؤ دین باطل کو  
 چھوڑ کر حق کی طرف آؤ دین نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیوں دین الْقِيَمَۃ یہی بات اتنی ہی  
 بات محکم دین ہی یہی بات مسلمان کا دین ہی سیدھی راہ ہی محمد رسول اللہ  
 سب کے سب کو اسی دین میں اسی راہ کے دو پہر بلائے ہیں خدا تعالیٰ نے آگے بھی سب  
 خلق کو یہود نصارا کو اسی دین کی طرف بلایا تھا اب بھی وہ اسی دین کی طرف بلاتا ہی  
 پھر ان کافروں کتاب والوں نے کیا تفاوت دیکھا مسلمان کے دین میں جو قبول نہیں کرتے  
 کیا سبب ہوا جو آگے مان کر اب نہیں مانتے وہی ایک حکم ہی وہی ایک بات ہی جو اس  
 اصل بات میں اور مسلمان کے دین میں کچھ تفاوت ہو تا فرق ہو تا تب لازم تھا ان  
 یہود و نصاریٰ کو جو مسلمان کے دین کو نہ مانتے اور اسی تفاوت سے کہ دین مسلمان  
 کا جھوٹا ہی پھر جو اس اصل بات میں اور اس دین میں کچھ تفاوت نہیں اصل راہ میں



ہی جو اخلاص کی راہ ہے محبت کی راہ ہے بندگی کی راہ ہے سب پیغمبروں کی راہ ہے  
 حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی راہ ہے اس راہ میں اور مسلمانوں کے دین میں کچھ فرق نہیں  
 تو کیوں نہیں قبول کرتے سب کتاب الے اپنی کتابوں کو پڑھتے تھے کتابوں کے بھید و نکو  
 سمجھتے تھے صورتیں عملوں کی نماز روز کی کرتے تھے پراخدا ص کی احوال آہا عملوں کی جان  
 ہی سب بھول گئے تھے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کی طرف سے اگر اسی صل  
 دین کو ظاہر کیا ہے یہی مسلمانوں کا دین ہے سب کسی کو یہی دین درکار ہے یہی راہ چلنا  
 چاہئے اسی واسطے اب بغیر اس دین کے کوئی اللہ تعالیٰ کے پاس قبول نہیں اسی سبب  
 کتابوں میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف تھی محمد ص کے دین کی تعریف تھی اور صفت رسول  
 اللہ ص کی پہلے زمانوں سے اللہ تعالیٰ نے سب طرح بیان کی تھی اور خبر دی تھی سب  
 کسی کو فرمایا تھا کہ محمد ص آخر زمانے کے پیغمبر جو وقت میں پیدا ہووین اور اپنے دین کو  
 ظاہر کریں سب کو چاہئے جو انکے اوپر ایمان لاوین انکے تابع ہووین جو کچھ دے کہیں  
 جس راہ میں لگاوین قبول کریں اس وقت سب کسی نے یہی قول قرار کیا تھا اب حضرت  
 محمد مصطفیٰ ص کے ظاہر ہونے کے پیچھے جو کوئی ایمان لا یا جس نے مسلمانوں کا دین قبول کیا  
 اور جو کوئی قیامت تک قبول کرے گا وہی خدا تعالیٰ کے پاس مقبول ہے پیارا ہے اور جو کوئی  
 ایمان نہ لا یا دین قبول نہ کیا اور جو کوئی قیامت تک قبول نہ کرے گا وہی کافر ہے مردود ہے  
 نامقبول ہے اس بات کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اول فرمایا جو سب ایک طرح کے اور پھر  
 تھے جھوٹے سچے ملے تھے پھر روشن دلیل محمد رسول اللہ ص کے آنے سے فرق ظاہر ہو گیا  
 جھوٹے سچے کافر مومنوں سے جدا ہو گئے کافروں کے اوپر حجت قائم ہوئی پھر اللہ ص  
 کافروں کے اور مومنوں کے آخر کی خبر دیتا ہے دونوں گروہ کی آخرت کی بات فرماتا ہے  
 ۱۱ الذین کفروا تحقیق وے لوگ وے آدمی جو کافر ہے گرویدہ نہ ہوئے  
 مسلمانوں کا دین قبول نہ کیا کافر ہی مرے من اهل الکتاب کتاب والوں کی گروہ



سے یہود و نصارا و المشرکین اور شرکون کی گروہ سے جو بت پوجنے والے ہیں سب  
گروہ سے جو کوئی نہ سمجھا کا فر یا مسلمان کا دین قبول نہ کیا یا قبول کر کر خدا کے واسطے  
اپنے دین کو پاک صاف نہ کیا شک شبہ اپنے دل سے دور نہ کیا اخلاص کا راہ نہ چلا  
باطل سے حق کی طرف نہ آیا نماز نہ پڑھی زکوٰۃ نہ دی اس طرح کے لوگ حق ناکہ جہت  
دوزخ کی آگ میں گر نیگے جلیں گے خالد بن ولید ہمیشہ دوزخ کی آگ میں جلتے رہیں گے  
اولئک یہ سب لوگ ایمان نہ لائیں والے شک شبہ اپنے دلمین رکھنے والے خدا کی بندگی  
اخلاص سے نہ کریں والے باطل کی راہ سے جھوٹے راہ سے حق کی راہ میں سچ راہ میں  
نہ آئیں والے نماز نہ پڑھنے والے زکوٰۃ نہ دینے والے ہم شر البریۃ یہ ہیں بدتر خلق  
عالم کے برے لوگ برے آدمی کتون سے سوروش سے بیون سے کہ ہوں سے بھی بدتر  
ہیں حیوانوں کو عقل نہیں اس سبب مغدور ہیں کچھ نہیں جان سکے کچھ نہ پوچھے جاوینگے انلو  
گون کو عقل تھی اور شعور تھا اللہ و رسول کو پہچان سکتے تھے پھر اس طاقت پر اپنی سمجھ  
کو بُرا کر دیا اور دنیا کی باتوں کو دنیا کے کھانے پینے کی باتوں کو خوب سمجھے اللہ  
کو اللہ کے رسول اور دین کے حکم احکام کو کچھ نہ سمجھے ایمان نہ لائے کافر رہے برے  
کام کرتے رہے اپنی دنیا کی سعادت آخرت کی دولت خاک میں ملائی اپنی ہمیشہ  
کی بادشاہی کو دوزخ کی آگ میں جلائی یہ کافرون کا حال ہے ان کی آخرت کا اللہ  
مومنوں مسلمانوں کو اسلام مسلمانوں کی راہ میں قائم رکھے کفر کی شرک کی بلا سے بپا  
ویک الذین امنوا تحقیق سے لوگ جو ایمان لائے مسلمانوں کا دین اور جو کچھ ہے  
مسلمانوں کے دین میں ہے قبول کیا و تحیلوا الصالحات اور اچھے عمل اچھے کام کئے اور  
اخلاص سے جو وقت فرمایا ہے اور حطرح فرمایا ہے اچھی نیت اچھی صورتوں سے  
اولئک یہی سب لوگ ایمان لائیں والے یقین رکھنے والے خدا کی بندگی اور اسے اخلاص  
سے کریں والے ہم خیر البریۃ یہ ہیں بہتر لوگ بہت اچھے آدمی اچھی سمجھ والے اچھے



کام کر نیوالے بہر خلق عالم کے جھوٹے اپنی ہمیشہ کی دولت کا ہمیشہ کی بادشاہی کا کام دنیا ہی  
 میں کر کر رکھا جزاؤں کی بدلا ایسے آدمیوں کا جو اچھے آدمی اچھے کام کر نیوالے  
 ہیں عینک ہم ہم انکے پاک پروردگار کے پاس تیار ہی موجود ہی جنات  
 عدن باغ ہیں ہمیشہ قائم رہنے والے ٹوٹنے پھوٹنے والے نہیں وے باغ جن باغوں  
 میں اچھے اچھے مکان خوب گھر ہیں رہنے کے واسطے روپکے سونے کے موتیوں کے کل  
 کے باقوت کے جن گھروں میں سب طرح کی خوبیاں تیار ہیں نعمتیں ہر طرح کی موجود ہیں  
 باغوں میں سب طرح کے میوے ہیں بہار میں گلزار تجرئی جاری ہیں بہت ہی جاتی  
 ہیں من تحتہا الانہار ان باغوں کے درختوں کے نیچے سے ندیاں نہریں پانی کی شہد  
 کی شراب کی دودھ کی جو چاہیں سو پیوین خالیدین قیلا ہمیشہ رہنے والے ہیں  
 اچھے لوگ سب بہت میں ایسی خوبیاں کے باغوں میں ایسے اچھے گھر و زمین خوشی سے  
 آرام سے آباد ہمیشہ ہمیشہ کبھی مرینگے نہیں کبھی آزاری نہ ہوینگے کبھی کم قوت نہ ہونگے  
 کبھی بوڑھے نہ ہونگے کبھی ناخوش نہ ہونگے نہ ہوینگے اپنے ان گھروں کے باغوں  
 باہر نکلنے کو دل بچا ہیگا ہمیشہ خوش حالی میں آرام میں رہینگے رضی اللہ عنہم  
 راضی ہوا ہی خوش ہوا ہی اللہ ان لوگوں سے ان اچھے آدمیوں سے جنہوں  
 نے دنیا میں اچھے کام کئے خدا کے رسول کے حکم کے موافق چلے خدا اور رسول کو  
 راضی رکھا حکم کا خلاف نہ کیا ہمیشہ بندگی میں یاد میں اخلاص میں رہے و رضوا  
 عنہ اور یہ اچھے لوگ بھی راضی ہوئے خدا تعالیٰ سے دنیا میں ہر حال  
 ہر طرح خدا تعالیٰ کی رضا مندی میں رہے آخرت میں راضی ہووینگے راضی  
 رہینگے بندگی عبادت ان کی قبول ہووے گی سب طرح نعمتیں خوبیاں آرام خوشی بعد  
 بیشمار اور اپنا دیدار خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے انکو بخشے گا ہر طرح خوش ہووینگے  
 ذالک یہ دولت پہ نعمت ہے خوشیاں آرام بہت کے اور دیدار اللہ تعالیٰ کا



جو کچھ بیان ہوا اِن تحشیٰ اس اچھے آدمی کے واسطے ہے اس بندہ کا حق ہے جو کوئی  
 اور دنیا میں سر پہ اپنے پروردگار سے ہمیشہ اپنے خاوند کے عذاب سے خوف  
 کرتا ہے اپنے صاحب کی ناخوشی سے ڈرتا ہے اور اس بات سے ڈرتا ہے جو میں اپنے  
 پروردگار کو بھولونگا تو وہ بھی مجھ کو بھولے گا اس درمیان ہمیشہ بندگی میں یاد میں خلاص

میں محبت میں رہتا ہے سورہ زلزلت مکی ہے اس

میں آٹھ آیتیں ترین کلمے ہیں ایک سو انچاس حرف ہیں اس سورت  
 میں قیامت کے احوال کا بیان ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی حقیقت فرماتا ہے  
 تو سب کوئی جانیں کیا بات ہے اس دن کی کیا حقیقت ہے اس روز کی جو کوئی جیسا کر چکا  
 تیسرا پلورے گا تفسیر دن میں لکھا ہے جو چوتھائی حصہ رات گزرا تھا ایک پہر رات گئی  
 تھی یہ سورت نازل ہوئی اتری حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دن نہونے دیا تھا  
 وقت رات کو اندرون محل سے باہر نکلے اصحابوں کو خبر دی یہ سورت پہنچائی سب کو  
 سنا لی اور فرمایا اٹھو خدا سے تعالیٰ کی پرستش کرو تم اے امت رہو غفلت نہ کرو کام

بجالاتو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا جَوَتْ جَنُوبُهَا جَانِبُهَا جَانِبُهَا جَانِبُهَا جَانِبُهَا  
 اسکا سخت ہلانا اسرافیل کے صور دم کر زمین زلزلے سے ہونے میں اسکی آواز کے حول  
 ہیستے ایسی سخت جنبش ہووے گی زمین کے ٹہن جو کوئی حویلی محل عمارت زمین  
 کے اوپر باقی نہ رہے گی سب عمارتیں گر پڑیں گی ڈھ جاویں گی اور زمین کانٹے کا بنتے  
 ملتے ملتے ٹوٹ جاوے گی ریزہ ریزہ ہو جاوے گی پھر انچا زمین میں کچھ نہ رہے گا  
 تمام زمین یکساں برابر ہوا ہو جائے گی زمین کی صورت بدل جاوے گی سخت زلزلے کی  
 سی ہو جاوے گی اس صور کی آواز دو بار ہووے گی اور زمین کا لہرنا ہلنا بھی دوبا  
 ہووے گی پہلے بار کے ہلنے میں حویلیاں کر ٹکی شہریران ہو جاویں گے دنیا اجاڑ ہو جائے گی



کھا کر جاؤ نیگے کوئی جاندار دنیا میں جتنا نہ رہیگا سب مر جاؤ نیگے پھر اس وقت اللہ تعالیٰ یہ بات  
 فرما دے گی اِن ابجبا ثوۃ و اِن الفراعنة و اِن الذین اکلوا من رزقہ و عبدوا غیرہ  
 من الملک الیوم یعنی کہاں گئے وہ ظالم مغرور گردن کش فرعون ہامان اتنے بادشاہ  
 سردار جو اپنے وقتوں میں اپنے کو بڑا جانتے تھے کسی کو خاطر میں نہ لاتے تھے  
 کہاں گئے اور کیا ہو گئے وہ لوگ جو رزق ہمارا کھاتے تھے اور بندگی ہمارے غیر  
 کی کرتے تھے کس کا ہی ملک آج کے دن کون خاوند ہے ملک کا بادشاہوں کا بادشاہ  
 قائم دایم کون ہے پھر اس وقت جواب دینے والا کوئی نہ ہو دے گا پاک پروردگار ہی نیا  
 جواب آپ دیوے گا فرما دے گا اللہ الواحد القہار یعنی اللہ تعالیٰ کا ہے یہ ملک  
 بادشاہوں کا بادشاہ قائم دایم اللہ تعالیٰ ہی ہے وہ ایک ہے دوسرا شریک اسکے  
 ملک میں بادشاہی میں سب طرح کے کمال میں اور کوئی نہیں قہار ہے غالب ہے وہ  
 سب چیز کے اوپر سب کسی کے اوپر اسکے حکم کے آگے کسی کا حکم حل نہیں سکتا کوئی دم  
 نہیں مار سکتا پھر چالیس برس تک تمام عالم بیت نابود رہیگا نام نشان سب چیز کا سب  
 کسی کا جاتا رہیگا جہاں تمام سن سناں ہو جاؤ گی پھر چالیس برس کے چھپے اللہ تعالیٰ  
 کے حکم سے حضرت اسرافیلؑ پھر پیدا ہوئے نیگے صور کو عرش کے نیچے سے ہاتھ میں لے کر  
 حکم سے دوسری بار دم کرینگے زمین جنبش کرنے لگیگی ملنے لگیگی آدمی حیوان جیسے لگینگے  
 اپنی جگہوں قبروں سے اٹھتے جاؤ نیگے وَاخْرَجْتَ الْاَنْفُسَ اَنْفَالِہَا اور باہر نکالیں گی  
 زمین اپنے اندر سے اپنے بھاری بوجھ کو جتنے مردے زمین میں گرے ہیں اول  
 آخر کے اللہ تعالیٰ کے حکم سے جی اٹھینگے اور جو کچھ زمین کے اندر ہے باہر نکلنے لگیگا وَقَالَ  
 الْاَنْفُسُ مَا لَہَا اور اس وقت کہیگا آدمی کیا ہوا ہے اس زمین کو جو آدمی کا قبر ہیں  
 اِن کو اس حقیقت کی خبر نہیں تھی دونوں جنبشوں میں حیران ہو کر کہنے لگے کیا حال ہے زمین  
 کا پہلی جنبش میں ہول بیت کھا کر دیکھ کر حیران ہو جاؤ نیگے کیا ہوا کیا ہو رہے گا کیا



ہو دیکھا ہی کرتے پھر نیگے اس طرح کہتے کہتے ہوں سے مر جاو نیگے اور دوسری  
 جہنم میں دوسرے ملنے میں بھی جب سب کوئی قبروں سے نکلتے جاو نیگے کافر لوگ جی اٹھ کر  
 اس حال کو دیکھ کر تعجب کر نیگے حیرت میں رہیں گے کہ یہ کیا حال ہے کیا حقیقت ہے کیسی  
 بات ہے کیا ہوا ہے زمین کو کہ کچھ اپنے اندر سے نکالے دیتی ہے بھی مرد نکلتی ہے  
 جاتے ہیں اٹھتے جاتے ہیں اور جو کوئی آدمی مومن ہیں سلمان ہیں یہ حقیقتیں دیکھ کر  
 معلوم کریں گے کہ سب باتیں قیامت کے آنے کی جو حقیقت ظاہر ہو نیوالی ہے اللہ تعالیٰ  
 کے کلام سے قرآن سے حدیث سے معلوم کیا تھا ایمان رکھتے تھے یقین کرتے تھے خواہ کیا  
 سب باتیں یہ سب خبریں جو دیکھی گئی ہیں ہو نیوالی ہیں اللہ خواہ خواہ ہوو نیکی ان حالتوں کو  
 دیکھ کر کہیں گے ہذا وما عد الرحمن وصدق المرسلون یعنی جو احوال ظاہر ہوئے ہیں  
 قیامت کے ہونے کے آثار ہیں قیامت کی نشانیاں ہیں اور جب قبروں سے باہر نکلیں گے  
 تمام جہان کا اور رنگ دیکھیں گے زمین میں مردوں کو نکلتے دیکھیں گے کہ یہ وہ دن ہے جو حال  
 نے فرمایا تھا خداوند نے وعدہ کیا تھا اس دن کے ظاہر کرنے کا اور سمجھوں نے سچ کہا تھا  
 قیامت کا دن ہوو یگا سو وہی دن آج کا دن ہے یَوْمَئِذٍ تُخَدِّثُ أَخْبَارَهَا  
 اس دن میں قیامت کے دن میں جب یہ احوال یہ حقیقت ظاہر ہووے گی باتیں کریں گی  
 اس دن تقریر کریں گی زمین قصے اپنے خدا تعالیٰ کے حکم سے خبریں اپنی کہیں گی جو قوت  
 اللہ تعالیٰ سب بندوں سے سوال کرے گا پوچھا دنیا میں اچھا برا کئے کیا کام کیا تھا  
 بہت آدمی اپنے بڑے کاموں سے منکر ہو جاو نیگے کہیں گے ہم نے بڑے کام کچھ نہیں کئے  
 تب زمین کو حکم ہوو یگا جو کہے خیر دیو سے تیرا اوپر کس کس نے کیا کیا کام کئے تھے زمین  
 بولنے لگی خیر دینے لگی کسی نے جس جگہ جہان جہان جو کچھ کام کیا تھا سب  
 کچھ کہیں گی ذرہ ذرہ خیر دیو سے گی دنیا میں بھی زمین کو اللہ تعالیٰ نے علم بخشا ہے جب  
 آدمیوں کو ثابت ہوتے ہیں زمین کے اوپر تب خدا تعالیٰ کی درگاہ میں زمین فریاد کرتی ہے



روٹی ہے داد چاہتی ہے کبھی زمین کو صبر کر نیکا حکم ہوتا ہے کبھی عذاب آدمیوں کے  
 اوپر آجاتا ہے جیسے بھونچال زلزلہ جو یلیونیکا گرنے کا رت ہو جانا آسمان سے اُونکا  
 برسنا بجلی کا گرنے پانی کا نہ برسنا قحط اکال ہونا دشمنوں کی فوجوں کا آنا لوٹ مار قتل  
 عام نبرد پڑھہ آزار دینا یہ سب کچھ دنیا میں عذاب آتے ہیں گناہوں کی شامت سے  
 اور جب دنیا میں مومن مسلمان بہت ہوتے ہیں زمین کے اوپر اللہ تعالیٰ کی بندگی بہت  
 ہوتی ہے زمین خوش ہوتی ہے دعا کرتی ہے مومنوں کے واسطے خیر برکت آسمان سے  
 اترتی ہے کھیتی اچھی پیدا ہوتی ہے پانی وقت پر اچھی طرح برستا ہے ملک میں  
 آبادی ہوتی ہے ابرائی ہوتی ہے امن چین رہتا ہے اور مومن مسلمان جب مرتا ہے  
 تو اسکے عمل ہو قوف ہونیکے سبب زمین روٹی ہے اور کافر بدکار کے مرنے سے خوش  
 ہوتی ہے اور جس زمین کے اوپر کوئی مومن مسلمان نماز پڑھیں گنا سجدہ کرے گا چالیس  
 آگے وہ زمین اور زمینوں کے اوپر اپنا فخر کرتی ہے اپنی بڑائی ظاہر کرتی ہے کہتی ہے  
 میں ایسی جگہ ہوں جو میرا پر خدا تعالیٰ کی بندگی ہووے گی سجدہ ہووے گا اور جس زمین  
 میں مسلمان ہمیشہ نماز پڑھتا ہے سجدہ کرتا ہے وہ مکان اسکے مرنے کے پیچھے چار  
 راہوں کی جدائی میں روتا ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ ایک حدیث کی روایت کرتے ہیں  
 میں جو ہر صبح ہر شام ہر ایک جگہ آپس میں پوچھتی ہے ایک مکان دوسرے مکان کو پوچھتا ہے  
 تیرے اوپر کوئی خدا کا یاد کرنے والا گذرا ہے کسی آدمی نے تیرے اوپر قدم رکھا ہے  
 کسی مصلیٰ نے نماز پڑھی ہے کوئی مکان کہتا ہے نہیں گذرا نہیں پڑھا کوئی مکان  
 کہتا ہے میرا پر خدا تعالیٰ کیا ذکر نیوالے نے قدم رکھا نماز پڑھنی والے نے نماز  
 پڑھی ہے پھر اس مکان کی اور خالی مکانوں کے اوپر فضیلت ظاہر ہوتی ہے اور  
 حدیث میں آیا ہے جو اذان کی بانگ کی آواز جو پانچ وقت نماز میں مسلمان کہتے ہیں  
 جہان تک پہنچتی ہے جتنی دور آواز جاتی ہے قیامت میں وہاں تک کی زمین درخت



کھانس پھر اینٹ مائی حیوان اس آدمی اذان کہنے والے کے ایمان کی گواہی اللہ تعالیٰ کے  
 حضور میں دیوینگے اور زمین قیامت میں سب کے کاموں کی سب طرح خبر دیوے گی  
 بآئ مرتبک آؤحی لھا بولیگی زمین اسکے بولنے کا سبب یہ ہے جو تحقیق پروردگار نے میرے  
 یا محمد وحی کی ہے زمین کی طرف حکم کیا ہے زمین کو بولنے کا خبر دینے فرمایا ہے جس نے میرے  
 اوپر جو کچھ کام کئے ہیں اچھے برے سب بیان کر دے کہدے ہر ایک کا احوال ہر ایک کے  
 کام زمین کہتی جاوے گی فلا نے آدمی نے فلا نے وقت فلائی جگہ میرے اوپر نماز پڑھی تھی  
 جہاد کیا تھا خیر کا کام کیا تھا فلائی جگہ سے فلائی جگہ تک علم لینے کے واسطے راہ چلا تھا اور  
 فلا نے آدمی نے فلائی جگہ زنا کیا تھا حرام کیا تھا شراب پیا تھا قتل کیا تھا جوا کھیدا تھا  
 اور اس طرح آدمی کے ہاتھ پاؤں بند بند ہر کام کی گواہی دیوینگے جھوٹے بیج ذرہ ذرہ  
 ظاہر ہو جاوے گا یومئذ یصد الناس اثنائا اس دن قیامت کے دن میں ہووینگے  
 آدمی پر اگندہ گروہ ایک گروہ کافروں کا ہووے گا ایک شرکون کا ایک گروہ  
 منافقوں کا ایک گروہ زنا کاروں کا اس طرح ہر ایک طرح کے برے کام کرنے والوں کے  
 جھوٹے ظالم جوارسی شرابی جو رشک سب کے جدے جدے گروہ ہووینگے اور مومنوں مسلمانوں  
 کے بھی جدے جدے گروہ ہووینگے عالم فاضل حافظ زاہد غازی خوشخو سے عادل خلق پر جان  
 کر نیوالے خبر کی راہ بتا نیوالے ہر ایک کا جدا جدا گروہ ہووے گا ہر ایک گروہ کے جدے  
 سردار ہووینگے بہت لوگ ان کے ساتھ ہووینگے ہر ایک گروہ میں مومنوں کے جھنڈے  
 ہووینگے اور لوگ ان کے جھنڈوں کے نیچے ہووینگے پھر اپنی قبروں سے اٹھ کر ادھر ادھر پھرنے  
 حساب گاہ میں جاوے گا ہر ایک جگہ سے حساب کی چھوٹ کر اور جگہ میں پھرنے ہر ایک  
 جدا حساب کتاب سوال جواب ہووے گا کہیں سے کہیں۔ پریشانی ہووے گی اس طرف سے  
 اس طرف ادھر سے ادھر بعضے عرش کی دہنی طرف جاوے گے بعضے بائیں طرف پھر حساب  
 کتاب سے چھوٹ کر بہشتی بہشت کو پھر نیچے خوشحال خوشوقت روشن اجالے منہ عزت حرمت کے



ساتھ اور دوزخی دوزخ کو پھر نیلے عملین پریشان کالے منہ خوار سی خرابی کے ساتھ  
 لَبْرُوا أَعْمَالَهُمْ تُوَدَّعَاهُ جَاوِينَ اُن سب کو عمل اُن کے ہر ایک گروہ کو ہر ایک آدمی  
 کو جزا سزا اُن کے عملوں کی دکھائی جاوے جیسا کام جس کسی نے دنیا میں کیا تھا ویسا  
 ہی دیکھیں گے اچھے کام کر نیوالے اچھی خوشیاں نعمتیں باغ بہار تماشے خوشی آرام دیکھیں گے  
 برے کام کر نیوالے بری صورتیں خواریاں خستہ پریشانیاں درد دکھ مار پیٹ طوق زنجیر اپنے اپنے  
 اوپر پاویں گے دیکھیں گے ذرہ ذرہ اچھے برے کاموں کی جزا سزا چھوٹنے کی نہیں  
 مَنْ يَعْمَلْ پھر جو کوئی عمل کرے گا کام کرے گا مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ذرے کے وزن برابر  
 سرسون کے دانے برابر چھوٹی چوٹی کے برابر خیر اچھا کام اسکی اچھی جزا  
 اسکا اچھا بدلہ دیکھیں گے پاویں گے مَنْ يَعْمَلْ اور جو کوئی عمل کرے گا کام کرے گا  
 مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ذرے کے وزن کے برابر چھوٹی چوٹی کے برابر شر اچھا کام بُرا  
 عمل اسکی بُری جزا بدلہ دیکھیں گے تھوڑی تھوڑی بات بھی بڑی چھوٹنے کی نہیں  
 جیسے کوئی آگے آوے گا جو کوئی دنیا میں ایمان لایا اللہ و رسول کا حکم مانا آخرت کو  
 برحق جانا اچھے کام کئے روز نماز حج زکوٰۃ خیر خیرات اور خدا تعالیٰ کی یاد میں  
 رہا دوستی و محبت اللہ و رسول کی اپنے دل میں رکھی حکم کا خلاف نہ کیا بے فرمانی نہ کی  
 جو کچھ بھول چوک سے کچھ گناہ خطا ہو گیا تو بہ کی بخشش چاہی ہر طرح دین کی راہ پر قائم  
 رہا محکم رہا آخر کو ہر طرح اُسکا بھلا ہو و گیا اور مومن مسلمان سے جو کچھ تقصیر گناہ  
 دنیا میں ہو جاتے ہیں بعضے گناہ ایسے ہیں جو اُن گناہوں کی سزا دنیا ہی میں مومن کے  
 اوپر ہو جاتی ہے بدن کی بیماری سبج بلا درد دکھ مال کا نقصان اولاد کا مرجانا  
 فقر فاقہ پریشانی غم غصہ ایسی ایسی طرح کے عذاب دنیا میں دیکھ لیتا ہی پاک  
 صاف ہو کر مڑتا ہی پھر قیامت تک اس کے اوپر کچھ محنت نہیں آتی بہشت کی راہ آسان  
 ہو جاتی ہے اور بعضے گناہ ایسے ہوتے ہیں جو دنیا کا عذاب اُن گناہوں کی شامت



دور کرنے کے واسطے کفایت نہیں کرتا پھر وہ گناہ قبر کے عذاب سے دور ہو جاتے ہیں پھر بعضے گناہ ایسے ہوتے ہیں جو قبر کے عذاب سے بھی دور نہیں ہوتے قیامت کے سوا ہیبت حساب کتاب رنج کھینچنے بھوکھ پیاس سختیاں اٹھانے سے دور ہوتے ہیں اور بعضے گناہ بعضے مسلمان کے ایسے ہوتے ہیں جو بغیر دوزخ میں پڑنے سے ان گناہوں کی شامت نہیں جاتی ایک ساعت سے لیکر پچاس ہزار برس تک بعضے بعضے مسلمان تقصیرون کے سبب دوزخ میں پہنچے جس کے دہین ایک ذرہ بھی ایمان ہو ویگا آخر کو دوزخ سے نکل کر بہشت میں داخل ہو ویگا ہر ایک اچھے برے کام کی حقیقت اور خیر اس پاک پروردگار کو معلوم ہی ہر ایک کو ہر ایک عمل کی جزا سزا ثواب عذاب جس قدر عدالت کی رو سے چاہئے درکار ہی پہنچا ویگا اور فضل کرم کی بات حدی ہی تھوڑے سے اچھے کام کے بدلے بہت کچھ بخشے جیسا بے بخشہ وہ خاوند ہی مختار ہے اور جو کوئی کافر یا مشرک رہا ایمان نہ لایا خدا تعالیٰ کی بندگی نہ کی روز نماز کی قدر بخانی خیر خیرات نہ کی آخرت کو بھولارہا اللہ و رسول کو اپنے دل سے بھلا دیا دنیا کا بندہ ہو رہا دنیا ہی کی محبت میں رہا دنیا ہی کے لوگوں سے اخلاص رکھا دنیا ہی کے کام کرتا رہا اور آخرت کے بھلے کے کچھ کام نہ کئے ایسے بد بخت کا ہر طرح برا ہو ویگا اور ایسے لوگ بے ایمان بے دینوں سے جو کچھ خیر خیرات ہو جاتی ہے کسی کے ساتھ دے نیکی کرتے ہیں احسان کرتے ہیں کچھ چیز دیتے ہیں لیتے ہیں کوئی ذرہ یا بہت خیر کا کام ان سے ہو جاتا ہے تو ان کے ایسے عملوں کو بھی پاک پروردگار ضایع نہیں کرتا ہی ایسے کاموں کی جزا خیر خوبی دنیا ہی میں واپا لیتے ہیں دیکھ لیتے ہیں مال کی دولت زیادتی سونا روپا اولاد مراد کھانا پیانا مزے آرام سب کچھ فائدے ان کے دنیا میں تمام ہو چکے ہیں پھر مرنے کے پیچھے سب خیر خوبیوں سے خالی ہاتھ جاتے ہیں آخر کو بے ایمانی کے سبب دوزخ میں پڑتے ہیں اس بات سے جانا چاہئے بوجھا چاہئے جو ایمان کے برابر کوئی



نعمت نہیں اور بے ایمانی کفر کے برابر کوئی بد بختی نہیں اچھی کام اچھی خصلتیں اچھی  
 راہ سب طرح کی بھلائی کی بات خیر خواہی ایمان اور سلامتی کے طریق میں اسد ثلک  
 نے رکھا ہے اور برکات کام بری خصلتیں بری راہ سب طرح کی برائی کی بات خرابی  
 کفر کافری میں شرک میں نفاق میں رکھا ہے آخر کو بُرے کا برا اچھے کا بھلا ہو گیا  
 سمجھنے والوں کو قرآن مجید میں سے ایک یہہ سورت بھی کفایت کرتی ہے حدیث  
 میں آیا ہے کہ ایک آدمی نے حضرت رسول اللہ کی مبارک زبان سے یہہ آیت سنی  
 فمن يعمل مثقال ذرة خیر یرہ ومن يعمل مثقال ذرة شر یرہ اسنے سنکر کہا جسے  
 لا ابالی ان لا اسمع غیرہ یعنی بس ہی بس ہی مجھے کو نصیحت کے واسطے اور مضامین  
 نہیں جو کوئی اور آیت قرآن کی سوائے اس آیت کے نہ سنوں اسی آیت میں  
 تمام نصیحت کی سمجھنے کی بات ہے تفسیر میں اس سورت کی لکھا ہے جو ایک شخص نبی  
 صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کی اسنے یا رسول اللہ مجھے کو  
 قرآن سکھاؤ حضرت رسول اللہ نے بھی سوچ کے یہہ بات حضرت امیر المؤمنین علی  
 رضی اللہ عنہ کو فرمایا جو اسکو قرآن سکھاؤ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اسکو اذا  
 زلزلت الارض سکھاؤ یا پڑھا دیا اسنے کہا کفایت ہے مجھے کو بس بچنے میں نے قرآن  
 سیکھ لیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چاہا جو اور بھی اسکو سکھاؤ میں حضرت رسول اللہ نے  
 فرمایا دعہ فقد فقه الرجل یعنی چھوڑ دو بس کرو تحقیق یہہ مرد دین کا عالم ہو گیا  
 وانا ہو گیا جو اصل بات تھی اس شخص نے بوجھ لی یہی بات کفایت کرتی ہے اسی  
 سبب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہہ آیت اس سورت کی من اجل مثقال ذرة  
 خیر یرہ آخر تک محکم آیت ہی محکم بات ہے اس حکم میں کس بات میں دوسری بات  
 نہیں ذرہ ذرہ جیسا کوئی کرے گا پتیا ہی دیکھ گیا یا دیکھا اب مومن کو چاہئے جو کچھ  
 خیر کا کام خیرات ہو سکے تھوڑی بہت کر لے وقت کو غنیمت سمجھو تھوڑے کو بھی تھوڑا



نجانے خیر کا ایک ذرہ بھی کام آوے گا اور گناہ کو بھی کیسا ہی چھوٹا ہووے چھوٹا  
نجانے بد کام کا ایک ذرہ بھی بد ہی بُرا ہی نقصان کریگا

کیا دنیا میں الگ رہتے ہو رکھتے ہو کیا خا مال مثال میں کیا رہتے ہو اپنا کرو حساب بری راہ میں کیوں بھٹکے ہو چھوڑو تم سب خیا کیا بھولے دنیا کے پیچھے کیا آؤ لگا لاکھتے ثقلت میں دن کھوٹتے ہو لئے درد اور دکھ برے کام کرتے ہو بہت بھلے کام میں کم اچھے کر لیو کام سترے جاتا ہی ذرت	آخر کی کچھ خبر نہیں ہی کیا ہو و لگا حال کر لیو کام شستانی اچھے کرتے ہو کیا خوا اچھی اہ کو ڈھونڈھ کر رکھو پاؤں سنجال مال ملک سب جھوٹا جانو کچھ نجانا ساتھ نبا بندگی اس صاحب کہاں پاؤ گے سکھ سری بات اور برے کام میں بہت بھر میں غم بھلا بُرا آؤ لگا آگے ہی بات ہی بات
--	--

سورہ والعادیات مدنی ہے اس میں گیارہ آیتیں ہیں چالیس کلمے ہیں ایک سو تیرے  
حرف ہیں خبر میں آیا ہے تفسیر و ن میں لکھا ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
منذر عمر و انصاری رضی اللہ عنہ کے بیٹے کو ایک فوج اپنے اصحابوں کی ساتھ دیکر  
سردار کر کر کنان کی گروہ کے اوپر انھیں بھیجاوے لوگ کافر تھے پھر منذر کو اور سب  
یار و نکو فرمایا تم فلا نے دن صبح کے وقت اس گروہ کی طرف پہنچ کر ان کو غارت کرو  
اور فلا نے دن پھر کر میرے پاس پہنچو وے سب اصحاب حسب بدن فرمایا اسی دن وہاں  
پہنچے اور خدا تعالیٰ کی مدد اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اس گروہ کو غارت کر کے  
پھرے پھر آئیکے وقت ان کی راہ میں ایک بڑی ندی اُن کو ملی اس ندی میں بہت  
پانی تھا اس سبب سے فوج کے پار اترنے میں اور اُن کو مدینے کے پہنچنے میں  
ڈھیل ہوئی دیر پڑی منافقوں نے بے ایمانوں نے اپنی زبانیں کھلیں طعنے مارنے  
کنائے کرنے لگے آپس میں کہنے لگے وے لوگ جو غایب ہوئے کسی جنگل سیا بان میں  
مارے گئے کوئی ایک بھی اُن میں نہ بچا جو خبر پہنچا وے کیا ہوئے کہاں گئے کیا جلا



ہوا ان کا یہہ بائین منافقون کی مومنون کو پہنچین مومن بہت غمگین ہوئے تھے  
مومنون مسلمانوں کے دل خوش کرنے کے واسطے یہہ سورت بھیجی اس سپاہ کی غازیوں کی  
فوج کی تعریف کی ان کے گھوڑوں کی قسم کھائی انکا دشمنوں میں پیٹھنا غارت کرنا فتح  
پانا بیان کیا اس بیان میں ان کی خبر فرمادی اپنے حبیب کا دوست کا دل اور اصحابوں کا  
دل خوش کر دیا اور اور فائدے اسکے اندر بیان کئے منافقون کو شرمندہ کیا

### بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالْعَادِيَاتِ ضَبْحًا سَوَّغْنَ لِهَٰذَا يَوْمٍ غَٰزِيُونَ كَے گھوڑوں کی تیز دوڑ نیوالے کافروں کے  
اوپر دوڑتے ہیں دم مارتے ہیں فَاَلْمُؤَيَّرَاتِ ضَبْحًا پھر سَوَّغْنَ لِهَٰذَا يَوْمٍ اُن گھوڑوں  
کی جو آگ نکالتے والے ہیں پھروں سے اپنے سمون کی نعلوں سے بہت آگ نکالتے ہیں  
سخت دوڑتے ہیں دشمنوں کے اوپر غازی گھوڑے دوڑاتے ہیں اُن گھوڑوں کی  
سمون کی نعل پھروں سے لگتے ہی آگ نکلتی ہے فَاَلْمُغِيرَاتِ صُبْحًا پھر تسم ہی اُن  
گھوڑوں کی غازیوں کی جو غارت کر نیوالے ہیں کافروں کے غارت کر نیکے واسطے لے  
پہنچاتے ہیں صبح کے وقت یا قسم ہی اُن غازیوں کی غارت کر نیوالوں کی جنھوں نے  
اللہ و رسول کے حکم سے کافروں کے تین ایک صبح میں مارا لوٹا غارت کیا فَاَثَرْنَ  
بِهِ نَقْعًا پھر تسم ہے اُن گھوڑوں کی جنھوں نے دوڑنے میں صبح کے وقت اٹھا یا بلند  
کیا گرد و غبار اُن کافروں کی زینوں میں پھری زینوں میں اُن کے پاؤں کی نعلوں سے  
آگ اٹھتی ہے اور نرم زینوں میں گرد اٹھتی ہے غبار ہوتا ہے فَوْسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا  
پھر تسم ہے اُن گھوڑوں کی اور اُن سواروں کی دے مسلمان جو خدا کے حکم سے دوڑنے  
دین کے واسطے اس صبح کے وقت ایک بھاری فوج میں دین کے دشمنوں کے درمیان  
جانیے اُن کو بوٹا مارا غارت کیا جو کام کرنا تھا سو کر لیا فتح پائی دے مومن غازی  
صحیح سلامت ہیں دین کے کام میں ہیں اللہ تعالیٰ نے غازیوں کے گھوڑوں کی قسم



کھائی جہاد کے گھوڑوں کی تسم کھا کر بڑائی بخشی اس میں اشارت ہے جو غازیوں کے  
 گھوڑوں کی یہ بزرگی بڑائی ہے وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی رضا مندی میں کافروں سے  
 لڑتے ہیں مارنے میں ان کی بزرگی بڑائی کی کیا بات ہے رسول اللہ ص نے فرمایا ہے غازیوں  
 گھوڑے اور دوزخ کی آگ ایک جگہ نہیں ہونگی اور فرمایا ہے جو قیامت میں عملوں کے  
 تولنے کی ترازو میں غازیوں کے گھوڑوں کی لید پیشاب بھی تولنے میں آوے گا  
 نیکی کے پلے میں رکھا جاوے گا غازیوں کے اوپر جو کچھ فضل و کرم ہووے گا اس کا کوئی  
 کیا بیان کر سکتا ہے بڑائیاں ہیں ان مومنوں کے واسطے جو پاک پروردگار  
 کی بندگی میں قائم ہیں حکم کے تابع ہیں ایمان اور مسلمان کی کا شکر کرتے ہیں رضا مندی  
 ڈھونڈھتے ہیں اور لوگ جو بے فرمان ہیں ناشکر ہیں ان کی بات حق سبحانہ تعالیٰ  
 فرماتا ہے غازیوں کے گھوڑوں کی تسم کھائی جواب قسم کا یہ ہے اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهِ  
 لَكَنُودٌ تحقیق آدمی اپنے پروردگار کا ناشکر ہے شکر گزاری نہیں کرتا اپنی نادانی  
 بے وقوفی سے ایمان نہ لا کر اپنے پیدا کر نیوالے پالنے والے روزی دینے والے کی  
 ناشکری کرتا ہے اللہ تعالیٰ کا احسان نہیں مانتا حق تعالیٰ کی نعمتوں کو بھلا دیتا ہے  
 تکلیف تصدیق کو یاد نہیں رکھتا دین ایمان کی قدر نہیں بوجھتا آدمی منافق نہیں  
 جانتا جو اللہ تعالیٰ نے کیسی کیسی نعمتیں ظاہر باطن کی ہر ایک آدمی کو بخشیں پھر  
 ان آدمیوں کے ہدایت کرنے کے واسطے اپنے حبیب کو پیغمبر کو محمد رسول اللہ کو بھیجا  
 اور سیدھی نیک راہ بتانے کے واسطے اپنا کلام قرآن مجید بھیجا قرآن کے سبب سب طرح  
 کی خبریں جو معلوم نہ تھیں جانیں خبر خوبی کی راہ پہچانی ایسی بڑی نعمت میں ایمان نہ لا کر  
 شکر اس احسان کا نہ کرکراٹھا خلاف کی راہ چلتا ہے الٹی باتیں کرتا ہے جیسے  
 عبد اللہ ابی منافق دین ایمان کی اچھی باتیں نہ سن کر بری باتوں میں رہتا ہے  
 بری باتیں کرتا ہے مسلمانوں کی بد خبریں ڈھونڈھتا ہے بری خبریں کہتا ہے



نیکی کی راہ چھوڑ کر بد راہ میں چلتا ہے کنو کے کئی معنی ہیں ایک یہ جو ناشکر ہووے  
 حق تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر نہ کرے وہ کنو وہی اور یہ جو بخیل ہووے اور یہ جو  
 حق تعالیٰ کے احسانوں کو خوبیوں کو بھلا دے اور یہ جو کچھ آزار تصدیع ہووے تو اسکا  
 گلہ کرے شکوہ کرے اور یہ جو آپ ہی اکیدا کھاوے پھرے اور اپنی لونڈی غلام کو  
 بھوکھا رکھے نگار رکھے اپنے عیال کو بھوکھا مارے تصدیع میں رہے اپنے لوگ  
 کو اذیم کی خبر نہ لیوے رعایت نہ کرے اور یہ سب باتیں بے ایمانی کی سبب پیدا ہوتی  
 ہیں ان منافقوں میں یہ سب بری خصلتیں ہیں ان سے ان بری خصلتوں سے خوش  
 ہیں اسلئے یہ منافق کنو ہیں وَإِنَّهُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ لَشَهِيدٌ اور تحقیق اللہ تعالیٰ اس بے  
 ایمانی ناشکری بد راہی بد گوئی کے اور پر گواہ ہی شاہد ہی بخبر نہیں ایسے  
 ناشکرے آدمی کے ساتھ جو کرنا چاہئے سو کرے گا وَإِنَّهُ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ  
 اور تحقیق آدمی بے خبری مال کی دوستی میں سخت ہی مال کی بڑی محبت رکھتا ہے  
 مسلمان کی دوستی محبت نہیں رکھتا آخرت کا اپنا بھلا نہیں چاہتا أَفَلَا يَعْلَمُ إِذَا  
يُعْذَرُ مَا فِي الْقُبُورِ کیا پھر نہیں جانتا آدمی نہیں سمجھتا نہیں بوجھتا جب ظاہر ہووے گا  
 اٹھایا جاوے گا باہر آوے گا جو کچھ قرون کے اندر ہی سب مرد جینے لگینگے گورون  
 اٹھنے لگینگے حشر قائم ہووے گا وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُورِ اور پیدا کیا ظاہر کیا جاوے گا  
 جو کچھ سینوں میں ہی اور دونوں چھپ رہا ہی اچھی نشین بری نشین ایمان بے ایمانی  
 توحید شرک اخلاص نفاق ہر ایک کی نیت کے موافق جزا عیلی ہر ایک کام ہر ایک  
 بات کا بدلہ ہی چاہے گا و گناہ جانیگا آدمی ان میں سے کون ہے يَوْمَئِذٍ  
 تحقیق پروردگار پیدا کرے گا ان کے سب طرح کے حال کا ظاہر باطن کی حقیقت  
 کا اسدن وانا ہی خبردار ہی سب چیز جو کچھ آدمیوں نے کئے تھے ظاہر کر چھپا کر  
 اپنے دہن بھلا چاہتا برا چاہتا مومنوں کا رکھتا تھا سب کاموں کی سب طرح کی باتوں



کی خبر دینے والا ہے جیسے کوئی سیلاب لا کر کسی کو کیا لایا ہے اسکی جزا سزا دینے کا خبر دینا ہے جاننے والا ہے جو کوئی جیسا کر لگا وہ خاوند و سیاہی جزا و سیاہی بدلا دے اور لگا وہ پروردگار سب بات کی اور سب طرح کی جزاؤں کے اور پرتقاد ہے

سورہ القارعة مکی ہے اس میں آٹھ آیتیں چھتیس کلمے اور دوسو پچاس حرف ہیں یہ قیامت کی حقیقت کا اور عملوں کے توٹنے کا بیان ہے اس سورت میں :-

### بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

القارعة قیامت کا دن کوٹنے والا ٹھوکنے والا ہے قیامت کبیر کے بہت نام ہیں ایک نام قارعہ بھی ہے قارعہ کے معنی ہیں کوٹنے والی ٹھوکنے والی ما القارعة کیا بھاری دن ہے کوٹنے والا وما آذ و ملک ما القارعة کس نے خبر دینی کچھ کو اسی سننے والے کسے بتایا ہے کیا جانتا ہے تو کیا بڑا دن ہے کیا مشکل دن ہے سخت چوبیس مار بھولا دلون کے اوپر ہول کی پیٹ کی چوبیس غم کے غصے کے پھر دن قوم یكون الناس كالفرأش المبثوث وہ دن ایسا مشکل بھاری دن ہے جو ہو و نیگے آدمی اس دن میں اس دن کی سختی سے پتنگوں کی طرح بکھرے ہوئے کھنڈے ہو برہم و پرہم نہایت بڑے بڑے گردن کش مغرور فرعون جو دنیا میں آپ کو بہت بڑا بوجھتے تھے بکھر سے زمین میں پائون نہ رکھتے تھے اس وقت سخت عاجز نا توان ضعیف و رماند ہو کر ہر کوئی حیران پریشان اوہر اوہر سے اوہر خوار خراب پھر نیگے حیرت میں پڑ نیگے کہان سے کہان جاو نیگے و تكون الجبال كالعين المنقوش اور ہو جاو نیگے پہاڑ اس دن کی سختی سے قیامت کی ہول سے پہلے سے جیسے شہم اون بھرنی کی دھنکی ہوئی دھنکی کی شہم جو کھائے دھنکی دھنکنے سے بہت نرم ہو جاتی ہے پھر دھنکنے میں بہت شباب اڑ جاتی ہے سست ہو جاتی ہے جب روسی کی مثال بڑے بڑے پہاڑ ذرہ ذرہ ریزہ ریزہ ہو کر اڑ جاو نیگے تب آدمیوں کی کیا بات ہے بڑے بڑے زبردست زور آور مال دا



بڑی شان والے آدمی کم زور فقیر محتاج خاک کے برابر ہو جائیگے فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ  
 مَوَازِينُهُ فَلَوْ فِي عِشَّةٍ وَّ اَصْنِیَّةٍ پھر جو کوئی بھاری ہووے گی ترازو اسکی پھر وہ  
 اچھی زندگانی میں اچھی گزراں میں رہیگا اسدن قیامت کے دن میں جب ہر کسی کے  
 عمل تلنے لگیں گے بھلا برا جدا ہوئے لگیگا جس آدمی کا وزن اچھے عملوں کا بھاری ہووے گا  
 نیک عمل کا پلّا ترازو کا زیاد ہووے گا بڑے کاموں کے اچھے کام بڑھ جائیگے وہ آدمی اچھی  
 زندگانی پاوے گا اچھا خوب دنیا اسکو ملیگا راحت کا آرام کا خوشی کا دنیا بہشت میں جس  
 جینے میں کسی طرح کا غم غصے کی راہ نہ پاوے گا وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَاَمَّا هَاوِیَّةٌ  
 اور جو کوئی سبک ہووے گی اعمال اسکے پھر رہنے کی جگہ اسکی دوزخ ہووے گی اسدن میں عمل  
 تو لے کے وقت جس آدمی کا ہلکا ہووے گا وزن یعنی اچھے عمل کا پلّا سبک ہووے گا بڑے  
 کاموں کا پلّا ترازو کا بھاری ہو جائیگا اچھے کاموں سے برے کام بڑھ جائیگے ایسے  
 آدمی کا ٹھکانا رہنے کی جگہ ہاویہ ہووے گا ہاویہ گڑھے کو کہتے ہیں اور ہاویہ ایک دوزخ کا  
 نام ہے سب دوزخوں سے نیچے وَاَمَّا اُولَٰئِكَ مَا هِيَ اِلَّا حَامِیَةٌ کیا جانتا ہے کیا ہے  
 وہ دوزخ ایک آگ ہے جلتی ہوئی کس نے خبر دی ہے تجھ کو اسی خبر پوچھنے والے کہنے  
 بتایا ہے تجھ کو اسی سننے والے کیا پوچھتا ہے تو کیا بری بلا ہے وہ ہاویہ کیسے سخت خدا کا  
 گھر ہے وہ بڑی آگ ہے بے نہایت مرتبے میں چلنے کے چلائے کے پیچھے لگ رہی ہے  
 اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے مومنوں کو ایسی بلا میں نہ ڈالے اپنی رحمت  
 میں جگہ بخشے اپنے رحم کی پناہ میں رکھے آمین آمین آمین سورۃ البکاثر کی  
 ہے آمین آٹھ آیتیں اٹھائیں کھلے ایک سو بیس حرف ہیں اس سورت میں بڑی نصیحت  
 ہے عام سب آدمیوں کو جو کوئی سمجھ رکھتا ہے عقلمند ہے سچ بات پوچھ سکتا ہے  
 اور خاص ان لوگوں کو نصیحت ہے جو کافر ہیں بے ایمان ہیں آخرت کے اوپر  
 ایمان نہیں رکھتے دنیا ہی میں گر رہے ہیں عینیں رہے ہیں دنیا ہی کے بندے ہوئے ہیں



اور مومن مسلمان دنیا و ارون کو بھی نصیحت ہے جو دنیا میں بہت مشغول ہو رہے ہیں  
چاہے جو آخرت کو نہ بھولیں اور بیان جو دوزخ کے تین دیکھتا ہو و یگا اور قیامت  
میں نعمتوں سے ہر کوئی سوال کیا جاو یگا اس بات کو سمجھیں بوجھیں گا گا گا

### بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْهٰکُمُ التَّکَاثُرُ مشغول کر رکھا ہے تم کو بہتایت نے یہہ بات دنیا کے لوگوں کی طرف  
خطاب ہے دے آدمی جو دنیا میں گر کر دنیا کی لذتوں میں پھنس کر آخرت کو بھول گئے ہیں  
خدا تعالیٰ فرماتا ہے اَلْهٰکُمُ التَّکَاثُرُ یعنی پھر رکھا ہے تمہارے تین خدا کی بندگی سے  
خدا کی یاد سے اور اس کی محبت سے دنیا کی بہتایت نے دنیا کی تمہاری بہت محبت نے دنیا کی  
زیادہ لالچ حرص نے بھلا رکھا ہے تمہارے تین اس جہان کی خوبیوں سے آخرت کی  
نعمتوں سے دنیا کے بہت کار بار نے دنیا میں بہت مشغول کر رکھا اور نہیں آنے دیتا  
تم کو ہمیشہ کی آرام کی طرف دنیا کا مال اولاد دنیا کے اسباب کی بہتایت کا چاہنا تمہارے  
اپس میں ہر کوئی چاہتا ہے میں ہی بڑا ہو جاؤں مال میں دولت میں اولاد میں سب  
چیز میں دنیا کی اور دن ایک دوسرے کے اور دنیا کے مال متاع کی زیادتی میں فخر کرتا ہے  
بڑائی کرتا ہے ساری عمر ایسی ہی باتوں میں انھیں کاموں میں رہتے ہو جتنے نہ رہیں  
المقابر جب تک آئے تم قبرستان میں گور خانے میں پہنچنے دنیا دنیا کرتے کرتے مر گئے  
آخر دنیا کو دنیا کے مال کو اسباب کو سب چھوڑ گئے گلا اپنا نہ چاہئے عقل مند کو  
جو دنیا ہی کو بڑا جانے دنیا ہی کے مال کی بہتایت میں اپنی بڑائی ڈھونڈ رہے ہیں اچھی  
بات نہیں اچھی سمجھ نہیں لوگ لشکر مال اولاد گھوڑے ہاتھی کیسی ہی کسی کے پاس  
سے ہو و ان سے اللہ تعالیٰ کے پاس کچھ فضیلت نہیں ملتی بڑائی نہیں ہاتھ آتی جس سے  
نئے جس کام سے بندہ اس پاک خاوند کے حضور میں بڑائی پیدا کرتا ہے اسکے دربار میں  
اسکی درگاہ میں بڑا بزرگ ہو جاتا ہے بندگی ہی تقویٰ ہی اور برے کام بری



بات سے پرہیز گاری ہی ہمیشہ کی دولت اس بات میں حاصل ہوتی ہے لائق نہیں ہے  
 کسی سمجھ والے کو جو ہمیشہ دنیا کے پیچھے پھر کر آخرت کو فراموش کرے بھول رہے  
 اس فانی بیوفاتاب جاتی رہنے والی دنیا میں گر کر ہمیشہ کی لذت کو ہمیشہ کی باقی رہنے والی  
 خوبیوں نعمتوں کو کھو دینا ایسی بڑی نعمت کو ہاتھ سے ڈال کر خالی ہاتھ چلا جاوے  
 سَوَفَ تَعْلَمُونَ کتاب ہی جانو گے کیسی غلطی میں پڑے تھے اب تو غفلت کی نیند میں  
 سوتے ہو اپنے بھلے برے کی بات کچھ نہیں سمجھتے کچھ نہیں بوجھتے آخر کو مرنے کی وقت  
 جانو گے جو اس دنیا کے مال کی ملک کی اسباب کی زیادتی کا چاہنا کیا بے حاصل بات  
 تھی کیا بیفائدہ کام تھا پھر قبر میں معلوم کرو گے جو دنیا کی زیادتی چاہ کر دنیا کا مال لیکر  
 دنیا کی دوستی ہمیشہ و ہمیں رکھ کر کیسی خواری میں عذاب میں تنگی میں تاریکی میں غم میں حسرت  
 میں پریشانی میں پڑے کیسا آرام کیسی عزت کس طرح کی دولت کیسی خوشی خور می انکے  
 ہاتھ سے سب جاتی رہی دنیا کی مال اولاد زمین باغ باڑی کچھ کام نہ آئے سب یار دو  
 گور کے باہر ہی رو کر گئے پیسے ٹکے ہاتھی گھوڑے تخت چھتر کوئی چیز دنیا کی گور کے  
 اندر نہ آئی دنیا کی چیز نے کچھ فائدہ نہ پہنچا یا دنیا کے آرام سب بے آرام ہو گئے سب  
 طرح کی خوشیاں ناخوشیاں پریشانیاں ہو گئیں تم کلا سَوَفَ تَعْلَمُونَ پھر اسکے پیچھے  
 مقرر تحقیق نشانی ہی جانو گے تم قیامت کے دن میں جس وقت تمہارے عملوں کا حساب  
 ہووے گا سوال ہووے گا پوچھے جاوے گا کیا کیا کام دنیا میں کئے تھے بھلے برے عمل کی  
 حقیقت ظاہر ہونے لگی ترازو عملوں کے تولنے کی قائم ہووے گی دنیا کے بندگی  
 خواری بندختی سختی عذاب کی انکے اوپر پڑے گی جن لوگوں نے خدا اور رسول سے کچھ  
 کام نہ رکھا تھا انکے بھی کوئی کام نہ آوے گا اور جو خدا تعالیٰ کی یاد مند گی  
 آخرت کے کام بھول گئے تھے اس دن وہ بھی خدا کی رحمت سے دور پڑینگے  
 خیر خوبی خوشی خور می سے بھلائے جاوے گے غم غصہ درد دکھ ملنے لگیگا سو وقت جانو گے



کیسی بلا دنیا سے اپنے اوپر لگا لائے کیسی دولت نعمت کو چھوڑ دیا کچھ پروا نہ کی  
اور بادشاہی ہمیشہ کی مفت اٹھ بیٹھتی تھی خاک میں چھلے میں کچھ زمین ڈال دی اہم  
معلوم کرینگے کیا کیا کیا نہ کیا کیا کیا نہ کیا تب سراپنا شیکینگے سر پر اپنے خاک  
ڈالینگے کوئی فریاد ان کی نہ سنے گا انکے حال کو نہ پوچھیں گام کون ہو کہاں کے ہو  
اور رونا پھینا ان کا فائدہ نہ کرے گا وہ مال جس مال کی محبت میں خدا کی محبت  
چھوڑ دی تھی خدا کا حکم نہ مانا تھا زکوٰۃ اس مال کی دی تھی وہ مال آگ کا بڑا سا تپ  
نہ ہر ملا ہوا ہو کر بھلے میں لپٹ کر بڑے غصے سے کاٹتا رہیگا تب جانینگے اس دنیا کے  
جینے کی قدر خدا کی بندگی کی قدر خدا تعالیٰ کی یاد کی محبت کی قدر گنگا نہ چاہئے  
ایک کسی ہومن مسلمان کو جو خدا کی یاد محبت بندگی چھوڑ کر دین کی راہ بھولے مسلمان کا  
علم اپنی آخرت کے بھلے کا علم اور عمل نہ سیکھ کر دنیا کی مال کی زیادتی میں رہے مال دنیا  
کی بہتایت میں اپنا فخر بڑائی کیا کرے کُو تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْیَقِیْنِ جو جانو تم علم الیقین کا جو یہ  
سمجھیں تمہاری کسی بڑی سمجھ میں ہیں اس طرح کہ رہتے ہیں کیا برا ہو دیکھا مرنے کے  
پچھے کسی خوار سی آگے آوے گی ہرگز ایسی سمجھ میں نہ سمجھو ایسا کام نہ کرو دنیا کے مال متاع  
میں فخر کرنے کو بڑائی کرنے کو برا جانو دین کے علم حاصل کرنے کی قدر ہو جھوٹا  
ورسول کے حکم کے موافق عمل کرنے کو برا جانو ایمان میں مسلمان میں اپنی بڑائی ہو جھو  
مسلمان کے کاموں کو بھلا جانو اللہ تعالیٰ کی یاد میں بندگی میں مشغول رہو لکھو  
النَّجْمِ البتہ دیکھو گے تم دوزخ کو مرنے وقت اور قبر میں پھر حشر کے میدان  
دور سے خسوف دوزخ کو فرشتے بھیج لاوینگے تَم لَتَرَوْهَا عین الیقین پھر البتہ دیکھو  
تم دوزخ کو یقین کی آنکھوں سے جو شک شبہ نہ رہیگا تم کو اس دیکھنے میں اسی دنیا کے  
برا جانو الو حسوف دوزخ کے اندر داخل کئے جاؤ گے تَم لَتَسْتَلُنَّ یَوْمَئِذٍ عِ  
النَّجْمِ پھر البتہ البتہ پوچھے جاؤ گے تم تب سوال ہو دیکھا تم سے اس دن میں ان



نعمتوں کا اول حساب کے وقت جو ہزاروں نعمتیں خاص — سب بندوں کو ہر ایک آدمی بخشی ہیں ان کا سوال ہو ویگا کہ تم نے ہماری ان نعمتوں کا احسان مانا تھا شکر بجالایا تھا یا کافر رہے تھے نعمتوں کا کفر ان کیا تھا یہ سب نعمتیں لے کر دنیا میں کیا کام کیا اچھے یا بُرے ان چیزوں کو کون کاموں میں لگایا یہ نعمتیں کہاں خرچ کیں حکم میں یا بے حکمی میں اس آیت میں سب بندوں کو نعمتوں کے شکر کرنے کی طرف اشارت ہے جو ہزاروں نعمتیں اللہ تعالیٰ کی بندوں میں موجود ہیں اور بہت آدمی ان نعمتوں کی کچھ قدر نہیں بوجھتے اور بہت نعمتیں ایسی ہیں جو بہت بڑی نعمتیں ہیں اور کوئی خاطر میں ان نعمتوں کو نہیں لاتا جب ان میں سے کوئی نعمت گم ہو جاتی ہے تب جانے کیا خوب چیز تھی کیا بڑی نعمت تھی اور آخرت میں ہر ایک نعمت کا سوال ہو ویگا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں وہ نعمت جو سوال ہو ویگا صحت سلامتی ہی بدن کی ٹاٹھ پاؤں کی اور امن چین ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بیان اس حدیث کا یہ ہے جو کوئی صبح کو ایسے حال میں اٹھا جو جان اسکی قید سے محنت سے مار جانے سے امان میں ہے تن بدن میں صحت ہے عافیت ہے مرض بیماری کچھ نہیں اور اسکے پاس ایک دن کی قوت بھی ہے یہ ایسی بڑی نعمت ہے جیسے کھینچنے تمام دنیا کا مال خزانہ جمع کیا ہے اور حدیث میں آیا ہے جس کسی نے گھون کی روٹی کھائی اور سرد پانی پیایا یہ بھی ایک بڑی نعمت ہے اسکا بھی سوال ہووے گا شکر نعمت کا کیا تھا یا نہ کیا تھا اور شکر کرنا تین طرح سے ہے ایک شکر دل کا ہے ولہین بوجھے خوش ہووے جائے جو یہ نعمتیں سب اللہ تعالیٰ کی بخشی ہیں اور کسی کی نہیں اور دوسرا شکر زبان کا ہے زبان سے الحمد للہ کہے شکر کا لفظ ہر ایک نعمت کو دیکھ کر سمجھ کر زبان پر لاتا رہے شکر کرتا رہے اور تیسرا شکر تمام بدن کا ہے جو نعمت بندے کو بخشی ہے چاہئے دیکھ کر سمجھ کر اس نعمت کا اس کام میں لاو جس کام کے واسطے وہ چیز پیدا



ہوئی ہے اور حکم ہے تن بدن ہاتھ پاؤں آنکھ کان عقل شعور دل و جان مال دولت  
یہ سب نعمتیں ہیں ان نعمتوں کو جو حکم میں خدا تعالیٰ کے خرچ کرے تو شکر ہے اور جو  
بے حکمی میں خرچ کرے تو ناشکری ہے ہر چیز کا آخرت میں سوال ہو و یگا جن بندوں نے  
نعمتوں کے مینوں طرح کے شکر ادا کئے ہیں نعمتوں کی قدر جو بھی ہے ان کی بھی قدر پروردگار  
کے حضور میں بہت ہووے گی اور بہت نعمتوں کی زیادتی ان ملینگی بڑے مرتبوں کو پہنچنے  
بڑی عزت سے بہت میں داخل ہووینگے اور جن لوگوں نے ہمیشہ بے فرمانی کی کافر رہے  
نعمتوں کا کفر ان کی ناشکری کی پوچھے جاوینگے اللہ تعالیٰ سوال کرے گا اور پوچھے گا  
فرماو یگا میں نے اپنے فضل و کرم سے کس طرح کیسی نعمتیں تمکو بخشیں تھیں ہاتھ پاؤں  
آنکھ کان عقل شعور جان دل کھانا پینا اور نہرا ر دن نعمتیں کام کی جو شمار میں گنتی ہیں  
بندوں کے نہ اسکلین مفت تمہارے تین دین وے سب نعمتیں سباب و سببہ آخرت کی  
دولت کا ہمیشہ کی دولت پانے کا تھا تم نے کیا سمجھ کر ایسی بڑی نعمتوں کو خاک میں ملایا  
خانی دنیا کے سمجھے ان نعمتوں کو ایسی بڑی خوبیوں کے اسباب کو کھو دیا باقی دولت  
ہمیشہ کی دولت آخرت کی دولت کو اپنے ہاتھوں سے کھو یا خدا تعالیٰ کے فضل  
کو اٹھ بھر بھول کر کافر رہے مشرک رہے منافق رہے اللہ تعالیٰ اور رسول حکم کے اوپر  
ایمان نہ لائے کچھ اچھا کام اچھا عمل نہ کیا ہمیشہ بے فرمانی ہی میں رہے خدا سے خدا  
کے حکم سے ضد رکھا خلاف کرتے رہے اب تمکو اس جہان میں آگ کے سوا خاک بھی  
نملیگی جو کوئی اپنی نعمت دینے والے کی ضد میں ہے ہمیشہ دشمنی خلاف کرتا رہے  
اپنے پیدا کر نیوالے روزی رزق دینے والے کے حکم کا الٹا کرے اسکی سزا ہی  
ہی اور تجھ نہیں پھر جب یہ لوگ دوزخ کی آگ میں گلنے لگیں گے رو دینگے مٹینگے  
ہائے کرینگے عذاب کے فرشتے ان سے سوال کرینگے پوچھینگے کیا خدا تعالیٰ  
نے تم کو دل نہ دیا تھا عقل نہ دی تھی جو اللہ تعالیٰ کی اور رسول کی بات کو سمجھے ایمان



لائے زبان ندی تھی جو نماز پڑھتے خدا یتعالیٰ کی توحید پر خدا یتعالیٰ کے معبود  
 برحق ہوونے پر رسول ۴ کے سچ کہنے پر گواہی دیتے مانتے پانوں ٹوٹے تھے فوت  
 قدرت ندی تھی غفل کرنے کے واسطے صحت تندرستی نہ بخشی تھی اچھے کام کرنے کی  
 خاطر آنکھیں ڈی بھین اچھی نیک راہ دیکھنے کے واسطے کان ندے تھے دین کی اچھی  
 باتیں سننے کے واسطے اچھا کھانا سرد پانی پینا ٹھنڈا سا یہ اور سب طرح کے  
 آرام نہ بخشے تھے ایسی بڑی ہر بانیوں کی یہی شکر گداری ہوتی ہے اپنے نعمت دینے  
 والے کی ہر بانی کر نیوالے کی ان خوبیوں کا ہر بانیوں کا یہی بدلہ ہوتا ہے جو تم نے  
 کیا تم کو سب طرح کی نعمتیں بغیر تمہاری محنت کے اللہ تعالیٰ نے دنیا میں بخشیں تم نے  
 اس پاک خاوند کا کچھ شکریہ کیا احسان نہانا جو نعمت جس کام کے واسطے بخشی تھی اس  
 کام میں نہ لگا کر اس کا اٹھا کیا بہشت کی دولت حاصل کرنے کے اسباب دوزخ کے  
 حاصل کرنے میں لگاؤے پھر پیغمبروں کو تمہاری راہ بتانے کی واسطے بھیجا ان کا کہنا مانا  
 ان کی بات نہ سنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے محبوب کو سب طرح کی دولتیں  
 خوبیاں دے کر تمہارے اوپر بھیجا تم نے ان کا حکم قبول نہ کیا قرآن خدا یتعالیٰ کا کلام  
 تھا قرآن کو نہ پڑھا نہ سمجھا راہ بتانے والوں کی بات نہ سنی نہ بوجھی کسی نعمت کی  
 قدر نہ جانی کچھ کام اچھا نہ کیا ایسی بے خبری بے قدری کی یہی سزا ہے کہ جلتے رہو  
 ایسی آگ میں جلتے رہو اب کوئی تمہارا خبر لینے والا نہیں تسلی دینے والا نہیں غذاب  
 میں پڑے رہو جب دوزخی یہ باتیں فرشتوں سے سنگے ایک عزم ہزار عزم ہو جاوے گا  
 اپنا سر پیھروں سے دے مارینگے سر میں خاک ڈالینگے مگر یہ سب روناٹنا کچھ کام  
 نہ آوے گا کوئی بات بھی نہ پوچھے گا اللہ تعالیٰ مومنوں مسلمانوں کو اپنے غضب سے  
 پناہ میں رکھے اپنے نعمتوں کے شکر کی توفیق بخشے اپنی بندگی میں یاد میں اخلاص میں  
 محبت میں قائم دایم رکھے

آمین آمین آمین



سورة العصر کی ہے اس میں تین آیتیں چودہ کلمے اٹھ حرف ہیں تفسیر میں  
 لکھا ہے جو ایک دن حضرت امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک جگہ چلے جاتے تھے  
 راہ میں آگے سے کلہ بن اسید کافر جس کو ابوالاسدین بھی کہتے تھے بڑا زور آور  
 تھا آتا تھا اس کافر نے حضرت ابو بکر کو دیکھ کر کہا خَسِرْتُ يَا اَبَا بَكْرٍ حَيْثُ تَوَكَّلْتُ دِيْنَ  
 اَبَائِكَ یعنی خسار میں پڑا زبان کیا اپنا تو نے اسی ابا بکر کہ اپنے باپ داؤد کا دین  
 چھوڑ کر اور دین اختیار کیا لات عزاکا پو جتا موقوف کیا حضرت امیر المومنین ابو بکر  
 صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جن کھن نے حق کو قبول کیا حق کے رسول کے تابع  
 ہوا اچھا کام اختیار کیا وہ خسارت میں نقصان میں کس طرح پڑا اسکا زبان کیونکر  
 پوزیاں میں نقصان میں وہی آدمی پڑتا ہے جو بت پو جتا ہے خدا تعالیٰ کی بندگی میں  
 غیر کو شریک کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے قول کے موافق یہ سورت نازل کی  
 اس سورت میں اشارت ہے جو خسارت میں کافر ہے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ سے نقصان  
 دور ہوا ہے اور بیان ہے جو سب آدمی بغیر ایمان اور مسلمان کے خسارت میں زبان میں  
 ہیں سو اُسے اُن لوگوں کے جو ایمان لائے اور اچھے عمل کئے ۔ ۔ ۔

### بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالْعَصْرِ ۝  
 ۱۔ عصر کے زمانے کے پیدا کرنے والے کی قسم ہے زمانے کی کیا کیا  
 باتیں کس کس طرح کی حقیقتیں کیا کیا خوبیاں زمانے میں پیدا ہوتی ہیں سو گند عصر  
 کے وقت کی نماز کی یہ بہت بڑی نماز ہے رسول اللہ نے فرمایا ہے جس کسی کی عصر کی نماز  
 فوت ہوئی جاتی رہی ایسا نقصان ہوا اسکا جیسے کیا اہل و مال غارت ہوا لٹ گیا  
 مَنْ فَاَتَهُ صَلَوةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ صَلَوةٌ وَمَا لَهُ شَرٌّ ۝  
 ۲۔ ترے زمانے کی یا محمدؐ سب زمانوں سے یہ بہتر زمانہ ہے بہت اچھا وقت ہے جو اب  
 قسم کا یہ ہے اِنَّ الْاِنْسَانَ لَکَفٍ خَسِیْرٍ تحقیق سب آدمی البتہ زبان میں بہین خسار ہیں



ہیں اپنے نقصان کرنے میں بہتے ہیں سب کسی کی یہی حقیقت ہے جو کوئی غور کر کرکھ کر دیکھے تو معلوم کرے گا آدمی جب سے پیدا ہوتے ہیں دنیا ہی کی باتیں سمجھتے ہیں دنیا ہی کی باتوں میں بہتے ہیں دنیا ہی کے کام کرتے ہیں دنیا کے لوگوں سے دنیا ہی کے مذکور سنتے ہیں دنیا ہی کی باتیں دنیا ہی کے لوگوں کی باتیں آپس میں کہتے ہیں دنیا کی زیب و زینت دیکھتے ہیں دنیا ہی کی خوبی ڈھونڈتے ہیں دنیا ہی کا اپنا بھلا چاہتے ہیں اس جہان کی آخرت کی باتیں کسی سے نہیں سنتے کوئی نہیں کہتا اس سبب اس جہان کا بھلا نہیں جانتا وہ ان کا بھلا اپنا نہیں چاہتے آخرت کی خیر خوبی ہمیشہ ہمیشہ کی دولت نعمت خوشی آرام کے تئیں نہیں چاہتے اس دنیا کے کام خیال میں لگے کام کرتے ہیں جو آخرت میں خواری میں پٹرین خدایا میں آگ میں گرین دوزخ میں جلتے رہیں جو ایسے آدمی ہیں کہ ایمان نہیں لائے خدا تعالیٰ کو بھول گئے وہی سب طرح کی خسارت میں زیان نقصان میں ہیں  
اَلَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سِوَاہٖ اُن لوگوں کے جو اللہ و رسول کے اوپر ایمان لائے اللہ تعالیٰ کو اپنا معبود برحق جانا ایک جانا رسول کو خدا کا بھیجا پیغمبر جانا قرآن کو خدا تعالیٰ کا کلام جانا آخرت کے دن پر ایمان لائے اور جو کچھ اللہ و رسول نے خبر دی اسکو پہنچ جانا اسی بات کے اوپر ایمان لائے یقین کیا شک شبہ اللہ و رسول کی خبر میں کچھ نہ رکھا جو کچھ کرنے کو فرمایا ہے کرنا اسکا قبول کیا جو کچھ نہ کرنے کو کہا تھا نہ کرنا اس کا قبول کیا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور اچھے کام کئے جو کچھ اللہ و رسول نے کرنے کو حکم کیا نہ کیا کلمہ پڑھا نماز پڑھی روزہ رکھا حج کیا زکوٰۃ دی خدا کے بندوں کا بھلا چاہا جو نہ کریگا کہا ہے نہ کیا شرک نہ لائے نافرمانی نہ کی وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ اور آپس میں ان مومنوں مسلمانوں نے ایک دوسرے کو اچھے کاموں کی حق باتوں کی نصیحت کی نماز پڑھنے کو قرآن کتاب پڑھنے کو دین کے علم سیکھنے کو رغبت دلائی خدا تعالیٰ کی رضا مندی حاصل کرنے کی راہ بتائی خیر خیرات کرنا خدا کے بندوں کے اوپر کھلا یا عدل انصاف کرنا







وے آدمی بے دین جو مسلمانوں کو ان کے منہ پر رو برو برا کہتے نہیں عیب کرتے نہیں پرانگی  
پیٹھ کے پیچھے بد گوئی کرتے ہیں عیب کرتے ہیں دنیا کے مال جمع کرتے ہیں بعضے کا فر  
مکے میں تھے جو مسلمانوں سے اصحابوں سے ایسے معاملے کرتے تھے ان کے حق میں  
اور جو لوگ ایسی خصلتیں رکھتے ہیں مسلمانوں کے ساتھ یہ معاملتیں کرتے ہیں  
ان لوگوں کے حق میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَبَلَّغْ لِّكُلِّ هَمَزَةٍ لَّذَنَةٍ وَاَسْءَلُكَ دُورِي هِيَ رَحْمَتٌ سَ عَذَابٍ هِيَ سَخِيَّةٌ هِيَ هَرَايِك  
عیب کرنے والے کو جو کوئی عیب کرتا ہے نقصان پکڑتا ہے رو برو کسی مسلمان کے  
دوزخ کی آگ ہے ہر ایک عیب کرنے والے کئی طعنہ مارنے والے کے تئیں مسلمانوں کے عیب  
کے اوپر ہاتھ سے آنکھ سے اشارتیں کرتا ہے مسلمانوں کی سخن چینی کرتا ہے ایک جگہ  
کی بات لجا کر دوسری جگہ کہہ دیتا ہے آپس میں شہنی کروادیتا ہے جدائی ڈال دیتا ہے  
زبان سے ہاتھ سے رنجیدہ کرتا ہے پھر ان بری خصلتوں کے ساتھ بھی نِ الذَّیْ  
جمع ملا وہ شخص وہ برا آدمی ہے جو جمع کیا اس نے دنیا کے مال کو وعدہ  
اور شمار کیا بہت گناہ اس نے اس مال کو حَسْبُ اَنْ مَّا لَهٗ اَخْلَدَ گمان کرتا ہے  
اپنے دل میں یقین کرتا ہے حق تحقیق جو وہ مال جمع کیا اسکا ہمیشہ رہیگا اسکے ساتھ یہ بات  
دنیا کے بندوں کی حقیقت ہے یہ لوگ دنیا میں دنیا کے کام میں دنیا کے مال میں مال  
کے جمع کرنا میں دنیا کی معاملتوں میں مال کے حساب کتاب میں ایسی ڈوبے ہوئے رہتے  
ہیں جو آخرت کو بھول گئے ہیں یہی جانتے ہیں جو مرنا نہیں ہووے گا ہمیشہ یہ طرح  
دنیا میں رہیں گے مال بھی ان کا ہمیشہ ان کے پاس رہیگا کَلَّا البتہ یہ بات نہیں جیسا کچھ  
ان لوگوں نے دنیا کے بندوں نے اپنے دلیں بوجھ رکھا ہے گمان کرتے ہیں جو مال  
ہمیشہ ان کے ساتھ رہیگا ایسا نہ ہو وِیْکَا اِنْ کَا مَالُ اَنْ کَا سَا فَا نَہْ جَا وِیْ کَا اَخِرَ کَا



کچھ کام نہ آوے گا لَبِیدَنَّ الْبُتَّةَ وَالْجَاوِیَّ گا وہ آدمی جو عیب کرتا ہے عیبت  
 کرتا ہے مال کو جمع کرتا رہتا ہے دنیا ہی کے کاموں میں رہتا ہے گرا دیا جاوے گا  
 فِي الْخَطْمَةِ اس دوزخ میں جس کا خطمہ نام ہے ایسی سخت آگ ہے اس دوزخ کی جو  
 کچھ سین بڑے لوگ پھر ہمارے اسی وقت جل جاوے گا وَمَا آذَنَّاكَ مَا الْخَطْمَةُ اور کہنے بتایا ہے  
 تجھ کو کیا جانتا ہے ثوابی سننے والے کیا ہے خطمہ کیا چیز ہے کیسی سخت جلانیوالی ہے  
 وہ دوزخ نَارُ اللَّهِ الْمُوقَدَةِ اللہ کے غضب کی آگ پھر سے جلانی گئی ہے سات ہزار برس  
 تک حکم سے پروردگار کے دوزخ کے فرشتوں نے اسکو جلایا ہے دھونکتے رہے ہیں  
 جس آگ کو خدا تعالیٰ کے غضب نے جلایا ہے تیار کیا ہے پھر کی قدرت ہے جو اسکو بجھا سکے  
 اَلَّذِي تَطْلُعُ عَلَی الْاَفْئِدَةِ وہ آگ ایسی آگ ہے جو اٹھتی ہے بلند ہوتی ہے شعلہ کرنی ہے  
 پہنچتی ہے دلوں کے اوپر دلوں کو جلاتی ہے جن دلوں میں کفر ہے شرک ہے نفاق ہے برے  
 عقیدے ہیں بری خصلتیں ہیں مال کی محبت ہے دنیا کی دوستی ہے خدا کی یاد محبت خلاص  
 انکے دلوں میں نہیں خدا کے رسول کی مسلمانوں کے مسلمانوں کی دوستی نہیں آخرت کے اس  
 جہان کے اپنے بھلے کی کچھ فکر نہیں ان دلوں کو سوختہ کرتی ہے جلانی ہے پھونکتی ہے  
 ایک طرف سے جلتے ہیں بہتے ہیں دوسری طرف سے پھرتے ہوئے ہیں پھر بہتے ہیں اسی  
 طرح سے ہمیشہ ہمیشہ اسی حال میں رہیں گے اِنْفِیْا عَلَيْهِمْ مَّوْصِدَةٌ تحقیق وہ آگ وہ  
 دوزخ ان کافروں کے اوپر باندھی گئی ہے بند کی گئی ہے فِي عَمَدٍ مُمَدَّدَةٍ لَبِیدَنَّ  
 بڑے بڑے ستونوں میں تلون میں موسلون میں جب مسلمان گنہگار دوزخ سے شفاعت  
 کے سبب نکل چکینگے تب حکم ہووے گا جو دوزخ کے دروازے بند کر دیں اور دروازوں کے  
 پیچھے لپنے لپنے ستون موسل تلے لگا دیں ایک ایک موسل تلے دوزخ کے دروازے کا  
 آپ ہے جو ساری دنیا کے آدمی شکر زور کریں اگر کھولنے چاہیں تو اپنی جگہ سے  
 تفاوت نہ کر سکیں سرکار نہ سکیں پھر کبھی سے دروازے کھلنے کے نہیں دوزخی ہر



طرح سے ناامید ہو جاؤ نیگے ہمیشہ ہمیشہ کے کاقرس آگ میں جلتے رہینگے اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے سب مومنوں کو اپنے غضب سے دوزخ سے پناہ میں رکھے اپنے نبی کے صدقے سے اپنی رحمت کے سبب بہشت میں جگہ دے دے اپنے ارکان کا پیشہ نصیب کرے امین آمین یا رب العالمین

سورہ فیل کی سی اسیں پانچ آئین ہیں اور تیس کلمہ ہیں اور ستانوے حرف ہیں تفسیر میں قرآن مجید کی مذکور ہے بیان کیا ہے جو ایک حبشی ابرہہ اسکا نام ہے کے ملک کا بادشاہ تھا نجاشی حبشی کے بادشاہ کی طرف سے دو نون بادشاہ نصرانی تھے حضرت عیسیٰ کی امت میں تھے ابرہہ نے حج کے موسم میں دیکھا کہ بہت خلق بہت لوگ ہر طرف سے کعبہ اللہ کی زیارت کو آتے ہیں حج کرتے ہیں یہ بات اسکو بہت بری لگی حسد سے اسنے چاہا جو مکے میں زیارت کو کوئی نجاوے پھر اسنے ضد سے ایک گھر بنایا اس گھر کے دروازوں میں دیواروں میں سونا روپا بہت سا لگایا موتی جو اہر سے اسکو جڑاؤ کیا پھر ہر طرف کے لوگوں کو زبردستی سے تاکید کی اسنے اس گھر کی زیارت کرنے کے واسطے بلایا اور مکہ مبارک کی طرف جانے سے منع کیا یہ بات حج کرنے والوں کے مکے کے رہنے والوں کو بہت بری لگی ایک آدمی مکے کے رہنے والوں سے بہن کے شہر میں گیا اس گھر کی زیارت کی پھر وہاں رہ کر اپنا اعتقاد بہت ظاہر کیا اس گھر کے رہنے والوں میں اپنا اختیار بہت بڑھایا پھر اکیس دن وقت پا کر اس گھر کی دیواروں کو نجاست سے گندگی سے آلودہ کر لیا وہاں سے بھاگ آیا یہ خبر ہر طرف پہنچی لوگوں کے دل اس گھر کی زیارت سے پھر گئے خلق کی رجوع جانی رہی پھر وہ گھر کی طرح جل گیا آئین آگ لگ گئی اس سبب وہ بادشاہ بہت سنا خوش ہوا بہت ہزار ہوا جانا جو مقرر یہ کام مکے کے لوگوں نے کیا ہے اس واسطے ایک شکر جمع کیا بارہ ہزار ہاتھی لے کر اور ایک روایت میں ہے کہ ہزار ہاتھی لے کر کعبے کے گرانے ڈھانے کے واسطے چلا وہاں



پہنچے مکے کے گرد پیش اس پاس لوٹا مارا غارت کیا مکے کے رہنے والوں نے خوف  
 سے شہر کو خالی کر دیا سب کو نئی پہاڑوں کے اوپر چڑھ گئے دو آدمی وہاں رہ گئے تھے  
 ایک عبداللہ بن ام مکتوم کا دادا بہت بوڑھا ضعیف ناتوان تھا وہ رہ گیا اور دوسرے  
 عبدالمطلب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا ان سے اور اس بادشاہ سے شناسی  
 تھی یمن میں سوداگری کے واسطے جاتے تھے ملتے تھے ملاقات تھی اس اپنی اشنائی  
 کے سبب مکے میں رہ گئے تھے پھر جب اس کافر نے حرم کے گرد پیش کو لوٹ لیا عبدالمطلب  
 کے دو سوانٹ اس لوٹ میں پکڑے چلے گئے یہ خبر سن کر عبدالمطلب ابرہہ کی ملاقات  
 کے واسطے گئے بادشاہ سے جا کر ملے ابرہہ نے ان کو دیکھ کر بہت عزت حرمت کی  
 بہت باتیں پوچھیں عبدالمطلب نے اس کو اچھے اچھے جواب دیے وہ بہت خوش ہو کر  
 ان سے کہا اپنا جو کچھ مطلب ہو وہ کام ہو دے مجھے کہو میں وہ کام تمہارا کر دوں عبد  
 المطلب نے کہا میرے دو سوانٹ لوٹ میں آئے ہیں تمہارے شکر میں ہیں حکم کرو  
 کہ دے اوٹ میرے حوالے کر دو میں ابرہہ نے سن کر کہا میں تم کو بہت عقلمند جانتا تھا  
 اس بات سے جانا جو تم کو عقل تھوڑی ہی میں مکہ میں کعبے کے ڈھانے کے واسطے آیا ہوں  
 اور تمہارا شرف فخر بزرگی بڑائی اسی گھر سے ہے اور تمہارا رہنا اس گھر کے  
 سبب سے ہے اور میرے دلمین ہیں جو اس گھر کو ویران کر دیتے ہیں اس گھر کو ڈالوں  
 تمہارا ٹھکانا بگاڑاں رہو گے میں نے یہ سچ کہا تم سے کہا تم نے اپنا ہی مطلب بیان  
 کیا اگر تم اس گھر کی شفاعت کرتے تو میں معاف کر دیتا اور گزرتا چلا جاتا تھے اس  
 گھر کی کچھ بات نہ کہی اپنے اوٹ مانگے اوٹ کیا چیز تھے جو میں اس گھر کو گرا نیسے  
 معاف کرتا تو تمہارا گھر بھی سلامت رہتا اور  
 تمہارے اوٹ اور سب کا مال میں بخش دیتا ہوں  
 تم نے یہ بات بہت کم ہمتی کی بات کہی



عبدال مطلب نے جواب دیا کہا میں اپنے ان اونٹوں کا مالک ہوں اس گھر کا مالک اور خاوند  
 میں نہیں ہوں اس گھر کا مالک خداوند تعالیٰ ہی وہی اپنے گھر کی آپ محافظت نگہبانی  
 کرے گا اور آپ کر لیو گا میں کون ہوں جو اسکے درمیان بولوں میری شفاعت کی کچھ حاجت  
 نہیں میرے اونٹ مجھے نہ گادے ابرہہ نے لوگوں سے کہا جو ان کے اونٹ چھو  
 کر دیویں اور رخصت کیا رخصت کے وقت کہا کل اسی مطلب کے واسطے میں سواری ہو کر  
 آؤں گا جو ٹیچہ ہو و یگا سودیکھو گے عبدال مطلب اپنے اونٹ لیکر مکے میں چلے آئے خاطر  
 جمع کر کے بیٹھے ابن ام مکتوم کے دادا سے یہ حقیقت کہی اور کہا کل وہ اس نیت سے  
 سواری ہو کر آؤں گا عبدال مطلب اور ابن ام مکتوم کے دادا دونوں کعبۃ اللہ کے دروازے کا  
 حلقہ پکڑ کر کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں مناجات کی کہا اے پروردگار  
 ہم امید نہیں رکھتے سوائے تیرے ہی امیدوار ہیں اس گھر کی تو حمایت کر یہم گھر تیرا  
 گھر ہے کعبے کا دشمن تیرا دشمن ہے اس لشکر کے ہاتھ سے چاہو مناجات کر اپنی اپنی  
 جگہ میں بیٹھے دوسرے دن ابرہہ فوج کو تیار کر کر سواری ہو کر مکے کی طرف چلا اور ہاتھوں  
 آگے رکھا ایک بہت بڑا ہاتھ مردانہ محمود اس ہاتھی کا نام تھا اسکو سب ہاتھوں  
 کے آگے کیا ایک آدمی کو گرد پیش کے آدمیوں سے بڑھا کر راہ تھانے کے واسطے آگے  
 لیا اس طرح چلے جب حرم کے پاس پہنچے محمود اسی وقت اپنی سوڈ زمین کو لگا کر  
 سر نیچا کیا کعبے کی طرف اللہ تعالیٰ کو سجدہ کیا اور سجدہ کر کر بیٹھے کو بے اختیار  
 ہٹا بھاگا اور سب ہاتھی اسکے پیچھے بھاگے ہاوت اُنکو جتنا جتنا مارے تھے کہ شہر  
 کی طرف پھرن نہ سکتا تھا شکر ہی کی طرف جاتے تھے محمود کو جتنا جتنا انگس مارا کہ  
 حرم کی طرف لائے تھے بیٹھے بیٹھے جاتا تھا اور شتابی سے اٹھ کر بیٹھے کو پھرتا تھا ابرہہ  
 نے اس حال کو دیکھ کر بہت محنت کی بہت تردد کیا کہ کس طرح ہاتھی آگے جا چلیں  
 کچھ نہ ہوا صبح سے لے کر آخر دن تک اسی قصے میں گذرا آخر کو وہ کافر عاجز ہوا صحت



ہو رہا اور قریش مکے کے لوگ پہاڑوں کے اوپر چڑھے ہوئے کہتے تھے خدا اپنے  
گھر کو کسی طرح سے بچاویگا جب وقت بے وقت ہوا ابن ام مکتوم کے دادا نے  
عبدالطلب سے کہا تو نے کہا تھا کل کو فوج آوے گی اب تک کوئی نہیں آیا کیا ہوا خبر  
لیا چائے عبدالطلب باہر نکل کر ایک بلندی کے اوپر چڑھ کے دیکھنے لگے اس دیکھنے  
میں نظر ان کی جدے کی طرف پڑی جدا ایک شہر ہی دریا کے کنارے پھر کیا ایک  
ان کی نظر میں آیا دیکھا جو ایک بڑی فوج پرند جانوروں کی جدے کی طرف سے دریا کے  
کنارے آتی ہی اور مکے کے گرد طواف کر کر دشمن کی فوج کی طرف جاتی تھی دیکھ کر  
اس بڑھے سے بیان کیا ان نے کہا کام پورا ہوا خدا تعالیٰ کی مدد سے تم پیچھے جا کر  
حقیقت دیکھو تو کیا ہوتا ہے عبدالطلب نے وہاں نزدیک جا کر دیکھا جو ان جانوروں کے  
کالے سیاہ پر تھے سبز گردن تھیں ان کی اس کافر کی فوج کے اوپر حملہ کیا ہر ایک کے  
پائین پائین پتھر تھے دو پتھر دونوں پتھروں میں اور ایک پتھر تنہا چوہنچ میں ان کافروں کو  
پتھروں سے مارنے لگے ہر ایک پتھر کے اوپر ایک ایک کافر کا نام لکھا تھا جسکو مارتے  
تھے سر میں اسکے لگ کر ہاتھی کے پیٹ میں ہو کر نکل جاتا تھا سوار کو ہاتھی سمیت مار رکھتا  
تھا اسی طرح سے سب کو مارا کوئی نہ بچا گھوڑے ہاتھی آدمی سب مارے گئے ایک محمود  
ہاتھی جو آئے خدا تعالیٰ کو سجدہ کیا تھا وہی سلامت رہا اور ابرہہ تنہا اکیلا بھاگ کر  
حبش کے ملک کو نجاشی کے پاس چلا گیا کتنے دنوں میں وہاں پہنچا بادشاہ کو خبر ہوئی  
روبرو گیا نجاشی نے اسکو اس حال میں اکیدا دیکھ کر تعجب کیا ابرہہ نے تمام قصہ اول  
سے آخر تک بیان کیا نجاشی بہت حیران ہوا حیرت میں رہا اس سے پوچھا کیسی صورت  
کے تھے وہ نے جانور ابرہہ نے اسوقت اوپر کو اپنی نظر کی ایک جانور اسکے ساتھ چلا  
آیا تھا سر کے اوپر حاضر تھا ابرہہ کی نظر اسکے اوپر پڑی دیکھ کر کہا یہی جانور ہی نجاشی  
اسکو دیکھتا تھا جو اس جانور نے ابرہہ کے نام کے کنکر سے جو اسکے پنجے میں تھا مارا







میں اٹھا لیا باؤ کو حکم ہوا اس مٹی کو جو ان کے ہاتھوں میں پنجوں میں مٹی خشک ہو جاوے  
 وہ مٹی خشک ہو گئی پھر ہو گئی ہر ایک پھر میں ہر ایک کافر کا نام قدرت سے لکھا گیا وہ  
 پھر جس کا نام اس پھر میں لکھا ہوا تھا اسی کافر کے سر میں گولی کی طرح لگتا تھا وہ ہے  
 کے خود کو توڑ کر نیچے سے گزر جاتا تھا ہاتھیوں کے بیٹوں کو پھوڑ دیتا تھا وہ سے پھر مکے کے  
 لوگوں نے اٹھا رکھے تھے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت تک باقی ہے  
 تھے ایک باسن پھر ہوا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھا اور ایک باسن  
 پھر ہوا بی بی امہانی حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کی بہن کے گھر میں تھا حکیم ابن  
 جزام ایک اصحاب ہیں وہ کہتے ہیں میں نے وہ پھر دیکھے تھے سرخ تھے چنے سے  
 چھوٹے مسور سے بڑے جو پھر کے پھر نہ ہوتے تو میں اتنے جمع کر لیتا جو مسجد میں  
 تمام ہو جاتا ایسے چھوٹے پھروں سے وہ ہاتھیوں کی فوج ماری گئی فوج کا کھانا کھانے  
 ماکول پھر کر دیا خدا تعالیٰ نے ان ہاتھی والوں کو ان کافروں کی فوج کو پھروں کے  
 مارنے سے جیسے گھاس چھائی ہوئی ریزہ ریزہ جیسے کوئی جانور میں پھینس گھاس کو کھا نہیں  
 جی نہیں ذرہ ذرہ کر دیتا ہے اس طرح سے خدا تعالیٰ کے غضب کے پھرنے ان کو چاڑھا  
 نیست نابود کر دیا یہ قصہ اصحاب قبل کا بہت بڑی دلیل ہے کہ نبی اللہ کی بزرگی کی خدا کے  
 گھر کی بڑائی کی اور اس فوج کے مار جائیسے اور حضرت محمد رسول اللہ کے تولد ہونے سے  
 باون دن کا پچاس اور دودن کا تفاوت تھا باون دن کے نیچے حضرت نبیؐ کا تولد ہوئے  
 یہ بھی حضرت رسول اللہ کے قدم کی برکت تھی جو دشمن اس مکان کے جس مکان میں حضرت  
 نبی صاحب کا تولد ہوا اس طرح سے مار گئے اللہ تعالیٰ نے قدرت اپنی ظاہر کی عرب میں  
 یہ قصہ مشہور ہوا سب لوگوں نے جانا کہ خدا تعالیٰ نے اپنے گھر کی حمایت کی پھر اس سبب  
 سے مکے میں رہنے والوں کی سب خلق کے پاس بزرگی بڑائی عزت حرمت زیادہ ہوئی  
 سورہ لایلاف مکی ہے اس میں چار آیتیں ستر کلمہ بہتر حرف ہیں بعض قرآنہ دلائل میں



میں اور لایلاف میں فرق نہیں کرتے دو نون کو ایک ہی سورت کہتے ہیں لایلاف کے لام  
 میں اور ماکول کے لام میں فصل نہیں کرتے وصل کرتے ہیں حضرت ابی بن کعب کے  
 مصحف میں دو نون سورتوں کے بیچ فصل نہ تھی بسم اللہ الرحمن الرحیم لایلاف کے سرے  
 پر نہیں لکھی تھی دو نون کو ایک سورت کر کے لکھا تھا اور حضرت امیر المومنین عمر خطاب رضی  
 اللہ عنہ نے مغرب کی نماز میں ان دو نون سورتوں کو ایک رکعت میں پڑھا تفسیرون  
 میں لکھا ہے کہ قریش مکہ کے رہنے والے سوداگری کے واسطے دو سفر کرتے تھے جاڑوں  
 کے دنوں میں یمن کے ملک میں جاتے تھے اور گرمیوں کے دنوں میں شام کے ملک میں  
 جاتے تھے راہ میں چور ٹھک بہت تھے تصدیع پہنچاتے تھے اس سبب بہت احتیاط سے  
 لاچار دو نون سفر کرتے تھے جو سفر نہ کرتے سوداگری نہ کرتے تو مکے میں چھپتی راہ  
 نہ تھی تصدیع پاتے رہ نہ سکتے جیسے اللہ تعالیٰ نے ان ہاتھی والوں کی فوج کو اس طرح  
 سے مارا اپنے گھر کو بچا یا تب سے قریش جہان جاتے وہاں کے لوگ ان کی بہت تعظیم  
 کرتے حرمت کرتے مکے کی بڑائی بزرگی کے واسطے ان کی بڑی تعظیم کرتے اور ہر ایک  
 شہر کے آدمی قریش کو کہتے یہ حرم کے لوگ ہیں خدا کے گھر کے لوگ ہیں راہ میں کوئی  
 چور ٹھک ان کے پاس نہ جاتا سب کوئی ان کا ادب کرتے پھر قریش خوب کمائی کر کر دیا  
 سے بہت نفع لیکر اپنے گھروں کو آتے خوشیاں کرتے اپنے بتوں کی نذرین قربانیاں  
 کرتے اونٹ گائے بکریاں ذبح کرتے آپس میں ضیافتیں کرتے اللہ تعالیٰ نے یہ  
 سورت بھیجی تو وہ لوگ اپنی بیوقوفی کو جانیں احمقی کو بوجھیں اپنی ناشکری کے  
 اوپر تعجب کریں اپنی بخیر ہی کے اوپر حسرت کریں اپنی نادانی کے اوپر افسوس کریں نعمت  
 خیر خوبی خدا تعالیٰ کی طرف سے جانیں اور نیکوئی بتوں کی نہ کریں خدا تعالیٰ کی نیکوئی  
 کریں خدا تعالیٰ کو بھول نہ رہیں اس خداوند کی نعمت دینے والے کی خیر خوبی مانیں  
 بڑائی دینے والے کا شکر بجالاویں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے



## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَا یَلَا فِ قَرِیشِ قَرِیش کی الفت دینے کے واسطے مکے کے رہنے والوں کے ملاپ  
 کے واسطے حرمت دہی سب لوگوں کے دونوں میں بزرگی بڑائی بخشی اپنے گھر کے کعبے کے ٹکے  
 کے دشمن کو دور کیا مار ڈالا بہت لوگوں میں اس گھر کی الفت بخشی اس گھر کی برکت سے  
 بہت لوگوں کے دونوں میں اس گھر کے رہنے والوں کی بھی الفت بخشی اِیْلَا فِہُمْ وَجَلَتْ  
 الْبِشَاءُ وَالصِّیْفُ ملاپ ان قریش کا سفر میں ہی جاڑوں کے دونوں میں اور گرمیوں کے  
 دونوں میں شہروں کے لوگ ان سے الفت کرتے ہیں اس سبب سے اپنی تجارت سوداگری  
 کر کے بہت مال متاع حاصل کر کے اپنے گھر آتے ہیں پھر ان کی یہ دولت جمعیت ان کے  
 آپس میں اخلاص و دوستی الفت کا سبب ہوتی ہے پھر بڑا عجب ہے بڑے تعجب کرنے کی بات  
 ہے کہ ایسی نعمتیں خدا تعالیٰ کی طرف سے پاکر تھون کو پوچھیں تھون کی نندگی کریں اپنے  
 صاحب کی نعمت دینے والے کی نندگی نہ کریں ایسے خاوند کو بھول رہیں فلیعبدوا  
 رَبَّ هَذَا الْبَیْتِ پھر یہ بات جو بوجھیں تو چاہئے کہ جان سے تن سے دل سے نندگی  
 کریں اس گھر کے خاوند کی مکے کے صاحب کی جس گھر کی بزرگی بڑائی سے ان کی بڑائی  
 ہے الذَّبْحُ اَطْعَمَهُمْ مِنْ جَوْعٍ وہ صاحب وہ خاوند جس نے کھانا دیا اسباب کھانیکے  
 دئے ان کو دونوں سفر کر نیکے سبب سے اور پیٹ بھر دیا ان کا ان کو بھوک سے بچا دیا  
 وَاَمَّهُمْ مِنْ خَوْفٍ اور امن چین میں رکھا ان کو اس گھر کے سبب سے اس گھر کی بزرگی  
 کے سبب سے دشمنوں کے خوف سے بچا دیا مارنے لوٹنے کے ڈر سے ان کو چھوڑا دیا جس  
 انکے مناظر یہ سب احسان کئے چاہئے کہ کفران نعمتوں کا اس کی نہ کریں ناشکر نہ ہو دین  
 بہت پرستی چھوڑ دیوین حق تعالیٰ کی نندگی کریں ایمان لاوین مشرک نہوین اور محمد  
 رسول اللہ ص کے سبب سے اس گھر کو بزرگی بخشی اسکے تابعدار ہووین اسکے اوپر ایمان  
 لاوین دونوں جہان کی خوبی پاوین مومن مسلمان کو چاہئے جو اس سورت کی نصیحت



کو سمجھ کر حق تعالیٰ کی نعمتیں جو ہزاروں طرح کی نعمتیں ہر ایک آدمی کو بخشی ہیں اپنے  
 اوپر دیکھے معلوم کرے شکر بجالا دے ایمان کو محکم کرے اس پاک پروردگار کی بندگی  
 تن سے دل سے جان سے بجالا دے وہی خاوند ہی جو کھانا پینا دیتا ہے ہر طرح سے سونپ  
 کرتا ہے امن چین میں سب کو رکھتا ہے صحت سلامتی بخشتا ہے بڑے بڑے انصافی ہیں  
 جو یہ نعمتیں اس خاوند کی لیوین اور بندگی تا بعداری نفس کی شیطان کی طبیعت  
 کی دنیا کی دنیا کے لوگوں کی کرتے رہیں اور سچے معبود کو خاوند کو بھول جاویں شکر  
 ان نعمتوں کا بھی ہے جب خاص بندگی اخلاص کے ساتھ اس پاک پروردگار کی بجا  
 لاتے رہیں اور ان سب نعمتوں کے وسیلے دنیا کی دین کی ظاہر باطن کی خیر خوبی کے سبب  
 حضرت محمد رسول اللہ علیہ وسلم ہیں انکے طعین سے سب کچھ پیدا ہوا ہے اور ایمان دین  
 قرآن کتاب علم عمل و زخ سے چھٹان بہشت میں داخل ہونا سب حضرت محمد رسول اللہ  
 کے صدقے سے اب لازم ہے انکے ہر طرح تا بعدار ہو رہیں اللہ رسول کے پیچھے اپنے پر  
 استاد کی متابعت بجالاویں ان کی دوستی رکھیں جس سے دنیا آخرت کی دولت پاویں  
 سورہ اٰوایت الذی مکی ہے اس میں چھ آیتیں پچیس کلمہ ایک سو پچیس حرف ہیں آدھے  
 سورہ میں کافروں کی حقیقت کا بیان ہے جیسے ابو جہل عاص بن وائل ولید اور اور  
 کافر مشرک اور آدھی سورہ میں منافقوں کا بیان ہے جیسے عبد اللہ بن ابی اور اور  
 منافق تفسیرون میں مذکور ہے ابو جہل ملعون قیامت کے دن کو مانتا تھا اور مسلمانوں کے  
 دین کو جھوٹھ جانتا تھا پیسوں کے مال کو لے کر آپ تصرف کرتا اور ان کو مارتا دھرتا  
 اور غریبوں کو آپ کھانا نہ دیتا اور لوگوں کو بھی غریبوں فقیروں کے کھانا کھلا دیتے  
 منع کرتا اللہ تعالیٰ نے اسکی حقیقت کے بیان میں اور ایسے لوگوں کی بد خوئی کے بیان

۲۷

بِسْمِ اللّٰهِ	میں یہ سورت بھیجی	الْحَمْدُ لِلّٰهِ
اٰوایت الذی یٰ کذّب بالذین دیکھا تو نے اس بڑے کافر کو جانا تو نے اس بڑے		



بد بخت آدمی کو جو دروغ جھوٹہ کہتا ہے دین کو جھوٹھا جانتا ہے روز قیامت کو اور  
 جھٹلاتا ہے مسلمان کی دین کو ایسے سچے دین کو ابو جہل بے ایمان بے عقل نہیں جانتا  
 خرا کے دن کو فذلک الذی یدع الیتیم پھر یہ کافر بد بخت کی وہ بد خوئی ہے جو  
 سختی سے ستم دور کرتا ہے یتیم کو جھڑکتا ہے اسکو مارتا ہے ولا یخص علی طعام  
 المسکین اور غریب نہیں دلاتا اپنے یار آشنا خویش فراتوں کو نہیں کہتا کسی کو  
 فقیر و غریبوں سکینوں کے کھانا دینے کھلانے کے واسطے نہ آپ دیتا ہے نہ اور  
 کسی کو دینے کہتا ہے الٹا منع کرتا ہے اور ان کو دینے نہیں دیتا یہ بد خوئی ایسی  
 بری خصلت مسلمانوں کی نہیں ہوتی یہ خصلت کافروں کی ہوتی ہیں اس بات میں شہادت  
 ہی نصیحت ہے مسلمانوں کو جو سمجھیں بوجھیں کہ ایسی نیک ترین بری خصلتیں مسلمانوں کے یہ کام نہیں مسلمانوں  
 کو یہ خصلتیں نچا نہیں جس کسی میں یہ خصلت ہے بے ایمانی کی نشانی ہے ایسے ہی آدمی  
 کو آخرت کے دن کے اوپر جو جزا کا دن ہے یقین نہیں اس دن کو جھوٹھا جانتا ہے مگر جو  
 کوئی جیسا کہ گلا آخرت میں ویسا پاؤں پکا غرض ایسا کام نہ کرنا چاہئے بلکہ یتیموں کے اوپر  
 مہربانی کرنا فقیر و سکینوں کو کھانا کھلانا خبر لینا غریبوں کے حال پر رحم کرنا چاہئے  
 جو اس سبب سے آخرت میں اللہ تعالیٰ بھی اسکی غریبی فقیری کے اوپر رحم کرے حدیث  
 میں آیا ہے جو کوئی یتیم کے اوپر اتنے شفقت سے پھرتا ہے جتنے اسکے سر میں بال ہیں  
 ہر ایک بال کے شمار میں نیک عمل اسکے عمل نامہ میں لکھے جاتے ہیں وہ اتنا ہی ثواب  
 پاؤں پکا اور حدیث میں آیا ہے ایک آدمی تھا بنی اسرائیل میں زاہد تھا عابد تھا  
 ساٹھ برس ہوئے تھے اسکو ننگی کرتے ہوئے ایک دن ایک عورت خوبصورت  
 کسی کام کے واسطے اسکے پاس آئی اکیلا وقت تھا اور کوئی اسکے پاس نہ تھا اس نے  
 کوشہوت ہوئی بے اختیار ہو کر اس سے نہ کرنے کی بات ہو گئی پھر اس کام کے پیچھے  
 زاہد کو بہت ندامت ہوئی اپنے اس کام کے اوپر بہت ناخوش ہو ا غمگین ہوا پھر



ایک تالاب میں غسل کے واسطے گیا غسل کر چکا تھا جو اس کے مرنے کا وقت آن پہنچا تھا۔  
 کے اندر ہی جان بچانے لگی اسی وقت ایک فقیر آیا اس کو اسکے حال کی خبر نہ تھی کچھ سوال کیا  
 خیرات مانگی اس راہد کی چادر میں ایک روٹی تھی ہاتھ سے اشارت کی کہ چادر سے لے لو  
 ادھر فقیر وہ روٹی لیکر چلا گیا ادھر وہ راہد مر گیا اس کی روح کو فرشتوں نے لے کر  
 اللہ تعالیٰ کے حضور میں پہنچا یا حکم ہوا اسکے عملوں کو نیکی بدی تو لے کر ترازو میں رکھیں  
 تو لین ساٹھ برس کی عبادت ایک طرف رکھی اور زنا حرام کا عمل ایک طرف رکھا آخر حرام  
 کا عمل بھاری پڑا نیک عمل اسکے آگے سبک ہو گئے اس وقت وہ شخص ناامید ہوا جانا کہ  
 دوزخ میں پڑ چکا حکم ہوا جو وہ ایک غسل آخر وقت کا اس کا جو فقیر کو روٹی دی تھی ان عملوں  
 کے ساتھ رکھ کر تو اتنی خیرات اس کی اور سب کاموں کے ساتھ اس گناہ پر بھاری پڑی نیکیوں  
 کا پلا اس کا بھاری ہو گیا مغفرت پائی بخشا گیا بہشت کے داخل کر دیا حکم ہوا جانا چاہتے  
 کہ روٹی دینے کا ثواب سکین کے کھانا کھلا نیکیا فائدہ ایسا کچھ ہوتا ہے اور جو کوئی کھانا  
 کھلا نیکی قدرت رکھتا ہے اور اس حال میں بھلی کرتا ہے وہ بڑا بد بخت ہے اللہ میں مسلمان  
 کا کام وہ نہیں کرتا ہے یہ آیتیں کا قراؤں کا قراؤں کی خصلتوں کے بیان میں تھیں آگے مناقب  
 بیان ہے فویل پھر یہ بات اس بات کو جانا چاہئے کہ ویل ہے سختی ہے عذاب کی خواری  
 ہے خرابی ہے دوزخ کی آگ ہے لِلصَّالِّينَ الَّذِينَ هُمْ ان نماز پڑھنے والوں کو وہ  
 نماز پڑھنے والے جو اللہ تعالیٰ کی بندگی کی قدر بخان کر اپنے سپرد کر نیوالے کیا اپنے والے کی  
 عبادت کی خوبی نہ بوجھ کر آخرت کے عذاب ثواب دوزخ بہشت اللہ تعالیٰ کے  
 وعدوں کے اوپر ایمان نہ رکھ کر عَنْ صَلَاتِهِمْ اپنی نماز سے بھرپور بھولنے  
 والے ہیں غافل ہیں نماز پڑھنے نہیں جانتے کیا پڑھتے ہیں کچھ ادب کھڑے ہونے میں  
 رکوع سجدہ نہیں کرتے اور سورہیں قرآن کی اچھی طرح ٹھہر کر نہیں پڑھتے نماز کے  
 ارکان شباب شباب تمام کر ڈالتے ہیں اپنے دل کو نماز میں حاضر نہیں رکھتے ہیں نہیں



جانتے کسی بندگی کرتے ہیں اسکے آگے کھڑے ہوتے ہیں کسی واسطے سراپنا بچا کرتے  
ہیں کسی کو سجدہ کرتے ہیں نماز کی قدر کچھ نہیں بوجھتے نماز کی تعظیم کچھ نہیں کرتے اَلَّذِیْنَ  
ہُمْ یَاۡوُنَ دے لوگ ہیں جو جتنے واسطے ویل ہی عذاب کی سختی ہے جو ریا کرتے ہیں  
لوگوں کے دکھانے کے واسطے آدمیوں کے بھلا کہنے کی لالچ میں نماز پڑھتے ہیں خدا کے  
واسطے نہیں پڑھتے خدا کی رضامندی نہیں چاہتے وَیَمْنَعُوْنَ اَلْمَاعُوْنَ اور زکوٰۃ مال  
کی نہیں دیتے اور دیکھتے ہیں جو آپس میں ایک کی دوسرے کے کام آوے دیگی پتیلیا تو اتنا ریا  
پیارہ رکابی سوئی ڈول کدالی آگ پانی نمک منع کرتے ہیں نہیں دیتے بے سبب خصلتیں  
بیرسی خصلتیں ہیں بے ایمانی نفاق کی ہیں منافقوں کو چاہئے مسلمانوں کو نہیں مسلمانوں کو  
چاہئے ان خصلتوں سے دور رہیں اللہ تعالیٰ ان باتوں سے ناخوش ہے بیزار ہے قبول  
المصلحتین سے لے کر آخر تک منافقوں کا احوال ہے اس میں اشارت ہے جو منافق  
کافر سے بدتر ہے دین میں آکر بے دین ہوتا ہے فرضوں کو ترک کرتا ہے اللہ تعالیٰ  
سے دغا باز کرتا ہے مسلمانوں کو دھوکے میں ڈالتا ہے مسلمان کہلاتا ہے اور  
باطن میں مشرک منافق رہتا ہے اس واسطے حق تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے حق میں قبول  
فرمایا پھر سے سخت عذاب میں گرنے کی ان لوگوں کے جزا ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو  
سے نفاق سے پناہ میں رکھے آمین آمین آمین

سورۃ کوثر کی ہے اس میں تین آیتیں بارہ کلمے پالیس حرف ہیں تفسیر و ن میں لکھا  
ہے کہ ایک دن حضرت بنی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کعبۃ اللہ کی مسجد سے نماز پڑھ کر  
اپنے دولت خانے کو جاتے تھے دروازے کے پاس ایک کافر سے ملاقات ہوئی  
خاص نام تھا اسکا وایل کا بیٹا لعنت خدا کی اسکے اوپر ان نے کچھ بات کہی کہ  
مسجد کے اندر آیا اور کئی کافر مسجد کے درمیان بیٹھے تھے انھوں نے اس سے  
پوچھا کہے ساتھ باتیں کرتا تھا ان نے بے ادبی سے کہا اسی ابتر سے بات کہتا تھا



ابتر عرب کی زبان میں اس آدمی کو کہتے ہیں جس کے اولاد نہ ہووے پیچھے اسکے کوئی نہ رہے اور حضرت رسول اللہ ص کے ایک فرزند طاہر نام بی بی خدیجہ سے ہوئے تھے انھوں نے ان دنوں میں وفات پائی تھی اس کا فرکی بے ادبی کی خبر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی مبارک دل حضرت کا غمگین ہوا اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کے دل خوش کرنے کو خاطر تسلی کے واسطے یہ سورت بھیجی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّا اَعْطٰیْكَ الْكَوْثَرَ تحقیق ہم نے دیا تیرے تئیں یا محمدؐ بخشا تجھے کو بہت کچھ ہر ایک طرح کی خیر خوبی کی زیادتی دنیا میں آخرت میں اولاد کی بہتایت ظاہر کی اولاد باطن کی اولاد سب پیغمبروں کی امت سے تیری امت کی بہتایت سب خلق کے علم سے تیرے علم کی زیادتی سب عمل سے تیرے عمل کی بہتایت سب کے ثواب سے تیرے عملوں کے ثواب کی بہتایت اللہ تعالیٰ کے ذکر کے پیچھے زمین میں آسمان میں تیری یاد کی تیرے ذکر کی مذکور کی بہتایت دونوں جہان میں تیرے دوستوں کی بہتایت اور قرآن دیا تجھے کو قرآن میں ہر طرح کے فایدوں کی بہتایت ہے اور حوض کوثر بھی دیا تجھے کو حدیث میں آیا ہے کوثر ایک ندی ہی بہشت کے اندر کنارے اسکے سونیکے ہیں موٹی اور پا قوت سمین جڑے ہیں ایک روایت میں ہی کنارے اس حوض کے زمرود کے ہیں فراخی لہناؤ اور چوڑاؤ اس کا ایسا ہی جیسے صنعا سے عدن تک صنعا اور عدن دو شہر ہیں ان دونوں شہروں میں تفاوت بہت ہی خاک اسکی مشک سے زیادہ تر خوشبو ہے اور پانی اسکا برف سے زیادہ تر سفید ہے سرد ہے شفاف ہے شہد سے زیادہ تر مٹھا مزیدار ہے اور اسکے ہر طرف کناروں کے اوپر سونیکے باسن پیالے آنجورے کوزے ہر طرح کے روپکے سونے کے دھرے ہوئے ہیں تیار ہیں ہزاروں لاکھوں اتنے ہیں جتنے آسمان میں ستارے ہیں ہر ایک — مومن مسلمان کی قدر اور عزت تیار رہیں قیامت کے دن جب



خلق کے اوپر بے نہایت پیاس ہو و یگی بے اختیار ہو پانی پانی کر نیگے تب اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک فرشتہ اسکو اپنی پیٹھ کے اوپر رکھ کر قیامت کے میدان میں حاضر کریگا جہاں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماوینگے وہاں رکھیکا جہاں کہیں تشریف لیجاوینگے وہ حوض بھی انکے ہمراہ جاوےگا جو مومن مسلمان اسکا پانی پویگا سیراب ہو جاوےگا پھر ٹھہری پیاسا نہ ہووےگا ہمیشہ ہمیشہ خوشحالی میں رہےگا **فصل لوبک و آخر** پھر نماز پڑھے یا محمدؐ اور اپنے پروردگار کی بندگی کر رضا مندی حاصل کرنے کے واسطے اور قربانی کر خدا کے حکم سے خدا کے واسطے یا محمدؐ مجھ کو بڑی بڑی نعمتیں اللہ تعالیٰ نے بخشی ہیں تو اپنے پروردگار کی بندگی میں رہ اپنے غاوند کی طرف مشغول ہوں کافروں کی باتوں کو کچھ خاطر میں نہ لاؤں کہیں مت ہو ان شاء اللہ کہ ہوا کہ ہو تحقیق دشمن تمہارا برا کہنے والا تمہارا وہی ہے دم کٹا ہوا ابراہی کی خیر خوبی دو جہان کی کٹ گئی ہے اسکی اولاد نسل نریگی اور تمہاری اولاد ظاہر کی باطن کی تمہاری خیر خوبی بزرگی بڑائی عزت حرمت قیامت تک ہمیشہ باقی رہے گی خدا تعالیٰ کی رحمت اور درود اور سلام حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر ابدالا باد چلا جاوےگا اس دولت کو کبھی نقصان نہ آوےگا اس سورت میں نماز پڑھنے کو اور قربانی کو حکم فرمایا نماز بدن کی دل کی عبادت ہے اور قربانی مال کی عبادت ہے اس میں اشارت ہے جو تمہارے اوپر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہے بڑا احسان ہے بہت کچھ تمکو بخشا ہے بہت بہت نعمتیں بخشیں ہیں ان نعمتوں کا شکر ادا کرنا اس طرح ہے جو ہر طرح سے بندگی تن سے دل سے مال سے بجا لاتے رہو پھر اس بندگی عبادت کے بدلے اور بہت نعمتیں تمہارے واسطے رکھیں ہیں تیار ہیں کسی دشمن کی بات کچھ خاطر میں نہ لاؤ نا خوش مت ہو تمہاری دولت ہمیشہ رہنے والی ہے دشمنوں کی خیر خوبی سب طرح کی کٹ گئی خراب ہوئی اور اس حکم میں نماز کی اور قربانی کی فضیلت بڑائی کی طرف اشارت ہے ایسی بڑی نعمتیں جو



اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو بخشی ہیں اُن نعمتوں کا بدلہ لا شکر احسان کا کسی طرح سے ادا  
 نہیں ہو سکتا اس واسطے نماز پڑھنے کو فرمایا اس بندگی میں اپنے نعمتوں کے شکر  
 ادا کرنے کی راہ بتائی اس شکر کو قبول فرمایا مومن مسلمان کو چاہئے جو حضرت پیغمبر  
 کی متابعت میں اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی ہزاروں نعمتوں کو بوجھ کر نماز کی بہت بڑا سہ  
 قدر بوجھے اور ادب سے اخلاص سے فرض واجب سنت نفل نمازین پڑھتا رہے اللہ  
 تعالیٰ کی نعمتوں کے شکر کا ادا ہونا اس عمل میں بوجھے اسکے ثواب کی کچھ حد نہیں سب سے  
 عملوں میں اس عمل کے برابر کوئی عمل نہیں اور قربانی کا ثواب بھی جو صبح کے وقت عید  
 الصبح کی نماز کے بعد مقرر ہوئی ہے بہت بڑا ثواب ہے حدیث میں آیا ہے کہ یہ قربانی  
 ابراہیم خلیل اللہ کی سنت ہے ہر ایک مال کے بدلے میں جو قربانی میں ہے بکری کا  
 اونٹ کے ایک نیکی عمل نامہ میں لکھی جاتی ہے اور حدیث میں آیا ہے حضرت رسول اللہ  
 نے حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا اٹھو اپنی قربانی کے ذبح کر نہیں حاضر ہو  
 دیکھو پہلا قطرہ ہو گا جو قربانی سے نکلیگا اس قطرہ کے نکلنے میں گناہ اگلے پچھلے بخشے  
 جاویں گے اور کہو اِن صلوٰتی و نسکی حجای و معاتی للہ رب العالمین پھر صحابوں نے  
 عرض کیا یا رسول اللہ یہ ثواب قربانی کا اتنا خاص تمہارا اور تمہاری اہل بیت ہی کا  
 ہے یا تمام مسلمانوں کو بھی یہی ثواب ہے فرمایا سب مسلمانوں کو جو کوئی قربانی کرے گا  
 اس کو یہی ثواب ہے اور حدیث میں آیا ہے اگر کوئی آدمی مسلمان بکری یا گائے عید  
 کے دن قربانی کرے اور ایک آدمی اس قربانی کے پوست میں چمڑا بن سو نارو پا بھر کر  
 صدقہ دیوے خیرات کرے اس کا ثواب اس کے ثواب کو نہیں پہنچتا اور حدیث میں آیا ہے  
 حَتَّٰی يَا كُوْنًا نَّهَا عَلَی الصِّرَاطِ مَطَايَا كُوْمُوْثِیْ كَرُوْا نِیْ اَقْرَبَ نِیْ اَنْ یَّهْرَبَ اَنْ یَّهْرَبَ  
 میں پل صراط کے اوپر تمہاری سواری گھوڑے ہو جاوے گی آسانی سے تم پار آتے جاوے  
 اللہ تعالیٰ کی نعمتیں محمد رسول اللہ کے طفیل مومن مسلمانوں کے اوپر بہت ہیں نہایت



میں کہاں تک کوئی بیان کر سکتا ہے یہ بہت کچھ کوثر کی حقیقت ہے اللہ تعالیٰ نے  
حضرت رسول اللہ کے نبین اپنے فضل و کرم سے اسکو بخشا ہے اور انکے طفیل سے ان کی امت  
بھگنا نصیب ملا ہے اور آخر تک ہمیشہ ہمیشہ ملا جاوے گا

سورہ کافرون مکی ہے اس میں چھ آیتیں ہیں پچیس کلمے ہیں ننانوے حرف  
ہیں روایت ہے ایک کافرون کی گروہ ابو جہل عاص و لید امیہ نے حضرت عباس  
کی زبانی حضرت نبی صاحب کی خدمت میں یہ پیغام پہنچا اور اپنی بیوقوفی سے  
اسطرح صلح کرنے لگے اور کہنے یا محمد ایک برس تم ہمارے خداؤں کی بندگی عبادت  
کرو ہم بھی ایک برس تک تمہارے خدا کی بندگی کریں گے اور ایک روایت میں یہ ہے  
جو یہ سب ملکر حضرت عباس حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے پاس گئے اور انکو  
کہا تم جا کر اپنے بھتیجے سے بھائی کے بیٹے سے کہو ہمارے بات قبول کریں یہ بات کہیں  
جو یہ بہت ہمارے شفاعت خدا کے پاس کرواویں گے اور جو وہ ایک دن ہمارے معبودوں  
کی بندگی کریں تو ہم ایک ہفتہ ان کے معبودوں کی بندگی کریں گے اور جو وہ ایک ہفتہ  
ہمارے خداؤں کو پوجیں تو ہم ایک مہینے تک ان کے خدا کو پوجیں گے اور جو وہ ایک مہینے  
تک یہ کام کریں گے تو ہم ایک برس تک خدا کی بندگی کرتے رہیں گے حضرت عباس نے  
ان کو یہ پیغام پہنچایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غصے ہوئے اور کچھ نہ فرمایا چپکے ہوئے  
اور اس پیغام سے ناخوش ہوئے اللہ تعالیٰ نے یہ سورہ بھیجی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ کہو یا محمد اسی گروہ کافرون کی لا اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ بندگی  
نہیں کی میں نے کبھی کچھ نہیں سنا اور اب بھی بندگی نہیں کرتا ہوں اس چیز کی جس  
چیز کی تم بندگی کرتے ہو یعنی ان بتوں کی بندگی جن کی تم کرتے ہو میں نے کبھی آگے  
کی ہے نہ اب کرتا ہوں وَلَا اَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا اَعْبُدُ اور نہ تم پوجنے والے ہو بندگی



کر نیوالے ہو آگے کو اس پاک پروردگار کے جسے اب میں بندگی کرتا ہوں پوچھا ہوں  
 وَلَا اَنَا عَبْدٌ لِّمَآ عِبَدْتُمْ اور نہ میں پوجنے والا ہوں بندگی کر نیوالا ہوں کبھی آگے کو  
 جس کو پوجا تم نے جس کی بندگی کی تم نے یعنی اُن بتوں کو جو تم آگے سے پوجتے آئے ہو  
 میں کبھی ان کو پوجنے والا نہیں وَلَا اَنْتُمْ عَابِدُوْنَ مَا عِبَدْتُمْ اور نہ تم بندگی کر نیوالے  
 ہو اب بھی اور آگے کبھی جسکی بندگی کرتا ہوں میں ہر حال میں اور ہر وقت میں  
 لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَلِيَ دِيْنِ تَمَكُّوْا لِيْ دِيْنَ تَمَارَا اور مجھے کو سزاوار ہے بہتر ہے دین میرا  
 تم اپنے طریق کو دین کو چھوڑ دینے کے نہیں میں بھی اپنے طریق کو دین کو چھوڑ نیوالا نہیں  
 تم کو تمھارے دین کی جزا ملے گی بدلا ملیگا خواری عذاب آگ و وزخ اور مجھے کو میرے  
 دین کی جزا ملے گی بدلا ملیگا عزت و دولت رحمت بہشت دیدار خدا تعالیٰ کا اس سورہ  
 کا حکم جب جہاد کرنے کو لڑائی کر نیکو کافرون کے ساتھ مومنوں کے تہن فرمایا منسوخ ہوا  
 اور یہ بات جو تمھارا دین تم کو ہمارا دین ہم کو موقوف ہوئی حکم ہوا اللہ تعالیٰ کا  
 جو ان کافرون مشرکوں کو کہو ایمان لاوین اور نہیں تو ان کو مار و قتل کرو اور اس  
 آیت میں مومن کو یہ فائدہ ہے جو ہر طرح اپنے دین ایمان پر قائم رہے مضبوط  
 رہے کوئی کسی طرح سے کسی راہ سے بے راہ کیا چاہے ہرگز اس کا تابع نہ ہو وے  
 اس سے یہی کہے تو اپنی راہ چلا جائیں اپنی راہ میں جاتا ہوں مجھے کو تیری راہ سے  
 کچھ کام نہیں اور اس سورت میں یہ بات معلوم ہوئی جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے پیغمبر ہونے سے پہلے بھی کبھی سوائے خدا تعالیٰ کے اور کبھی چیز کی بندگی نہیں کی  
 تھی جیسے اور اصحاب سلمان ہو نیسے پہلے نادانی سے بت پوجتے تھے حضرت  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول سے آخر تک اللہ تعالیٰ ہی کی بندگی میں رہے خدا تعالیٰ  
 ہی کی عبادت کرتے رہے اور سب اللہ تعالیٰ نے ان کافرون کے جواب میں فرمایا  
 جو اُن سے کہو میں نے نہ آگے ایسا کام کیا ہے نہ اب کرتا ہوں نہ پھر کبھی کرونگا ہمیشہ



خدا تعالیٰ کی بندگی کرنی یہی میرا دین ہے میں اسی اپنے دین پر قائم ہوں تم جانو  
اور تمھارا دین اور یہہ خطاب ان کافروں کے ساتھ ہے جو ہمیشہ کافر رہے کبھی  
مسلمان نہ ہوئے اللہ تعالیٰ مومنوں کو ان کے رسول کے طفیل سے دین و ایمان میں  
قائم رکھے محکم رکھے آمین آمین ۵۵۵ سورۃ اذاجاء مدنی ہے اس میں تین  
آیتیں انیس کلمہ ستانوے حرف ہیں یہہ سورت ۵۵ کلمہ کے فتح کے پیچھے  
نازل ہوئی جب دین مسلمان کا خوب قائم ہوا آدمی ہر طرف سے فوج فوج اس  
دین میں آنے لگے مسلمان ہونے لگے تب اس نعمت کی شکر گزاری کو ارشاد فرمایا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ

وَالْفَتْحِ جِئْتَ بِآيٍ يٰ اَحْمَدُ یاری دینی مدد کرنی خدا کی اور فتح ملے گی اور لوگوں کی  
فتح و رایت النَّاسِ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا اور دیکھا تو نے آدمیوں کو  
داخل ہوتے ہیں خدا کے دین میں مسلمان بن کر وہ گروہ گروہ فوج فوج بہت بہت فوج  
بجائے بہت پھر اس مدد اور فتح کی شکر گزاری میں سبحان اللہ اور الحمد للہ کہو یا محمد  
پاک جانو اللہ کو جھوٹھہ کہنے سے جھوٹھا وعدہ کرنے سے اور پاک سمجھو خدا تعالیٰ کو  
سب عیبوں سے سب نقصانوں سے شکر کرو خدا کا اپنے پیدا کر نیوالے پالنے والے کا  
جو ایسی بڑی بڑی نعمتوں کا دینے والا ہے ظاہر باطن کی فتح کشائش بخشش والے  
تم کو اور تمھاری امت کو حمد کرو ثنا صفت کرو تعریف کرو اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے  
سچ کر نیکیے اوپر اس آیت میں اشارت ہے جو مومنوں کو چاہئے اللہ تعالیٰ کی تسبیح  
کے ساتھ حمد بھی ملاوین سبحان اللہ کو الحمد للہ کے ساتھ کہیں اور اول یہہ بات  
جانیں یقین کریں کہ وہ پاک پروردگار تمام خلق سے بے نیاز ہی سب طرح کی غرضوں  
حاجتوں سے پاک ہے کسی بات کا محتاج نہیں سب خلق کو جو پیدا نہ کرتا نہ بناتا کسی  
خدائی مانگ ایک ذرہ نقصان نہوتا اور اب چاہے تو ایک دم میں سب کو نیست و نابود



کر دیوے تو اسکی یاد شاہی میں کچھ نقصان نہ آوے ہر طرح سے وہ غنی ہی — پاک  
 ہی پھر اس بات کے ساتھ یہ بات جانیں جو اس پاک پروردگار نے اپنی بے نیازی  
 کے ساتھ مہربانی سے فضل کی راہ کرم کے سبب سب خلق کو پیدا کیا اتنے سبکپا لئے  
 والا ہی روزی بنے والا ہی سبکی جہنم لانیوالا ہی بندہ کی عاقبت کرنیوالا، دنیا آخرت کے کام  
 بندوں کے آپ کر دینے والا ہی اپنے دین کو آپ قایم کرنیوالا ہی محکم کرنیوالا،  
 حمد اور تعریفیں اچھی اس خاوند ہی کو لائق ہیں اور سیکو لائق نہیں اور حکو وہ خاوند  
 ایسی تعریف کے لائق کر دے جیسے اپنے محبوب محمد رسول اللہ کو لائق کر دیا اور ان کی  
 امت کے مقبول لوگوں کو کر دیا یہ بھی اسی خاوند کا فضل ہی کرم ہی <sup>وَأَسْتَغْفِرُ</sup>  
 اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا اور معافی مانگو یا محمد خدا تعالیٰ سے اپنے امت کے گناہوں کی  
 اور بخشش چاہو تحقیق سچ وہ پاک پروردگار توبہ کا قبول کرنیوالا ہی جو کوئی  
 بخشش بخشائیں چاہے اسکے گناہوں کا بخشنے والا ہی اور اس آیت میں اشارت  
 ہی جو اس فتح کے ہونے میں اور جو تین ہو دینگی کسی پارا صاحب کسی مومن مسلمان کے  
 دل میں یہ خطرہ آ جاوے جو یہ فتح کافروں کے اوپر شرکوں کے اوپر ہمارے  
 محنت سے ہماری تدبیروں سے ہوئی ہی تو چاہئے اس پر توبہ کرے استغفار کرے اور  
 اس طرح جو کسی مومن کا دل ایمان کے نور سے معمور ہو جاوے بر خطرے جا رہے  
 نفس اور شیطان کے اوپر فتح پاوے تو چاہئے کہ یہ بخائے کہ میری محنت سے ریاضت سے  
 ہوئی جو ایسا خطرہ آوے تو استغفار کرے گناہ جانے اور جانے کہ سب قدرت خدا ہی  
 کی ہی بغیر اسکی مدد مہربانی کے کچھ نہیں ہوتا خبر میں آیا ہی جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 اس آیت کے آنے سے پہلے ہر روز ستر بار استغفار کرتے تھے خدا تعالیٰ سے بخشائیں چاہتے  
 تھے جب یہ آیت نازل ہوئی تب سے ہر دن سو مرتبہ استغفار کرنے لگے اور باری عظیم  
 رضی اللہ عنہا کہتی ہیں اس سورت کے نازل ہونے کے چھ نہ دیکھا میں نے پیغمبر کو جو نماز پڑھتی



اور اسکے پیچھے استغفار نہ کیا ہو ہمیشہ ہر فرض نماز کے پیچھے استغفار کرتے تھے اور اس  
آیت میں سب مومنوں کو ان کو ارشاد ہے یوں سمجھیں بوجھیں کہ جب حضرت محمد رسول  
۲ صلی اللہ علیہ وسلم کو استغفار کا حکم ہوا تو اور کوئی امت کے آدمیوں میں دوسرا کون  
ہی جو آپ کو استغفار کا محتاج نہ جانے سب مومنوں کو کیسی ہی ولایت کے ذریعہ  
پہنچیں کیسی ہی عبادت بندگی کرتے رہیں خدمت میں حاضر رہیں چاہئے آپ کو قصیر وار ہو  
بوجھتے رہیں گناہگار جانتے رہیں ہمیشہ توبہ اور استغفار کرتے رہیں بخشش اور بخشا  
مانگتے رہیں اپنا کچھ حق اللہ تعالیٰ کے اوپر بندگی کا شکر کا ذکر فکر کا ثابت نہ کریں  
ہمیشہ اس پاک پروردگار کا حق فضل و کرم کا احسان کا ہر طرح کی نعمتوں کا جان مال میں  
بوجھتے رہیں اپنے تئیں قصیر منہ ہر طرح سے سمجھ کر گناہوں کی معافی مانگتے رہیں اس  
میں فضل و کرم کے امیدوار رہیں اور اس سورت میں یہ اشارت ہے جو یہ مسلمان کا دین  
اللہ کا دین ہے اللہ دین کو دین اللہ فرمایا اور یقین جانا چاہئے کہ جو اب مقبول دین ہے  
وہ یہی دین ہے اور دین اب کوئی مقبول نہیں جو کوئی مسلمان کے دین میں رہ کر مسلمان  
کا کام کرے گا اسی کو قبولیت خدا تعالیٰ کی حاصل ہووے گی سب مقصدوں کو آپ سے  
آپ اس دین کا صاحب پہنچا دیوگا اور جو کوئی اور دین کا کام کرے گا کب یہی ہو جاوے  
خواہ پانی کے اوپر چلے خواہ ہوا میں اڑے آخر کو ڈوبے گا نیچے گرے گا خوار ہووے گا  
نامقبول ہی رہے گا اور اس دین کا محکم ہونا قائم ہونا جو بہت بڑی نعمت تھی اپنے  
محبوب کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بخشی اور ان کے طفیل سے تمام امت کو بخشی اس نعمت کی شکر  
گزاری سب کے اوپر لازم ہے پھر اس نعمت کی شکر گزاری میں جو کچھ قصیر ہو جاوے اس واسطے  
استغفار کا حکم ہوا اس حکم میں سب کو لازم ہے جو اپنے دین ایمان کی سلامتی کا شکر  
کرتے رہیں اور اس شکر کرنے میں شکر کا حق ادا کرنے میں آپ کو قصیر وار بوجھتے رہیں  
ہمیشہ استغفار کرتے رہیں گناہوں کی بخشش مانگتے رہیں یہ سورت قرآن کی سورتوں میں



آخر کو نازل ہوئی ہے آخر کی سورت اترنے میں پہلی سورت ہے ابن عباس رضی اللہ  
 عنہ کہتے ہیں جب یہ سورت اتری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن کھڑے ہو کر خطبہ  
 پڑھا اور فرمایا ایک بندیکے تین خدا تعالیٰ نے اختیار دیا ہے دنیا میں رہنے کا  
 اور وفات کا چاہے دنیا میں رہے چاہے وفات پاوے اس بندے نے وہ بات اختیار  
 کی جو آپ کو حق تعالیٰ کی طرف پہنچاوے حضرت امیر المؤمنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ  
 سکر اس بات کو سمجھے جو حضرت اپنی بات فرماتے ہیں یہ سمجھ کر ان کی جدائی یاد کر  
 روئے پھر دو برس کے پیچھے حضرت پیغمبر نے حجۃ الوداع آخر کا حج کیا ان دنوں میں  
 یہ آیت نازل ہوئی ایوم اکملت لکم دینکم وانتم علیکم نعمتی ورضیت  
 لکم الاسلام دینا اس آیت کے اتر نہیں اور وفات میں حضرت کی اتنی دن کا تفاوت  
 تھا پھر یہ آیت اتری یَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يَهْتِكُمْ فِي الْكَلاَلَةِ اس آیت سے اور  
 وفات سے تینتیس دن کا فرق تھا پھر اسکے پیچھے یہ آیت نازل ہوئی وَاَقِمْ وَجْهَكَ  
 لِتَرْجُوْنَ فِيهِ لِي اللّٰهُ تَقْوٰی کرو پر ہنر گاری کرو اس دن کی واسطے جو رجوع کرو گے  
 اس دن میں اللہ تعالیٰ کی طرف اور قیامت کے دن کا کام جس دن میں خدا تعالیٰ کے حضور  
 میں حاضر کئے جاؤ گے دنیا میں کر رکھو پھر یہ آخر آیت ہے قرآن مجید کی۔ اس کے  
 پیچھے کوئی آیت نہیں اتری اکتیس دن کے پیچھے ایک روایت میں ساٹھ دن کے پیچھے  
 ربیع الاول کے چھٹے میں بارہویں تاریخ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی  
 حضرت کا وصال ہوا دو دنوں جہان کے مقصود کو پہنچے صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم  
 سودہ لہب کی ہے اس میں پانچ آیتیں ہیں کلمے کا سی حرف ہیں خبر میں آیا ہے پہلے  
 دنوں میں حضرت نے کچھ حکم احکام پیغمبری اور ایمان اسلام کے کسی کے اوپر پہنچائے تھے  
 جب یہ آیت نازل ہوئی وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ یعنی خبر و قیامت کے  
 دن کی سختی کی اپنے خویش قرابتوں کو جو بہت ہیں راہ ہدایت کی سچاؤ اور اپنی



پیغمبر کی بات ظاہر کرو اس حکم کے آئیے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سے ایک دن باہر نکلے پہاڑ کے اوپر جس کا صفا نام ہی تشریف لاکے بیٹھے اور اپنے سب خولیش بھائیوں بندوں کو بلا بھیجا سب آئے جمع ہوئے پوچھا ہم کو کس واسطے بلا یا ہے تم نے حضرت نبی صاحب نے فرمایا تم میرے نہیں سچا جانتے ہو میرے سچ کہنے کے اوپر نہیں رکھتے ہو سبھوں نے کہا ہم تم کو سچا جانتے ہیں کبھی تم سے کوئی جھوٹے بات ہم کو معلوم نہیں ہوئی پھر فرمایا جو میں تم کو خبر دوں کہ ایک دشمن تمہارا لوٹنے مارنے کے واسطے آتا ہے فلاں نے وقت آو گیا لوٹے گا اس بات کو میری سچ جانو سبھوں نے کہا مقرر تم کو راست کو سچا جانینگے پھر حضرت نے فرمایا میری مثال اور تمہاری ایسی ہی جیسے ایک شخص کہیں جاتا تھا ایک فوج دشمن کی اسنے دیکھی اسکے قوم کے لوٹنے مارنے کے واسطے آتی ہے ان سے یہ بات معلوم کر کے ثواب آکر اپنی قوم کو خبر دی جو دشمن تمہارے اوپر آتا ہے شتابی سے اپنا اپنا ٹھکانا پکڑو آپ کو بچاؤ سبھا لو کس طرح سے میں تم کو آخرت کے حال کی سختی کی خبر دیتا ہوں تم ایمان لاؤ مسلمان بنو اختیار کرو بتوں کے پوجنے کو چھوڑو آخر کو اللہ کے حضور میں جانا ہے جو کوئی ایمان لاو یگا اچھا کام کریگا نجات پاو یگا اور جو کوئی ایسا نہ سنے گا دوزخ کے عذاب میں پڑے گا پھر اس طرح کی باتیں فرما کر ہر ایک آدمی سے اپنے اہل بیت میں خطاب کیا اسی فاطمہؓ محمدؐ کی بیٹی اسی صفیہؓ عبدالمطلب کی بیٹی محمدؐ کی بیٹی اسی عبدالمطلب کی اولاد اسی بنی ہاشم اسی فلاں نے میں مالک نہیں اللہ تعالیٰ کے حکم میں کسی خیر کا جو ایسے حال کے اوپر رہو گے تم کو خدا کے عذاب سے دوزخ سے چھڑانہ سکونگا اس بات کے اوپر بھروسہ رکھو جو تم میرے خولیش قرابتی ہو میرے نزدیک ہو پھر تم اس شرک اور کفر میں رہو اور میں تم کو عذاب سے چھڑا سکون مجھ کو یہ قدرت نہیں ایمان لاؤ مسلمان ہو مسلمان بنو کے کام کرو حضرت نبی صاحب نے جب اس طرح کی باتیں کہیں ہدایت فرمائی جس کسی کو سعادت مند بنی نصیب تھی خوش ہوا ایمان



لایا مسلمان ہوا راہ پائی اور جو لوگ بے نصیب تھے ناخوش ہوئے ابو لہب حضرت بنی  
صاحب کا چچا تھا شرک تھا یہ باتیں سن کر بہت ناخوش ہوا اور کہا یا محمدؐ تو نے  
ہم کو اسی بات کے واسطے بلایا تھا جمع کیا تھا تنباک لک ہلاکی ہووے مجھے کو ایسی  
بے ادبی کی باتیں کہہ کر اٹھ گیا اور اور لوگ بھی چلے گئے تب یہ سورت نازل ہوئی

### بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تَلَّكَ يَدَايَیْ كَهَبٍ ہلاک ہووین ٹوٹین جاتے رہین دو نوں ہاتھ ابو لہب کے دنیا آخرت  
اسکی جاتی رہے ہلاک ہووے ابو لہب و تَبَّ اور ٹوٹ گیا ہلاک ہوا ابو لہب دنیا  
آخرت کی خوبی اسکی جاتی رہی بے ادبی کر نیکی سبب رسولؐ کی خدمت میں روایت ہی جب  
یہ سورت اللہ تعالیٰ نے بھیجی ابو لہب کو خبر ہوئی غصے ہو کر ایک پھر ہاتھ میں لے کر حضرت  
کی طرف قصد کیا حضرت بنی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم اور امیر المومنین ابو بکرؓ کے بیٹھے  
تھے حضرت ابو بکرؓ نے اسکو اس حال میں دیکھ کر عرض کی یا رسول اللہؐ وہ ملعون غصے سے  
آتا ہی حضرت پیغمبرؐ نے فرمایا پرواہ نہیں وہ مجھ کو نہ دیکھ سکیگا پھر وہ نزدیک آیا  
حضرت ابو بکرؓ کو دیکھ کر پوچھا تیرا یہاں کیا ہے مجھ کو خبر پہنچی ہے جو وہ میری ہجو کرتا ہے  
برا کہتا ہے حضرت ابو بکرؓ نے کہا حضرت رسولؐ نے تیری ہجو نہیں کی خدائے تعالیٰ تیری  
برائی کی حقیقت بیان کی ہے اُن نے کہا جو میں اسکو پاؤں تو منہ میں پھر مارتا یہ بات  
کہہ کر پھر گیا حضرت پیغمبر صاحبؐ کو دیکھ نہ سکا پھر ہمیشہ دشمنی کرتا رہا آخر کو ہلاک ہوا اور ج  
میں پرا اوڑا سکے بیٹے کا نام عتبہ تھا حضرت پیغمبر صاحبؐ کا داماد تھا بی بی رقیہؓ حضرت کی  
بیٹی اسنے نکاح میں لیا جب بنت پیدا نازل ہوئی ابو لہب نے بہت دشمنی سے اپنے بیٹے  
سے کہا میری خوشی چاہتا ہے تو رقیہ کو طلاق دے عتبہ نے طلاق دیا اور اور بے  
ادبیان کہیں حضرت بنی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بد بخت کو بہت آزر دہ ہو کر  
پہر دعا کی فرمایا اے الہی اس کے اوپر اپنے کتوں سے ایک کتا موکل کر اس بد دعا کے سبب



اکیلے راہ میں مسافت میں ایک شیر نے اسکو پکڑ کر مار ڈالا کھا گیا مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ  
 وَمَا كَسَبَ دُورَهُ کیا دفع کیا اس دنیا آخرت کی خواری خرابی کو دوزخ کے عذاب کو  
 اس ابولہب سے اسکے مال نے اور اس چیز نے جو کسب کیا یعنی اسکا مال اولاد اسکے اور  
 کچھ کام نہ آئے سوداگری کے مال اور اسکے بیٹوں نے اسکو کچھ فائدہ نہ دیا کسی چیز نے  
 اسکو دوزخ کے عذاب سے نہ چھڑایا سَيَصْلَىٰ نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ شتاب داخل ہووے گا  
 دوزخ کی آگ میں شعلہ مارنیوالی بھڑکنے والی جو ہمیشہ بھڑکتی رہے گی کبھی بجھنے کی نہیں  
 وَأَمَّا آتُورُ دَاخِلٍ یُّوْجِی ابولہب کے ساتھ اس جلتی دوزخ کی آگ میں جو رواسکی  
 ام جمیل حَمَلَتْهُ الْخَاطَبُ اٹھانیوالی لکڑیوں کی فنجی چیدھا جبل من مسد گردن میں  
 اسکی رسی ہی خرما کے درخت کے پوست کی اس آیت میں کئی باتوں کی طرف اشارت ہے  
 ایک یہ بات ہے جو اس آیت میں ابولہب کی اور اسکی جو رو کی خست بخیلی کم ہمتی کم بخشی کا  
 بیان ہے مال دولت اسکے پاس بہت تھی اس فراغت کے ساتھ بخیلی کے سبب اپنے گھر کی  
 لکڑیاں جلانیکی جنگل سے توڑ کر خرما کے درخت کے پوست کی رسی سے پٹا راباندھ کر  
 پیٹھ کے اوپر دھر کر لاتی تھی ابولہب کا مال کچھ کام نہ آیا دنیا میں وہ اور اسکی جو رو دونوں  
 اس خواری میں تھے اور آخرت میں مال کے ساتھ دوزخ میں پڑینگے جس کجی کے اوپر خدا  
 کا غضب پڑتا ہے اسکا یہ حال ہوتا ہے اللہ تعالیٰ مومنوں کو اپنے غضب سے پناہ میں رکھے  
 اور دوسری یہ بات ہے جو وہ ام جمیل حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہے میں  
 رہتی تھی اور حضرت کی خدمت میں اور حضرت کے یاروں کے ساتھ بہت بڑی دشمنی رکھتی  
 تھی رسی گلے میں ڈال کر باہر جنگل میں جاتی اور زنان سے کانٹے بول کے توڑ کر پوچھا  
 باندھ کر لاتی اور حضرت جو کعبے میں نماز کے واسطے جاتے تھے وہ کانٹے راہ میں ال  
 دیتی تھی بہت اصحاب یار حضرت کے ننگے پاؤں رہتے تھے حضرت کے مبارک قدموں  
 میں اور یاروں کے پاؤں میں کانٹے لگتے چھتے درد پہنچتا اللہ تعالیٰ نے اسکو برے



حال سے مارا ایک دن بوجھا باندھ کر لاتی تھی راہ میں ایک بڑا پتھر تھا اس بوجھ کو پتھر  
 کے اوپر رکھ آپ اس پتھر کے اوپر آرام کر نیکے واسطے لیٹی وہ بوجھا سر کی طرف سر کا دیکھ  
 گلے میں رسی پڑی رہی سو گئی وہ بوجھ حکم سے خدا کے نیچے زمین کے گر گیا وہ رسی  
 اسکے گلے میں بند ہو گئی گلا گھٹ کر ٹپ ٹپ مر گئی اس طرح دوزخ میں چلی گئی اور دوسری  
 بات یہ ہے اس بد بخت عورت کا یہ بڑا کام تھا سخن چینی کرتی تھی ایک جگہ کی بات  
 دوسری جگہ میں لے جاتی تھی ادھر کی ادھر لگاتی لوگوں کے درمیان دشمنی ڈال دیتی  
 لڑائی کرواتی مسلمانوں کی باتیں لئے پھرتی یہ بہت بری خصلت ہے جس میں یہ  
 خصلت ہے وہ ایسا ہی جیسے کوئی آگ جلا نیکے واسطے لکڑیاں ڈھونڈھ لے کر آگ میں  
 ڈالتا جاوے آگ بھڑکا تا جاوے اسی طرح سے مرد و سخن چین عورت میں ہوتا ہے باتیں  
 ادھر ادھر کی لے جا کر دشمنی کی آگ آپس میں جلاتی ہیں اس سبب اپنی گور میں آگ  
 لگاتی ہیں اس واسطے یہ اس بد بخت عورت کو حلالہ الحطب لکڑیاں ڈھونڈھنے والی  
 ایسی باتیں کہیں فرمایا اور چوتھی یہ بات ہے اس بد بخت کو ان کاموں کے سبب ان  
 باتوں کے عذاب میں دوزخ کے درمیان آگ کی لکڑیاں بہاڑ برابر بوجھ باندھ کر  
 عذاب کے فرشتے اسکی گردن پر بیٹھ کر رکھ کر دوزخ کی آگ میں دھکیل دینگے اور  
 دوزخ کی بڑی بڑی لوہے کی زنجیروں کو ستر ستر گز کی اسکے حلق میں ڈال کر نیچے  
 کی راہ سے نکال کر اسکے گلے میں پھانس کر دوزخ میں گھسیٹ کے کھینچنے اس طرح  
 ہمیشہ عذاب کرتے رہینگے اور اسکا گلا رسی سے گھونٹ گھونٹ کر عذاب کرینگے  
 مومنوں مسلمانوں کو چاہئے ایسی بری خصلتوں سے جو کسی میں ہو وہیں تو یہ کریں  
 کسی مسلمان کو آزار نہ دیوں غیبت سخن چینی چیلخوری نہ کریں جھوٹے بہت کسی پر  
 نہ دین اور جو بری خوئیں بد خصلتیں ہیں چھوڑ دیں مسلمانوں کے اچھے کام اچھی  
 باتیں اچھی نیک راہ اختیار کریں جس سے عذاب میں دوزخ کے گرفتار نہ ہوں



بہشت میں پہنچیں خوبیاں پاوین آرام پاوین آمین آمین آمین  
 سورہ قل هو اللہ کی ہے اس میں چار آیتیں پندرہ کلمے سٹائیس حرف ہیں تفسیر  
 میں لکھا ہے کہ بعض آدمی حضرت موسیٰ کی امت یہود حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ  
 وسلم کی خدمت میں آئے سوال کیا پوچھا اے ابوالقاسم تو ہمارے آگے اپنے خدا کی  
 صفت تر تعریف کر ہم بوجھیں سمجھیں تو تیرے خدا کے اوپر ایمان لاوین ہم نے تیرے  
 میں خدا کی صفت دیکھی ہے ہم جانتے ہیں تم کہو خدا کیا چیز کھاتا ہے کیا پیتا ہے  
 کا ہیکا ہے کس خیر کا بنا ہے سونے کا ہے یا روپے کا ہے اسنے کس کی میراث  
 پائی ہے پھر اس سے کسکو میراث پہنچگی اس بات کے جواب میں یہ سورت نازل ہوئی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قل هو اللہ احد کہو یا محمد ان لوگوں کے جواب میں جو خدا تعالیٰ کی صفت پوچھتے  
 وہ خدا ایک ہی اپنی ذات میں صفات میں اور کوئی دوسرا اسکا سا جی نہیں  
 کوئی اسکا شریک نہیں نہ ذات کسی کی خدا کی سی ذات ہے نہ صفت کسی کی خدا کی سی  
 صفت ہے اللہ الصمد اللہ تعالیٰ صمد ہے بے نیاز ہے کسی بند کا کچھ کا محتاج  
 نہیں کھانے کی پینے کی اسکو حاجت نہیں سب کوئی اور سب کچھ اسکے محتاج ہیں ہم  
 اور ہم سب کی اسکی معرفت اپنے بچانے میں عاجز ہیں عقل اسکی ذات اور صفات  
 کے کمالوں کو خوبیوں کو تمام پا نہیں سکتی سجد خوبیاں ہیں اسکی ذات میں بے نہایت  
 کمال ہیں اسکی صفتوں میں جتنا اسنے آپ کو بتایا ہے اتنا ہی عقلوں نے پایا ہے  
 لم یلد نہیں جنا اسنے کسی کو کوئی اسکا بیٹا نہیں نہ عزیز علیہ السلام جیسے ہو نادانی  
 سے کہتے ہیں نہ عیسیٰ جیسے نصارا کہتے ہیں وکم یؤمنون اور نہیں جانا کسی سے وہ یا  
 پروردگار کب کیا بیٹا نہیں کسی نے اسکو جانا نہیں وہ ہمیشہ آپ سے آپ سے نہ اسکا  
 کوئی ما باپ ہے نہ کوئی بیٹا ہے نہ جو روہی نہ فرزند ہے سب کوئی اسکے پیدا ہوئے



بنائے ہوئے بندے ہیں اور جو کوئی مابا پ جو رو اور فرزند رکھتا ہے وہ خدا نہیں خدائی  
 کے لائق نہیں اور خدا تعالیٰ سب طرح کے عیبوں سے نقصانوں سے پاک ہے و لکن لہ  
 کفو احد اور نہیں ہے خدا کا کفو برابر کوئی وہ بے ہمتا ہے بے مانند ہے ایسا ہے یا  
 ویسا ہی یہاں ہے وہاں نہیں ایسی بات کو اسکی ذات اور صفات میں راہ نہیں جو جسے  
 جو رو سے جنت سے پاک ہے اس پاک خواہ ند کی برابر ہی کسی طرح کچھ کو سزاوار نہیں  
 اس سورت میں تمام حقیقت توحید کی اور معرفت پروردگار کی اور اسکی سب طرح  
 کی صفتوں کا بیان ہے ایک صمد کے نام میں سب طرح کا بیان ہے بے نیاز ہے وہ  
 پروردگار ہر طرح سے جو بے نیاز ہے تو ہر طرح کے کمال اس میں چاہئیں علم حیات  
 قدرت سمیع بصیر کلام رحم کرم اور سب صفتیں اور سب خوبیاں اس نے نیاز کو لازم  
 ہیں جو ایک صفت کمال کی ہووے تو محتاج ہووے بے نیاز نہ کہا جائے اور سب طرح کے  
 عیبوں سے پاک چاہئے جو ایک بھی عیب ہووے کسی طرح کا تو بے نیاز نہ کہا جاوے صمد کا نام  
 فرمایا جس میں سب طرح کی بات ہے اور اس سورت میں بہت بیان درکار ہے بہت  
 کچھ باتیں بھید کی بھری ہوئی ہیں حدیث میں فرمایا ہے سورۃ اخلاص کے پڑھنے میں  
 تہائی قرآن تیسرے حصے قرآن کے پڑھنے کا ثواب ہے تین بار پڑھنے میں تمام قرآن  
 کا ثواب حاصل ہوتا ہے اور اس بات کا ایک بھید یہ ہے بڑے بزرگ لوگوں نے  
 دین کے فرمایا ہے قرآن کے سب طرح کے بھید ہزاروں بھید ہیں و سب کے کل بھید تین  
 قسم ہیں ایک قسم بیان ہے اللہ تعالیٰ کی معرفت کا توحید کا ثنا صفت کا دوسری قسم  
 شریعت کے حکم کے احکام کا بیان ہے قصے مثالیں سب اس قسم میں داخل ہیں  
 تیسری قسم بیان ہے آخرت کا وعدہ وعید بہشت و دوزخ اور جو کچھ اس جہان کی بات  
 ہے ان تین قسموں میں ایک قسم کی بات ثنا و صفت توحید تشریہ معرفت پروردگار  
 کی وہ اس سورت میں تمام ہے اس واسطے قرآن مجید کے تیسرے حصے کے برابر ہے اس کے



پڑھنے کی بڑی بڑی اور بہت فضیلت ہے حدیث میں بہت فضیلتیں اس سورت کی فرمائی ہیں فرمایا ہے جو کوئی قل ہو اللہ ادا کر نماز کے پیچھے دس بار پڑھے ایک دس بار کے پڑھنے میں ایک محل بہت میں پڑھنے والے کو واسطے تیار ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس سورت کو کئی مومنوں کے نصیب کرے آمین آمین آمین — سورہ فلق اور سورہ ناس مدنی ہیں سورہ فلق میں پانچ آیتیں تیس کلمے ہر حرف میں تفسیر و ن میں بیان ہے کہ ایک یہود کا تھا لبید اعصم کا بیٹا اس لبید کی دو بیٹیاں تھیں بڑی ساحرہ جادو گر تھیں ان بھتیوں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر جادو کیا وہ ایسا جادو تھا جو اور کسی کے اوپر ہوتا تو شتاب مر جاتا حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت پر بیماری کا اثر ہوا بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ مجھے جینے حضرت پیغمبر صاحب اپنے عیال کے ساتھ صحبت نہ کر سکے اور چلنے میں اس طرح ہوئے تھے جیسے کسی نے پاؤں کو بند کیا ہے پھر اس طرح ہوئے جو اکثر لیٹے رہتے اٹھنے کی طاقت کم ہو گئی ایک دن حضرت فرمانے لگے کہ میں کچھ سوتا تھا کچھ جاگتا تھا کہ جبریلؑ اور ایک فرشتہ جو اس فرشتے کو میں نے کبھی دیکھا نہیں تھا آئے جبریل میرے دہن سے سرانے کی طرف آکر بیٹھے اور وہ فرشتہ بائیں کو بٹھا اس فرشتے نے حضرت جبریل سے پوچھا کیا ہوا ہے کیا آزار ہے انکے سینے جبریل نے کہا جادو کیا ہے کسی نے پھر اس فرشتے نے پوچھا کن نے جادو کیا ہے جبریل نے کہا لبید اعصم یہود کی بیٹیوں نے کیا ہے پھر اس فرشتے نے پوچھا کیا کیا ہے کس طرح کیا ہے کس جگہ رکھا ہے جبریل نے کہا حضرت کی نگاہی کرتے ہوئے دیکھتے ہیں اسکے بال لگا تھا اس بال میں ایک صورت بنائی ہے کمان کے چلے میں اس سب کو جمع کر کر گیارہ گرہیں دین میں پھر ایک خرے کی لکڑی میں رکھ کر فلانے کوٹے میں ایک پتھر کے نیچے گاڑ دیا ہے پھر اس فرشتے نے پوچھا کیا کیا چاہئے خواہ اثر جاتا رہے جبریل نے کہا کوئی آدمی وہاں جاو اس کو لے سے وہ نکال



لاوے وے گرہیں کھلین تب چنگے ہو وین یہ بات کہہ دو نوں فرشتے غائب ہو گئے  
 حضرت پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ باتیں تمام سنیں حضرت امیر المومنین علی رضی  
 اللہ عنہ کو بلا یا فرمایا اس جگہ کہ کوسے وہ سب کچھ نکال لاؤ حضرت امیر المومنین حکم کے موافق  
 جا کر وہ سب جنس نکال لائے حضرت جبریلؑ نے جس طرح کہا تھا اسی طرح پابا پھر  
 گرہیں لوگوں نے بہت چاہا کھولیں نہ کھلیں جبریلؑ اس وقت یہ دو نوں صورتیں لائے  
 اللہ تعالیٰ نے اس جادو کے دور ہو نیکے واسطے یہ دو نوں صورتیں بھیجن دو نوں  
 سورتوں کی اگیارہ آئین ہیں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آیت آیت پڑھتے تھے  
 ہر ایک آیت کے پڑھنے میں ایک ایک گرہ بغیر ہاتھ لگائے آپؐ کھل جاتی تھی کیا  
 آیتوں کے پڑھنے میں گیارہ گرہیں کھل گئیں اس وقت حضرت پیغمبر صاحب کا تمام آزار  
 جاتا رہا اس طرح معلوم ہوا جس طرح کوئی بندہ میں زنجیر و نہیں بندھا ہوا تھا چھٹ گیا  
 ان سورتوں کی برکت سے سب باندھیں بھاگ گئیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قل اعوذ برب الفلق کہو یا محمدؐ پناہ پکڑتا ہوں میں خلق کے پروردگار کی جسے رب  
 اندھیاری سے صبح کی سفیدی نکالی اندھیاری سے اجالا کر دیا اور ہر ایک بند کا کھوٹا  
 بندہ ہی چیزوں سے چیزیں نکالتا ہی تخم سے دانے نکالتا ہی تخم میں دانے بندہ میں  
 پھر زمین میں پڑے ہیں بندہ ہوتے ہیں درختوں کو نکالتا ہی حکم سے ہر بند کا کھولنے والا  
 ہی کھنڈیاں پیدا کرتا ہی اسے منہ پرساتا ہی بادل سے باران کھوتا ہی حیوان کی  
 خلقت آدمیوں کی پیدائش اول کہیں بندہ تھی کھول دی پھر ہر آدمی ایک وقت اپنے باپ کی  
 پیٹھ میں بندہ ہی وہاں سے کھول کر اسکی ما کے پیٹ میں پہنچاتا ہی پھر پیٹ میں بھی بندہ  
 ہی ایک درجے سے اور درجے میں لا کر باہر دنیا میں نکالتا ہی اس قید سے چھٹاتا ہی  
 پھر لڑکاپن کی قید میں رہتا ہی کچھ کام نہیں کر سکتا وہی خاوند قوت بخشا ہی زور



بخت تہا ہی جوانی کے درجے میں پہنچا تہا ہی سب کام کے لائق کرو تہا ہی پھر اس حال میں  
 بھی بہت بہت قید و ن میں بند ہوتا ہی دنیا کے کسی حاجتوں کی قید میں کھانے پینے  
 کی ہر چیز کی حاجت میں بند پہنچا تہا ہی پھر ان بند و ن کو بھی وہ خاوند کھول دیتا ہی سب کا  
 کام کرو تہا ہی روزی رزق کی راہ بنا دیتا ہی ہر ایک کو ہر ایک طریق سکھا دیتا ہی پھر  
 بھی قید و ن میں بند ہی جہالت کے نادانی کے کوٹے میں پڑا ہوا ہی اپنے پیدا کر نیوالے  
 روزی دینے والے کو نہیں پہچانتا ہی اسکے اوپر ایمان نہیں لاتا اسکی بندگی نہیں بجا  
 اس راہ کے تہا نیوالے جو پیغمبر ہیں امام ہیں پیغمبر و ن کے خلیفے ہیں مادی ہیں سر ہیں  
 مرشد ہیں انکو نہیں پہچان سکتا انکے اوپر ایمان نہیں لاسکتا مرنیکے پیچھے کی بات سے  
 غافل ہی آخرت کی کچھ خبر نہیں اس جہان کا کیا بُرا ہی کیا بھلا کچھ نہیں سمجھتا دیتا ہی کے  
 بُرے بھلے کو سمجھتا ہی دنیا کے بھلے کا جو اپنی طبیعت کے موافق ہووے جس میں نفس  
 کی خوشی ہاتھ لگے وہی کام کرتا رہتا ہی یہ قید ایسی بری قید ہی جو اس سے دنیا میں  
 نہ نکلے تو ہمیشہ ہمیشہ خوار ہی میں بند پڑا رہے ایسا گہرا کو ان ہی جواب اس ننگ گانی  
 میں اس کوٹے سے باہر نہ آوے تو خوار ہووے ہمیشہ ڈوتا ہی چلا جاوے پھر وہ ایسا  
 خاوند ہی جو اس نے اس قید سے نکلنے کی کھلنے کی راہ بنا دی پیغمبر و ن کو بھیجا کتاب میں  
 بھیجیں قرآن بھیجا اس طرح لاکھوں کڑ و ر و ن کی بند میں کھول دین سب قید و ن سے  
 انھیں چھڑا دیا ہمیشہ کے آرام کے گھر میں پہنچا دیا اور جو کوئی اس بات کو نہ سمجھا نہ بوجھا  
 اور مسلمان کے دین کی قدر نہ بوجھی مسلمان کے کاموں کو بہت بُرا کام بنانا لگیا اس بھاری  
 قید میں اس بلا کے گہرے کوٹے میں پڑا رہیگا شراب ہوتا چلا جاوے گا یہی ایک بھید ہی جو  
 حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ فلق ایک کوٹے کا نام ہی دوزخ میں جب  
 اس کوٹے کا منہ کبھی کھلتا ہی تو اس کے عذاب کی سختی سے سب دوزخی فریاد کرنے لگتے  
 ہیں آگ کی گرمی بہت بڑھ جاتی ہی فرمایا اس کوٹے میں کئی قسم کے آدمیوں کی جگہ ہے



ایک بادشاہ حاکم جو ظالم ہیں ظلم کرتے ہیں حق ناحق کو نہیں پہچانتے اور وہ لوگ جو  
 یتیموں کے مال لیکر اسمیں حیانت کرتے ہیں ان کو محروم کرتے ہیں اور وہ لوگ جو حاکموں سے  
 بادشاہوں سے مسلمانوں کے ضروری کاموں کے واسطے مال لیتے ہیں جیسے مسجد بنانا پل  
 کو ان سڑکے اور خیر خیرات پھر ان کاموں میں نہ لگا کر آپ تغلب تصرف کرتے ہیں کھا جاتے  
 ہیں اور وہ لوگ جو حاکموں سے سرداروں کو گون کی چٹیاں کھاتے ہیں بات ٹگاتے ہیں  
 بندھواتے ہیں لٹواتے ہیں ان لوگوں کا نام عریق ہے عریق فی النار یعنی ایسے لوگ  
 جو کسی کا حال حاکموں کو بتا دیتے ہیں دوزخ میں جاویں گے اور وہ لوگ جو امر درکون کے  
 ساتھ لواطت کرتے ہیں برکام کرتے ہیں اور وہ لوگ جو ایسا کام کر دیتے ہیں ان سب  
 لوگوں کی اس عذاب کے کوئے میں جگہ ہوگی عذاب کھینچتے رہیں گے ایسی ایسی طرح کے  
 قیدوں اور بندوں میں آدمی گرفتار ہوتے ہیں بند پر نہیں ایسے محکم قیدوں سے نادانی  
 کی طبیعت کی حادث کی وہی پروڑگار نکال دینے والا ہے ان قیدوں کا کھول دینے والا ہے  
 ایسے قادر مہربان خداوند کی پناہ لیتا ہوں میں شر ما خلق بدی سے برائی سے اس  
 چیز کی جو پیدا کیا ہے اس نے پناہ مانگتا ہوں ان چیزوں کی شرارت سے جو پیدا کیا ہے دکھ  
 دینے والے ضرر پہنچانے والے آدمی جان بھوت بلا شیطان باگھ بھیر یا سانپ بچھو اور  
 سب بلائیں وہیں شر غاسق اذا قرب اور بدی برائی سے اندھیا رات کی جھوٹ  
 در آتی ہے عالم میں داخل ہوتی ہے اندھیا اس کا سب چیز کو گھیر لیتا ہے سب بلائیں  
 اسی وقت نکلتی ہیں چورجن بھوت باگھ بھیر یا سانپ بچھو یہ سب چیزیں اندھیا کے میں  
 رات کے ظاہر ہوتی ہیں اپنا کام کرتی ہیں اسی طرح جہان نہیں جس دلمین علم کا نور ایمان  
 کا نور نہیں اور وہ نور جس نور سے سو جھہڑتی ہیں نہیں ہی بلکہ جہل کا نادانی کا بے ایمانی  
 کا اندھیا اسدیل میں چھاربا ہے ایسے ہی دلون میں ایمان اور مسلمان کے کام سستی  
 اور غفلت کے سبب درست نہیں ہوتے اور بری خویں خصلتیں بھرنی ہیں شیطان جو



لیطرح آن کر جو کچھ ٹھوڑا بہت ایمان اور مسلمان کا خزانہ ہے چرایجا تا ہے ہزار ہزار  
مکر فریب پیچھے کر لوٹتا ہے ایسی اندھیاری میں بڑی خطرہ نیکے سانپ کے خیالوں  
کے بچھو نخل ٹکڑا آدمی کی حقیقت کو کاٹتے ہیں اب دنیا میں لاکھوں کڑوڑوں آدمیوں کو  
کچھ خبر نہیں ہے آخرت میں سب درد دکھ خرابی اور پر آوے گی ظاہر ہو جاوے گی  
ایسی بلاؤں سے ان اندھیاروں کی پناہ مانگتا ہوں **وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ**  
اور پناہ مانگتا ہوں اس خاوند کی جو کھولنے والا ہے بدی برائی ضرر کو ان غور تو نکی  
جو سحر کرتی ہیں جادو کرتی ہیں منتر پڑھ کر پھونکتی ہیں ڈوریوں کی گریہوں میں **وَمِنْ**  
**شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ** اور پناہ مانگتا ہوں میں پروردگار کی بدی برائی ضرر سے حسد  
کر نیوالے جادو کر نیوالے کی جو وقت وہ اپنے حسد کو دشمنی کو ظاہر کرے بدی پہنچایا  
چاہے اس سورت میں اول ہر چیز کے شر کو عام فرمایا پھر تین شروں کے بدیوں کو خاص  
کیا ایک اندھیاری رات کی بدی بہت بڑی شر ہے اسکی اندھیاری کی کچھ حقیقت معلوم  
ہوئی بیان میں آئی کہ سیطر حکا اندھیارا ہو و ہر طرح بڑا ہی شر ہے دوسری شرارت  
جادو گری کی یہہ شرارت بھی بہت بڑی ہے ایمان اور جادو گری آپس میں جمع نہیں ہوتے  
بغیر بے ایمانی کے جادو نہیں ہو سکتا جس بات سے ایمان جاو اسبات کے اوپر لات مار  
خاک ڈالے اور تیسری بدی حسد کی یہہ بھی بہت بڑی بلا ہے آدمی کے درمیان میں یہہ  
بلا سب سے بہت بڑی ہے اس سے بڑی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں حدیث میں فرمایا ہے  
الحسد یا کل الحسنة کما تاكل النار الحطب یعنی حسد کرنا جس کسی میں ہوتا ہے  
وہ اسکو خوار کرتا ہے جو کسی مومن مسلمان میں ہو تو اسکے نیک عملوں کو اچھے کاموں کو  
اس طرح سے کھا جاتا ہے دور کرتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا لیتی ہے نیت نابود کرتی  
ہے جس کسی میں حسد ہوتا ہے اسکے نیک عمل جاتے رہتے ہیں حسد نشانی ہے قیامت  
میں خالی ہاتھ جانے کی حسرت میں پشیمانی میں افسوس میں پڑنیگی حضرت ابن عباس رضی اللہ



کہتے ہیں حسد کفر کی سیخ ہے کافروں کی جڑ ہے اول سب گناہوں میں تکبر تھا اور حسد تھا  
شیطان نے حضرت آدمؑ کے اوپر تکبر کی حسد بھی کیا کافر ہو گیا کئی لاکھ برس کی نیکی  
اسکی خاک میں مل گئی جاتی رہی مردود ہو گیا پھر دنیا میں آدمیوں میں پہلا گناہ جو پیدا ہوا  
حسد تھا قابیل نے ہابیل کے اوپر حسد کیا دو نون بھائی تھے حضرت آدمؑ کے بیٹے  
قابیل نے حسد کر کے ہابیل کو مار ڈالا کافر ہو گیا اللہ تعالیٰ نے اسکا ایمان گناہ کے سبب  
دور کر دیا مردود کر دیا حسد بڑی سخت بلا ہے مومنوں کو چاہئے کہ ان سب شروں  
بدیوں سے بلاؤں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے رہیں ایمان اور مسلمانی کے قائم رہنے کی  
فکر کریں ظاہر باطن کے گناہوں سے بھاگتے رہیں تو امید ہے کہ وہ پاک خواہ بندہ  
اپنی پناہ میں رکھے

سورہ قل اعوذ برب الناس

بدنی ہی بعضے کہتے ہیں کلی ہے اس میں چھ آیتیں ہیں کلمے اسی حرف ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قل اعوذ برب الناس کہو یا محمدؐ اور جو لوگ حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ہیں  
سب کو خطاب ہے ہر ایک مومن مسلمان کو چاہئے کہ پناہ لیتا ہوں میں آدمیوں کے  
پالنے والے کی ملکہ الناس آدمیوں کے پادشاہ کی اللہ الناس آدمیوں کے معبود  
کی جسکی بندگی سب کو لائق ہے وہی معبود برحق ہے من شر الوسواس الخناس بدی سے  
شرارت سے وسوسے سے شیطان کے چھپ جانے والا بھاگنے والا جب ذکر کیا جاوے  
الذی یوسوس فی صدور الناس وہ خطرہ دیتا ہے وسوسے والا ہے آدمیوں کے  
سینوں میں لوہیں من الجنۃ والناس جنوں میں اور آدمیوں میں سے جو کوئی ان دونوں گروہ میں شیطان میں خطرہ میں  
دیکھتے ہیں بے پیر کرتے ہیں مومنوں کو بھگاتے ہیں بری باتوں میں بڑھتا نہیں اللہ خدا کی یاد بندگی سے غافل  
کرتے ہیں نیا کی باتوں میں لگا کر آخر تک کام کو بھٹاتا ہے اس لیے اس پاک و دگوار کی جو سبکا بادشاہی معبود برحق ہے  
پناہ مانگتا ہوں وہی دگوار شیطانوں کی بربائی سے بچاؤ والا ہے میں فرمایا شیطان آدمی کے درمیان گم رہیں



بطرح پھرتا ہے طرح سے لوگوں میں پھرتا ہے اور فرمایا ہے شیطان آدمی کے دیکے اور چکر بکرتا ہے پھرتا ہے اندر کو آدمی  
 کے دیکے اور پھر کھٹکے ہو رہتا ہے برے سے خطر دہلیز لاکر تاہی کی باتیں بکریاں سمجھایا کرتا ہے اس سب آدمی  
 کے دل میں آتا ہے کہ زنا کرے حرام کرے شراب پیئے کسی کو مار دے جو اٹھیلے اچھی راہ نہ جائے  
 علم حاصل نہ کرے اچھی بات نہ سمجھنے بری صحبت میں جہاں حرام زدگی کی باتوں کا چرچا ہو  
 وہیں لیجاو بیٹھاوے ایسی ایسی باتیں سننا و خوار کر اوے دین دنیا کی خوبی کو بھلاوے  
 پھر جو کسی مومن مسلمان کو خدا تعالیٰ کے ذکر کی یاد کی دولت نعمت ملی ہے اور دل میں  
 اخلاص سے وہ مومن اپنے خاوند کو یاد کرنے لگا اسی وقت وہ بھاگ جاتا ہے وہ  
 شیطان دور ہو جاتا ہے خدا تعالیٰ کے سچے اخلاص یاد کے آگے شیطان کو طاقت  
 نہیں جو کھڑا ہو سکے اس پاک نام کے ساتھ اس جنت خناس ناپاک کو ٹھہرنے کی مجال  
 نہیں جب تک مومن اخلاص سے یا مین رہتا ہے شیطان دور رہتا ہے اور جب یاد کے  
 غافل ہوتا ہے اسی وقت شیطان آپہنچتا ہے اسکے دل پر مسلط ہوتا ہے پھر دوسو سے خیال دل میں  
 ڈالنے لگتا ہے جاہل کافر بے ایمان کا دل ہمیشہ غافل رہتا ہے بے خبر رہتا ہے ایسا دل شیطان  
 ملک ہے شیطان کا شہر ہے شیطان کا گھر ہے بطرح شیطان چاہتا ہے کہ مین اپنا کام  
 کرتا ہے اپنا گھر اندر ہی پا کر وہاں بگٹتا ہے موتا ہے ایسے دل کو خراب کرتا ہے  
 بخش کرتا ہے ناپاک کرتا ہے اور جہل میں ایمان ہے اور خدا تعالیٰ کی یاد نے خلاص  
 کے ساتھ چکر پکڑی ہے ایسے دل میں شیطان کا گزر نہیں وہ دل روشن ہے اجالا ہے  
 پھر وہ دشمن دور سے نظر کرتا رہتا ہے دیکھتا رہتا ہے انتظار میں لگا رہتا ہے  
 کب غافل ہو جاوے یاد سے کچھ فتنائی خطرہ رہا کا خطرہ آجاوے تو مین اس دل میں جا  
 بیٹھوں شتاب جاسپیوں اور اس دل کو اپنا خاص گھر کر لوں اور اس دل کو اندھیا را  
 کروں خرابی میں لے کر ڈالوں شیطان مردود اسی کام میں دشمنی میں رہتا ہے پھر ہی  
 طرح برے آدمیوں کی بری صحبت کی حقیقت ہے جب کوئی مسلمان مومن ایسی صحبت



میں جانتا ہی جہاں اللہ تعالیٰ کا کچھ مذکور نہیں ذکر نہیں اور کچھ آخرت کے بھلے کی باتیں نہیں  
 حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث اور روایات میں کی باتیں حیر کی باتیں اور دنیا کی وسوسے باتیں  
 جو دین کے کام آویں۔ ضرورت کے کام کی باتیں ہو دین نہیں بے فائدہ باتیں ہوتی ہیں  
 گلاب شب پسنی ٹھٹھا غیبت بدگوئی تحش لا یعنی جھوٹے مکر فریب اور دھڑ دھڑ کے نالائقی قفسے  
 ہوا کرتے ہیں ایسی صحبتیں بھی بہت بری صحبتیں ہیں ایسی صحبتوں میں جانے سے شیطان بہت  
 خوش ہوتا ہے آپ خاطر جمع ہو کر بیٹھتا ہے جو کام اسکو کرنا چاہئے سو وہ لوگ اسطر حکے  
 آدمی آپس میں کام کر لیتے ہیں عقل کے دروازہ کھل جاتے ہیں دونوں کے اوپر ایمان  
 اور سلامتی کے نور چھپ جاتے ہیں جہالت کا نادانی کا اندھا پارا پڑ جاتا ہے اعتقاد  
 سلامتی کے بگڑ جاتے ہیں اچھی صحبتیں دور ہوتی ہیں بری صحبتیں دہمیں بیٹھتی جاتی  
 ہیں دل مرجاتا ہے اندھا ہوتا ہے خیر کی راہ گم ہوتی ہے گمراہی آتی جاتی ہے جو بیٹھنے والے  
 ایسی صحبتوں کے اسطر حکے صحبتوں سے توبہ اور استغفار کر کر اٹھیں تو کچھ شک نہیں کہ  
 خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اپنی نیت کی برکت کے سبب گمراہی سے بچ رہیں نہیں  
 تو بڑی مشکل ہے ایسے لوگوں کی صحبت سے ان کی آشنائی سے اللہ تعالیٰ اپنی پناہ  
 میں رکھے ایسے بُرے آدمیوں کی صحبت سے ان کی آشنائی سے ان کی باتیں سننے  
 سے خدا تعالیٰ نے منع فرمایا ہے پناہ مانگنے کو حکم کیا ہے جب کوئی بُری صحبت میں  
 بیٹھتا ہے آپس میں ادھر ادھر کی بے فائدہ باتیں کہہ کر ایک دوسرے کے دل میں  
 وسوسہ ڈالتا ہے اور اکثر خافلون کی صحبتیں ایسی ہی ہوتی ہیں اس واسطے حضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا ہے **يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُفِّرُوا بَيْنَكُمْ مِنَ الْأَسَدِ** یعنی آدمیوں سے ایسا بھا  
 دور ہو جائیے تو باگھ سے بھاگتا ہے دور ہو جاتا ہے باگھ جان کا تن کا دشمن ہے  
 یہ لوگ خافل ایمان کے دشمن ہیں ہمیشہ یہ دونوں آدمی کو مارا چاہتے ہیں اس واسطے  
 آدمیوں کی صحبتوں میں بیٹھنے سے منع کیا ہے اچھی صحبتوں میں بیٹھنے کا حکم کیا ہے حضرت نبی



صاحب کی حدیث میں آیا ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقالت الحواریون  
 من عیسیٰ روح اللہ من اشی الناس نجالس قال من یدکر اللہ دویته وینید فی  
 علمہ منطقہ ویرغبکم فی الآخرة عملہ یعنی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا ہے جو حواریوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے یاروں اصحابوں نے اُن سے  
 پوچھا ہم کن لوگوں کی کیسے لوگوں کی صحبت میں بیٹھیں انھوں نے فرمایا جس کی  
 صورت دیکھنے سے اللہ تعالیٰ کی یاد تمھارے دل میں آ جاوے اس کے کلام سے  
 اور اس کی باتیں سننے سے دین کا علم تمھارا زیادہ ہو جاوے اور اس کا عمل طور طریق  
 دیکھنے سے دنیا کی رغبت کم اور آخرت کی زیادہ ہو جاوے یہ علامتیں ہیں اچھوں  
 کی ایسے ہی لوگوں کے پاس بیٹھو ایسوں ہی سے صحبت رکھو اللہ تعالیٰ نے فرمایا  
 وكونوا مع الصادقین یعنی سچوں کے ساتھ رہو سچے لوگوں کی صحبتوں میں بیٹھو جہاں  
 ایمان زیادہ ہو و اچھی راہ کی سو جھ پڑے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو و خدا تعالیٰ کی  
 بندگی کا شوق بڑھنے لگے اس پروردگار کی یاد و محبت اخلاص دل میں بیٹھ جاوے رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت بڑھ جاوے دین کے علم کی راہ کھل جاوے اچھے عمل کرنے  
 آسان ہو جاوے برے کام کرنے سے لگن جس مومن مسلمان کو ایسی اچھی صحبت نصیب  
 ہو دے چاہئے قدر بوجھے شکر احسان و دعا کا بجا لاوے جسے ایسی نعمت کی توفیق بخشی  
 یہی علامت ہے اللہ تعالیٰ کی پناہ دینے کی چاہئے اپنے دل میں معلوم کرے کہ اس طرح  
 اس پاک پروردگار نے اپنی پناہ میں لے لیا سب برائیوں سے بھلو چھٹا دیا ہدایت  
 کی نجات بخشی آرام کے گھر میں پہنچا دیا اللہ تعالیٰ اس عاجز بندے کو ہنگامہ کو اور اسکے  
 یاروں کو دوستوں کو اور سب مومن مسلمانوں کو اچھی توفیق بخشی دین دنیا کی برائی  
 سے جنوں شیطانوں سے آدمیوں کی شرارت سے بری راہ برے کام سے اپنی پناہ  
 میں رکھے اچھی راہ میں چلاوے اچھے کام کروا دے اپنی بندگی میں یاد میں محبت میں



اخلاص میں اپنے رسول محبوب کی پیروی میں قائم رکھے اور اپنے رسول محبوب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے دنیا آخرت کی بلاؤں سے بچا کر دوزخ سے نجات دیکر بہشت میں پہنچا دے اور اپنی رضا مندی کی نعمت بخش کر اپنے خاص بندوں کے ساتھ اپنی دیدار کی دولت نصیب کرے پھر ہمیشہ ہمیشہ اس دولت میں اس نعمت میں قائم رہے  
آمین آمین آمین

**خاتمہ کتاب حمد اور شکر کا سجدہ لائق ہی سزاوار ہے پاک پروردگار**  
کے نبین جس خاوند نے اپنے فضل و کرم سے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے طفیل سے ہم سب کی تفسیر سندی زبان میں تمام کروادی اور اس عاصی گنہگار مراد اللہ انصار کی سبیل قادی تفسیر حنفی کو یہ خدمت فرما کر توفیق بخش کر سکے دل میں اپنے پاک کلام کا بیان بخشا زبان کو ہاتھوں کو قوت بخشی قلم کو کاغذ کے اوپر جاری کروایا یہ خیر کا کام پورا کر دیا پھر اس تفسیر کا نام خدا کی نعمت مقرر کروایا یہ تفسیر محرم کے چینے کی چوبیس تاریخ جمعے کے دن الیاء سوچو اسی برس ہجری تمام ہو کر بچا سی شروع ہوا تھا جو تمام ہوئی اللہ تعالیٰ فضل و کرم سے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے یہ بندہ عاجز گنہگار اس پروردگار کے تفسیر کے لکھنے میں اور پڑھنے میں اور پڑھانے میں یہ بندہ اور جو کوئی ہو پڑھے پڑھاؤ ہمیشہ ہمیشہ دنیا میں قبر میں آخرت میں اسکی برکتوں سے محروم نہ ہو لکھنے کا پڑھنے پڑھانے کا سمجھنا نیک سیکھنے کا سکھانے کا عمل کرنے کا اور کو عمل بتانیکا ثواب پاتا رہے نعمتیں خوبیاں لیتا رہے اور رحمت خدا کی اور عنایت اور فضل خدا کا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ  
پہنچاتا رہے الحمد للہ تعالیٰ  
اولا و آخر



الطبع

NOT TO BE ISSUED

خاتم الطبع

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسول محمد وآله واصحابه اجمعين  
بعد ان سلك مسلمان بھائیوں کی رائے انور پوشیدہ نہ رہے کہ یہ کمترین  
مستوقع اجر عظیم قاضی ابراہیم ولد قاضی نور محمد صاحب پلندری  
اور نور الدین بن جیو خان صاحب نے اس کتاب ہدایت  
انتساب کو تصحیح جناب فضائل مآب مولوی عبدالغفار شاہ  
وزیر علی صاحب حافظ کی شہر بھٹی کے مطبع  
حیدری میں تاریخ ۱۶ ذیقعدہ  
۱۲۸۵ ہجری کو حلیہ طبع  
سے آراستہ کیا

طبع کی تاریخ جناب شیخ عبدالقادر صاحب المتخلص وفاتے فرمائی سو ذیل میں تحریر ہوئی

تاریخ طبع کتاب تفسیر مرادنیہ وفا

طبع خاص عام رامطبع

تصحیح ہر حق مطبع  
۱۲۸۵ ہجری

چاپ شد چون این کتاب مستظا

زورم کلک فاتا تاریخ سال

اللهم اغفر لکاتبہ ومطبعہ وخبیر حق محمد وآلہ